[illegible]

المعلم

ترجمہ

صحیح مسلم

[illegible]

فہرست کتاب و مطالب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد سادس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد دوسرا المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم

کتاب الفضائل کتاب فضیلتوں کے بیان میں

باب فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتسلیم الحجر علیہ قبل النبوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب کی بزرگی اور پتھر کا آپ کو سلام کرنا عن واثلۃ بن الاسقع یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمعیل علیہ الصلوۃ والسلام واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم ترجمہ واثلہ بن اسقع سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نے اسمعیل کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا اور قریش کو کنانہ میں سے اور بنی ہاشم کو قریش میں سے اور مجھکو بنی ہاشم میں سے ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اور عرب قریش کی کفو نہیں ہو سکتے اسیطرح ہاشمی کے کفو وہ قریشی نہیں ہو سکتے جو ہاشمی نہیں ہیں البتہ مطلب کی اولاد بنی ہاشم کی کفو ہے کیونکہ وہ دونوں ایک ہیں جیسے دوسری حدیث میں آیا ہے عن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف حجرا بمکۃ کان یسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفہ الان ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہچانتا ہوں اس پتھر کو جو مکہ میں ہے وہ مجھے سلام کیا کرتا تھا نبوت سے پہلے میں اسکو اب بھی پہچانتا ہوں باب تفضیل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی جمیع الخلائق تمام مخلوقات سے آپ کا درجہ زیادہ ہونا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد ادم یوم القیمۃ واول من ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آدم کی اولاد کا سردار ہونگا قیامت کے دن اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی اور سب سے پہلے میں شفاعت کرونگا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی ف اگرچہ آپ دنیا میں بھی تمام اولاد آدم کے سردار ہیں مگر دنیا

مین کافر اور منافق آپ کی سرداری کے منکر ہین آخرت مین کوئی منکر نہوگا اور سرداری آپکی سبکو کھل جاویگی اور یہ کلمہ آپ نے فخر کی راہ سے نہین فرمایا جیسے دوسری روایت مین تصریح ہے بلکہ حکم الٰہی سے کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ دوسری امت کی تعلیم اور اعتقاد کے لیے اور اسحدیث سے یہ نکلا کہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہین کیونکہ اہلسنت کے نزدیک آدمی ملائکہ سے افضل ہین اور دوسری حدیث مین جو آیا ہے پیغمبرون مین ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دو اسکا جواب یہ ہے کہ شاید یہ حدیث اُس کے پہلے کی ہے بعد اسکے آپکو معلوم ہوا کہ آپ سب سے افضل ہین دوسرے یہ کہ وہ ادب اور تواضع پر محمول ہے تیسرے یہ کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اسطرح پر ایک کی بزرگی بیان کرے کہ دوسرے کی توہین نکلے چوتھے یہ کہ اُس تفضیل سے ممانعت ہے جس سے جھگڑا اور فتنہ پیدا ہو پانچوین یہ کہ نفس نبوت مین کوئی تفضیل نہین ہے بلکہ اور خصائص کی وجہ سے ہے (نووی)

بَابٌ فِي مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزون کا بیان

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِمَاءٍ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُوْنَ فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ قَالَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا تو ایک کونڈا لایا گیا پھیلا ہوا لوگ اُس مین سے وضو کرنے لگے مینے انداز کیا تو ساٹھ سے اسّی آدمی تک نے وضو کیا ہوگا مین پانی کو دیکھ رہا تھا آپکی انگلیون مین سے پھوٹ رہا تھا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ يَدَهٗ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَتَوَضَّئُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور عصر کی نماز کا وقت آگیا تھا اور لوگون نے وضو کا پانی ڈھونڈا پانی نہ ملا پھر تھوڑا سا وضو کا پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا آپنے اُس برتن مین اپنا ہاتھ رکھدیا اور لوگون کو حکمدیا اُس مین سے وضو کرنے کا۔ انس نے کہا مینے دیکھا پانی آپ کی انگلیون مین سے پھوٹ رہا تھا پھر سب لوگون نے وضو کیا یہانتک کہ اخیر والے نے بھی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ بِالزَّوْرَاءِ قَالَ وَالزَّوْرَاءُ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدِ فِيْمَا ثَمَّهْ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهٗ فِيْهِ فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّأَ جَمِيْعُ اَصْحَابِهٖ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ قَالَ كَانُوْا زُهَاءَ الثَّلَاثِ

ماءٍ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحابؓ زوراء مین تھے اور
زوراء ایک مقام ہے مدینہ مین بازار مین مسجد کے قریب آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور اپنی ہتھیلی
اوسمین رکھدی تو آپ کی انگلیون مین سے پانی پہوٹنے لگا اور تمام اصحابؓ نے وضو کر لیا قتادہ نے کہا مین
نے انس سے کہا اے ابو حمزہ کتنے آدمی اُس وقت ہونگے انس نے کہا قریب تین سو آدمیون کے تھے شاید یہہ
دوسرے وقت کا ذکر ہے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ بِالزَّوْرَاءِ فَاُتِیَ بِاِنَاءٍ
مَاءٍ لَا یَغْمُرُ اَصَابِعَہٗ اَوْ قَدْرَ مَا یُوَارِیْ اَصَابِعَہٗ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ هِشَامٍ ترجمہ
انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوراء مین تھے آپ پاس ایک برتن لایا گیا اوس مین اتنا
پانی تہا کہ آپ کی انگلیان نہین ڈوبتی تہین یا انگلیان نہین چہپتی تہین پہر بیان کیا حدیث کو اُسی
طرح جیسے اوپر گذری عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ مَالِکٍ کَانَتْ تُھْدِیْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِیْ عُکَّۃٍ لَھَا سَمْنًا فَیَاْتِیْھَا بَنُوْھَا فَیَسْاَلُوْنَ الْاُدْمَ وَلَیْسَ عِنْدَھُمْ شَیْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَی الَّذِیْ کَانَتْ
تُھْدِیْ فِیْہِ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِیْہِ سَمْنًا فَمَا زَالَ یُقِیْمُ لَھَا اُدْمَ بَیْتِھَا حَتّٰی
عَصَرَتْہُ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِیْھَا فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَکْتِیْھَا مَا زَالَ
قَائِمًا ترجمہ جابر سے روایت ہے ام مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپی مین گہی بہیجا کرتی تہی تحفہ
کے طور پر پہر اوسکے بیٹے آتے اور اُس سے سالن مانگتے اور گہر مین کچہ نہوتا تو ام مالک اُس کپی کے پاس
جاتی اوس مین گہی ہوتا اسیطرح ہمیشہ اوسکے گہر کا سالن قائم رہتا ایک بار ام مالک نے (حرص کر کے) اُس
کپی کو نچوڑ لیا پہر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپنے فرمایا اگر تو اُسکو یون ہی رہنے دیتی (اور
ضرورت کیوقت لیتی جاتی) تو وہ ہمیشہ قائم رہتا عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَسْتَطْعِمُہٗ فَاَطْعَمَہٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِیْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ یَاْکُلُ مِنْہُ وَامْرَاَتُہٗ وَضَیْفُھُمَا
حَتّٰی کَالَہٗ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَکِلْہُ لَاَکَلْتُمْ مِنْہُ وَلَقَامَ لَکُمْ
ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہانا مانگتا تہا آپنے اُسکو آدہی
وسق جو دیے (ایک وسق ساٹہہ صاع کا ہوتا ہے) پہر وہ شخص اور اُسکی بی بی اور مہمان ہمیشہ اوس مین
سے کہاتے رہے یہانتک کہ اُس شخص نے ناپا اُسکو پہر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے فرمایا اگر
تو اُسکو نہ ناپتا تو ہمیشہ اوسمین سے کہاتے اور وہ ویسا ہی رہتا (کیونکہ ناپنے سے اللہ کا بہروسا جاتا رہا)

اور بیصبری ہو وہی بہر برکت کہان رہ گئی ہے عن معاذ بن جبل قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام غزوۃ تبوک فکان یجمع الصلوٰۃ فصلی الظہر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء جمیعا حتی اذا کان یوما اخر الصلوٰۃ ثم خرج فصلی الظہر والعصر جمیعا ثم دخل ثم خرج بعد ذلک فصلی المغرب والعشاء جمیعا ثم قال انکم ستاتون غدا ان شاء اللہ عین تبوک وانکم لن تاتوھا حتی یضحی النہار فمن جاءھا منکم فلا یمس من مائھا شیئا حتی اتی فجئناھا وقد سبقنا الیھا رجلان والعین مثل الشراک تبض بشیء من ماء قال فسالھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل مسستما من مائھا شیئا قالا نعم فسبھما النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال لھما ما شاء اللہ ان یقول قال ثم غرفوا بایدیھم من العین قلیلا قلیلا حتی اجتمع فی شیء قال وغسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ یدیہ ووجھہ ثم اعادہ فیھا فجرت العین بماء منھمر او قال غزیر شک ابو علی ایھما قال حتی استقی الناس ثم قال یوشک یا معاذ ان طالت بک حیاۃ ان ترے ما ھھنا قد ملئ جنانا **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی آپ اس سفر مین جمع کرتے دو نمازون کو تو ظہر اور عصر ملا کر پڑہی اور مغرب اور عشا ملا کر پڑہی ایک دن آپنے نماز مین دیر کی پہر نکلے اور ظہر اور عصر ملا کر پڑہی پہر اندر چلے گئے پہر نکلے اوس کے بعد تو مغرب اور عشا ملا کر پڑہی بعد اوس کے فرمایا تم کل خدا چاہے تبوک کے چشمے پر پہنچوگے اور نہین پہنچوگے جب تک دن نہ نکلے اور جو کوئی جاوے تم مین سے اوس چشمہ کے پاس تو اُس کے پانی کو ہاتہہ نہ لگاوے جب تک مین نہ آؤن معاذ نے کہا پہر ہم اُس چشمے پر پہونچے ہم سے پہلے وہان دو آدمی پہنچ گئے تہے اور چشمہ کے پانی کا یہ حال تہا کہ جوتی کے تسمے کے برابر پانی ہوگا وہ بہی آہستہ آہستہ بہ رہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونو آدمیون سے پوچہا تمنے اُس کے پانی مین ہاتہہ لگایا اونہون نے کہا ہان آپنے اون کو برا کہا (اس لیے کہ اُنہون نے حکم کے خلاف کیا) اور جو اللہ تعالی کو منظور تہا وہ آپنے اُنکو سنایا پہر لوگون نے چلوؤن سے تہوڑا تہوڑا پانی ایک برتن مین جمع کیا آپنے اپنے دونون ہاتہہ اور مونہہ اوس مین دہوئے پہر وہ پانی اُس چشمہ مین ڈالدیا وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا پہر لوگون نے پانی پلانا شروع کیا (آدمیون اور جانورون کو) بعد اوس کے آپنے فرمایا اے معاذ اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھیگا اسکا پانی باغون تک

ہو دیگا (یہ بھی آپ کا ایک بڑا معجزہ تھا اس لشکر میں تیس ہزار آدمی تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار
آدمی تھے) **عن** ابی حمید قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک
فاتینا وادی القری علی حدیقۃ لامراۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرصوھا
فخرصناھا وخرصھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ اوسق وقال احصیھا حتی
نرجع الیک ان شاء اللہ فانطلقنا حتی قدمنا تبوک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ستھب علیکم اللیلۃ ریح شدیدۃ فلا یقم فیھا احد منکم فمن کان لہ بعیر
فلیشد عقالہ فھبت ریح شدیدۃ فقام رجل فحملتہ الریح حتی القتہ بجبلی طیء
فجاء رسول ابن العلماء صاحب ایلۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکتاب واھدی
لہ بغلۃ بیضاء فکتب الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واھدی لہ بردا ثم
اقبلنا حتی قدمنا وادی القری فسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المراۃ عن
حدیقتھا کم بلغ ثمرھا فقالت عشرۃ اوسق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انی مسرع فمن شاء منکم فلیسرع معی ومن شاء فلیمکث فخرجنا حتی اشرفنا
علی المدینۃ فقال ھذہ طابۃ وھذا احد وھو جبل یحبنا ونحبہ ثم قال ان خیر
دور الانصار دار بنی النجار ثم دار بنی عبد الاشھل ثم دار بنی الحارث بن الخزرج
ثم دار بنی ساعدۃ وفی کل دور الانصار خیر فلحقنا سعد بن عبادۃ فقال
ابو اسید الم تر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر دور الانصار فجعلنا آخرا
فادرک سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ خیرت دور الانصار
فجعلتنا آخرا فقال اولیس بحسبکم ان تکونوا من الخیار۔ **ترجمہ** ابو حمید سے روایت ہے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب تبوک کی جنگ تھی تو وادی القری (ایک مقام ہے
مدینہ سے تین منزل کے فاصلہ پر شام کے رستہ میں) میں ایک باغ پر پہنچے جو ایک عورت کا تھا آپ نے فرمایا
اندازہ کرو اس باغ میں کتنا میوہ ہے ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازے میں وہ دس
وسق معلوم ہوا آپ نے اس عورت سے فرمایا تو یہ گنتی یاد رکھنا جب تک ہم لوٹ کر آویں اگر خدا چاہے
پھر ہم لوگ آگے چلے یہاں تک کہ تبوک میں پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کی رات زور

کی آندہی چلیگی تو کوئی کہڑا نہ ہونا اور جسکے پاس اونٹ ہو وہ اسکو مضبوط باندہ دیوے پہر ایسا ہی ہوا زور
کی آندہی چلی ایک شخص کہڑا ہوا اوسکو ہوا اوڑا لے گئی اور طی کے دو پہاڑون مین ڈالدیا اور
علماء کے بیٹے کا ایلچی جو ایلہ کا حاکم تہا آیا ایک کتاب لیکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک
سفید خچر تحفہ لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جواب لکہا اور ایک چادر تحفہ بہیجی پہر ہم لوٹے یہان
تک وادی القری مین پہنچے آپنے اس عورت سے باغ کے میوہ کا حال پوچہا کتنا میوہ نکلا اوس نے کہا پورا دس وسق
نکلا آپنے فرمایا مین جلدی جاؤنگا تم مین سے جس کا جی چاہے وہ میرے ساتہ جلدی چلے اور جسکا جی چاہے
ٹہیر جاوے ہم نکلے یہانتک کہ مدینہ دکہلائی دینے لگا آپنے فرمایا یہ طابہ ہے (طابہ مدینہ منورہ کا نام
ہے) اور یہ اُحد پہاڑ ہے جو ہمکو چاہتا ہے اور ہم اسکو چاہتے ہین پہر فرمایا انصار کے سب گہرون مین
بنی نجار کے گہر بہتر ہین (کیونکہ وہ سب سے پہلے مسلمان ہوئے) پہر بنی عبد الاشہل کا گہر پہر بنی حارث
بن خزرج کا گہر پہر بنی ساعدہ کا گہر اور انصار کے سب گہرون مین بہتری ہے پہر سعد بن عبادہ ہمسے ملے
ابو اُسید نے اُن سے کہا تمنے نہین سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے گہرون کی بہتری بیان کی
تو ہمکو سب کے اخیر کردیا یہ سنکر سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور عرض کیا یا رسول اللہ
آپنے انصار کی فضیلت بیان کی اور ہمکو سب کے آخر مین کردیا آپنے فرمایا کیا تمکو یہ کافی نہین ہے کہ
تم اچہون مین رہے عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ
خَيْرٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَحْرِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس مین سعد بن عبادہ کا قصہ نہین ہے
اور یہ زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلہ والے کو اسکا ملک لکہدیا ف اس حدیث مین کئی
معجزے ہین آپکے ایک یہ ہونا ایسا ٹہیک اندازہ جو اچہے اچہے جاننے والون سے نہ ہو سکا دوسرے ہوا کی
خبر دینا پہلے سے تیسرے منع کرنا لوگون کو کہڑے ہونے سے ہوا مین باب توکلہ علی
اللہ تعالی آپکے توکل کا بیان عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَأَدْرَكَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ
فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَيْفَهُ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا قَالَ

وتفرق الناس في الوادي يستظلون بالشجر قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن رجلا أتاني وأنا نائم فأخذ السيف فاستيقظت وهو قائم على رأسي فلم أشعر إلا والسيف صلتا في يده فقال لي من يمنعك مني قال قلت الله ثم قال في الثانية من يمنعك مني قال قلت الله قال فشام السيف فها هو ذا جالس ثم لم يعرض له رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم جہاد کو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف پہنچے آپ کو ایک وادی میں پایا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے آپ ایک درخت کے تلے اترے اور اپنی تلوار ایک شاخ سے لٹکا دی اور لوگ جدا جدا پھیل گئے اوسی وادی میں درختوں کے سایوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص میرے پاس آیا میں سو رہا تھا اوس نے تلوار اوتار لی میں جاگا وہ میرے سر پر کھڑا تھا مجھے اوسوقت خبر ہوئی جب اوس کے ہاتھ میں ننگی تلوار آگئی وہ بولا اب تمہیں کون بچا سکتا ہے مجھ سے میں نے کہا اللہ تعالی پھر دوسری بار اوس نے یہی کہا میں نے کہا اللہ یہ سنکر اوس نے تلوار میان میں کر لی وہ شخص یہ بیٹھا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کچھ تعرض نہ کیا ف سبحان اللہ توکل اور بہادری اور استقلال اور عزیمت اسکو کہتے ہیں کہ ایسی سخت وقت میں بھی مضبوط رہے یوں تو سب اچھی خصلتوں کا دعوی کرتے ہیں اور بڑی بڑی شیخیاں بگھارتے ہیں پر امتحان کے وقت سٹی بھول جاتے ہیں ہم نے بچشم خود بڑے بڑے لاف زنوں کو دیکھا کہ ذری سی مصیبت میں اون کے حواس جاتے رہے بعضوں نے زہر کھا لیا اور جان دی لاحول ولا قوۃ یہ حدیث بھی آپ کے نبوت کا ایک بڑا ثبوت ہے اتنی شجاعت اور بہادری بھی نبوت کی نشانی ہے

عن جابر بن عبد الله الأنصاري وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أنه غزا مع النبي صلى الله عليه وسلم غزوة قبل نجد فلما قفل النبي صلى الله عليه وسلم قفل معه فأدركتهم القائلة يوما ثم ذكر نحو حديث إبراهيم بن سعد ومعمر ترجمہ جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے اونہوں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جب آپ لوٹے وہ بھی ساتھ لوٹے ایک روز دوپہر دن ہوا پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری

عن جابر قال أقبلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا كنا بذات الرقاع بمعنى حديث الزهري ولم يذكر ثم لم يعرض له رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

باب بيان مثل ما بعث النبي صلى الله عليه وسلم

من الہدی والعلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہدایت اور علم لیکر آئی ہین اوسکی مثال عن
ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان مثل ما بعثنی اللہ بہ من الہدی والعلم
کمثل غیث اصاب ارضا فکانت منہا طائفۃ طیبۃ قبلت الماء فانبتت الکلاء والعشب
الکثیر وکان منہا اجادب امسکت الماء فنفع اللہ بہا الناس فشربوا منہا وسقوا و
زرعوا واصاب طائفۃ منہا اخری انما ہی قیعان لا تمسک ماء ولا تنبت کلاء فذلک
مثل من فقہ فی دین اللہ ونفعہ اللہ بما بعثنی اللہ بہ فعلم وعلم ومثل من لم یرفع
بذلک راسا ولم یقبل ہدی اللہ الذی ارسلت بہ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر مثال اوسکی جو خدا نے مجھکو دیا ہدایت اور علم ایسی ہی جیسے مینہ برسا
زمین پر اسمین کچھ حصہ ایسا تہا جس نے پانی کو چوس لیا اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا اور کچھ حصہ اسکا
کڑا سخت تہا اوس نے پانی کو سمیٹ رکہا پہر اللہ تعالی نے لوگون کو فائدہ پہنچایا اوس سے لوگون نے اوس
مین سے پیا اور پلایا اور چرایا (بخاری کی روایت مین زرعوا ہی یعنی کہیتی کی اوس سے) اور کچھ حصہ
اوس زمین کا چٹیل میدان ہی نہ تو پانی کو روکے نہ گہاس اوگاوے (جیسے چکنی چٹان پانی لگا اور چلدیا) تو
یہ مثال ہی اوسکی جس نے خدا کے دین کو سمجہا اللہ نے اسکو فائدہ دیا اوس چیز سے جو مجھکو عطا فرمائی اوس
نے آپ ہی جانا اور ون کو بہی سکہایا اور جس نے اسطرف سر نہ اٹہایا (یعنی توجہ نہ کی) اور اللہ کی ہدایت
کو جسکو مین دیکر بہیجا گیا قبول نہ کیا **ف** یعنی زمین کی تین قسمین ہین اسیطرح لوگ بہی تین طرح کی ہین
ایک تو **قسم اول** جو پانی سے زندہ ہوتی ہی اور گہاس اور ترکاری اور میوی اوگاتی ہے لوگ اوس سے
فائدہ اوٹہاتے ہین اوسکی مثل وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا آپ ہی عمل کیا لوگون کو سکہایا انہون
نے بہی فائدہ اوٹہایا **دوسری قسم** وہ جو خود نہین اوگاتی لیکن پانی روک رکہتی ہے اوس سے آدمیون
اور جانورون کو نفع ہوتا ہے یہ وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا لیکن اسکو اتنی فہم نہین کہ اوس مین
سے باریک مطلب نکالے خیر اوس سے سنکر اور لوگون نے فائدہ اوٹہایا **تیسری قسم** چکنی صاف
جہان نہ کچھ اوگتا ہے نہ پانی تہمتا ہے یہ اوس شخص کی مثال ہی جس نے دین کیطرف بالکل توجہ نہ کی نہ اسکو
یاد رکہا (نووی) **باب** شفقتہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امتہ آپکو اپنی امت پر کیسی شفقت
تہی اوسکا بیان **عن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان مثلی ومثل ما

بَعَثَنِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمَهٗ فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مُهْلَتِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور میرے دین کی مثال جو اللہ نے مجھے دیکر بھیجا ایسی ہے جیسے مثال اس شخص کی جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے میری قوم میں نے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا (یعنے دشمن کی فوج کو) اور میں ننگا ڈرانیوالا ہوں سو جلدی بھاگو اب اسکی قوم میں سے بعضوں نے اسکا کہنا مانا شام ہوتی ہی بھاگ گئے اور آرام سے چلے گئے اور بعضوں نے جھٹلایا وہ صبح تک وہیں ٹھکانے رہے اور صبح ہوتے ہی لشکر اون پر ٹوٹ پڑا اور انکو تباہ کیا اور جڑ سے اکھیڑ دیا سو یہی مثل ہے اوسکی جس نے میرا کہنا مانا اور میرے دین کی پیروی کی اور مثل اوسکی جس نے میرا کہنا نہ مانا اور جھٹلایا سچے دین کو **ف** عرب میں دستور تھا کہ جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنے کو آتا ہے تو وہ ننگا ہو کے اپنے کپڑے لکڑی پر اٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ اسکو لوگ بڑی آفت سمجھیں اور اسکو سچا جانکر جلد بھاگیں **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ اُمَّتِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهِ فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثل اور میری امت کی مثل ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی پھر اوس میں کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور میں پکڑے ہوئے ہوں تمہاری کمروں کو اور تم بے تامل اندھادھند اوس میں گرے پڑتے ہو **ف** یعنی لوگ حرص اور گناہوں میں بے تامل گرتے ہیں جیسے آگ میں کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہیں اور جلتے ہیں اور حضرت کمال شفقت سے اون نادانوں کو بہت روکتے ہیں جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کے روکے پر افسوس کہ نادان حریص نہیں رکتے **عن** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ

استوقد نارا فلما اضاءت ما حولها جعل الفراش وهذه الدواب التي في النار يقعن فيها
وجعل يحجزهن ويغلبنه فيتقحمن فيها قال فذلكم مثلي ومثلكم انا اخذ بحجزكم عن
النار هلم عن النار هلم عن النار فتغلبوني تقحمون فيها ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی جب اسکے گرد روشنی ہوئی
تو اسمیں کیڑے اور یہ جانور جو آگ میں گرتے ہیں گرنے لگے اور وہ شخص انکو روکنے لگا لیکن وہ نہ رکے اسمیں
گرنے لگے یہ مثال ہے میری اور تمہاری میں تمہاری کمر پکڑ کر جہنم سے روکتا ہوں اور کہتا ہوں جہنم کے
پاس سے چلے آؤ چلے آؤ اور تم نہیں مانتے اسی میں گھسے جاتے ہو **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مثلی ومثلکم کمثل رجل اوقد نارا فجعل الجنادب والفراش یقعن فیہا
وهو يذبهن عنها وانا اخذ بحجزكم عن النار وانتم تفلتون من يدي ترجمہ جابر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور تمہاری مثال اس شخص کی ہے جس نے آگ جلائی
اور ٹڈی اور پتنگے اوس میں گرنے لگے اور وہ انکو روکنے لگا اسیطرح میں تمہاری کمر تھامے ہوں آگ
سے اور تم نکلے جاتے ہو میرے ہاتھ سے **باب** ذکر کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین
آپ کا خاتم النبیین ہونا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثلی ومثل
الانبیاء کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنه واجمله فجعل الناس يطيفون به يقولون
ما راينا بنيانا احسن من هذا الا هذه اللبنة فكنت انا تلك اللبنة ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک
شخص نے ایک محل بنایا نہایت عمدہ اور خوبصورت لوگ اسکے گرد پھرنے لگے اور کہنے لگے ہم نے اس
سے بہتر عمارت نہیں دیکھی مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے اور میں وہی اینٹ ہوں (جس سے نبوت کا
محل پورا ہو گیا اب دوسرا کوئی نبی نیا میرے بعد نہ ہوگا) **عن** ہمام بن منبہ قال هذا ما حدثنا
ابو هريرة عن رسول الله صلعم فذكر احاديث منها وقال ابو القاسم صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل
الانبياء من قبلي كمثل رجل ابتنى بيوتا فاحسنها واجملها واكملها الا موضع
لبنة من زاوية من زواياها فجعل الناس يطوفون به ويعجبهم البنيان فيقولون
الا وضعت ههنا لبنة فيتم بنيانك فقال محمد صلى الله عليه وسلم فكنت انا اللبنة

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور اور پیغمبرون کی مثال جو مجھسے
پہلے ہو چکے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کئی گھر بنائے اور اُنکو زیب دیا اور آرایش دی اور پورا کیا مگر
ایک کونے پر ایک اینٹ کی جگہہ چھوڑ دی اب لوگ اوس کے گرد پھرنے لگے اور اُنکو وہ عمارت پسند آئی وہ
کہنے لگے مکان والے سے تو نے کیا اینٹ یہان رکھدی ہوتی تو تیری عمارت پوری ہو جاتی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اینٹ مین ہون عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بُنْیَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ
اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِیَةٍ مِنْ زَوَایَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَیَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَیَقُوْلُوْنَ
هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
مین یہ ہے کہ مین وہ اینٹ ہون اور مین خاتم الانبیا ہون عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ النَّبِیِّیْنَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ ترجمہ ابوسعید سے ایسی
ہی روایت ہے عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ كَمَثَلِ
رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَتَمَّهَا وَاَكْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ
مِنْهَا وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ
جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِیَاءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ جابر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور اور پیغمبرون کی مثال اُس شخص کی مثال ہے جس نے
ایک گھر بنایا اُسکو پورا کیا اور تمام کیا پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگون نے اسکے اندر جانا شروع
کیا اور لگے تعجب کرنے اور کہنے کاش یہ اینٹ بھی خالی نہ ہوتی آپ نے فرمایا مین اُس اینٹ کی جگہہ ہوا
مین آیا اور پیغمبرون کو ختم کر دیا عَنْ سُلَیْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ بَدَلَ اَتَمَّهَا
اَحْسَنَهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین پورا کیا کے بدلے آرایش دیا ہے

باب

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی رَحْمَةَ اُمَّةٍ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا جب کسی امت پر اللہ تعالی کی مہر ہوتی
ہے تو اُسکا پیغمبر اُس کے سامنے گذر جاتا ہے عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا
فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَیْنَ یَدَیْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِیُّهَا حَیٌّ فَاَهْلَكَهَا

وَهُوَ يَنظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا اَمْرَهُ ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ وعم نوالہ جب کسی اُمت پر رحم کرتا ہے تو اسکا نبی امت کی ہلاکت سے پہلے گذر جاتا ہے اور وہ اپنی اُمت کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور جب کسی اُمت کی تباہی چاہتا ہے تو اسکو ہلاک کرتا ہے اوس کے نبی کے سامنے اور نبی اوسکی تباہی سے خوش ہوتا ہے کیونکہ اوس نے جھٹلایا نبی کو اور کہنا نہ مانا باب اِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ حوض کوثر کا بیان عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ترجمہ جندب سے روایت ہی میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض پر (یعنے آگے جاکر تمہارے آنیکا منتظر رہونگا اور تمہارے پلانیکا سامان درست کرونگا) ف قاضی عیاض نے کہا حوض کوثر کی حدیثیں صحیح ہیں اور اُنپر ایمان لانا فرض ہے اور روایت کیا اسکو متعدد صحابہ نے یہانتک کہ وہ درجہ تواتر کو پہنچ گئی ہیں (نووی) عَنْ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا وَلَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ اَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَ النُّعْمَانُ بْنُ اَبِي عَيَّاشٍ وَاَنَا اُحَدِّثُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا يَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ عَلَى اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فَيَقُولُ اِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ فَاَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي ترجمہ ابو حازم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر جو وہاں آوے گا وہ اُس حوض میں سے پیے گا اور جو پیے گا اُس میں سے پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا ف قاضی نے کہا بعد حساب و کتاب کے یہ پینا ہوگا اور جہنم سے نجات پانیکے بعد اس صورت میں کبھی پیاسا نہ ہوگا اور بعضوں نے کہا اُس حوض میں سے وہی پیے گا جس کے لیے جہنم سے نجات لکھی گئی یا اگر اُس حوض میں سے پیکر پھر کوئی مسلمان جہنم میں بھی جاویگا تو اوسکو پیاس کا عذاب نہ ہوگا بلکہ اور عذاب ہوگا (نووی) ف اور میرے سامنے کچھ لوگ آوینگے جنکو میں پہچانتا ہوں اور وے مجھکو پہچانتے

ہین پہر وہ روک دئیے جاوینگے میرے پاس آنے سے مین کہونگا یہ میرے لوگ ہین جواب ملیگا تم نہین
جانتے جو جو اُنہون نے کیا تمہارے بعد (یعنے کافر ہوگئے اور اسلام سے پہر گئے جیسے عرب کے بعض قبیلہ حضرت
کی وفات کے بعد اسلام سے پہر گئے تہے) مین کہونگا تو دور ہو دور ہو جس نے اپنا دین بدلدیا میرے بعد
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَعْقُوْبَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَوْضِیْ مَسِیْرَۃُ شَہْرٍ وَّزَوَایَاہُ سَوَآءٌ مَّآؤُہٗ اَبْیَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِیْحُہٗ اَطْیَبُ
مِنَ الْمِسْکِ وَکِیْزَانُہٗ کَنُجُوْمِ السَّمَآءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْہُ لَایَظْمَأُ بَعْدَہٗ اَبَدًا قَالَ وَقَالَتْ اَسْمَآءُ
بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ عَلَی الْحَوْضِ حَتّٰی اَنْظُرَ مَنْ یَّرِدُ عَلَیَّ
مِنْکُمْ وَسَیُؤْخَذُ اُنَاسٌ دُوْنِیْ فَاَقُوْلُ یَارَبِّ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ اَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوْا
بَعْدَکَ وَاللّٰہِ مَا بَرِحُوْا بَعْدَکَ یَرْجِعُوْنَ عَلٰۤی اَعْقَابِہِمْ قَالَ فَکَانَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ یَقُوْلُ اللّٰہُمَّ
اِنَّا نَعُوْذُبِکَ اَنْ نَّرْجِعَ عَلٰۤی اَعْقَابِنَا اَوْ اَنْ نُّفْتَنَ عَنْ دِیْنِنَا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن عاص
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک مہینے کی راہ ہے اوس کے چارون کونے
برابر ہین یعنے طول اور عرض یکسان ہے اُسکا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اُسکی بو مشک سے بہتر
ہے اوس پر جو آبخورے رکہے ہین اُنکی گنتی آسمان کے تارون کے برابر ہے جو اُسمین سے پیئے گا پہر کبہی
پیاسا نہ ہوگا عبد اللہ نے کہا اسما بنت ابی بکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین حوض
پر رہونگا دیکہونگا تم مین سے کون کون وہان آتے ہین اور کچہ لوگ میرے پاس آنے سے اٹکائے جاوینگے
مین کہونگا اے پروردگار یہ لوگ میرے ہین میری اُمت کے ہین جواب ملیگا تمکو معلوم نہین جو کام
اونہون نے تمہارے بعد کیے قسم خدا کی تمہارے بعد ذرا نہ ٹہیرے ایڑیون پر لوٹ گئے (اسلام سے پہر گئے ان لوگون
مین خارجی بہی داخل ہین جو حضرت علی مرتضی کے ساتہہ سے الگ ہوگئے اور مسلمانونکو کافر سمجہنے لگے اور وہ لوگ بہی داخل ہین جنہون نے
حضرت کی وصیت پر عمل نکیا اور حضرت کے اہل بیت کو ستایا اور شہید کیا معاذ اللہ) ابن ابی ملیکہ (جو اس حدیث کے راوی ہین) کہتے تہے
یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہین ایڑیون پر لوٹ جانے سے یا دین مین فتنہ ہونے سے **عَنْ**
عَائِشَۃَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَہُوَ بَیْنَ ظَہْرَانَیْ اَصْحَابِہٖ اِنِّیْ
عَلَی الْحَوْضِ اَنْتَظِرُ مَنْ یَّرِدُ عَلَیَّ مِنْکُمْ فَوَاللّٰہِ لَیُقْتَطَعَنَّ دُوْنِیْ رِجَالٌ فَلَاَقُوْلَنَّ اَیْ رَبِّ

منی و من امتی فیقول انک لا تدری ما عملوا بعدک ما زالوا یرجعون علی اعقابھم ترجمہ
ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اپنے اصحاب میں بیٹھے تھے
فرماتے تھے میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کرونگا کون کون تم میں سے آتے ہیں قسم خدا کی بعض لوگ
میرے پاس آنے سے روکے جاوینگے میں کہونگا اے رب یہ میرے لوگ ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں پروردگار
فرماویگا تجھکو معلوم نہیں اونہوں نے جو کام کیے تیرے بعد ہمیشہ پہرتے رہے دین سے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ آپ کو وفات کے بعد اپنی امت کا تفصیلی حال تمام تمام معلوم نہیں ہوتا یہ علم اللہ تعالی ہی
کو ہے اور وہ جو ایک روایت میں آیا ہے کہ پیر اور جمعرات کو امت کے اعمال مجھ پر پیش ہوتے ہیں اس
سے مراد اجمالی پیشی ہے نہ تفصیلی عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت
کنت اسمع الناس یذکرون الحوض ولم اسمع ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فلما کان یوما من ذلک والجاریۃ تمشطنی فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ایھا الناس فقلت للجاریۃ استاخری عنی قالت انما دعا الرجال ولم یدع النساء
فقلت انی من الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لکم فرط علی الحوض فایای
لا یاتین احدکم فیذب عنی کما یذب البعیر الضال فاقول فیم ھذا
فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت
ہے میں لوگوں سے حوض کوثر کا ذکر سنتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تھا ایک روز
چھوکری میری کنگھی کر رہی تھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اے لوگو یہ سنکر
میں نے چھوکری سے کہا سرک جا میرے پاس سے وہ بولی آپ نے مردوں کو بلایا ہے نہ عورتوں کو میں نے کہا لوگو
میں میں داخل ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض پر تو تم ہوشیار
ہو کوئی تم میں سے ایسا نہ ہو میرے پاس آوے پھر ہٹایا جاوے جیسے بھٹکا ہوا اونٹ ہٹایا جاتا ہے میں
کہونگا یہ کیوں ہٹائے جاتے ہیں جواب ملیگا تمہیں معلوم نہیں ...... اونہوں نے نئی نئی
باتیں نکالیں تمہارے بعد طرح طرح کی بدعتیں اعتقاد اور عمل میں ۔ میں کہونگا تو دور ہو
عن ام سلمۃ تحدث انھا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول علی المنبر
وھی تمتشط ایھا الناس فقالت لماشطتھا کفی راسی بنحو حدیث بکیر عن القاسم بن عباس

ترجمہ حضرت ام سلمہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو منبر پر اور وہ کنگھی کرا رہی تہیں اونہوں نے کنگھی کرنے والی سے کہا بس کر اخیر تک عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّىْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّىْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِى الْاٰنَ وَاِنِّىْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّىْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِىْ وَلٰكِنِّىْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيْهَا ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور احد کے شہیدوں پر نماز پڑہی جیسے جنازے کی نماز پڑہتے ہیں پہر منبر کیطرف آئے اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا اور گواہ ہونگا اور قسم خدا کی میں حوض کو اسوقت دیکہہ رہا ہون اور مجہکو زمین کے خزانون کی کنجیان ملین ہین یا زمین کی کنجیان اور قسم خدا کی مجہے یہ ڈر نہین کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤگے بلکہ یہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے لالچ مین آکر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو ف اور دنیا کیواسطے آخرت کا خیال چہوڑ دو مسلمانون نے حضرت کی چند روز بعد ہی ایسے کام شروع کیے اور آپس مین پہوٹ کی بنا ڈالی معاویہ حضرت علی مرتضے سے لڑے اور یزید پلید نے خاندان نبوت کو تباہ کیا اور حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا اور فتنون کی تار بندہ گئی اُس روز سے آجتک مسلمانون کا وہی حال ہے کسی ایک امام یا خلیفہ پر سب مسلمان اکہٹے نہین ہوے آخر کافر موقع پا کر اونپر غالب ہوے اور اُن کی قوت خاک مین مل گئی عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ فَقَالَ اِنِّىْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاِنَّ عَرْضَهٗ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلَى الْجُحْفَةِ اِنِّىْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِىْ وَلٰكِنِّىْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيْهَا وَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ اٰخِرَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہیدون پر نماز پڑہی پہر منبر پر چڑہے جیسے کوئی رخصت کرتا ہے زندون اور مردونکو اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض پر اور اُس حوض کی چوڑائی اتنی ہے جیسے ایلہ سے جحفہ (یہ دونو مقام کے نام ہین ایلہ مدینہ سے پندرہ منزل پر ہے اور جحفہ سات منزل پر ہے) مجہے یہ ڈر نہین ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤگے لیکن مین ڈرتا ہوں

دنیا کے لالچ میں پڑ کر آپس میں لڑنے لگو پھر تباہ ہو جاؤ جیسے تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے عقبہ نے کہا یہ اخیر بار دیکھنا تھا آپ کو منبر پر۔ عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا فرطکم علی الحوض ولانازعن اقواما ثم لاغلبن علیہم فاقول یا رب اصحابی اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش رو ہوں گا حوض کوثر پر اور چند لوگوں کے واسطے مجھ سے جھگڑا ہو گا پھر میں غالب ہونگا اور عرض کرونگا اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہیں اصحاب ہیں جواب ملیگا تم نہیں جانتے انہوں نے جو نئی باتیں کیں تمہارے بعد عن الاعمش بهذا الاسناد ولم یذکر اصحابی اصحابی ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث الاعمش وفی حدیث شعبة عن مغیرة سمعت ابا وائل ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن حذیفة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث الاعمش ومغیرة ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن حارثة انه سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حوضه ما بین صنعاء والمدینة فقال له المستورد الم تسمعه قال الاوانی قال لا فقال المستورد ترى فیه الآنیة مثل الکواکب ترجمہ حارثہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حوض میرا اتنا بڑا ہے جیسے صنعاء سے مدینہ (ایک شہر ہے) کی راہ مستورد نے کہا تم نے آپ سے برتنوں کا ذکر نہیں سنا حارثہ نے کہا نہیں مستورد نے کہا تم برتن دیکھو گے وہاں ستاروں کی طرح عن حارثة بن وهب الخزاعی یقول سمعت رسول اللہ صلعم یقول وذکر الحوض بمثله ولم یذکر قول المستورد وقوله ترجمہ وہی جو گزرا اس میں مستورد کے قول کا ذکر نہیں ہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلعم ان امامکم حوضا ما بین ناحیتیه کما بین جرباء واذرح ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تمہارے سامنے ایک حوض ہو گا جس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہو گا جیسا جرباء اور اذرح میں ہے عن ابن عمر عن النبی صلعم قال ان امامکم حوضا کما بین جرباء واذرح وفی روایة ابن مثنی حوضی ترجمہ وہی جو گزرا عن عبید اللہ بهذا الاسناد مثله وزاد قال عبید اللہ فسألته فقال قریتین بالشام بینهما مسیرة ثلاث لیال وفی حدیث ابن بشر ثلاثة ایام ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے عبیداللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا جرباء اور اذرح کیا ہیں انہوں نے کہا دو گاؤں ہیں شام میں ان دونوں میں تین دن کی راہ کا فاصلہ ہے یا تین رات کا عن

ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبید اللہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان امامکم حوضا کما بین جربا واذرح فیہ اباریق کنجوم السماء من ورده فشرب منہ لم یظما بعدہا ابدا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے سامنے ایک حوض ہے اتنا بڑا جیسے جربا سے اذرح اوس مین کوزے ہین آسمان کے تارون کی طرح جو وہان آویگا اور سمین سے پیے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا **عن** ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ ما آنیۃ الحوض قال والذی نفس محمد بیدہ لآنیتہ اکثر من عدد نجوم السماء وکواکبہا الا فی اللیلۃ المظلمۃ المصحیۃ آنیۃ الجنۃ من شرب منہا لم یظما آخر ما علیہ یشخب فیہ میزابان من الجنۃ من شرب منہ لم یظما عرضہ مثل طولہ ما بین عمان الی ایلۃ ماؤہ اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل **ترجمہ** ابوذر غفاری سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ حوض کے برتن کیسے ہین آپنے فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتھہ مین محمد کی جان ہے اوس حوض کے برتن آسمان کے تارون سے زیادہ ہین اور کس رات کی تارے اوس رات کے جو اندہیری بے بدلی کے ہو وہ جنت کے برتن ہین جو اوس مین سے پیگا پہر کبھی پیاسا نہ ہوگا اخیر تک یعنی ہمیشہ تک (کیونکہ وہان اخیر نہین ہے) اوس حوض مین بہشت کے دو پرنالے بہتے ہین جو اس مین سے پیے پیاسا نہ ہو اسکا طول اور عرض برابر ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے عمان تک ہے (یہ دونون شام کے شہر ہین) اسکا پانی دودہ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے **عن** ثوبان ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لبعقر حوضی اذود الناس لاہل الیمن اضرب بعصای حتی یرفض علیہم فسئل عن عرضہ فقال من مقامی الی عمان وسئل عن شرابہ فقال اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنۃ احدہما من ذہب والآخر من ورق **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اپنے حوض کے کنارے پر لوگون کو ہٹاتا ہونگا مین والون کے لیے مین اپنی لکڑی سے مارونگا یہان تک کہ یمن والون پر اسکا پانی بہ آویگا (اس سے یمن والون کی بڑی فضیلت نکلی انہون نے دنیا مین حضرت صلعم کی مدد کی اور دشمنون سے بچایا پس حضرت صلعم بہی آخرت مین انکی مدد کرینگے اور سب سے پہلے حوض کوثر سے پینگے) پہر پوچہا گیا آپ سے اوس حوض کا عرض کتنا ہے آپ نے فرمایا جیسے یہان سے عمان پہر پوچہا گیا اسکا پانی کیسا ہے آپنے فرمایا دودہ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ

میٹھا ہے دو پرنالے اس میں پانی چھوڑتے ہیں جنکو جنت سے پانی کی مدد ہوتی ہے ایک پرنالہ سونیکا ہے اور ایک چاندی کا۔ عن قتادة باسناد هشام بمثل حديثه غير انه قال انا يوم القيمة عند عقر الحوض ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ میں قیامت کے دن حوض کے کنارے پر ہونگا۔ عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث الحوض فقلت ليحيى بن حماد هذا حديث سمعته من ابي عوانة فقال وسمعته ايضا من شعبة فقلت انظر لي فيه فنظر لي فيه فحدثني به ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لاذودن عن حوضي رجالا كما تذاد الغريبة من الابل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے حوض سے لوگوں کو ہٹاؤں گا (یعنے کافروں کو) جیسے دنیا میں غیر اونٹ ہٹاتے جاتے ہیں۔ عن ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله ترجمہ وہی جو گذرا۔ عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قدر حوضي كما بين ايلة وصنعاء من اليمن وان فيه من الاباريق كعدد نجوم السماء ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے ایلہ اور یمن کا صنعاء اور اسمیں برتن آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔ عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ليردن على الحوض رجال ممن صاحبني حتى اذا رايتهم ورفعوا الي اختلجوا دوني فلاقولن اي رب اصيحابي اصيحابي فليقالن لي انك لا تدري ما احدثوا بعدك ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حوض پر چند آدمی ایسے آوینگے جو دنیا میں میرے ساتھ تھے جب میں انکو دیکھ لونگا اور وہ میرے سامنے کردیے جاوینگے تو الگ کیے جاوینگے میرے پاس آنے سے میں کہونگا اے پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب حکم ہوگا تم نہیں جانتے جو انہوں نے گل کھلایا تمہارے بعد۔ عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا المعنى وزاد آنيته عدد النجوم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ اسکے برتن تاروں کے برابر ہیں شمار میں۔ عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما بين ناحيتي حوضي كما بين صنعاء والمدينة ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا

صنعا اور مدینہ کے بیچ مین ہو عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انھما شکا
فقالا او مثل ما بین المدینۃ وعمان وفی حدیث ابن عوانۃ ما بین لابتی حوضی ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا اس مین راوی کو شک ہے کہ یون کہا جتنا مدینہ اور صنعا مین ہو یا جتنا مدینہ اور عمان مین
ہے عن انس قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تری فیہ اباریق الذہب والفضۃ کعدد
نجوم السماء ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس حوض پر چاندی اور
سونے کے کوزے دیکھیگا جتنے آسمان کے تارے ہین عن انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال مثلہ وزاد او اکثر من عدد نجوم السماء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر
ابن سمرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا انی فرطکم علی الحوض وان بعد ما
بین طرفیہ کما بین صنعاء وایلۃ کان الاباریق فیہ النجوم ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تمہارا پیش خیمہ ہون گا حوض پر اوسکے دونون کنارون
مین اتنا فاصلہ ہے جیسے صنعا اور ایلہ مین اور اس کے آبخورے تارون کیطرح ہین عن عامر بن
سعد بن ابی وقاص قال کتبت الی جابر بن سمرۃ مع غلامی نافع اخبرنی بشیء سمعتہ
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فکتب الی انی سمعتہ یقول انا الفرط علی
الحوض ترجمہ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے مین نے جابر بن سمرہ کے پاس اپنے غلام نافع
کے ساتھ ایک خط بھیجا جسمین لکھا تھا بیان کرو مجھسے جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون
نے جواب مین لکھا مین نے سنا ہے آپ سے آپ فرماتے تھے مین تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض پر باب
اکرامہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتال الملائکۃ معہ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتون کا آپکے
ساتھ ہو کر لڑنا عن سعد قال رایت عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن
شمالہ یوم احد رجلین علیہما ثیاب بیاض ما رایتہما قبل ولا بعد یعنی جبرئیل و
میکائیل علیہما الصلوۃ والسلام عن سعد بن ابی وقاص قال لقد رایت یوم
احد عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن یسارہ رجلین علیہما ثیاب بیض
یقاتلان عنہ کاشد القتال ما رایتہما قبل ولا بعد ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے
مین نے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے اور بائین طرف دو شخصون کو دیکھا جو سفید

کپڑے سفید پہنے ہوے تھے اور آپکی طرف سے خوب لڑ رہے تھے اس سے پہلے نہ اسکے بعد مین نے انکو دیکھا وہ حضرت جبرئیل اور میکائیل تھے اللہ تعالی نے آپکو عزت دی ان فرشتون کے ساتھ اور اس سے معلوم ہوا کہ فرشتون کا لڑنا بدر سے خاص نہ تھا **باب** شُجَاعَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آپکی شجاعت کا بیان **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَکَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَکَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَھُمْ اِلَی الصَّوْتِ وَھُوَ عَلٰی فَرَسٍ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ عُرْیٍ فِیْ عُنُقِہِ السَّیْفُ وَھُوَ یَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا قَالَ وَجَدْنَاہُ بَحْرًا اَوْ اِنَّہٗ لَبَحْرٌ قَالَ وَکَانَ فَرَسًا یُبَطَّأُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ خوبصورت تھے اور سب سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ بہادر تھے ایک رات مدینہ والون کو خوف ہوا (کسی دشمن کے آنیکا) جدہر سے آواز آرہی تھی ادہر لوگ چلے راہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹتے ہوے ملے (آپ لوگون سے پہلے تنہا خبر لینے کو تشریف لیگئے تھے) اور سب سے پہلے آپ تشریف لیگئے تھے آواز کیطرف ابو طلحہ کے گھوڑے پر جو ننگی پیٹھ تھا اور آپکے گلے مین تلوار تھی اور فرماتے تھے کچھ ڈر نہین کچھ ڈر نہین آپنے فرمایا یہ گھوڑا تو دریا ہے اور پہلے وہ گھوڑا اہتا تہا یہ بھی آپکی سواری کی برکت تھی کہ وہ تیز ہوگیا **عن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِیْ طَلْحَۃَ یُقَالُ لَہٗ مَنْدُوْبٌ فَرَکِبَہٗ فَقَالَ مَا رَاَیْنَا مِنْ فَزَعٍ وَاِنْ وَجَدْنَاہُ لَبَحْرًا **ترجمہ** انس سے روایت ہے مدینہ والون کو ڈر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کا گھوڑا مانگا جسکا نام مندوب تھا اوسپر سوار ہوے اور فرمایا ہمنے تو کوئی خوف کیوجہ نہین دیکھی اور یہ گھوڑا تو دریا کیطرح دیکھا **عن** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ فَرَسًا لَنَا وَلَمْ یَقُلْ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ وَفِیْ حَدِیْثِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَۃَ سَمِعْتُ اَنَسًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** جُوْدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آپکی سخاوت کا بیان **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ وَکَانَ اَجْوَدَ مَا یَکُوْنُ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ اِنَّ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یَلْقَاہُ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ فِیْ رَمَضَانَ حَتّٰی یَنْسَلِخَ فَیَعْرِضُ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم الْقُرْاٰنَ فَاِذَا لَقِیَہٗ جِبْرَئِیْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَۃِ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ مال دینے مین سخی تھے اور سب وقتون سے زیادہ آپکی سخاوت رمضان
کے مہینے مین ہوتی اور حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال رمضان مین آپ سے ملتے اخیر مہینے تک آپ اون کو
قرآن سناتے جب جبریل آپ سے ملتے اسوقت آپ چلتی ہوا سے بہی زیادہ سخی ہوتے مال کے دینے مین
(معلوم ہوا کہ مبارک مہینہ اور مبارک وقت مین زیادہ سخاوت کرنا چاہیے) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ حُسْنِ خُلُقِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** آپکے اخلاق کا بیان
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَاللّٰهِ مَا
قَالَ لِيْ اُفًّا قَطُّ وَلَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَهَلَّا فَعَلْتَ كَذَا زَادَ اَبُو الرَّبِيْعِ لَيْسَ
مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاللّٰهِ ترجمہ انس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی دس برس تک قسم خدا کی کبہی آپ نے مجھکو اف نہ کہا (اف ایک زجر کا کلمہ
ہے عرب کی زبان مین) اور نہ کبہی یہ کہا تو نے یہ کام کیون کیا یا یہ کام کیون نکیا جو خادم کو کرنا چاہیے
تہا عَنْ اَنَسٍ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَخَذَ اَبُوْ طَلْحَةَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهٗ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ
وَاللّٰهِ مَا قَالَ لِيْ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهٗ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ اَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ
هٰذَا هٰكَذَا ترجمہ انس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے
تو ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آپکے پاس لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ انس ہوشیار لڑکا ہے وہ آپ
کی خدمت مین رہیگا انس نے کہا پھر مین نے آپ کی خدمت کی سفر اور حضر مین قسم خدا کی آپ نے کسی
چیز کو جو مینے کی یہ نہ فرمایا تو نے کیون کی اور جسکو نہ کیا اوس کے لیے یہ نہین فرمایا تو نے کیون نہ کیا
عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِيْنَ فَمَا اَعْلَمُهٗ قَالَ
لِيْ قَطُّ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ ترجمہ انس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی نو برس تک مین نہین جانتا آپ نے کبہی مجھسے فرمایا ہو یہ کام تو نے کیون کیا اور
نہ عیب کیا میرا کبہی عَنْ اَنَسٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا
فَاَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ بِهٖ نَبِيُّ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرجت حتی امر علی الصبیان وھم یلعبون فی السوق فاذا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قبض بقفای من ورائی قال فنظرت الیہ وھو یضحک فقال
یا انیس اذھبت حیث امرتک قال قلت نعم انا اذھب یا رسول اللہ قال انس واللہ
لقد خدمتہ تسع سنین ما علمتہ قال لشیء صنعتہ لم فعلت کذا وکذا او لشیء ترکتہ
ھلا فعلت کذا وکذا ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ
ملنسار تھے ایکدن آپ نے مجھے ایک کام پر جانیکو کہا مین نے کہا قسم خدا کی مین نہین جاؤن گا لیکن
میرے دلمین یہی تھا کہ جاؤن (لڑکپن کے قاعدہ پر مین نے ظاہر مین انکار کیا) جس کام کے لیے آپ حکم
دیتے ہین آخر مین نکلا یہانتک کہ مجکو لڑکے ملے جو بازار مین کھیل رہے تھے ایک ہی ایکبار رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گردن تھامی مین نے آپکیطرف دیکھا آپ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا
اے انیس (یہ تصغیر ہے انس کی پیار سے آپ نے فرمایا) تو وہان گیا جہان مین نے حکم دیا تھا مین نے
عرض کیا جی ہان جاتا ہون یارسول اللہ انس نے کہا قسم خدا کی مین نے نو برس تک آپ کی خدمت
کی مجھے یاد نہین کہ کسی کام کے لیے جسکو مین نے کیا آپ نے یہ فرمایا ہو تو نے ایسا کیون کیا یا کسی کام
کو مین نے نہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو کیون نہین کیا عن انس بن مالک قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس خلقا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ اچھی عادتین رکھتے تھے باب فی سخاء صلی اللہ علیہ
وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا بیان عن جابر بن عبد اللہ قال ما سئل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قط فقال لا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نے کوئی چیز مانگی آپ نے نہین نہ فرمایا (بلکہ دیدی) عن جابر بن
عبد اللہ یقول بمثلہ سواء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس قال ما سئل رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم علی الاسلام شیئا الا اعطاہ قال فجاءہ رجل فاعطاہ غنما بین جبلین
فرجع الی قومہ فقال یا قوم اسلموا فان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم یعطی عطاء لا یخشی
الفاقۃ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے واسطے کسی چیز کا سوال
نہین ہوا جو آپ نے نہ دی ہو ایک شخص آپ پاس آیا آپ نے اسکو دو پہاڑون پر بکریان دیدین (یعنی

اتنی بکریان تہین کہ دو پہاڑون کے بیچ مین جو جاری ہوتی ہر وہ بہر گئی تہی) وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور
کہنے لگا ای میری قوم کے لوگو مسلمان ہو جاؤ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا کچہ دیتے ہین کہ پہر احتیاج
کا ڈر نہین رہتا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ تالیف قلوب کے لیے دنیا چاہیے اور مسلمانوں کو
تالیف قلوب کے لیے دینے مین اختلاف نہین ہے لیکن زکوۃ کا مال انکو دینے مین اختلاف ہو صحیح یہ ہے کہ زکوۃ
اور بیت المال مین سے انکو دینا درست ہو اور کافرون کو تالیف قلوب کے لیے زکوۃ مین سے دینا درست نہین
نہ اور مالون مین سے کیونکہ اب اللہ تعالی نے عزت دی اسلام کو کافرون کے ملانے کی ضرورت نہی اور بعضون
نے سوا زکوۃ کے اور مالون مین سے انکو دینا درست کہا ہو انتہی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ فَاَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰہِ
اِنَّ مُحَمَّدًا لَیُعْطِیْ عَطَاءً مَا یَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ اَنَسٌ اِنْ کَانَ الرَّجُلُ لَیُسْلِمُ مَا یُرِیْدُ اِلَّا الدُّنْیَا
فَمَا یُسْلِمُ حَتّٰی یَکُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْہَا **ترجمہ** انس سے روایت ہو
ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونون پہاڑون کے بیچ کی بکریان مانگین آپنے اسکو
دیدین وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے لوگو مسلمان ہو جاؤ قسم خدا کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اتنا کچہ دیتے ہین کہ محتاجی کا ڈر نہین رہتا انس نے کہا ایک شخص مسلمان ہوتا محض دنیا کے لیے پہر
مسلمان نہین ہوتا یہانتک کہ اسلام اسکے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا **ف** بعض
نسخون مین فما یسلم کے بدلے فما یمسی ہے یعنی ایک رات بہی نہین گذرتی تہی کہ وہ آپ کی صحبت کی
برکت کیوجہ سے سچا مسلمان ہو جاتا اور اسلام اوس کے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہوتا **عَنْ**
ابْنِ شِہَابٍ قَالَ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَکَّۃَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَّعَہٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاقْتَتَلُوْا بِحُنَیْنٍ فَنَصَرَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ دِیْنَہٗ
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّۃَ مِائَۃً مِّنَ النَّعَمِ ثُمَّ
مِائَۃً ثُمَّ مِائَۃً قَالَ ابْنُ شِہَابٍ فَحَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللّٰہِ لَقَدْ
اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَعْطَانِیْ وَاِنَّہٗ لَاَبْغَضُ النَّاسِ اِلَیَّ فَمَا بَرِحَ یُعْطِیْنِیْ
حَتّٰی اَنَّہٗ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا
مکہ کی فتح کا پہر آپ سب مسلمانون سمیت جو آپکے ساتہ تہے نکلے وہ حنین مین لڑے اللہ تعالی نے اپنے

دین کی مدد کی اور مسلمانون کی اوسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو سو اونٹ دئے پھر سو
دیے پھر سو دیے صفوان نے کہا قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا مجھکو جو دیا اور آپ سب لوگون سے
زیادہ میری نگاہ مین برے تھے آپ ہمیشہ مجھکو دیتے رہے یہانتک کہ سب لوگون سے زیادہ آپ میری نگاہ مین محبوب
ہو گئے عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو قد جاءنا مال
البحرین لاعطیتک ھکذا وھکذا وھکذا وقال بیدیہ جمیعا فقبض النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قبل ان یجیء مال البحرین فقدم علی ابی بکر بعدہ فامر منادیا فنادی من کانت
لہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عدۃ او دین فلیأت فقمت فقلت ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لو قد جاء مال البحرین اعطیتک ھکذا وھکذا وھکذا فحثی ابو بکر الصدیق
مرۃ ثم قال لی عدھا فعددتھا فاذا ھی خمس مائۃ فقال خذ مثلیھا ترجمہ جابر رض
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہمارے پاس بحرین (ایک شہر ہے) کا مال آویگا تو مین
تجھکو اتنا دونگا اور اتنا اور اتنا اور دونون ہاتھون سے اشارہ کیا (یعنے تین لپ بھر کر) پھر آپ کی
وفات ہوگئی بحرین کا مال آنے سے پہلے وہ ابو بکر صدیق کے پاس آیا آپکے بعد انہون نے ایک منادی
کو حکم دیا آواز کرنے کے لیے جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا ہو یا اسکا قرض آتا
آتا ہو تو وہ آدمی یہ سنکر مین کہڑا ہوا اور مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے وعدہ کیا تہا کہ اگر
بحرین کا مال آویگا تو تجھکو اتنا دونگا اور اتنا اور اتنا یہ سنکر ابو بکر صدیق نے ایک لپ بھرا پھر مجھسے کہا
اسکو گن مین نے گنا تو وہ پانسو نکلے ابو بکر نے کہا اسکا دونا اور لے لے (تو تین لپ ہو گئی) عن
جابر بن عبد اللہ قال لما مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاء ابا بکر الصدیق مال من
قبل العلاء بن الحضرمی فقال ابو بکر من کان لہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دین
او کانت لہ قبلہ عدۃ فلیأتنا بنحو حدیث ابن عیینۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب**
رحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبیان والعیال وتواضعہ وفضل ذلک آپ کی شفقت کا بیان
چھوٹے بچون بالون بچون پر اور آپکی فضیلت عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ولد لی اللیلۃ غلام فسمیتہ باسم ابی ابراھیم علیہ السلام ثم دفعہ
الی ام سیف امراۃ قین یقال لہ ابو سیف فانطلق یاتیہ واتبعتہ فانتہینا الی ابی سیف

وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيْرِهٖ قَدِ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَاَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا اَبَا سَيْفٍ اَمْسِكْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمْسَكَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهٗ اِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ فَقَالَ اَنَسٌ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ وَهُوَ يَكِيْدُ بِنَفْسِهٖ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاللّٰهِ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ **ترجمہ** انس بن مالک رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو میرا ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام مین نے اپنے باپ ابرہیم کا نام رکھا پھر آپنے وہ لڑکا ام سیف کو دیا جو لوہار کی عورت تھی اور لوہار کا نام ابو سیف تھا آپ ایک روز چلے ابو سیف کے پاس مین بھی آپکے ساتھ گیا جب ابو سیف کے گھر پر پہونچے تو وہ اپنی دھونکنی پھونک رہا تھا اور سارا گھر دھوئین سے بھر گیا تھا مین دوڑ کر آپکے آگے گیا اور میں کہا اے ابو سیف ذرا ٹھیر جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے وہ ٹھیر گیا آپنے بچے کو بلایا اور اپنے سے چپٹا لیا اور جو اللہ تعالی کو منظور تھا وہ فرمایا انس نے کہا مین نے اوس بچے کو دیکھا وہ اپنا دم چھوڑ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ دیکھکر آپ کی آنکھون سے آنسو نکلے اور فرمایا آنکھ روتی ہے اور دل رنج کرتا ہے لیکن زبان سے ہم کچھ نہین کہتے سوا اوس کے جو اللہ تعالی کو پسند ہے (یعنے اوسکی تعریف کرتے ہین اور صبر کی دعا مانگتے ہین) قسم خدا کی اے ابراہیم تیرے سبب سے رنج مین ہین **فائدہ** معلوم ہوا کہ اولاد کے مرنے سے پیغمبرون کو بھی صدمہ ہوتا ہے کیونکہ وہ بشر ہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آہستہ رونا اور رنج کرنا منع نہین ہے۔

عن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ مُسْتَرْضِعًا لَّهٗ فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهٗ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَاِنَّهٗ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهٗ قَيْنًا فَيَاْخُذُهٗ فَيُقَبِّلُهٗ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مین نے کسیکو بال بچون پر اتنی شفقت کرتے نہین دیکھا جتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے آپکے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام دودہ پیتے تھے مدینہ کے عوالی مین (عوالی کچہ گاؤن تھے مدینہ کے پاس) آپ جایا کرتے اور

ہم آپکے ساتھ ہوتے پھر انّا کے گھر تشریف لیجاتے وہان دھوان ہوتا کیونکہ انّا کا خاوند لوہار تھا آپ
بچے کو لیتے اور پیار کرتے پھر لوٹ آتے عمرو بن سعید نے کہا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وفات پائی
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم میرا بیٹا ہے اوس نے دودھ پیتے میں قضا کی اب اسکو دو
انّائین ملی ہین جو جنت میں اوس کے دودھ پینے کی مدت تک دودھ پلاوینگی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ
نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَتُقَبِّلُوْنَ صِبْیَانَکُمْ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالُوْا
لٰکِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُقَبِّلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْلِکُ اِنْ کَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْکُمُ
الرَّحْمَةَ وَقَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ مِّنْ قَلْبِکَ الرَّحْمَةَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے کچھ لوگ عرب
کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم اپنے بچون کو پیار کرتے ہو وہ بولے ہان پھر
بولے قسم خدا کی ہم تو پیار نہین کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین کیا کرون اللہ تعالے نے تمہارے
دل سے رحم نکال لیا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ اَبْصَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یُقَبِّلُ الْحَسَنَ فَقَالَ اِنَّ لِیْ عَشَرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِّنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے اقرع بن حابس نے دیکھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیار کر رہے تھے امام حسن علیہ السلام کو تو بولا یا رسول میرے دس بچے ہیں
مین نے ان مین سے کسیکو پیار نہین کیا آپ نے فرمایا جو رحم نہ کرے گا بچون اور یتیمون اور عاجزون اور
ضعیفون پر خدا بھی اوس پر رحم نہ کرے گا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ لَا یَرْحَمُهُ اللّٰهُ ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بندون پر رحم نکرے گا اللہ تعالی اوس پر رحم نہ کرے گا عَنْ جَرِیْرٍ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ الْاَعْمَشِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب**
کَثْرَةِ حَیَائِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ آپکی حیا اور شرم کا بیان عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ
یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِهَا وَکَانَ
اِذَا کَرِهَ شَیْئًا عَرَفْنَاهُ فِیْ وَجْهِهٖ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میں اوس کنواری لڑکی سے جو پردے مین رہتی ہے زیادہ شرم تھی اور آپ جب کسی چیز کو برا جانتے

تو ہم اوسکی نشانی آپکے چہرے پر پہچان لیتے لیکن حیا کی وجہ سے آپ زبان سے نہ کہتے یہ وہ حیا ہے
جو اخلاق حسنہ میں سے ہے اور جو ایمان کا جز ہے **عن** مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو
حِیْنَ قَدِمَ مُعَاوِیَۃُ الْکُوْفَۃَ فَذَکَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ یَکُنْ فَاحِشًا
وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحَاسِنَکُمْ اَخْلَاقًا قَالَ
عُثْمَانُ حِیْنَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِیَۃَ الْکُوْفَۃَ **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن عمرو کے پاس گئے
جب معاویہ کوفہ میں آئے انہوں نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو کہا آپ بدزبان تھے اور نہ بدزبانی
کرتے تھے اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جنکے خلق اچھے ہیں
فائدہ حسن خلق صفت ہے انبیا کی اور اولیا کی حسن بصری علیہ الرحمۃ نے کہا حسن خلق کیا ہے سلوک
کرنا کسی کو ایذا نہ دینا کشادہ پیشانی لوگوں سے ملنا قاضی عیاض نے کہا حسن خلق یہ ہے کہ لوگوں سے
اچھی طرح ملے محبت رکھے انپر شفقت کرے اگر وہ کوئی سخت بات کہیں تو تحمل کرے اور صبر کرے مصیبت
میں کبر اور غرور نہ کرے زبان درازی نکرے مواخذہ اور غضب کو چھوڑ دیوے طبری نے کہا سلف
کا اختلاف ہے کہ حسن خلق خلقی ہے یا کسبی ہوتا ہے قاضی نے کہا صحیح یہ ہے کہ بعضی صفات اوسکی
خلقی ہوتے ہیں اور بعضی کسب سے حاصل ہو جاتی ہیں انتہی **عن** الْاَعْمَشِ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **باب** فِیْ تَبَسُّمِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحُسْنِ عِشْرَتِہٖ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی اور حسن معاشرت کا بیان **عن** سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ
سَمُرَۃَ اَکُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ کَثِیْرًا کَانَ لَا یَقُوْمُ مِنْ
مُصَلَّاہُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْہِ الصُّبْحَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَکَانُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ
فَیَاْخُذُوْنَ فِیْ اَمْرِ الْجَاہِلِیَّۃِ فَیَضْحَکُوْنَ وَیَتَبَسَّمُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** سماک بن حرب
سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے اونہوں نے کہا ہاں
بہت بیٹھا کرتا تھا آپ جہاں فجر کی نماز پڑھتے وہاں سے نہ اوٹھتے آفتاب نکلنے تک (اور ذکر الہی کیا کرتے
یہ سنت ہے اور سلف اور اہل علم کا معمول ہے) جب آفتاب نکلتا تو آپ اوٹھتے اور لوگ باتیں کرتے اور
جاہلیت کے کاموں کا ذکر کرتے اور ہنستے اور آپ تبسم فرماتے یعنے بغیر آواز کے ہنستے **باب** رَحْمَتِہٖ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ اپنی عورتوں پر رحم کرنے کا بیان **عن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ وغلام اسود یقال لہ انجشۃ یحدو فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یا انجشۃ رویدک سوقا بالقواریر **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سفر مین تہے اور ایک حبشی غلام جسکا نام انجشہ تہا گاتا تہا آپنے فرمایا اے انجشہ آہستہ
آہستہ چل اور اونٹون کو شیشے لدے اونٹون کیطرح ہانک **فائدہ** یہ غلام خوش آواز تہا اور دستور
ہے کہ اونٹ سرود سے مست ہوجاتے ہین اور جلد چلتے ہین عورتونکو تکلیف ہوتی ہے اسواسطے آپنے یہ حدیث
فرمائی اور بعضے اس حدیث کا یہ مطلب کہتے ہین کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑہتا جاتا تہا حضرت صلعم ڈرے
کہ مبادا عورتون کے دلون مین کچہ تاثیر ہوجاوے اور انکا شیشہ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا نووی نے
کہا عرب کی مثل ہے الغناء رقیۃ الزنا یعنی سرود منتر ہے زنا کا **عن** انس بنحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی علی ازواجہ وسواق یسوق بہن یقال لہ
انجشۃ فقال ویحک یا انجشۃ رویدا سوقک بالقواریر قال قال ابو قلابۃ تکلم رسول اللہ صلعم بکلمۃ لو تکلم بہا بعضکم
لعبتموہا علیہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیون کے پاس آئے اور ایک ہانکنے
والا ان کے اونٹونکو ہانک رہا تہا جسکا نام انجشہ تہا آپنے فرمایا خرابی ہو تیری اے انجشہ آہستہ لے چل شیشون
کو یعنے عورتون کو بوجہ نزاکت کے انکو شیشہ فرمایا ابو قلابہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بات
فرمائی اگر تم مین سے کوئی وہ بات کہے تو تم کہیل سمجہو **عن** انس بن مالک قال کانت ام سلیم مع نساء
النبی صلے اللہ علیہ وسلم وہو یسوق بہن سواق فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای
انجشۃ رویدا سوقک بالقواریر **ترجمہ** انس سے روایت ہے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بی بیون کے ساتہ تہین اور ایک ہانکنے والا ان کے اونٹون کو ہنکا رہا تہا آپ نے فرمایا اے انجشہ آہستہ
لے چل شیشون کو **عن** انس قال کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاد حسن الصوت
فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رویدا یا انجشۃ لا تکسر القواریر یعنی ضعفۃ النساء
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گانیوالا خوش آواز تہا جو اونٹ ہانکتے وقت
گاتا تہا آپ نے اس سے فرمایا ہولے چل اے انجشہ مت توڑ شیشون کو یعنے ناتوان عورتون کو تکلیف مت
دے **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر فیہ کان حاد حسن الصوت **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **باب** قربہ صلی اللہ علیہ وسلم من الناس وتبرکہم بہ وتواضعہ لہم

آپکا برتاؤ لوگوں سے اور تواضع عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِيْنَةِ بِاٰنِيَتِهِمْ فِيْهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتٰى بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ يَدَهٗ فِيْهِ وَرُبَّمَا جَاءُوْهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهٗ فِيْهَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو مدینہ کے خادم اپنے برتنوں مین پانی لیکر آتے پھر جو برتن آپکے پاس آتا آپ اپنا ہاتھ اوس مین ڈبو دیتے اور کبھی سردی کے دن مین بھی اتفاق ہوتا تو آپ ہاتھ ڈبوتے ف برکت کے لیے یہ پانی لوگ پیتے یا بیمارونکو پلاتے ہون شفا کے لیے عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهٗ وَاَطَافَ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَمَا يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ اِلَّا فِيْ يَدِ رَجُلٍ ترجمہ انس سے روایت ہے مین نے دیکھا حجام انکا سر بنا رہا تہا اور اصحاب آپکے گرد تہے وہ چاہتے تہے کوئی بال زمین پر نہ گرے کسی نہ کسی کے ہاتہہ مین گرے ف نووی نے کہا اسحدیث سے معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے اور صحابہ آپکے آثار شریف سے برکت لیتے تہے۔ اس مین کوئی شک نہین کہ انبیا اور صالحین کے آثار متبرک ہین اور ان سے برکت لینا درست ہے پر جاہلون کیطرح افراط اور تفریط نہ کرے اور جو باتین بدعت یا شرک ہین ان سے بچا رہے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ امْرَاَةً كَانَ فِيْ عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا اُمَّ فُلَانٍ اُنْظُرِيْ اَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتّٰى اَقْضِيَ لَكِ حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِيْ بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا ترجمہ انس سے روایت ہے ایک عورت کے عقل مین فتور تہا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجہہ آپسے کچہ کام ہے (یعنی کچہ کہنا ہے جو لوگون کے سامنے نہین کہہ سکتی) آپنے فرمایا اے ہان فلانے کی (یعنی اسکا نام لیا) اچہا کوئی گلی دیکہہ لے مین تیرا کام کردونگا پہر آپ نے اوسکے پاس سے تنہائی کی یہانتک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہوگئی فائدہ یہ تنہائی کچہ خلوت نہ تہی جیسی عورت کے ساتہہ بلکہ راہ مین آپ سڑک سے ہٹ کر کہڑے ہوئے اور اسکی بات سن لی اور جواب دیدیا حاکم کو بہی لازم ہے کہ ہر ایک رعیت کا ایسا ہی پاس اور خیال رکہے باب تَرْكُ الْاِنْتِقَامِ اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰى آپ انتقام نہ لیتے تہے مگر اللہ کیواسطے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ

اِلَّا اَنْ تُنْتَهَکَ حُرْمَۃُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں کا اختیار دیا گیا تو آپنے آسان کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہو اور جو گناہ ہوتا تو آپ سب سے بڑھکر اُس سے دور رہتے اور کبھی آپنے اپنے واسطے کسی سے بدلہ نہیں لیا البتہ اگر کوئی خدا کے حکم کے برخلاف کرتا تو اُسکو سزا دیتے عَنِ ابْنِ شِھَابٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ مَالِکٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا خُیِّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَمْرَیْنِ اَحَدُھُمَا اَیْسَرُ مِنَ الْاٰخَرِ اِلَّا اخْتَارَ اَیْسَرَھُمَا مَا لَمْ یَکُنْ اِثْمًا فَاِنْ کَانَ اِثْمًا کَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْہُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اختیار دیا گیا دو کاموں میں تو آپنے آسان کام کو اختیار کیا اگر وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ اوس سے دور رہتے عَنْ ہِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰی قَوْلِہٖ اَیْسَرَھُمَا وَلَمْ یَذْکُرْ مَا بَعْدَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ بِیَدِہٖ وَلَا امْرَاَۃً وَلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ یُّجَاھِدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَا نِیْلَ مِنْہُ قَطُّ فَیَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِہٖ اِلَّا اَنْ یُّنْتَھَکَ شَیْئٌ مِّنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا نہ عورت کو نہ خادم کو البتہ جہاد میں خدا کی راہ میں مارا اور آپ کو جو کسی نے نقصان پہنچایا اُسکا بدلہ نہیں لیا البتہ اگر خدا کے حکم میں خلل ڈالا تو خدا کے واسطے بدلہ لیا یعنے شرعی حدوں میں جیسے چوری میں ہاتھ کاٹا زنا میں کوڑے لگائے یا سنگسار کیا عَنْ ہِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ یَزِیْدُ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب طِیْبِ رِیْحِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلِیْنِ مَسِّہٖ

آپ کے بدن کی خوشبو اور نرمی کا بیان عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْاُوْلٰی ثُمَّ خَرَجَ اِلٰی اَھْلِہٖ وَخَرَجْتُ مَعَہٗ فَاسْتَقْبَلَہٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ یَمْسَحُ خَدَّیْ اَحَدِھِمْ وَاحِدًا وَّاحِدًا قَالَ وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّیْ فَوَجَدْتُ لِیَدِہٖ بَرْدًا اَوْرِیْحًا کَاَنَّمَا اَخْرَجَھَا مِنْ جُوْنَۃِ عَطَّارٍ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ اپنے گھر جانیکو نکلے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا سامنے کچھ بچے آئے آپنے ہر ایک بچہ کے رخسار پر

ہاتھ پھیرا اور میرے بھی رخسار پر ہاتھ پھیرا میں نے آپ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور وہ خوشبو دیکھی جیسے خوشبو ساز کے ڈبہ میں سے ہاتھ نکالا **ف** نووی نے کہا یہ خوشبو آپ کے بدن کی ذاتی تھی اگرچہ آپ خوشبو نہ لگا دیں اور اسپر آپ خوشبو بھی لگاتے تھے اور معطر کرنے کے لیے تاکہ ملائکہ خوش ہوں **عن** انس قال انس ما شممت عنبرا قط ولا مسکا ولا شیئا اطیب من ریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا مسست شیئا قط دیباجا ولا حریرا الین مسا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس نے کہا میں نے نہ عنبر نہ مشک اور کوئی خوشبو ایسی سونگھی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی خوشبو تھی اور میں نے نہ دیبا نہ حریر اور کوئی چیز ایسی نرم چھوئی جیسے نرمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک جسم میں تھی **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازھر اللون کان عرقہ اللؤلؤ اذا مشی تکفا ولا مسست دیباجۃ ولا حریرۃ الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکۃ ولا عنبرۃ اطیب من رائحۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سبز سفید چمکتا ہوا تھا (نووی نے کہا یہ رنگ سب رنگوں سے عمدہ ہے) اور آپ کا پسینا مبارک موتی کی طرح تھا اور جب چلتے تو آگے جھکے ہوئے زور ڈال کر یا ادھر ادھر جھکے جاتے تھے جیسے کشتی جھکتی جاتی ہے ازہری نے کہا یہ معنی غلط ہیں کیونکہ یہ مغرور کی صفت ہے قاضی نے کہا مغرور کی صفت جب ہے کہ بناوٹ کرے اور جو خلقی ہو تو مذموم نہیں ہے) اور میں نے دیباج اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جیسے آپ کی ہتھیلی نرم تھی اور میں نے مشک اور عنبر میں یہ خوشبو نہ پائی جو آپ کے جسم مبارک میں تھی

باب طیب عرقہ صلی اللہ علیہ وسلم والتبرک بہ آپ کے پسینے کا خوشبودار اور متبرک ہونا **عن** انس بن مالک قال دخل علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عندنا فعرق وجاءت امی بقارورۃ فجعلت تسلت العرق فیھا فاستیقظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ام سلیم ما ھذا الذی تصنعین قالت ھذا عرقک نجعلہ فی طیبنا وھو من اطیب الطیب **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں آئے اور آرام فرمایا آپ کو پسینہ آیا میری ماں ایک شیشی لائی آپ کا پسینہ پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگی آپ کی آنکھ کھل گئی آپ نے فرمایا اے ام سلیم یہ کیا کر رہی ہے

وہ بولی آپ کا پسینا ہی جسکو ہم اپنے خوشبو مین شریک کرتے ہین اور وہ سب سے بڑہکر خود خوشبو ہی **عن**
انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدخل بیت ام سلیم فینام علی فراشہا ولیست
فیہ قال فجاء ذات یوم فنام علی فراشہا فاتت فقیل لہا ہذا النبی صلی اللہ علیہ
وسلم نائم فی بیتک علی فراشک قال فجاءت وقد عرق واستنقع عرقہ علی قطعۃ ادیم
علی الفراش ففتحت عتیدتہا فجعلت تنشف ذلک العرق فتعصرہ فی قواریرہا ففزع
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما تصنعین یا ام سلیم فقالت یا رسول اللہ نرجو
برکتہ لصبیاننا قال اصبت **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم
کے گہر مین جاتے اور اون کے بچہونے پر سو رہتی وہ وہان نہین ہوتین ایکدن آپ تشریف لائے اور
اون کے بچہونے پر سو رہے وہ آئین تو لوگون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے گھر مین تمہارے
بچہونے پر سو رہے ہین یہ سنکر وہ آئین دیکہا تو آپ کو پسینا آیا ہے اور آپ کا پسینا چمڑے کے بچہونے پر
جمع ہو گیا ہے ام سلیم نے اپنا ڈبہ کہولا اور یہ پسینا پونچہ پونچہ کر شیشون مین بہرنے لگین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم گہبرا کر اوٹہ بیٹہے اور فرمایا کیا کرتی ہے اے ام سلیم انہون نے کہا یا رسول اللہ
یہ برکت کی لیے ہم لیتے ہین اپنے بچون کے لیے آپنے فرمایا تو نے ٹہیک کیا اور یہ گذر چکا کہ ام سلیم آپکی
محرم تہین اور محرم کے پاس جانا اور وہان سو رہنا درست ہی **عن** ام سلیم ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان یاتیہا فیقیل عندہا فتبسط لہ نطعا فیقیل علیہ وکان کثیر العرق
فکانت تجمع عرقہ فتجعلہ فی الطیب القواریر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلیم
ما ہذا قالت عرقک ادوف بہ طیبی **ترجمہ** ام سلیم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اون کے پاس تشریف لاتے اور آرام فرماتے وہ آپکے لیے ایک کہال بچہا دیتین آپ اسپر سوتے اور آپ
کو پسینہ بہت آتا تو ام سلیم آپ کا پسینہ اکہٹا کرتین اور خوشبو مین اور شیشون مین ملا دیتین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم کیا کرتی ہے انہون نے کہا آپ کا پسینہ ہی جسکو مین خوشبو
مین ملاتی ہون **عن** عائشۃ قالت ان کان لینزل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الغداۃ
الباردۃ ثم تفیض جبہتہ عرقا ام المومنین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سردی کے
دن مین وحی اوترتی آپ کی پیشانی سے پسینا نکلتا (وحی کی سختی سے) **عن** عائشۃ ان الحارث

ابن ہشام سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف یاتیک الوحی فقال احیانا یاتینی فی مثل صلصلۃ الجرس وھو اشد علی ثم یفصم عنی وقد وعیتہ واحیانا ملک فی مثل صورۃ الرجل فاعی ما یقول ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ پر وحی کیونکر آتی ہے آپ نے فرمایا کبھی تو ایسی آتی ہے جیسی گھنٹی کی جھنکار وہ مجھپر نہایت سخت ہوتی ہے پھر موقوف ہو جاتی ہے جب کہ مین یاد کر لیتا ہون اور کبھی ایک فرشتہ آتا ہے مرد کی صورت مین اور جو وہ کہتا ہے اسکو یاد کر لیتا ہون عن عبادۃ بن الصامت قال کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل علیہ الوحی کرب لذلک وتربد وجھہ ترجمہ عبادہ بن صامت روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپپر سختی ہوتی اور آپ کا چہرہ مبارک راکھہ کیطرح ہو جاتا (دوسری روایت مین ہے کہ آپ کا چہرہ وحی اترتے وقت سرخ ہوتا نووی نے کہا شاید مراد سرخی سے وہی ہے جو کدورت کے ساتھہ ہو اور تربد کے بھی یہی معنے ہین یا پہلے تربد ہوتا ہے پھر سرخی تو دونون روایتون مین کوئی مخالفت نہین ہے) عن عبادۃ بن الصامت قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل علیہ الوحی نکس راسہ ونکس اصحابہ رؤسھم فلما اتلی عنہ رفع راسہ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپ سر جھکا لیتے اور آپکے اصحاب بھی اپنے سرون کو جھکا لیتے جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر اٹھاتے **باب** صفۃ شعرہ صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ وحلیتہ آپکے بالون کی تعریف اور آپکے حلیہ کا بیان عن ابن عباس قال کان اھل الکتاب یسدلون اشعارھم وکان المشرکون یفرقون رؤسھم وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما لم یؤمر بہ فسدل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناصیتہ ثم فرق بعد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ اپنے بالون کو پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے لٹکتے ہوئے (یعنے مانگ نہین نکالتے تھے) اور مشرک مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے طریق پر چلنا دوست رکھتے تھے جس مسئلہ مین آپکو کوئی حکم نہ ہوتا (یعنے بہ نسبت مشرکین کے اہل کتاب بہتر ہین تو جس باب مین کچھ حکم نہ آتا آپ اہل کتاب کی موافقت اوس باب مین اختیار کرتے تو آپ بھی پیشانی پر بال لٹکانے لگے بعد اسکے آپ مانگ نکالنے لگے **ف** نووی نے کہا علماء نے کہا مانگ نکالنا سنت ہے کیونکہ یہی آخری فعل ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ظاہر یہ ہے کہ آپ نے اختیار کیا اسکو وحی سے قاضی نے کہا لٹکانا بالون کا پیشانی پر منسوخ ہو گیا اب وہ جائز نہیں اور احتمال ہے کہ مانگ نکالنا اجتہاد سے اختیار کیا گیا ہو نہ وحی سے حاصل یہ ہے کہ لٹکانا بھی جائز ہے اور مانگ نکالنا افضل ہے اور اہل کتاب کی موافقت تالیف قلوب کے لیے تھی اوائل اسلام میں بمخالفت مشرکین جب اللہ تعالی نے اسلام کو غالب کر دیا اور اسکی ضرورت نہ رہی تو حکم ہوا اون کا خلاف کرنے کا جیسے خضاب کے باب میں آیا ہے اور بعضون نے کہا کہ آپ کو حکم تھا اہل کتاب کی شریعت پر چلنے کا جس بات میں آپکو کوئی حکم نہ آتا تھے مختصراً **عن** ابن شہاب بهذا الاسناد نحوه **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن البراء یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مربوعا بعید ما بین المنکبین عظیم الجمۃ الی شحمۃ اذنیہ علیہ حلۃ حمراء ما رایت شیئا قط احسن منہ علیہ الصلاۃ والسلام **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے آپ کے دونوں مونڈھوں میں زیادہ فاصلہ تھا یعنے سینہ چوڑا تھا بال بہت تھے کانوں کی لو تک آپ سرخ جوڑا پہنے تھے (یعنے سکیا کا جس میں سرخ اور زرد دھاریاں تھیں) میں نے کسی کو آپ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا **عن** البراء قال ما رایت من ذی لمۃ احسن فی حلۃ حمراء من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعرہ یضرب منکبیہ بعید ما بین المنکبین لیس بالطویل ولا بالقصیر قال ابو کریب لہ شعر **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے میں نے کوئی بالوں والا شخص سرخ جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا آپکے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے اور دونوں مونڈھوں میں فاصلہ تھا نہ لنبے تھے نہ ٹھنگنے **عن** البراء یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس وجها واحسنہ خلقا لیس بالطویل الذاهب ولا بالقصیر **ترجمہ** براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سب سے زیادہ خوبصورت تھا اور آپ کے اخلاق سب سے زیادہ عمدہ تھے نہ لنبے تھے بہت ٹھنگنے **عن** قتادۃ قال قلت لانس بن مالک کیف کان شعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان شعرا رجلا لیس بالجعد ولا السبط بین اذنیہ وعاتقہ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے میں نے انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کیسے تھے انہوں نے کہا میانہ تھے نہ بہت گھونگر نہ بالکل سیدھے کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تک تھے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ مَنْكِبَيْهِ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں کے قریب تھے عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آدھے کانوں تک تھے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلعم ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قَالَ قُلْتُ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا مَنْهُوسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن کشادہ تہا (کیونکہ مردوں کے لیے دہن کی کشادگی عمدہ ہے اور عورتوں کے لیے بری ہے) آنکھوں میں لال ڈوری چہوٹے ہوئے ایڑیاں کم گوشت والی سماک سے کہا شعبہ نے ضلیع الفم کیا ہے انہوں نے کہا بڑا منہ پہر شعبہ نے کہا اشکل العینین کیا ہے انہوں نے کہا دراز شگاف آنکھوں کے (یہ سماک کا کہنا غلط ہے اور صحیح وہی معنے ہے کہ سفیدی میں سرخی ملی ہوئی) شعبہ نے کہا منہوس العقبین کیا ہے انہوں نے کہا ایڑی پر گوشت عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحَ الْوَجْهِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ مَاتَ أَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ جریری سے روایت ہے میں نے ابو الطفیل سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا تہا انہوں نے کہا ہاں آپ کا رنگ سفید تہا ملاحت دار (جو سب رنگوں سے افضل ہے) امام مسلم نے کہا ابو الطفیل سنہ ۱۰۰ ہجری میں مرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سب کے بعد وہی مرے فائدہ وہ آخر تہے اصحاب کے انکے بعد پہر کوئی صحابی آدمیوں میں سے دنیا میں نہ رہا بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ بابا رتن ہندی صحابی تہا جو سنہ ۶۰۰ ہجری میں ظاہر ہوا محض غلط اور جہوٹھ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے خلاف ہے کہ آج سے سو برس کے بعد کوئی آدمی اس وقت کا نہ رہے گا عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ رَجُلٌ رَآهُ غَيْرِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَكَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اور اب کوئی زمین پر سوا میرے آپ کے دیکہنے والوں میں نہیں رہا جریری نے کہا میں نے پوچہا تم نے دیکہا آپ کیسے تہے انہوں نے کہا آپ سفید رنگ تہے نمکینی کے ساتہ میانہ قد تہے

باب شَيْبِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آپ

کے بڑہاپے کا بیان عن ابن سیرین قال سُئل انس ھل خضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال انہ لم یبلغ ذلک لم یکن راٰی من الشیب الا قال ابن ادریس کانہ یقللہ وقد خضب ابوبکر وعمر
بالحناء والکتم ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے انس سے پوچھا گیا کیا خضاب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونہون نے کہا آپکا اتنا بڑہاپا ہی نہین دیکہا گیا (کہ خضاب کی ضرورت پڑتی) البتہ ابوبکر اور عمر نے
خضاب کیا ہے مہندی اور وسمہ سے (نیل سے) عن ابن سیرین قال سألت انس بن مالک ھل
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خضب قال لم یبلغ الخضاب قال کان فی لحیتہ
شعرات بیض قال قلت لہ اکان ابوبکر یخضب قال فقال نعم بالحناء والکتم
ترجمہ انس بن مالک سے پوچہا ابن سیرین نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا انہون نے کہا
آپ خضاب کی درجہ کو نہین پہنچے آپ کی ڈاڑہی مبارک مین صرف چند بال سفید تہے ابن سیرین نے کہا
کیا ابوبکر خضاب کرتے تہے اونہون نے کہا ہان حنا اور وسمہ سے عن محمد بن سیرین قال سألت
انس بن مالک اخضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ لم یر من الشیب الا
قلیلا ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے مین نے انس بن مالک سے پوچہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خضاب کیا ہے انہون نے کہا آپکا بڑہاپا نہین دیکہا گیا مگر ذرا سا عن ثابت قال سُئل انس
بن مالک عن خضاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو شئت ان اعد شمطات کن
فی راسہ فعلت قال ولم یختضب وقد اختضب ابوبکر بالحناء والکتم واختضب
عمر بالحناء بحتا ترجمہ ثابت سے روایت ہے انس سے پوچہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب
کیا تہا انہون نے کہا اگر مین چاہتا تو آپ کے سر کے سفید بال گن لیتا آپ نے خضاب نہین کیا البتہ
ابوبکر نے خضاب کیا مہندی اور نیل سے اور عمر نے خضاب کیا صرف مہندی سے عن انس بن مالک
قال یکرہ ان ینتف الرجل الشعرۃ البیضاء من راسہ ولحیتہ قال ولم یختضب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما کان البیاض فی عنفقتہ وفی الصدغین وفی الراس نبذ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے انہون نے کہا سر اور ڈاڑہی کے سفید بال اوکہیڑنا مکروہ ہے لیکن حرام
نہین ہے (نووی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہین کیا آپ کی چہوٹی ڈاڑہی مین جو نیچے
کے ہونٹ کے تلے ہوتی ہے کچہ سفیدی تہی اور کچہ کنپٹیون پر اور کچہ سر مین عن المثنی بہذا الاسناد

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** انس انہ سئل عن شیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما شانہ اللہ ببیضاء **ترجمہ** انس سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا حال اُنہوں نے کہا اللہ نے آپ کو نہین بدلا سفید ریعنے سفید نہین کیا **عن** ابی جحیفۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ منہ بیضاء ووضع زھیر بعض اصابعہ علی عنفقتہ قیل لہ مثل من انت یومئذ قال ابری النبل واریشھا **ترجمہ** ابو جحیفہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین یہ سفیدی دیکہی اور زہیر نے اپنی کچہ انگلیان چہوٹی ڈاڑہی پر رکہکر بتلائین لوگون نے ابو جحیفہ سے کہا اوسدن تم کیسے تہے اونہون نے کہا مین تیر مین پیکان لگاتا تہا اور پر لگاتا تہا **عن** ابی جحیفۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض قد شاب کان الحسن بن علی یشبھہ **ترجمہ** ابو جحیفہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپکا رنگ سفید تہا اور بوڑہے ہوگئے تہے اور امام حسن بن علی علیہ الصلوۃ والسلام آپکے مشابہ تہے **ف** بعض روایتون مین ہے کہ امام حسن علیہ السلام کا اوپر کا حصہ بدن کا بالکل مشابہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور امام حسین علیہ السلام کا نیچے کا حصہ غرض یہ دونون صاحبزادے ملکر تصویر تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ افسوس ہے کہ بعض اشقیا نے اس نعمت کی قدر نہ جانی اور دونون صاحبزادون کو کیسے ظلم سے شہید کیا انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالی ہمکو دنیا مین آپکے اہل بیت کی محبت پر قائم رکہے اور آخرت مین اونکے غلامون مین حشر کرے آمین یا رب العلمین **عن** ابی جحیفۃ بھذا ولم یقولوا ابیض قد شاب **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سماک قال سمعت جابر بن سمرۃ قال سئل عن شیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان اذا ادھن راسہ لم یر منہ شیٔ واذا لم یدھن رئی منہ **ترجمہ** سماک سے روایت ہے جابر بن سمرہ سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑہاپے کا حال اُنہونے کہا آپ جب تیل ڈالتے تو کچہ سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جب تیل نہ ڈالتے تو سفیدی معلوم ہوتی **ف** قاضی نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا یا نہین تو اکثر کا یہ قول ہے کہ نہین کیا اور بعضون کا یہ ہے کہ کیا بدلیل حدیث ام سلمہ اور ابن عمر کے اور مختار یہ ہے کہ آپ نے کبہی لگایا بالون کو اور اکثر ترک کیا سو صحیح دونون روایتین صحیح ہین **باب** اثبات خاتم النبوۃ مہر نبوت کا بیان **عن** جابر بن سمرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد شمط مقدم راسہ

وَلِحْيَتِهٖ وَكَانَ اِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَاْسُهٗ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ
رَجُلٌ وَجْهُهٗ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيْرًا وَرَاَيْتُ الْخَاتَمَ
عِنْدَ كَتِفِهٖ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهٗ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سر اور ڈاڑھی کا آگے کا حصہ سفید ہوگیا تھا جب آپ تیل ڈالتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور
جب بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی معلوم ہوتی اور آپ کی ڈاڑھی بہت گھنی تھی ایک شخص بولا آپ کا
چہرہ تلوار کیطرح تھا یعنی لنبا جابر نے کہا نہیں آپ کا چہرہ سورج اور چاند کیطرح تھا اور گول تھا اور
میں نے نبوت کی مہر آپکے مونڈھے پر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا اسکا رنگ بدن کے رنگ سے ملتا تھا
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ خَاتَمًا فِيْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهٗ بَيْضَةُ
حَمَامٍ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر نبوت کی مہر دیکھی جیسے
کبوتر کا انڈا عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ
يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ
وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ
فَنَظَرْتُ اِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے میری
خالہ مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میرا بھانجا بیمار ہے آپنے میرے
سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی پھر وضو کیا میں نے آپکے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا پھر میں آپ کی
پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا میں نے نبوت کی مہر دیکھی دونوں مونڈھوں کے بیچ میں جیسی گھنڈی چھپر کھٹ کی
یا حجلہ ایک جانور ہے اوس کے انڈے کیطرح عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْتُ مَعَهٗ خُبْزًا وَّلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِيْدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ قَالَ دُرْتُ خَلْفَهٗ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ
الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيْلَانٌ كَاَمْثَالِ الثَّآلِيْلِ ترجمہ عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپکے ساتھ روٹی اور گوشت یا ثرید کھایا عاصم نے کہا میں
نے عبداللہ سے پوچھا تمہارے لیے بخشش چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا ہاں اور تیرے لیے بھی پھر آیتہ

پڑہی کو اسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ یعنی بخشش مانگ اپنی گناہ کی اور مومن مردون اور مومن عورتون
کے گناہ کی عبد اللہ نے کہا پہر مین آپکے پیچہے گیا تو مین نے نبوۃ کی مہر دیکہی دونون مونڈہون کے بیچ مین جنبی
ہڈی کے پاس بائین مونڈہے کے قریب چنگی کیطرح اوسپر تل تہی مسون کیطرح **باب** قَدْرِ عُمْرِهٖ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آپکی عمر کا بیان **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ
الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِينَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ
عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُونَ شَعْرَةً
بَيْضَاءَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لنبے تہے نہ ٹہنگنے پست قد
نہ بالکل سفید تہے نہ گندمی آپکے بال نہ بالکل سخت گہونگر تہے نہ بالکل سیدہے اللہ جل جلالہ نے آپکو نبی
کیا چالیس برس کے سن مین پہر آپ دس برس مکہ مین رہے اور دس برس مدینہ مین اور ساٹہوین برس کے
اخیر مین اللہ تعالے نے آپکو اوٹہا لیا اوسوقت آپ کے سر اور ڈاڑہی مین بیس بال بہی سفید نہ تہے ۔
ف نووی نے کہا صحیح یہ ہی کہ آپنے تریسٹہ برس کی عمر مین انتقال کیا اور مکہ مین نبوت کی بعد تیرہ
سال تک رہے اور بعضون نے کہا آپکی عمر ۶۵ برس کی تہی اور بعضون نے کہا کہ تنتالیس برس کے بعد نبوت
ہوئی لیکن یہ دونون قول غلط ہین آپ عام الفیل مین پیدا ہوئے پیر کے روز ربیع الاول کے مہینہ
مین اور انتقال بہی کیا پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے مین لیکن تاریخ پیدایش مین اختلاف ہے
۲ یا ۳ یا ۸ یا ۱۰ یا ۱۲ ربیع الاول کو اور وفات ۱۲ کو چاشت کیوقت ہوئی **عَنْ**
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِمَا كَانَ اَزْهَرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین
اتنا زیادہ ہی کہ آپ کا رنگ سفید چمکتا ہوا تہا جو سب رنگون مین بہتر ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَاَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَهُوَ
ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تریسٹہ برس مین اور ابوبکر کی بہی تریسٹہ برس مین اور عمر کی بہی
تریسٹہ برس مین **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ
سِتِّينَ سَنَةً وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی جب آپ کی عمر ترسٹھ برس کی تھی ابن شہاب نے کہا سعید بن المسیب نے بھی مجھ سے ایسی ہی روایت کی عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَ حَدِيثِ عُقَيْلٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ ترجمہ عمرو سے روایت ہے میں نے عروہ بن زبیر سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت کے بعد) مکہ میں کتنے دنوں تک رہے انہوں نے کہا دس برس تک رہے میں نے کہا ابن عباس تیرہ برس کہتے ہیں عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بِضْعَ عَشْرَةَ قَالَ فَغَفَّرَهُ وَقَالَ إِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ ترجمہ عمرو سے روایت ہے میں نے عروہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کتنی مدت تک رہے انہوں نے کہا دس برس تک رہے میں نے کہا ابن عباس تو دس سے کئی برس زیادہ کہتے ہیں عروہ نے اون کے لیے دعا کی مغفرت کی یعنے خدا تعالی انکی غلطی معاف کرے اور کہا انکو شاعر کے قول سے دھوکا ہوا **ف** وہ شاعر ابو قیس صرمہ بن ابی انس ہے اوسکی شعر یہ ہے ثَوَى فِي قُرَيْشٍ بِضْعَ عَشْرَةَ حِجَّةً يُذَكِّرُ لَوْ يَلْقَى خَلِيلًا مُوَاتِيًا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش میں دس پر کئی حج تک رہے اور وعظ و نصیحت کرتے رہے اس خیال سے کہ شاید کوئی دوست ملے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک رہے اور آپ نے وفات پائی ترسٹھ سال کی عمر میں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يُوحَى إِلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک رہے آپ پر وحی اوترا کرتی تھی اور مدینہ میں دس برس تک رہے اور وفات پائی ترسٹھ برس کی عمر میں عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فَذَكَرُوا سِنِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَكْبَرَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُقَالُ لَهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ

مُعَاوِيَةَ فَتَذَاكَرُوا سِنِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ وَمَاتَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ
وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عتبہ کے ساتھ
بیٹھا تھا لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر کیا بعضون نے کہا ابو بکر آپ سے بڑے تھے
عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ترسٹھ برس کی عمر مین اور ابو بکر کی وفات ہوئی
ترسٹھ برس کی عمر مین اور حضرت عمر مارے گئے ترسٹھ برس کی عمر مین ایک شخص بولا جسکا نام عامر بن سعد تھا مجھ سے جریر نے بیان کیا کہ ہم بیٹھے تھے
معاویہ کے پاس لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کا ذکر کیا معاویہ نے کہا آپ کی وفات ہوئی ترسٹھ
برس کی عمر مین اور ابو بکر بھی مرے ترسٹھ برس کی عمر مین اور عمر بھی مارے گئے ترسٹھ برس کی عمر مین
عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ **ترجمہ** جریر سے روایت ہے اونہون نے
سُنا معاویہ بن ابی سفیان کو خطبہ پڑھتے ہوئے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی
ترسٹھ برس کی عمر مین اور ابو بکر نے بھی ترسٹھ برس کی عمر مین اور عمر نے بھی اسی عمر مین اور مین بھی اب
ترسٹھ برس کا ہون تو مجھے بھی توقع ہے کہ اسی سال مین مرون اور انکی موافقت حاصل کرون پر انکو
یہ موافقت نہ مل سکی اور وہ اسی برس تک جیے اور ساٹھ ہجری مین انہون نے انتقال کیا عَنْ
عَمَّارٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمْ اَتٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ مَاتَ فَقَالَ مَا كُنْتُ اَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهٖ يَخْفٰى عَلَيْهِ ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ اِنِّيْ
سَاَلْتُ النَّاسَ فَاخْتَلَفُوْا عَلَيَّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَعْلَمَ قَوْلَكَ فِيْهِ قَالَ اَتَحْسُبُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ اَمْسِكْ اَرْبَعِيْنَ بُعِثَ لَهَا خَمْسَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَاْمَنُ وَيَخَافُ وَعَشْرَ مِنْ مُهَاجَرِهٖ
اِلَى الْمَدِيْنَةِ **ترجمہ** عمار سے روایت ہے جو بنی ہاشم کا مولی تھا مین نے ابن عباس سے پوچھا جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کتنے برس کے تھے انہون نے کہا مین نہین سمجھتا تھا کہ تم آپ ہی کے
قوم سے ہو کر اتنی بات نہ جانتے ہو گے مین نے کہا مین نے لوگون سے پوچھا انہون نے اختلاف کیا تو مجھے
بہتر معلوم ہوا تمہارا قول سننا اس باب مین ابن عباس نے کہا تم حساب جانتے ہو مین نے کہا ہان انہون
نے کہا اچھا چالیس کو یاد رکھو اوسوقت آپ پیغمبر ہوئے اب پندرہ اور جوڑ جب تک آپ مکہ مین رہے

کبھی مسن کے ساتھ اور کبھی ڈر کے ساتھ اب پس اور جو آٹھ برس مدینہ میں ہجرت کے بعد تو سب ملا کر ۶۵ سال
ہوتے ہیں عن شعبة عن یونس بهذا الاسناد نحو حدیث یزید بن زریع ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا عن عمار مولی بنی هاشم قال حدثنا ابن عباس ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم توفی وهو ابن خمس وستين ترجمہ عمار سے روایت ہے کہ ابن عباس نے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ۶۵ برس کی عمر میں عن خالد بهذا الاسناد
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عباس قال اقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة
خمس عشرة سنة يسمع الصوت ويرى الضوء سبع سنين ولا يرى شيئا وثمان سنين
يوحى اليه واقام بالمدينة عشرا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ
میں رہے پندرہ برس تک آواز سنتے تھے (فرشتوں کی) اور روشنی دیکھتے تھے (فرشتوں کی یا اللہ
تعالی کی آیات کی) سات برس تک لیکن کوئی صورت نہیں دیکھتے تھے پھر آٹھ برس تک وحی آیا
کی اور دس برس مدینہ میں رہے

باب فی اسماء صلی الله علیه وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کا بیان عن جبير بن مطعم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي يمحى بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر
الناس على عقبي وانا العاقب والعاقب الذي ليس بعده نبي ترجمہ جبیر بن مطعم سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد ہوں (یعنے سراہا ہوا اچھی خصلتوں والا)
اور احمد ہوں اور ماحی یعنے میری وجہ سے اللہ تعالی کفر کو میٹے گا اور حاشر ہوں یعنے حشر کیے جاویں گے
لوگ میری قدم پر (یعنی میری نبوت پر کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے) اور عاقب ہوں یعنے میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے ف
نووی نے کہا ان ناموں کے سوا آپ کے اور بھی نام ہیں ابن عربی نے احوذی شرح ترمذی میں بعضے
علما سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالی کے ہزار نام ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ کے بھی ہزار نام ہیں
عن جبير بن مطعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان لي اسماء انا محمد
وانا احمد وانا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس
على قدمي وانا العاقب الذي ليس بعده احد وقد سماه الله رؤفا رحيما ترجمہ
جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے کئی نام ہیں محمد اور احمد اور

ماحی میری وجہ سے اللہ تعالے نے کفر کو محو کر دیگا اور مین حاشر ہون لوگ میرے دین پر اوٹھین گے اور مین عاقب
ہون یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ہے اور اللہ تعالی نے آپکا نام رؤف اور رحیم رکھا عَنِ الزُّهْرِيِّ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ
عُقَيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَعُقَيْلٍ
الْكَفَرَةَ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ الْكُفْرَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ
وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ ترجمہ ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی نام ہمسے بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا مین محمد ہون اور احمد اور مقفی
یعنی آخر نبی اور حاشر اور نبی التوبۃ اور نبی الرحمت (کیونکہ توبہ اور رحمت کو آپ ساتھ لیکر آئے) بَابُ
عِلْمِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَشِدَّةِ خَشْيَتِهِ آپ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اُس سے
بہت ڈرتے تھے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرًا
فَتَرَخَّصَ فِيهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِهِ فَكَاَنَّهُمْ كَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ
فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي اَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيهِ فَكَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ
فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا اور اُسکو جائز رکھا یہ خبر آپکے بعض صحابہ کو پہنچی اونہون نے
اسکام کو برا جانا اور اُس سے بچے آپکو معلوم ہوا تو کھڑے ہو گئے خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا کیا حال ہے
لوگون کا اُنکو خبر پہونچی کہ مین نے ایک کام کی اجازت دی پھر اونہون نے اُسکو برا جانا اور اُس سے بچے
قسم خدا کی مین تو سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہون اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہون (تو میری پیروی کرنا
اور میری راہ پر چلنا یہی تقوی اور پرہیزگاری ہے اور بیفائدہ نفس پر بار ڈالنا اور مباح سے بچنا
اوسکی اباحت مین شک کرکے منع ہے) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ
نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتّٰى بَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ
قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْغَبُونَ عَمَّا رُخِّصَ لِي فِيهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ غصے ہوئے یہاں تک کہ غصہ آپ کے چہرے پر معلوم
ہوا **باب** وُجُوبِ اتِّبَاعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا
واجب ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ
يَمُرُّ فَأَبٰى عَلَيْهِمْ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ
اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هٰذِهِ
الْآيَةَ أُنْزِلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے ایک انصاری
نے جھگڑا کیا زبیر سے (جو آپ کے پھوپھی زاد بھائی تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حرہ کی موریوں
میں (حرہ کہتے ہیں کالے پتھر والی زمین کو) جس سے پانی دیتے تھے کھجور کے درختوں کو انصاری نے کہا
پانی کو چھوڑ دو بہتا ہوا زبیر نے نہ مانا آخر سب نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے
فرمایا زبیر سے اے زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر پانی کو چھوڑ دے اپنے ہمسائے کی طرف یہ سنکر
انصاری غصے ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے تھے اس وجہ سے آپ نے اُن کی رعایت
کی اس سنکر آپ کے چہرے مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا اے زبیر اپنے درختوں کو پانی پلا پھر
پانی کو روک لے یہاں تک کہ وہ مینڈھوں تک چڑھ جاوے زبیر نے کہا میں سمجھتا ہوں قسم خدا کی یہ آیت
اسی باب میں اتری فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اخیر تک **فائدہ** یعنے قسم خدا کی وہ مومن نہ ہوں گے
جب تک تجھکو حاکم نہ بناویں اپنے جھگڑوں میں پھر جو تو فیصلہ کر دے اس سے رنج نہ کریں اور مان لیں
پہلے آپ نے زبیر کو یہ حکم دیا کہ اپنے درختوں کو پانی پلا کر پانی چھوڑ دے یہ حکم زبیر کے حق کو پورا نہیں
دلاتا تھا بلکہ انصاری کی رعایت منظور تھی اور آپ جانتے تھے کہ زبیر آپ کے فرمانے سے اپنے اس حق
کے چھوڑنے پر اور ہمسایہ کے سلوک کرنے پر راضی ہو جاویں گے لیکن جب انصاری نے بے ادبی کی اور
اس احسان کو نہ مانا تو آپ نے قاعدہ کا حکم دیا وہ حکم یہ ہے کہ جس کی زمین اوپر کی ہو وہ اپنے
باغ میں اتنا پانی بھر لے کہ مینڈھوں تک آجاوے پھر نشیب والے کی طرف پانی کو چھوڑ دے کس لیے کہ نشیب

کے حصہ میں تو پانی ضرور جمع ہو گا۔ علماء نے کہا کہ اُس انصاری نے جو کلمہ کہا اگر اب کوئی ایسا کلمہ کہے آپ کی نسبت تو کافر ہو جاویگا اور اُسکا قتل واجب ہو گا لیکن آپ نے اُس انصاری کو سزا نہ دی کس لیے کہ شروع زمانہ تھا اور آپ صبر کرتے تھے منافقوں کی ایذا رسانی پا اور فرماتے تھے لوگ یہ نہ کہیں کہ محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں آورد اودی نے کہا کہ یہ شخص منافق تھا بہر حال آیت قرآن سے یہ نکلا کہ جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو اپنے جھگڑوں کا فیصلہ قرار نہ دیں گے اور حدیث سے جو ثابت ہو اوسکو خوشی سے مان نہ لیں گے اوسوقت تک مومن نہیں ہو سکتے۔ معاذ اللہ اُن لوگوں کا کیا حال ہو گا جو حدیث صحیح دیکھتے ہوئے اوسکو نہ مانیں اور کسی مولوی یا مجتہد کے قول کی پیروی کریں وہ نص قرآنی سے مومن نہیں ہیں

باب كَرَاهَةِ إِكْثَارِ السُّؤَالِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ بے ضرورت مسئلے پوچھنا منع ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جس کام سے تمکو منع کروں اُس سے باز رہو اور جس کام کا حکم کروں اُسکو بجا لاؤ جہاں تک تم سے ہو سکے کیونکہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے بہت پوچھنے سے اور اختلاف کرنے سے اپنے پیغمبروں پر۔

فائدہ نووی نے کہا بے ضرورت سوال کرنے سے آپ نے منع فرمایا کئی مصلحتوں سے ایک تو یہ کہ سوال کی وجہ سے بعضی چیز حرام ہو جاتی ہے اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے دوسرے یہ کہ بعض وقت جواب ایسا ملتا جو پوچھنے والے کو ناگوار ہوتا تیسرے یہ کہ بہت پوچھنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی اور پیغمبر کو ایذا دینا حرام اور باعث ہلاکت ہے البتہ ضرورت کی وقت سوال درست ہے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ مَا تُرِكْتُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ثُمَّ ذَكَرُوا نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جب میں چھوڑ دوں یعنے اُسکا ذکر نہ کروں تم بھی اُسکا ذکر نہ کرو

عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَحُرِّمَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ **ترجمہ** سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا مسلمانوں میں قصور اُس مسلمان

کاہے جس نے کوئی بات پوچھی وہ حرام نہ تھی لیکن اسکو پوچھنے کیوجہ سے حرام ہوگئی عن سعد قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سال عن امر لم یحرم فحرم
علی الناس من اجل مسئلتہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن الزہری بھذا الاسناد وزاد
فی حدیث معمر رجل سال عن شیء ونقر عنہ وقال فی حدیث یونس عامر بن سعد انہ
سمع سعدا ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ وہ شخص جس نے کوئی بات پوچھی اور موشگافی کی عن
انس بن مالک قال بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اصحابہ شیء فخطب فقال عرضت
علی الجنۃ والنار فلم ار کالیوم فی الخیر والشر ولو تعلمون ما اعلم لضحکتم
قلیلا ولبکیتم کثیرا قال فما اتی علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم اشد
منہ غطوا رءوسہم ولہم خنین قال فقام عمر رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا
وبمحمد نبیا قال فقام ذلک الرجل فقال من ابی قال ابوک فلان فنزلت یا ایہا الذین
امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی کوئی بات سنی (جو بری تھی) آپ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا سامنے
لائی گئی میرے جنت اور دوزخ تو میں نے آج کی سی بہتری اور آج کی سی برائی کبھی نہیں دیکھی
(یعنے جنت میں بھلائی اور دوزخ میں برائی) اور جو تم جانتے ہوتے وہ جو میں جانتا ہوں البتہ کم
ہنستے اور بہت رویا کرتے انس نے کہا آپ کے اصحاب پر اس دن سے زیادہ کوئی سخت دن نہیں گذرا
انہوں نے اپنے سروں کو چھپا لیا اور رونے کی آواز ان میں سے نکلنے لگی پھر حضرت عمر کھڑے ہوئے
اور کہا راضی ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین پر اور محمد کے نبی ہونے سے ایک شخص
اٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون تھا آپ نے فرمایا تیرا باپ فلان شخص تھا اسکا نام بتا دیا تب یہ آیت اتری
اے ایمان والو مت پوچھو ایسی باتیں اگر وہ کھلیں تو تمکو بری لگیں عن انس بن مالک یقول
قال رجل یا رسول اللہ من ابی قال ابوک فلان ونزلت یا ایہا الذین امنوا لا تسئلوا
عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم تمام الایۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے
عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا آپ نے فرمایا تیرا باپ فلان شخص تھا تب یہ آیت اتری اے
ایمان والو ایسی چیزیں مت پوچھو جنکے کھلنے سے تمکو برا معلوم ہو عن انس بن مالک ان

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى لَهُمْ صَلٰوةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ قَبْلَهَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْئَلَنِيْ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْئَلْنِيْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَا دُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِيْ بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِيْ عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ مَا سَمِعْتُ بِابْنٍ قَطُّ اَعَقَّ مِنْكَ اَاَمِنْتَ اَنْ تَكُوْنَ اُمُّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا تُقَارِفُ نِسَاءُ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَفْضَحَهَا عَلٰى اَعْيُنِ النَّاسِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ وَاللّٰهِ لَوْ اَلْحَقَنِيْ بِعَبْدٍ اَسْوَدَ لَلَحِقْتُهُ

ترجمہ

انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ڈھلے پر برآمد ہوئے اور ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا بیان کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے کئی باتیں بڑی بڑی ظاہر ہونگی پھر فرمایا جو کوئی مجھ سے کچھ پوچھنا چاہے وہ پوچھ لیوے قسم خدا کی جو بات تم مجھ سے پوچھو گے میں تم کو بتا دونگا جب تک اس جگہ میں ہوں (نووی نے کہا آپ وحی سے بتلاتے کیونکہ غیب کا علم آپ کو نہیں تھا جب تک اللہ نہ بتلا دے) انس نے کہا یہ سنکر لوگوں نے بہت رونا شروع کیا اور آپ نے فرمانا شروع کیا پوچھو مجھ سے آخر عبد اللہ حذافہ کا بیٹا کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول میرا باپ کون تھا آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا جب آپ بہت فرمانے لگے پوچھو مجھ سے (شاید آپ کو غصہ آگیا لوگوں کے بہت پوچھنے سے) تو حضرت عمر بیٹھ کر بولے راضی ہوئے ہم اللہ صاحب کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد کے رسول ہونے سے جب حضرت عمر سے آپ نے یہ سنا تو چپ ہو رہے پھر آپ نے فرمایا آفت قریب ہے قسم اسکی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے ابھی لائی گئیں میرے سامنے

جنت اور دوزخ اس دیوار کے کونے مین تو مین نے آج کی سی نہ بہلائی دیکھی نہ برائی دیکھی ابن شہاب نے کہا مجھسے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا عبد اللہ بن حذافہ کی مان نے اون سے کہا مین نے کوئی بیٹا تجھسے زیادہ نافرمان نہین سنا کیا تو بے ڈرہے اس بات سے کہ تیری مان نے بہی وہی گناہ کیا ہو جیسے جاہلیت کی عورتین کیا کرتی تہین پہر تو اسکو رسوا کرے لوگون کی نگاہ مین عبد اللہ نے کہا قسم خدا کی اگر میرا ناتا ایک حبشی غلام سے لگایا جاتا تو مین اوسی سے لگ جاتا (گو زنا سے نسب ثابت نہین ہوتا) شاید عبد اللہ کو یہ امر معلوم نہ ہوا عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث وحدیث عبید اللہ معہ غیر ان شعیبا قال عن الزہری قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ قال حدثنی رجل من اہل العلم ان ام عبد اللہ بن حذافۃ قالت بمثل حدیث یونس ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس بن مالک ان الناس سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی احفوہ بالمسئلۃ فخرج ذات یوم فصعد المنبر فقال سلونی لا تسالونی عن شیء الا بینتہ لکم فلما سمع ذلک القوم ارموا ورہبوا ان یکون بین یدی امر قد حضر قال انس فجعلت التفت یمینا وشمالا فاذا کل رجل لاف راسہ فی ثوبہ یبکی فانشا رجل من المسجد کان یلاحی فیدعی لغیر ابیہ فقال یا نبی اللہ من ابی قال ابوک حذافۃ ثم انشا عمر بن الخطاب فقال رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولا عائذا باللہ من سوء الفتن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم ار کالیوم قط فی الخیر والشر انی صورت لی الجنۃ والنار فرایتہما دون ہذا الحائط ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے لوگون نے آپ سے پوچہنا شروع کیا یہانتک کہ آپ کو تنگ کر دیا ایک دن آپ برآمد ہوئے اور منبر پر چڑہ گئے پہر فرمایا پوچہو مجہسے جو بات تم مجہسے پوچہو گے مین اسکو بیان کر دونگا جب لوگون نے یہ سنا تو خاموش ہو رہے اور ڈرے کہین کوئی بات آنیوالی نہ ہو (یعنے اگر پوچہین اور اللہ کا عذاب آنیوالا ہو تو ہلاک ہو جاوین) انس نے کہا مین نے داہنے بائین دیکہنا شروع کیا تو ہر شخص اپنا سر کپڑے مین لپیٹے رو رہا ہے آخر ایک شخص نے شروع کیا مسجد مین جس سے لوگ جہگڑتے تہے (اور اسکو دوسرے کا نطفہ کہتے تہے) اور اسکو پکارتے تہے اور کسیکا بیٹا کہکر اوس کے باپ کے سوا اوس نے عرض کیا اے نبی اللہ کے میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا

تیرا باپ حذافہ ہے پھر حضرت عمرؓ نے جرات کی اور عرض کیا ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے
دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کی فتنوں کی برائی سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج کیطرح برائی اور بھلائی کبھی نہیں دیکھی جنت اور دوزخ دونو
کی شکل میرے سامنے لائی گئی ہیں میں نے اُن دونوں کو اس دیوار کے پاس دیکھا **عن** انس بہذا القصۃ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی موسیٰ قال سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْیَاءَ کَرِھَھَا
فَلَمَّا اُکْثِرَ عَلَیْہِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْکَ
حُذَافَۃُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَبُوْکَ سَالِمٌ مَوْلٰی شَیْبَۃَ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ
مَا فِیْ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ وَفِیْ
رِوَایَۃِ اَبِیْ کُرَیْبٍ قَالَ مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَبُوْکَ سَالِمٌ مَوْلٰی شَیْبَۃَ **ترجمہ** ابو موسیٰ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے ایسی باتیں پوچھیں جو آپ کو بری لگیں جب
لوگوں نے بہت پوچھا تو آپ غصہ ہوئے پھر فرمایا پوچھو لو مجھ سے جو تم چاہو ایک شخص بولا میرے باپ کا کیا
نام ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر ایک دوسرا شخص اٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون ہے یا رسول
اللہ آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا مولی جب حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر
غصہ دیکھا تو کہا یا رسول اللہ ہم توبہ کرتے ہیں اللہ کیطرف **باب** وُجُوْبِ اِمْتِثَالِ مَا قَالَہٗ
شَرْعًا دُوْنَ مَا ذَکَرَہٗ مِنْ مَعَایِشِ الدُّنْیَا عَلٰی سَبِیْلِ الرَّاْیِ آپ جو شرع کا حکم دیں اوس پر
چلنا واجب ہے اور جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرماویں اوس پر چلنا واجب نہیں
ہے **عن** طلحۃ قال مَرَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ عَلٰی رُءُوْسِ النَّخْلِ
فَقَالَ مَا یَصْنَعُ ھٰؤُلَاءِ فَقَالُوْا یُلَقِّحُوْنَہٗ یَجْعَلُوْنَ الذَّکَرَ فِی الْاُنْثٰی فَتَلْقَحُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَظُنُّ یُغْنِیْ ذٰلِکَ شَیْئًا قَالَ فَاُخْبِرُوْا بِذٰلِکَ فَتَرَکُوْہُ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ فَقَالَ اِنْ کَانَ یَنْفَعُھُمْ ذٰلِکَ فَلْیَصْنَعُوْہُ فَاِنِّیْ اِنَّمَا
ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُؤَاخِذُوْنِیْ بِالظَّنِّ وَلٰکِنْ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنِ اللّٰہِ شَیْئًا فَخُذُوْا بِہٖ فَاِنِّیْ
لَنْ اَکْذِبَ عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** طلحہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزرا
کچھ لوگوں پر جو کھجور کے درختوں کے پاس تھے آپ نے فرمایا یہ لوگ کیا کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا پیوند

لگاتے ہین یعنے نر کو مادہ مین رکھتے ہین وہ گابہ ہو جاتی ہے آپنے فرمایا مین سمجھتا ہون اس مین کچھ
فائدہ نہین ہے یہ خبر اون لوگون کو ہوئی اونہون نے پیوند کرنا چھوڑ دیا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو یہ خبر پہونچی آپنے فرمایا اگر اس مین اونکو فائدہ ہو تو وہ کرین مین نے تو ایک خیال کیا تھا تو مت مواخذہ
کرو میرے خیال پر لیکن جب مین اللہ کیطرف سے کوئی حکم بیان کرون تو اوس پر عمل کرو اسلیے کہ مین اللہ تعالی کی
جھوٹ بولنے والا نہین **فائدہ** نووی نے کہا علما نے کہا ہے کہ آپ کی رای جو اپنی طرف سے ہو معاش
کے کامون مین اور لوگون کی راے کیطرح ہے اور اس مین کوئی نقص نہین اس لیے کہ آپ کا اکثر وقت
آخرت کی اصلاح اور اوس کے فکر مین صرف ہوتا پس آپ کو فرصت نہوتی دنیا کے کامون مین زیادہ
غور کرنے کی اور مراد وہی راے ہے جسمین آپ تصریح کر دین کہ یہ صرف راے سے مین نے کہا ہے اور مقصود
مین ہے جو دین کے احکام سے تعلق رکھتا ہو اور باقی جتنے اوامر اور نواہی ہین خواہ وہ دین سے متعلق ہون
یا دنیا سے اون سب کا اتباع واجب ہے **عن** رافع بن خدیج قال قدم النبی صلی اللہ علیہ
وسلم المدینة وهم یأبرون النخل یقول یلقحون النخل فقال ما تصنعون فقالوا كنا
نصنعه قال لعلكم لو لم تفعلوا كان خيرا قال فتركوه فنفضت او قال فنقصت قال
فذكروا ذلك له فقال انما انا بشر اذا امرتكم بشيء من دينكم فخذوا به واذا امرتكم
بشيء من رأيي فانما انا بشر قال عكرمة نحو هذا قال المعقري فنفضت ولم يشك
ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور لوگ پیوند لگاتے
تھے کھجور مین یعنے گابہ کرتے تھے آپنے فرمایا تم کیا کرتے ہو اونہون نے کہا ہم ایسا کرتے چلے آتے ہین
آپنے فرمایا اگر تم یہ کام نہ کرو تو شاید بہتر ہوگا انہون نے گابہ کرنا چھوڑ دیا کھجور گھٹ گئی لوگون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا آپنے فرمایا مین تو آدمی ہون جب مین کوئی دین کی بات تمکو
بتلاؤن تو اوس پر چلو اور جب کوئی بات مین اپنی راے سے کہون تو آخر مین آدمی ہون (اور آدمی
کی راے ٹھیک بھی پڑتی ہے غلط بھی ہوتی ہے) **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مر بقوم يلقحون فقال لو لم تفعلوا لصلح قال فخرج شيصا فمر بهم فقال ما لنخلكم قالوا
قلت كذا وكذا قال انتم اعلم بامر دنياكم **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کچھ لوگون پر گذرے جو گابہ کر رہے تھے آپنے فرمایا اگر نہ کرو تو بہتر ہوگا (انہون نے نہ کیا) آخر خراب

کهجور نکلی آپ ادهر سے گذرے اور لوگون سے پوچها تمہارے درختون کو کیا ہوا انہون نے کہا آپ نے ایسا فرمایا تها
انکا یہہ نہ کرو ہمنے نہ کیا اسوجہ سے خراب کهجور نکلی آپ نے فرمایا تم اپنے دنیا کے کامون کو مجهہ سے زیادہ جانتے
ہو ف جس بات مین فائدہ ہو وہ کرو بشرطیکہ شرع کے رو سے منع نہ ہو باب فضل النظر
الیه صلی اللّٰه علیه وسلم وتمنیه آپکے دیدار کی فضیلت عن همام بن منبه قال هذا
ما حدثنا ابو هریرة عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول
اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم والذی نفس محمد بیده لیاتین علی احدکم یوم ولا یرانی ثم
لان یرانی احب الیه من اهله وماله معهم قال ابو اسحاق المعنی فیه عندی
لان یرانی معهم احب الیه من اهله وماله وهو عندی مقدم ومؤخر ترجمه ابو ہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس شخص کی جس کے ہاتهہ مین محمد کی جان ہے ایک
زمانہ ایسا آویگا جب تم مجکو دیکهہ نہ سکو گے اور میرا دیکهنا تم کو تمہارے بال بچون اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا
اسلیے میری صحبت غنیمت سمجهو زندگی کا اعتبار نہین اور دین کی باتین جلد سیکهہ لو باب
فضائل عیسی علیه الصلوة والسلام حضرت عیسی علیہ السلام کی بزرگی کا بیان عن ابی
هریرة قال سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول انا اولی الناس بابن مریم الانبیاء
اولاد علات ولیس بینی وبینه نبی ترجمه ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مین سب سے زیادہ حضرت عیسی کے قریب ہون اور پیغمبر سب علاتی بہائیون کیطرح ہین ان کی شریعت
کے اصول ایک ہین اور فروع مین اختلاف ہے اور میرے اور انکے بیچ مین کوئی نبی نہین ہوا عن
ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم انا اولی الناس بعیسی الانبیاء و
اولاد علات ولیس بینی وبین عیسی نبی ترجمه وہی جو اوپر گذرا عن همام بن
منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فذکر احادیث
منها وقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم انا اولی الناس بعیسی بن مریم فی الاولی والاخرة
قالوا کیف یا رسول اللّٰه قال الانبیاء اخوة من علات وامهاتهم شتی ودینهم
واحد فلیس بیننا نبی ترجمه ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سب
سے زیادہ نزدیک ہون حضرت عیسی سے دنیا اور آخرت دونون جگہہ مین لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ نے

فرمایا پیغمبر ایک باپ کے بیٹون کیطرح ہین (اور مائین الگ الگ) دین انکا ایک ہے اور میرے اور اون کے بیچ مین کوئی اور نبی نہین ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ نَخْسَةِ الشَّيْطَانِ اِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهُ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنِّیْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بچہ ایسا نہین جسکو شیطان کونچا نہ مارے وہ چلاتا ہے اوس کے کونچے سے مگر مریم کا بچہ اور اسکی مان مریم (یعنے حضرت عیسی اور حضرت مریم علیہما السلام کہ انکو شیطان کونچا نہ دے سکا) پھر کہا ابوہریرہ نے اگر چاہو تم تو یہ آیت پڑہو (مریم کی مان اور عمران کی بی بی نے کہا) وَاِنِّیْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مین پناہ مین دیتی ہون اس بچے کو اور اسکی اولاد کو تیرے شیطان مردود سے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا يَمَسُّهُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسَّةِ الشَّيْطَانِ اِيَّاهُ وَفِیْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ ترجمہ وہی جو گذرا آمد یہ ہے کہ شیطان جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے اسکو چھوتا ہے وہ روتا ہے چلا کر اوس کے چھونے سے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ كُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کو شیطان چھوتا ہے جسدن اوسکی مان اسکو جنتی ہے مگر مریم اور اسکے بیٹے کو شیطان نے نہین چھوا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ پیدا ہونے وقت جو چلاتا ہے یہ ایک کونچا ہے شیطان کا عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِیْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکہا چوری کرتے ہوئے آپ نے اوس سے فرمایا تو نے چوری کی وہ بولا ہرگز نہین قسم اوسکی

جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہین مین نے چوری نہین کی حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا مین ایمان لایا
اللہ پر اور مین نے جھٹلایا اپنے تئین (یعنی مجھی سے غلطی ہوئی ہوگی جب تو قسم کھاتا ہے تو تو ہی سچا ہے) باب
من فضائل ابراہیم الخلیل صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بزرگی کا بیان عن
انس بن مالک قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا خیر البریۃ فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک ابراہیم علیہ السلام ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا ای خیر البریہ یعنی بہترین خلق آپ نے فرمایا یہ تو حضرت ابراہیم
علیہ السلام ہین فائدہ آپ نے یہ براہ تواضع فرمایا اور اس لحاظ سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کے
آبائی کرام مین تھے ورنہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام خلق مین افضل ہین اور بعضون نے کہا کہ یہ حدیث
آپ نے پہلے کی ہے جب آپ کو معلوم ہوا کہ آپ تمام اولاد آدم کے سردار ہین یا مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام اپنے زمانے والون مین سب سے افضل تھے واللہ اعلم عن انس یقول قال رجل یا
رسول اللہ بمثلہ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختتن ابراہیم علیہ السلام
وهو ابن ثمانین سنۃ بالقدوم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختنہ کیا بسولے سے اور انکی عمر اسوقت اسی برس کی تھی فائدہ
قدوم کے معنے بسولہ ہے اور بعضون نے کہا قدوم ایک قریہ ہے وہان ختنہ کیا عن ابی ہریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن احق بالشک من ابراہیم اذ قال رب ارنی کیف
تحی الموتی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی ویرحم اللہ لوطا علیہ السلام
لقد کان یاوی الی رکن شدید ولو لبثت فی السجن طول لبث یوسف علیہ السلام
لاجبت الداعی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے
ہین شک کرنیکا ابراہیم علیہ السلام سے جب انہون نے کہا ای پروردگار مجھکو دکھلادے تو کیونکر
جلاتا ہے مردونکو فرمایا پروردگار نے کیا تجھکو یقین نہین ہے ابراہیم بولے کیون نہین مجھکو یقین
ہے لیکن مین چاہتا ہون کہ میرے دل کو تشفی ہوجاوے (علم الیقین سے عین الیقین کا مرتبہ
حاصل ہوجاوے) اور رحم کرے اللہ تعالی لوط علیہ السلام پر وہ پناہ چاہتے تھے مضبوط سخت کی

اور جو میں قید خانے میں اوتنی مدت رہتا جتنی مدت حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو فوراً ابلانیوالے کے ساتھ چلا آتا **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الایمان جلد اول میں گذر چکی **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث یونس **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یغفر اللہ للوط علیہ السلام انہ اوی الی رکن شدید **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشے اللہ تعالی لوط علیہ السلام کو انہوں نے مضبوط سخت کی پناہ چاہی (اور خدا کی پناہ لینا بھول گئے) **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یکذب ابراہیم علیہ السلام قط الا ثلاث کذبات ثنتین فی ذات اللہ قولہ انی سقیم وقولہ بل فعلہ کبیرہم وواحدۃ فی شان سارۃ فانہ قدم ارض جبار ومعہ سارۃ وکانت احسن الناس فقال لہا ان ہذا الجبار ان یعلم انک امراتی یغلبنی علیک فان سالک فاخبریہ انک اختی فانک اختی فی الاسلام فانی لا اعلم فی الارض مسلما غیری وغیرک فلما دخل ارضہ راہا بعض اہل الجبار اتاہ فقال لقد قدم ارضک امراۃ لا ینبغی لہا ان تکون الا لک فارسل الیہا فاتی بہا فقام ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام الی الصلوۃ فلما دخلت علیہ لم یتمالک ان بسط یدہ الیہا فقبضت یدہ قبضۃ شدیدۃ فقال لہا ادعی اللہ ان یطلق یدی ولا اضرک ففعلت فعاد فقبضت اشد من القبضۃ الاولی فقال لہا مثل ذلک ففعلت فعاد فقبضت اشد من القبضتین الاولیین فقال ادعی اللہ ان یطلق یدی فلک اللہ ان لا اضرک ففعلت واطلقت یدہ ودعا الذی جاء بہا فقال لہ انک انما اتیتنی بشیطان ولم تاتنی بانسان فاخرجہا من ارضی واعطہا ہاجر قال فاقبلت تمشی فلما راہا ابراہیم علیہ السلام انصرف فقال لہا مہیم قالت خیرا کف اللہ ید الفاجر واخدم خادما قال ابوہریرۃ فتلک امکم یا بنی ماء السماء **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مگر تین بار اون میں سے دو جھوٹ خدا کے لیے تھے ایک تو انکا یہ قول کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا یہ قول کہ ان بتوں کو بڑے بت نے توڑا ہوگا **فائدہ** حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی تو عید کے دن وہ حضرت ابراہیم کو بھی اپنے ساتھ

جانے لگے حضرت ابراہیم نے اونہی کے اعتقاد کے بموجب یہ حیلہ کیا کہ ستارونکو دیکھکر کہا مین بیمار ہون یہہ
ظاہرا جہوٹ تہا مگر درحقیقت تو یہہ اور جہوٹ نہین ہے کیونکہ بیماری سے دلکا رنج مراد ہے یا یہ مطلب ہے
کہ بیمار ہونیوالا ہون اسیطرح دوسرا جہوٹ جب وہ لوگ شہر کے باہر چلے گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
سب بتون کو توڑ ڈالا اور ہتہوڑا بڑے بت کے کاندھے پر رکھدیا وہ جب آئے اور پوچہا کہ بتونکو کس نے توڑا حضرت
ابراہیم نے انکو قائل کرنے کے لیے اور الزام دینے کے لیے یہ بات بنائی کہ بڑے بت نے توڑا یہہ بہی کچہ
جہوٹ نہتا کیونکہ اسکے ساتہہ شرط لگائی ان کانوا ینطقون اور بعضون نے کہا بل فعلہ پر وقف ہے یعنے کسی
کرنیوالے نے ایسا کیا بڑا بت موجود ہے اوس سے پوچہو اگر وہ بات کرین یہہ دونون جہوٹ خدا کے لیے تہے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان مین کوئی فائدہ نہ تہا **ف** تیسرا جہوٹ حضرت سارہ کے باب مین تہا
اُسکا قصہ یہہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک ظالم بادشاہ کے ملک مین پہونچے اون کے ساتہہ اونکی بی بی
حضرت سارہ بہی تہین وہ بڑی خوبصورت تہین اونہون نے اپنی بی بی سے کہا کہ یہہ ظالم بادشاہ کو
اگر معلوم ہوگا تو میری بی بی ہے تو تجہے چہین لیگا اس لیے اگر وہ پوچہے تو تو یہہ کہیو مین اس شخص
کی بہن ہون اور تو اسلام کے رشتہ سے میری بہن ہے (یہہ بہی کچہ جہوٹ نہ تہا) اسلیے کہ ساری دنیا مین
آج میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان معلوم نہین ہوتا جب حضرت ابراہیم اُس ظالم کے ملک مین پہونچے
تو اوس کے کارندے اوس کے پاس گئے اور بیان کیا کہ تیرے ملک مین ایک ایسی عورت آئی ہے جو سوا
تیرے کسی کے لائق نہین ہے اوس نے حضرت سارہ کو بلا بہیجا وہ گئین اور حضرت ابراہیم نماز کے لیے
کہڑے ہوئے (اسیے دعا کرنے لگے اوسکی شر سے بچنے کے لیے) جب حضرت سارہ اُس ظالم کے پاس پہنچین اوس
نے بے اختیار اپنا ہاتہہ انکیطرف دراز کیا لیکن فوراً اُسکا ہاتہہ سوکہہ گیا وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا
ہاتہہ کہلجاوے مین تجہے نہین ستاؤنگا اونہون نے دعا کی اوس مردود نے پہر ہاتہہ دراز کیا پہر پہلے
سے بڑہکر سوکہہ گیا اوس نے دعا کے لیے کہا انہون نے دعا کی پہر اُس مردود نے دست درازی کی پہر
دونون بار سے بڑہکر سوکہہ گیا تب وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا ہاتہہ کہلجاوے مین قسم خدا کی اب تجہکو
نہ ستاؤنگا حضرت سارہ نے پہر دعا کی اُسکا ہاتہہ کہل گیا تب اوس نے اس شخص کو بلایا جو حضرت سارہ
کو لیکر آیا تہا اور اُس سے بولا تو میرے پاس شیطانی کو لیکر آیا یہہ آدمی نہین ہے اسکو میرے ملک سے
باہر نکالدے اور ہاجرہ ایک لونڈی اسکے حوالے کر حضرت سارہ ہاجرہ کو لیکر لوٹ آئین جب حضرت

ابراہیم نے انکو دیکھا تو لوٹے اور ان سے پوچھا کیا گذرا انہوں نے کہا سب خیریت رہی اللہ تعالےٰ نے اس بدکار کا ہاتھ مجھ پر روک دیا اور ایک لونڈی بھی دلوائی۔ ابو ہریرہ نے کہا پھر یہی لونڈی یعنے ہاجرہ تمہاری ماں ہے اے بارش کے بچو ف عرب کے لوگوں کو بوجہ صفائی نسب کے بارش کی اولاد کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ جانور والے ہیں اور اون کی زندگی آسمان کے پانی سے ہے بعضوں نے کہا یہ خطاب خاص انصار کو ہے اور انکا دادا ماء السماء کہلاتا تھا نووی نے کہا انبیا رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں قلیل ہوں اور بڑے امور میں بھی کذب سے معصوم ہیں یعنے دنیاوی امور میں اور بعضوں کے نزدیک ان امور میں معصوم نہیں ہیں قاضی عیاض نے کہا صحیح یہ ہے کہ رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں خواہ اور صغائر سے معصوم ہوں یا نہ ہوں اس لیے کہ کذب خلاف ہے منصب نبوت کے اور حضرت ابراہیمؑ کی تینوں باتیں جھوٹ نہ تھیں اور دو باتیں تو خدا ہی کے لیے تھیں اور تیسری بات بھی صحیح تھی کس لیے کہ مسلمان بی بی دینی بہن بھی ہے سوا اوس کے ظلم کے روکنے کے لیے جان کے ڈر سے ایسا جھوٹ درست ہے فقہا نے اتفاق کیا ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی چھپے ہوئے آدمی کو قتل کرنا چاہے یا دوسرے کی امانت کو جبرًا غصب کرنا چاہے تو اس کے بچانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے اور یہ کذب محمود ہے نہ مذموم اور سارہ کے لیے جو جھوٹ کہا وہ بھی خدا ہی کے واسطے کہا گیا کس لیے کہ ایک ظالم کی بدکاری سے باعصمت عورت کو بچانا خدا ہی کا کام ہے گو اسمیں حضرت ابراہیم کا بھی فائدہ تھا اور اسی واسطے حدیث میں پہلے دو جھوٹوں کو خدا کے واسطے قرار دیا ہے

باب مِنْ فَضَائِلِ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حضرت موسی علیہ السلام کی بزرگی کا بیان

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى سَوْءَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهٗ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يَّغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهٗ اٰدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ فَجَمَحَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاِثْرِهٖ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ اِلٰى سَوْءَةِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدُ حَتّٰى نُظِرَ اِلَيْهِ قَالَ فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ بِالْحَجَرِ نَدَبًا سِتَّةً اَوْ سَبْعَةً ضَرْبُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحَجَرِ

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھا کرتا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہائی میں نہاتے (ننگے ہو کر) لوگوں نے کہا قسم خدا کی موسیٰ ہمارے ساتھ اسواسطے نہیں نہاتے کہ اون کو فتق (خصیہ پھول جانا) کی بیماری ہے ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام غسل کر رہے تھے انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھدیے تھے وہ پتھر اون کے کپڑے لیکر بھاگا اور موسیٰ علیہ السلام اوسکے پیچھے دوڑے کہتے جاتے تھے او پتھر میرے کپڑے دے او پتھر میرے کپڑے دے یہانتک کہ بنی اسرائیل کے لوگوں نے اونکی شرمگاہ کو دیکھ لیا اور کہا قسم خدا کی انکو تو کوئی بیماری نہیں ہے اسوقت وہ پتھر تھم گیا جب بنی اسرائیل کے لوگ خوب دیکھ چکے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنا شروع کیا ابوہریرہ نے کہا قسم خدا کی اوس پتھر پر نشان ہیں چھ یا سات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مار کے **ف** اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو دو معجزے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پتھر کا بھاگنا دوسرے مار کا نشان پڑنا دوسرے غسل ننگے درست ہونا تنہائی میں تیسرے پیغمبروں کا عیب اور نقص سے پاک ہونا چوتھے بزرگی حضرت موسیٰؑ کی کہ اللہ تعالیٰ نے انکو تہمت سے پاک کیا۔

عن ابی ھریرۃ قال کان موسٰی علیہ السلام رجلا حییا قال فکان لا یرٰی متجردا قال فقال بنو اسرائیل انہ آدر قال فاغتسل عند مویہ فوضع ثوبہ علی حجر فانطلق الحجر یسعٰی واتبعہ بعصاہ یضربہ ثوبی حجر ثوبی حجر حتی وقف علی ملاء من بنی اسرائیل ونزلت یایھا الذین اٰمنوا لا تکونوا کالذین اٰذوا موسٰی فبرأہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بڑی شرم تھی کبھی انکو کسی نے ننگا نہیں دیکھا تھا آخر بنی اسرائیل کہنے لگے ان کو فتق (باد خایہ) کی بیماری ہے ایک بار انہوں نے کسی پانی پر غسل کیا اور اپنا کپڑا پتھر پر رکھا وہ چلا بھاگتا ہوا اور حضرت موسیٰ اپنا عصا لیے ہوئے اوسکے پیچھے چلے اسکو مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے پتھر میرا کپڑا دے اے پتھر میرا کپڑا دے یہانتک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے لوگ جہاں جمع تھے وہاں تھا اور یہ آیت اتری اے ایمان والو تم ان لوگوں کیطرح مت ہونا جنہوں نے ستایا موسیٰ کو (اونپر تہمت لگائی فتق کی) پھر اللہ تعالیٰ نے پاک کیا انکو اس بات سے جو لوگوں نے کہی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والے تھے

عن ابی ھریرۃ قال ارسل ملک الموت الی موسٰی علیہ السلام فلما جاءہ صکہ

فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللهُ إِلَيْهِ
قَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ فَا
أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ نَسْأَلُ اللهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّ
رَمْيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِ
الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے موت کا فرشتہ (عزرائیل علیہ
حضرت موسی علیہ السلام کے پاس بہیجا گیا جب وہ آیا تو حضرت موسی علیہ السلام نے انکو ایک طمانچہ مارا
اوسکی آنکہہ پہوڑ دی وہ لوٹ کر پروردگار کے پاس گیا اور عرض کیا تو نے مجہہ ایسے بندے کے پاس بہیجا
موت کو نہین چاہتا اللہ تعالی نے اوسکی آنکہہ پہر درست کردی اور فرمایا جا اور اس بندہ سے کہہ تم
ہاتہہ ایک بیل کی پیٹہہ پر رکہو اور جتنے بال تمہارے ہاتہہ تلے آوین اوتنے برس کی عمر تمکو ملے گی حضرت موسی
السلام نے عرض کیا ای پروردگار پہر اوسکے بعد کیا ہوگا حکم ہوا پہر مرنا ہے حضرت موسی علیہ السلا
کہا تو پہر ابہی سہی انہون نے دعا کی یا اللہ مجہے پاک زمین کے نزدیک کردے (یعنے بیت المقدس کے
پتہر کی مار برابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین وہان ہوتا تو تمکو حضرت موسی علیہ السلام
قبر دکہا دیتا راستہ کیطرف سرخ دہار دار ریتی کے پاس **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقدس
مبارک مقام مین دفن ہونا بہتر ہے خصوصا صالحین کے مدفن مین اور حضرت موسی علیہ السلام نے
المقدس مین دفن ہونے کی آرزو نکی اس خیال سے کہ قبر مشہور نہو اور لوگ پرستش نہ کرنے لگین امام
مازری نے کہا کہ بعض ملحدون نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ موسی علیہ السلام ملک الموت کی
کیونکر پہوڑ سکتے ہین اور انکا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالی کی قدرت سے یہ امر ممکن ہے اور جائز ہے کہ اس نے
کے لیے ایسا کیا ہو دوسرے یہ کہ آنکہہ پہوڑنے سے مجازی معنی مراد ہون یعنے دلیل مین مغلوب کرنا
تاویل ضعیف ہے کس لیے کہ حدیث مین صاف موجود ہے کہ اللہ نے اونکی آنکہہ درست کردی تیسرے
کہ موسی علیہ السلام کو بیماری مین دہوکا ہوا وہ اسکو موت کا فرشتہ نہ سمجہے کوئی اجنبی شخص سمجہے
ایک طمانچہ مارا جس سے اوسکی آنکہہ پہوٹ گئی نہ یہ کہ آنکہہ پہوڑنے کا انہون نے قصد کیا اور
دوسری بار آئے تو حضرت موسی علیہ السلام کو معلوم ہوگیا کہ یہ ملک الموت ہین اور مرنے پر اور
مالک سے ملنے پر راضی ہوگئے یا اللہ ہمکو بخشدے لطفیل حضرت موسی علیہ السلام کے اور ہمارا انجام

پہونچاوے اونکی روح مقدس کو صلے اللہ علیہ وسلم عن ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جاء ملک الموت الی موسی علیہ السلام فقال لہ اجب ربک قال فلطم موسی علیہ
السلام عین ملک الموت ففقاھا قال فرجع الملک الی اللہ تعالی فقال انک ارسلتنی الی
عبد لک لا یرید الموت وقد فقا عینی قال فرد اللہ الیہ عینہ وقال ارجع الی عبدی
فقل الحیاۃ ترید فان کنت ترید الحیاۃ فضع یدک علی متن ثور فما توارت یدک من
شعرۃ فانک تعیش بھا سنۃ قال ثم مہ قال ثم تموت قال فالان من قریب رب امتنی
من الارض المقدسۃ رمیۃ بحجر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لو انی عندہ
لاریتکم قبرہ الی جانب الطریق عند الکثیب الاحمر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کے فرشتے حضرت عزرائیل علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام کے پاس
آئے اور عرض کیا اے موسی اپنے پروردگار کے پاس چلیے حضرت موسی علیہ السلام نے اونکی آنکھ پر ایک طمانچہ
مارا جس سے آنکھ پھوٹ گئی وہ لوٹ کر اللہ تعالی کے پاس گئے اور عرض کیا اے مالک تو نے مجھکو ایسے
بندے کے پاس بھیجا کہ مرنا نہیں چاہتا اور اس نے میری آنکھ پھوڑ دی اللہ تعالی نے اونکی آنکھ پھر درست کر دی
اور فرمایا پھر جا میرے بندے کے پاس اور کہہ اگر تو جینا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھہ اور
جتنے بالوں کو تیرا ہاتھ ڈھانپ لے اوتنے برس تو اور جی حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کیا اوس کے
بعد کیا ہوگا فرمایا اوس کے بعد پھر مرے گا حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کیا تو ابھی مرنا بہتر ہے اے
مالک میرے مجھکو مقدس زمین سے ایک پتھر کی مار کے فاصلہ پر مار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قسم خدا کی اگر میں وہاں ہوتا تو میں تمکو حضرت موسی کی قبر بتادیتا راہ کے ایک جانب پر لال ٹیلے کے
پاس عن معمر بمثل ھذا الحدیث ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی ھریرۃ قال بینما
یھودی یعرض سلعتہ لہ اعطی بھا شیئا کرھہ او لم یرضہ شک عبد العزیز قال
لا والذی اصطفی موسی علیہ السلام علی البشر قال فسمعہ رجل من الانصار فلطم
وجھہ وقال تقول والذی اصطفی موسی علیہ السلام علی البشر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بین اظھرنا قال فذھب الیھودی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا

ابا القاسم ان لی ذمة وعهدا وقال فلان لطم وجهی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لم لطمت وجهه قال قال یا رسول الله والذی اصطفی موسی علیه السلام علی البشر وانت بین اظهرنا قال فغضب رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی عرف الغضب فی وجهه ثم قال لا تفضلوا بین انبیاء الله فانه ینفخ فی الصور فیصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء الله ثم ینفخ فیه اخری فاکون اول من بعث او فی اول من بعث فاذا موسی علیه السلام اخذ بالعرش فلا ادری احوسب بصعقة یوم الطور او بعث قبلی ولا اقول ان احدا افضل من یونس بن متی علیه السلام۔ مترجمہ

ابوہریرہ سے روایت ہے ایک یہودی کچھ مال بیچ رہا تھا اوسکو قیمت دی گئی تو وہ راضی نہ ہوا اوسنے برا جانا تو بولا نہیں قسم اوس کی جسنے حضرت موسی علیہ السلام کو چنا آدمیوں میں سے یہ لفظ ایک انصاری نے سنا اور اوس کے مونہہ پر ایک طمانچہ مارا اور کہا تو کہتا ہے موسی علیہ السلام کو آدمیوں میں سے چنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں موجود ہیں وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا اے ابو القاسم میں ذمی ہوں اور امان میں ہوں مجھکو فلاں شخص نے طمانچہ مارا آپ نے اوس شخص سے پوچھا تو نے اس شخص کو کیوں طمانچہ مارا وہ بولا یا رسول اللہ یہ کہنے لگا قسم اوسکی جسنے برگزیدہ کیا اور چن لیا حضرت موسی علیہ السلام کو آدمیوں میں اور آپ ہم لوگوں میں تشریف رکھتے ہیں (اور حضرت موسی علیہ السلام سے آپ کا درجہ زیادہ ہے اسلیے میں نے اوسکو مارا) یہ سنکر آپ غصے ہوئے یہاں تک کہ آپکے چہرہ مبارک پر غصہ معلوم ہونے لگا پھر فرمایا مت فضیلت دو ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر (اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی شان گھٹے) کیونکہ قیامت کے دن جب صور پھونکا جاوے گا تو جتنے لوگ ہیں آسمانوں اور زمین میں سب بیہوش ہو جاوینگے مگر جنکو اللہ تعالی چاہیگا (وہ بیہوش نہ ہونگے) پھر دوسری بار پھونکا جاویگا تو سب سے پہلے میں اٹھونگا اور کیا دیکھونگا کہ حضرت موسی علیہ السلام عرش تھامے ہوئے ہیں میں (ابھی معلوم نہیں کہ طور پہاڑ پر جو انکو بیہوشی ہوئی تھی وہ اسکا بدلہ ہے (اور اس بار وہ بیہوش نہ ہونگے) یا مجھ سے پہلے ہوشیار ہو جاوینگے اور میں یوں نہیں کہتا کہ کوئی پیغمبر حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے **فائدہ** حالانکہ حضرت یونس علیہ السلام پر اللہ تعالی کا عتاب ہوا تھا اسپر بھی پیغمبری کی وہ شان ہے کہ اوس کے مقابل کوئی عبادت نہیں ہو سکتی انتہی الحدیث سے معلوم ہوا کہ ولایت کا درجہ نبوت

سو کم ہے اور کوئی ولی نبی کے درجہ کو نہیں پہونچ سکتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام پیغمبرون کا ذکر نہایت ادب
اور حرمت کی ساتھہ کرنا چاہیے اور کسی پیغمبر کے ساتھہ بے ادبی کرنا کفر ہے اور ایک پیغمبر کی فضیلت دوسرے
کے ساتھہ مقابلہ کرکے اسطرح نہ بیان کرنا چاہیے کہ اوسکی توہین نکلے ورنہ ثواب کے بدلے کافر ہوجاویگا۔
بعضے جاہل شاعر ایسی شعرین مدحیہ کہتے ہین جس سے اور انبیا کی توہین نکلتی ہے توبہ توبہ ایسی شعرین پڑہنا
اور سننا دونون حرام ہین۔ اگرچہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبرون مین افضل ہین پر آپ نے
اپنی فضیلت بیان کرنے سے روکدیا اس خیال سے کہ جاہل فضیلت بیان کرکر اور پیغمبرون کے شان مین
بے ادبی نہ کر بیٹھین یا اوسوقت تک آپ کو معلوم نہ ہوا ہوگا کہ مین اور پیغمبرون سے افضل ہون عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَوَاءً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ
قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ وَرَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِىْ اصْطَفٰى
مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِى اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ
السَّلَامُ عَلَى الْعَالَمِيْنَ قَالَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ فَذَهَبَ اِلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِىْ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ
فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِىْ اَكَانَ
فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِىْ اَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک مسلمان
اور ایک یہودی نے گالی گلوچ کی مسلمان نے کہا قسم اوسکی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چن
لیا سارے جہان مین اور یہودی نے کہا قسم اوسکی جس نے حضرت موسی علیہ السلام کو چن لیا سارے
جہان مین اوسوقت مسلمان نے ہاتہہ اوٹہایا اور یہودی کے مونہہ پر طمانچہ مارا وہ یہودی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا مجہے مت فضیلت دو حضرت موسی علیہ السلام
پر کیونکہ لوگ بیہوش ہون گے اور سب سے پہلے مین ہوش مین آونگا میں دیکہون گا کہ حضرت موسی علیہ السلام
عرش کا کونا تہامے ہوے ہین اب مین نہین جانتا کہ وہ بیہوش ہوئے اور مجہہ سے پہلے ہوش مین آگئے
یا اللہ تعالی نے انکو ان لوگون مین کردیا جو بیہوش نہوںگے عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ
مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ترجمہ

وہی جو اوپر گذرا عن ابی سعید الخدری قال جاء یھودی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد
لطم وجھہ وساق الحدیث بمعنی حدیث الزھری غیر انہ قال فلا ادری اکان ممن
صعق فافاق قبلی او اکتفی بصعقۃ الطور ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی سعید قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تخیروا بین الانبیاء وفی حدیث ابن نمیر عن
عمرو بن یحیی قال حدثنی ابی ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مجھے فضیلت دو اور پیغمبروں میں عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال اتیت وفی روایۃ ھداب مررت علی موسی علیہ السلام لیلۃ اسری
بی عند الکثیب الاحمر وھو قائم یصلی فی قبرہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا میں حضرت موسی پر سے گذرا لال ٹیلے ریت
کے پاس دیکھا تو وہ کھڑے ہوے اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں ف حالانکہ آخرت دار العمل نہیں ہے
مگر شاید انبیا کو یہ موقع دیا جاتا ہے کہ وہ اوس عالم میں بھی عبادت الٰہی میں مصروف رہیں اس حدیث سے یہ
بھی نکلا کہ پیغمبر اوس عالم میں زندہ ہیں گو یہ زندگی دنیا کی سی زندگی نہ ہو عن انس یقول قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررت علی موسی وھو یصلی فی قبرہ وزاد فی حدیث عیسی مررت
لیلۃ اسری بی ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ
قال یعنی اللہ تبارک وتعالی لا ینبغی لعبدلی وقال ابن مثنی لعبدان یقول انا خیر
من یونس بن متی قال ابن ابی شیبۃ محمد بن جعفر عن شعبۃ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے فرمایا میرے کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے
میں بہتر ہوں یونس بن متے سے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما
ینبغی لعبد ان یقول انا خیر من یونس بن متی ونسبہ الی ابیہ ترجمہ عبداللہ بن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے میں بہتر ہوں یونس
بن متی سے متی حضرت یونس علیہ السلام کے باپ کا نام تھا باب من فضائل یوسف علیہ
السلام حضرت یوسف علیہ السلام کی بزرگی کا بیان عن ابی ھریرۃ قال قیل یا رسول اللہ
من اکرم الناس قال اتقاھم قالوا لیس عن ھذا نسالک قال فیوسف نبی اللہ ابن

نَبِيُّ اللّٰهِ بْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِيْ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ سب لوگوں میں بزرگی کسکو ہے آپ نے فرمایا جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تو سب میں بزرگ حضرت یوسف ہیں اللہ کے نبی اور نبی کے بیٹے خلیل اللہ کے پوتے انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تو تم عرب کے قبیلوں کو پوچھتے ہو بہتر وہ لوگ ہیں عرب کے اسلام کے زمانے میں جو جاہلیت کے زمانے میں بہتر تھے جب دین میں سمجھ حاصل کریں **باب** مِنْ فَضْلِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت کا بیان **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت زکریا بڑھئی تھے **فائدہ** معلوم ہوا کہ بڑھئی کا پیشہ عمدہ ہے اور افضل یہی ہے کہ انسان محنت کر کے کھائے حضرت داود بھی محنت کر کے کھاتے تھے **باب** مِنْ فَضَائِلِ الْخَضِرِ حضرت خضر کی فضیلت **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لَيْسَ هُوَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبَ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَامَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ قَالَ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَيْ رَبِّ كَيْفَ لِيْ بِهِ فَقِيْلَ احْمِلْ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَحَمَلَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ وَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتّٰى أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ وَأَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ حَتّٰى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوْسٰى أَنْ يُّخْبِرَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِيْ أُمِرَ بِهِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ

اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ
فِى الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِىْ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ
يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَاٰى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى
بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ وَاَنَا عَلٰى عِلْمٍ
مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِىْ مِمَّا عُلِّمْتَ
رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِىْ اِنْ شَآءَ
اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِىْ لَكَ اَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِىْ فَلَا تَسْاَلْنِىْ عَنْ شَىْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ
مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ
بِهِمَا سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمَاهُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ
الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰى لَوْحٍ مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْمٌ حَمَلُوْنَا
بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ
لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِىْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِىْ مِنْ اَمْرِىْ عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَا مِنَ
السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ اِذَا غُلَامٌ يَّلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بِرَاْسِهٖ فَاقْتَلَعَهٗ بِيَدِهٖ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ
لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذِهٖ اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰى
قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَىْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِىْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّىْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا
اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةِ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ
يَّنْقَضَّ يَقُوْلُ مَائِلٌ قَالَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَاَقَامَهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ
بَيْنِىْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوَدِدْتُّ اَنَّهٗ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَخْبَارِهِمَا قَالَ وَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتِ الْاُوْلٰى مِنْ مُّوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ نِسْيَانًا قَالَ وَجَآءَ عُصْفُوْرٌ

حَتّٰی وَقَعَ عَلٰی حَرْفِ السَّفِیْنَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِی الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَا نَقَصَ عِلْمِیْ وَعِلْمُكَ
مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ وَکَانَ یَقْرَأُ وَکَانَ
اَمَامَهُمْ مَلِكٌ یَاْخُذُ کُلَّ سَفِیْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَکَانَ یَقْرَأُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَکَانَ کَافِرًا ترجمہ

سعید بن جبیر سے روایت ہی میں نے عبد اللہ بن عباس سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے حضرت موسی جو بنی
اسرائیل کے پیغمبر تہے وہ اور ہیں اور جو موسی خضر علیہ السلام کے ساتھہ گئے تہے وہ اور ہیں اونہوں نے
کہا جہوٹ بولتا ہے اللہ کا دشمن میں نے ابی بن کعب سے سنا وہ کہتے تہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تہے حضرت موسی ع بنی اسرائیل میں خطبہ پڑہنے کو کہڑے ہوئے اون سے پوچہا سب لوگوں میں زیادہ
علم کس کو ہے انہوں نے کہا مجکو ہے (یہ بات اللہ تعالی کو ناپسند ہوئی) اللہ تعالی نے انپر عتاب کیا اسوجہ سے
کہ انہوں نے یہ نہیں کہا خدا خوب جانتا ہے پہر اللہ تعالے نے انکو وحی بہیجی کہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں
کے ملاپ پر وہ تجہسے زیادہ عالم ہے **فائدہ** مراد اس بندے سے خضر علیہ السلام ہیں جمہور علما کا یہہ
مذہب ہی کہ وہ زندہ ہیں صوفیہ اور اہل صلاح اور معرفت کا اسپر اتفاق ہے اور وہ لوگ اون سے ملے ہیں
اور سوال کیا ہے اور بعض محدثین نے انکی حیوۃ کا انکار کیا ہے اور اختلاف ہی کہ وہ پیغمبر ہیں یا نہیں لیکن
آدمی ہیں اور بعضوں نے کہا فرشتے ہیں اور یہ باطل ہے ثعلبی نے کہا خضر ایک پیغمبر ہیں عمر والے لوگوں
کی نگاہ سے چہپے ہوئے لوگوں نے کہا ہے کہ وہ آخر زمانے میں مرینگے جب قرآن اٹہہ جاوے گا اور وہ
حضرت ابراہیم کے زمانہ میں تہے یا اوس کے بعد انکی کنیت ابو العباس ہے اور انکا نام بلیا بن ملکان ہے
یا کلیان وہب بن منبہ نے کہا انکا نام ونسب یہہ ہی بلیا بن ملکان بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد
بن سام بن نوح اور انکا باپ بادشاہوں میں سے تہا اور خضر انکا لقب اس لیے ہوا کہ وہ چٹیل زمین پر
بیٹہے اون کے بیٹہنے کی برکت کیوجہ سے وہ سرسبز ہو گئی انتہے ما قال النووی **ف** حضرت
موسی نے عرض کیا ای پروردگار میں اس سے کیونکر ملوں حکم ہوا کہ ایک مچہلی رکہہ ایک زنبیل میں جہاں
وہ مچہلی گم ہو جاوی وہیں وہ بندہ ملے گا یہ سنکر حضرت موسی چلے اپنے ساتہی یوشع بن نون علیہ السلام کو
لیکر اور انہوں نے ایک مچہلی زنبیل میں رکہہ لی دونو چلتے چلتے صخرہ (ایک مقام ہے) پاس پہونچے وہاں
حضرت موسی علیہ السلام سو گئے اور ان کے ساتہی بہی سو گئے مچہلی تڑپی یہاں تک کہ زنبیل سے باہر نکلکر
دریا میں جا پڑی اور اللہ تعالے نے پانی کا بہنا اوسپر سے روکدیا یہانتک کہ پانی کہڑا ہو کر طاق کیطرح

ہو گیا اور مچھلی کے لیے رستہ بن گیا سو کہا حضرت موسی اور اون کے ساتھی کو تعجب ہوا پہر دونو چلے دن بہر اور
رات بہر اور موسی کے ساتھی مچھلی کا حال اون سے کہنا بہول گئے جب صبح ہوئی تو موسی نے اپنے ساتھی
سے کہا ناشتہ ہمارا لاؤ اس سفر سے تو ہم تھک گئے اور تھکے اوسی وقت سے جب اوس جگہہ سے آگے بڑہے
جہاں جانے کا حکم ہوا تہا اونہوں نے کہا تم کو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر اوترے تہے تو مچھلی بہول گئے
اور شیطان نے ہمکو بہلایا اوس مچھلی نے تعجب سے دریا میں راہ لی حضرت موسی نے کہا ہم تو اوسی مقام
کو ڈہونڈہتے تہے پہر دونوں اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے یہانتک کہ صخرہ پر پہنچے وہاں ایک شخص
کو دیکہا کپڑا اوڑہے ہوئے حضرت موسی نے اونکو سلام کیا اونہوں نے کہا تمہارے ملک میں سلام کہاں سے
حضرت موسی نے کہا میں موسی ہوں اونہوں نے کہا بنی اسرائیل کے موسی حضرت موسی نے کہا ہاں حضرت خضر
نے کہا تمکو خدا نے وہ علم دیا ہے جو میں نہیں جانتا اور مجہہ کو وہ علم دیا ہے جو تم نہیں جانتے حضرت موسی
نے کہا میں تمہارے ساتہہ رہنا چاہتا ہوں اس لیے کہ مجہکو سکہلاؤ وہ علم جو تمکو دیا گیا حضرت خضر نے
کہا تم میرے ساتہہ صبر نکر سکو گے اور تم سے کیونکر صبر ہو سکے گا اوس بات پر جسکو تم نہیں جانتے حضرت
موسی نے کہا خدا چاہے تو تم مجہکو صابر پاؤگے اور میں کسی بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کرنے
کا حضرت خضر نے کہا اچہا اگر میرے ساتہہ ہوتے ہو تو مجہہ سے کوئی بات نہیں پوچہنا جب تک
میں خود اوسکا ذکر نہ کروں حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے کہا بہت اچہا اور حضرت خضر علیہ
السلام اور حضرت موسی علیہ السلام دونو سمندر کے کنارے چلے جاتے تہے ایک کشتی سامنے سے نکلی
دونوں نے کشتی والوں سے کہا ہم کو چڑہا لو اونہوں نے خضر کو پہچان لیا اور دونوں کو بن کرایہ (نول) چڑہا
لیا حضرت خضر نے اوس کشتی کا ایک تختہ اکہاڑ ڈالا حضرت موسی نے کہا ان لوگوں نے تو ہمکو بغیر کرایہ
کے چڑہایا اور تم نے اونکی کشتی کو توڑ ڈالا تاکہ کشتی والوں کو ڈبو دو یہ تم نے بڑا بہاری کام کیا حضرت
خضر نے کہا میں نہیں کہتا تہا تم میرے ساتہہ صبر نکر سکو گے حضرت موسی نے کہا بہول چوک پر مت پکڑو
اور مجہہ پر تنگی مت کرو پہر دونو کشتی سے باہر نکلے اور سمندر کے کنارے کنارے چلے جاتے تہے اتنے میں
ایک لڑکا ملا جو لڑکوں کے ساتہہ کہیل رہا تہا حضرت خضر نے اوسکا سر پکڑکر اوکہیڑ لیا اور مار ڈالا حضرت
موسی نے کہا تم نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا یہ تو بہت برا کام کیا حضرت خضر نے کہا میں نہ کہتا تہا
تم میرے ساتہہ صبر نکر سکو گے اور یہ کام پہلے کام سے بہی زیادہ سخت تہا حضرت موسی نے کہا اگر

اب مین تم سے کسیبات پر اعتراض کرون تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بے شک تمہارا عذر بجا ہی پہر دونون
چلے یہانتک کہ ایک گاؤن مین پہونچے گاؤن والون سے کہانا مانگا انہون نے انکار کیا پہر ایک دیوار ملی
جو گرنے کے قریب تہی جہک گئی تہی حضرت خضر نے اپنے ہاتہہ سے اوسکو سیدہا کردیا حضرت موسی نے
کہا ان گاؤن والون سے ہمنے کہانا مانگا انہون نے انکار کیا اور کہانا نہ کہلایا ایسے لوگون کا کام
مفت کرنا کیا ضرور تہا اگر تم چاہتے تو اوسکی مزدوری لے سکتے تہے حضرت خضر نے کہا بس اب جدائی
ہے میری اور تمہاری مین اب مین تم سے اون باتون کا بہید کہے دیتا ہون جنپر تم سے صبر نہو سکا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے اللہ تعالی موسی پر مجہے آرزو رہی کہ وہ صبر کرتے اور اور باتین
دیکہتے اور ہمکو سناتے اور آپنے فرمایا کہ پہلی بات حضرت موسی نے بہولے سے کی پہر ایک چڑیا آئی اور کشتی
کے کنارے پر بیٹہی اور اوسنے سمندر مین چونچ ڈالی حضرت خضر نے کہا مین نے اور تمنے خدا کے علم مین
سے اتنا ہی علم سیکہا ہی جتنا اس چڑیا نے سمندر مین سے پانی کم کیا ہے سعید بن جبیر نے کہا ابن عباس
پڑہتے تہے اس آیۃ کو کہ اون کشتی والون کے آگے ایک بادشاہ تہا جو ہر کشتی ثابت کو جبر چہین لیتا
اور جہوکرا کافر تہا ف اور دیوار کے تلے یتیمون کا مال تہا غرض حضرت خضر نے سب کام بحکم
الہی کیے نہ اپنی رائے سے اور بحکم الہی خون بہی درست ہے اگر خون بفتوی بریزی رواست ۔ اور
حضرت موسی کا اعتراض ظاہر شرع کے رو سے تہا اور وہ بہی درست ہے عن سعید بن جبیر قال
قیل لابن عباس ان نوفا یزعم ان موسی الذی ذہب یلتمس العلم لیس بموسی بنی اسرائیل
قال اسمعتہ یا سعید قلت نعم قال کذب نوف ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی حضرت
ابن عباس سے کہا گیا نوف یہ کہتا ہے کہ جو موسی حضرت خضر سے علم سیکہنے گئے تہے وہ بنی اسرائیل
کے موسی نہ تہے ابن عباس نے کہا تمنے اوس سے ایسا سنا ہے اے سعید مین نے کہا ہان ابن عباس نے
کہا نوف جہوٹا ہے حدثنا ابی بن کعب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول انہ بینما موسی علیہ السلام فی قومہ یذکرہم بایام اللہ وایام اللہ نعماؤہ وبلاؤہ
اذ قال ما اعلم فی الارض رجلا خیرا او اعلم منی قال فاوحی اللہ الیہ انی اعلم بالخیر
منہ او عند من ہو ان فی الارض رجلا ہو اعلم منک قال یا رب فدلنی علیہ
قال فقیل لہ تزود حوتا مالحا فانہ حیث تفقد الحوت قال فانطلق ہو وفتاہ حتی

انتهيا الى الصخرة فوضع عليه فانطلق وترك فتاه فاضطرب الحوت في الماء فجعل لايلتئم
عليه صار مثل الكوة قال فقال فتاه الا الحق نبي الله فاخبره قال فنسي فلما تجاوزا
قال لفتاه اتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا قال ولم يصبهم نصب حتى
تجاوزا قال فتذكر قال ارأيت اذ اوينا الى الصخرة فاني نسيت الحوت وما انسانيه
الا الشيطان ان اذكره واتخذ سبيله في البحر عجبا قال ذلك ما كنا نبغي فارتدا على اثارهما
قصصا فاراه مكان الحوت قال ههنا وصف لي قال فذهب يلتمس فاذا هو بالخضر
عليه السلام مسجى ثوبا مستلقيا على القفا او قال على حلاوة القفا فقال السلام عليكم
فكشف الثوب عن وجهه فقال وعليكم السلام قال من انت قال انا موسى قال ومن
موسى قال موسى بني اسرائيل قال مجيء ما جاء بك قال جئت لتعلمني مما علمت رشدا
قال انك لن تستطيع معي صبرا وكيف تصبر على ما لم تحط به خبرا شيء امرت ان
افعله اذا رأيته لم تصبر قال ستجدني ان شاء الله صابرا ولا اعصي لك امرا قال
فان اتبعتني فلا تسألني عن شيء حتى احدث لك منه ذكرا فانطلقا حتى اذا ركبا
في السفينة خرقها قال انتحى عليها قال له موسى عليه السلام اخرقتها لتغرق اهلها
لقد جئت شيئا امرا قال الم اقل انك لن تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني بما
نسيت ولا ترهقني من امري عسرا فانطلقا حتى اذا لقيا غلمانا يلعبون قال فانطلق
الى احدهم بادي الرأي فقتله فذعر عندها موسى ذعرة منكرة قال اقتلت
نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند
هذا المكان رحمة الله علينا وعلى موسى عليه السلام لولا انه عجل لرأى العجب و
لكنه اخذته من صاحبه ذمامة قال ان سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني
قد بلغت من لدني عذرا ولو صبر لرأى العجب قال وكان اذا ذكر احدا من
الانبياء بدأ بنفسه رحمة الله علينا وعلى اخي كذا رحمة الله علينا فانطلقا حتى
اذا اتيا اهل قرية لئاما فطافا في المجالس فاستطعما اهلها فابوا ان يضيفوهما فوجدا
فيها جدارا يريد ان ينقض فاقامه قال لو شئت لاتخذت عليه اجرا قال هذا

فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ وَاَخَذَ بِثَوْبِهٖ قَالَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ اِلَى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَاِذَا جَاءَ الَّذِيْ يَتَسَخَّرُهَا وَجَدَهَا مُنْخَرِقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَاَصْلَحُوْهَا بِخَشَبَةٍ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا وَكَانَ اَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ اَنَّهٗ اَدْرَكَ اَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا فَاَرَدْنَا اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابی بن کعب نے انہون نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرماتے تھے جب موسی اپنی قوم مین نصیحت کر رہے تھے لوگون کو اللہ تعالی کی نعمتون اور بلا سے انہون نے ایکدن ایک کہا مین نہین جانتا ساری دنیا مین کسی شخص کو جو مجھہ سے بہتر ہو اور مجھسے زیادہ علم رکھتا ہو اللہ تعالے نے انکو وحی بھیجی مین جانتا ہون اُس شخص کو جو تم سے بہتر ہے اور تم سے زیادہ علم رکھنے والا ایک شخص ہے زمین مین حضرت موسی نے عرض کیا ای مالک میرے مجھکو ملادے اُس شخص سے حکم ہوا اچھا ایک مچھلی مین نمک لگاکر اپنا توشہ کرو جہان وہ مچھلی گم ہوجاوے وہین وہ شخص ملیگا یہ سنکر حضرت موسی اور اون کے ساتھی چلے یہانتک کہ صخرہ پر پہونچے وہان کوئی نہ ملا حضرت موسی آگے چلے گئے اور اپنے ساتھی کو چھوڑ گئے ایکبارگی ایک مچھلی تڑپی پانی مین اور پانی نے ملنا اور جڑنا چھوڑ دیا بلکہ ایک طاق کی طرح اوس مچھلی پر بن گیا حضرت موسی کے ساتھی نے کہا مین اللہ کے نبی سے ملون اور اون سے یہ حال کہون پھر وہ (چلے اور حضرت موسی سے مل گئے لیکن) یہ حال کہنا بھول گئے جب آگے بڑھ گئے تو حضرت موسی نے اون سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر سے تو ہم تھک گئے۔ راوی نے کہا انکو تھکن نہین ہوئی جب تک وہ اُس مقام سے آگے نہین بڑھے پھر اون کے ساتھی نے یاد کیا اور کہا تم کو معلوم نہین جب ہم صخرہ پر پہونچے تو وہان مین مچھلی کو بھول گیا اور شیطان کے سوا کسینے مجکو نہین بھلایا اوس مچھلی نے تعجب سے اپنی راہ لی سمندر مین حضرت موسی نے کہا اسی کو تو ہم چاہتے تھے پھر اپنے قدمون کے نشان دیکھتے ہوے لوٹے اُن کے ساتھی نے جہان پر مچھلی نکل بھاگی تھی وہ جگہہ بتادی وہان حضرت موسی ڈھونڈھنے لگے ناگاہ اُنہون نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا ایک کپڑا اوڑھے ہوے چت لیٹے ہوے (یا سیدھے چت لیٹے ہوے یعنی کسی کروٹ کیطرف جھکے نہ تھے) حضرت موسی نے کہا السلام علیکم اونہون نے اپنے موہنہ پر سے کپڑا اوٹھایا اور کہا وعلیکم السلام تم کون ہو حضرت موسی نے کہا مین موسی ہون اُنہون نے

کہا کون موسی حضرت موسی نے کہا بنی اسرائیل کے موسے انہون نے کہا تم کیون آئے حضرت موسی نے کہا اس لیے
آیا کہ تم اپنے علم مین سے کچہ مجکو سکہلاؤ انہون نے کہا تم میرے ساتہہ صبر نہ کر سکوگے اور کیونکر صبر کروگے
اُس بات پر جسکا تمہین علم نہین پہر اگر تم صبر نہ کرو تو مجکو بتلاؤ مین کیا کرون حضرت موسی نے کہا جو خدا چاہے
تو مجکو تم صابر پاؤگے اور مین تمہارے خلاف کوئی کام نہین کرنے کا حضرت خضر نے کہا اچہا اگر تم میرے
ساتہہ ہوتے ہو تو کوئی بات مجہسے مت پوچہنا جب تک مین خود اُسکا ذکر نکرون پہر دونو چلے یہان تک کہ ایک
کشتی مین سوار ہوئے حضرت خضر نے اُسکا تختہ توڑ ڈالا یا توڑ ڈالنا چاہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہا
تم نے کشتی کو توڑا اس لیے کہ کشتی والے ڈوب جاوین یہ تم نے بہاری کام کیا حضرت خضر نے کہا مین نہین
کہتا تہا تم میرے ساتہہ صبر نہ کر سکوگے حضرت موسی نے کہا بہول گیا مت مواخذہ کرو اور مت دشواری کرو
مجہپر پہر دونون چلے ایک جگہہ بچے کہیل رہے تہے حضرت خضر نے بے سوچے اور بے کہٹکے ایک بچے کی پاس جاکر
اوسکو قتل کیا حضرت موسی یہ دیکہکر بہت گہبرا گئے اور فرمانے لگے تم نے ایک بیگناہ کا ناحق خون کیا
بہت برا کام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر فرمایا اللہ تعالی رحم کرے موسی علیہ السلام
پر اگر وہ جلدی نہ کرتے تو بہت عجیب باتین دیکہتے لیکن اُنکو حضرت خضر سے شرم آگئی اور اُنہون نے
کہا اب اگر مین کوئی بات تم سے پوچہون تو میرا ساتہہ چہوڑ دینا بیشک تمہارا عذر دیکہا ہے اور جو موسے
صبر کرتے تو اور عجیب عجیب باتین دیکہتے اور آپ جب کسی پیغمبر کا ذکر کرتے تو یون فرماتے اللہ تعالی
کی رحمت ہو ہمپر اور ہمارے فلانے بہائی پر اسکی رحمت ہو ہمپر۔ خیر پہر دونون چلے یہانتک کہ ایک گاؤن
مین پہونچے وہان کے لوگ بڑے بخیل تہے یہ دونون سب مجلسون مین گہومے اور کہانا مانگا کسی نے ضیافت
نکی پہر اُنکو وہان ایک دیوار ملی جو ٹوٹنے کے قریب تہی حضرت خضر نے اُسکو سیدہا کر دیا حضرت موسے
نے کہا اگر تم چاہتے تو اوسکی مزدوری لیتے حضرت خضر نے کہا بس اب جدائی ہے مجہہ مین اور تم مین
اور حضرت موسی کا کپڑا پکڑا اور کہا مین تمسے ان باتون کا بہید کہدیتا ہون جنپر تم صبر نہ کر سکے
لیکن کشتی تو وہ مسکینون کی تہی جو سمندر مین مزدوری کرتے تہے اور اون کے آگے ایک بادشاہ تہا
جو کشتیون کو جبراً پکڑ لیتا تہا مین نے چاہا اُس کشتی کو عیبدار کردون جب بیگار پکڑنے والا آیا تو اُسکو
عیبدار دیکہکر چہوڑ دیا وہ کشتی آگے بڑہ گئی اور کشتی والون نے ایک لکڑی لگا کر اُسکو درست کر لیا
اور چہوکرا کافر بنایا گیا تہا اور اُسکے ماں باپ اُسکو بہت چاہتے تہے اگر وہ بڑا ہوتا تو اپنے ماں باپ کو بہی شرارت

اور کفر مین پہنساتا اس لیے ہمنے چاہا کہ اللہ تعالی انکو دوسرا چہوکرا اوس کے بدل دیوے جو اوس سے بہتر ہو اور
اُس سے زیادہ مہربان ہو اور دیوار تو وہ دو یتیموں کی تہی شہر مین اخیر تک **عن** ابی اسحاق نحوہ
حدیثہ ترجمہ وہی جو گذرا **عن** ابی بن کعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ لتخذت علیہ
اجرا ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا قرآن مین لتخذت علیہ اجرا۔
عن عبد اللہ بن عباس انہ تماری ہو والحر بن قیس بن حصن الفزاری فی صاحب
موسی علیہ السلام فقال ابن عباس ہو الخضر علیہ السلام فمر بہما ابی بن کعب
الانصاری فدعاہ ابن عباس فقال یا ابا الطفیل ھلم الینا فانی قد تماریت انا وصاحبی
ھذا فی صاحب موسی علیہ السلام الذی سال السبیل لقیہ فھل سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یذکر شانہ فقال ابی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینما موسی علیہ
السلام فی ملاء من بنی اسرائیل اذ جاءہ رجل فقال لہ ھل تعلم احدا اعلم منک قال
موسی علیہ السلام لا فاوحی اللہ الی موسی علیہ السلام بل عبدنا الخضر علیہ السلام قال
فسال موسی علیہ السلام السبیل الی لقیہ فجعل اللہ عز وجل الحوت اٰیۃ وقیل لہ اذا افتقدت الحوت فارجع فانک
ستلقاہ فسار موسی علیہ السلام ماشاء اللہ ان یسیر ثم قال لفتاہ اٰتنا غداءنا فقال فتی موسی حین سالہ
الغداء ارایت اذ اوینا الی الصخرۃ فانی نسیت الحوت وما انسانیہ الا الشیطان ان
اذکرہ فقال موسی لفتاہ ذلک ما کنا نبغی فارتدا علی اٰثارھما قصصا فوجدا
خضرا فکان من شانھما ما قص اللہ فی کتابہ الا ان یونس قال فکان یتبع اثر
الحوت فی البحر ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے انہون نے اور حر بن قیس نے جہگڑا
کیا موسی علیہ السلام کے ساتہی مین ابن عباس نے کہا وہ حضرت خضر علیہ السلام تہے پہر وہان ابی بن
کعب نکلے تو ابن عباس نے انکو بلایا اور کہا اے ابو الطفیل ادہر آؤ مین اور یہ جہگڑ رہے ہین موسی
علیہ السلام کے ساتہی مین جن سے انہون نے ملنا چاہا تو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
باب مین کچہ سنا ہے ابی نے کہا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے ایک
بار موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کی جماعت مین بیٹہے ہوے تہے اتنے مین ایک شخص آیا اور پوچہنے
لگا تم کسی شخص کو اپنے سے زیادہ عالم بہی جانتے ہو موسی علیہ السلام نے کہا نہین تب اللہ تعالی نے ان کو وحی

بھیجی کہ ہمارا ایک بندہ خضر تم سے زیادہ عالم ہے حضرت موسیٰ نے انسے ملنا چاہا اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو نشانی مقرر کی اور حکم ہوا کہ جب تو مچھلی کو کھو دے تو لوٹ اُس بندے سے ملیگا پھر حضرت موسیٰ چلے جہانتک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا بعد اسکے اپنے ساتھی سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ وہ بولا تمکو معلوم نہین جب ہم صخرہ پر پہنچے تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے مجھے اوسکی یاد بھلا دی حضرت موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے پھر دونو اپنے قدموں پر لوٹے اور حضرت خضر سے ملے پھر جو حال گذرا وہ اللہ کی کتاب مین موجود ہے یونس کی روایت مین ہی کہ وہ مچھلی کے نشان پر جو سمندر مین تھی لوٹے

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

حضرت ابوبکر صدیق کی بزرگی **فائدہ** امام ابو عبداللہ مازری نے کہا اختلاف کیا ہے لوگون نے صحابہ کی تفضیل مین ایک دوسرے پر بعضون نے کہا ہم اون مین سے کسیکو دوسرے پر فضیلت نہین دیتے اور جمہور علماء تفضیل کے قائل ہین پھر اختلاف کیا ہے انہون نے اہلسنت یہ کہتے ہین افضل ان سب مین ابوبکر صدیق تھے اور خطابیہ کہتے ہین کہ حضرت عمر تھے اور راوندیہ کہتے ہین کہ حضرت عباس اور شیعہ یہ کہتے ہین کہ حضرت علی لیکن اہل سنت نے اتفاق کیا ہے کہ افضل صحابہ مین ابوبکر صدیق ہین پھر عمر اور اکثر اہل سنت کے نزدیک پھر عثمان پھر علی اور بعض اہلسنت نے حضرت علی کو حضرت عثمان پر مقدم رکھا ہے اور صحیح مشہور عثمان کی تقدیم ہے ابو منصور بغدادی نے کہا بعد ان چارون خلفاء کے باقی عشرہ مبشرہ ہین پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر بیعۃ الرضوان والے۔ قاضی عیاض نے کہا بعضون کا یہ قول ہے کہ جو صحابہ آپکی حیوۃ مین گذر گئے وہ اُن سے افضل ہین جو آپکے بعد زندہ رہے لیکن یہ قول مقبول نہین ہے اور فضیلت قطعی ہے باطنی ظاہر اور باطن دونو مین ہے یا صرف ظاہر مین ہے اسمین اختلاف ہے اسیطرح اختلاف ہے کہ عائشہ اور خدیجہ مین کون افضل ہے اور عائشہ اور فاطمہ مین اور خلافت حضرت عثمان کی صحیح ہے بالاجماع اور وہ مظلوم شہید ہوئے اونکے قاتل فساق اور فجار اور اراذل تھے اسیطرح حضرت علی کی خلافت بالاجماع صحیح ہے اور اپنے وقت مین وہی خلیفہ تھے اونکے سوا کوئی خلیفہ نہ تھا اور معاویہ صحابہ مین سے ہین اور انکی لڑائی شبہ پر مبنی تھی اور حق تھا جسکو وہ صحیح جانتے تھے اسیوجہ سے بعضے بچ گئے اور بعضے الگ رہے بہرحال سب صحابہ عدول ہین اور انکی روایت اور شہادت مقبول ہے النووی مختصراً

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ أَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ

اَللّٰهُ ثَالِثُهُمَا ترجمہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے اپنے
سروں پر اور ہم غار میں تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر اُن میں سے کوئی اپنے قدموں کیطرف
دیکھے تو ہمکو دیکھ لیگا آپ نے فرمایا اے ابوبکر تو کیا سمجھتا ہے اون دونوں کو جنکے ساتھ تیسرا خدا بھی
ہو ف ساتھ ہونے سے یہ مراد ہے کہ مدد اور حفاظت سے ساتھ ہو اور یہی مقصود ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ
اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ سے اور حدیث میں بیان ہے آپکے توکل عظیم کا اور فضیلت ہے ابوبکر صدیق کے
کہ اونہوں نے ایسے وقت میں آپکا ساتھ دیا اور گھر بار مال اسباب سب چھوڑ دیا خاک پڑے اون کے مونہہ
پر جو ایسے جان نثار وفادار ساتھی کی نسبت برے الفاظ نکالتے ہیں عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ عَبْدٌ خَیَّرَهُ اللّٰهُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَهٗ زَهْرَةَ
الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهٗ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ وَّبَكٰى فَقَالَ فَدَیْنَاكَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا
قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَیَّرُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَنَا بِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ مَالِهٖ وَصُحْبَتِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَّلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا
خَلِیْلًا لَّاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِیْلًا وَّلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةَ
اَبِیْ بَكْرٍ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا اللہ کا
ایک بندہ ہے جسکو اللہ نے اختیار دیا چاہے دنیا کی دولت لیوے چاہے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار
کرے پھر اوس نے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کیا یہ سنکر ابوبکر صدیق روئے (سمجھ گئے کہ آپ کی وفات
قریب ہے) اور روئے پھر کہا ہمارے باپ دادا ہماری مائیں آپ پر سے صدقہ ہوں پھر معلوم ہوا کہ اُس بندے
سے مراد خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابوبکر ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ مجھپر ابوبکر کا احسان ہے مال کا بھی اور صحبت کا
بھی اور جو میں کسیکو خلیل بناتا (سوا خدا کے) تو ابوبکر کو خلیل بناتا اب خلت تو نہیں ہے لیکن اسلام
کی اخوت (برادری ہے) ف نووی نے کہا خلت کہتے ہیں بالکل ایک کے خیال میں غرق ہوجانے
کو اور غیر سے انقطاع کرنے کو یہ بات حضرت کو سوا خدا کے کسی سے نہ تھی البتہ محبت تھی خدیجہ اور عائشہ
اور ابوبکر اور اسامہ اور زید اور فاطمہ کی رضی اللہ عنہم ۔ قاضی عیاض نے کہا ایک حدیث میں ہے
کہ میں حبیب اللہ ہوں تو اختلاف کیا ہے کہ محبت کا مرتبہ زیادہ ہے یا خلت کا بعضوں نے کہا دونوں

ایک ہین اور بعضون نے کہا حبیب کا رتبہ زیادہ ہی کیونکہ یہ صفت ہمارے پیغمبر کی ہے اور بعضون نے کہا خلت کا زیادہ ہو اور آپ کی خلت بھی اسحدیث سے ثابت ہی ف مسجد مین کسی کی کہڑکی نرہے اسب بند کردی جاوین اپر ابوبکر کے گہر کی کہڑکی قائم رکہو عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ یَوْمًا بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِكٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِیْلًا وَلٰكِنَّہٗ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰہُ صَاحِبَكُمْ خَلِیْلًا ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین کسیکو اپنا جانی دوست بناتا سوا خدا کے تو ابوبکر صدیق کو بناتا لیکن وہ میرے بہائی اور میرے صحابی ہین اور تمہارے صاحب کو اللہ نے خلیل بنایا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِیْ اَحَدًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مین کسیکو اپنی امت مین سے اپنا جانی دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِیْ قُحَافَۃَ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِیْ قُحَافَۃَ خَلِیْلًا وَلٰكِنْ صَاحِبُكُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ ترجمہ وہی جو گذرا اسمین یہ ہے کہ تمہارے صاحب اللہ کے خلیل ہین عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلٰی كُلِّ خِلٍّ مِنْ خِلِّہٖ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِیْلًا اِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ رہو مین کسی کی دوستی نہین رکہتا ایسے وہی دوستی جسمین اور کا خیال نرہے) اور جو مین ایسی دوستی کسی سے کرنے والا ہوتا تو ابوبکر سے کرتا اور تمہارے صاحب اللہ کے دوست ہین (صاحب سے مراد حضرت نے اپنے تئین رکہا) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَہٗ عَلٰی جَیْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ عَائِشَۃُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْھَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا ترجمہ عمرو بن عاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ذات السلاسل

کے لشکر کے ساتھ (ذات السلاسل نواحی شام مین ایک پانی کا نام ہے وہان کی لڑائی جمادی الاخرے ۸ سنہ ہجری مین ہوئی) وہ آئے آپ کے پاس اُنہون نے کہا یا رسول اللہ سب لوگون مین آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے آپ نے فرمایا عائشہ صدیقہ سے اونہون نے کہا مردون مین کس سے زیادہ محبت ہے آپ نے فرمایا اون کے باپ سے اُنہون نے کہا پہر اون کے بعد کس سے آپ نے فرمایا عمر سے یہانتک کہ آپ نے کئی آدمیون کا ذکر کیا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے ابوبکر اور عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کی بڑی فضیلت نکلی اور اہلسنت کی دلیل ہے کہ ابوبکر عمر سے افضل ہین **عن** ابن ابی ملیکہ قال سمعت عائشۃ وسئلت من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستخلفا لو استخلفہ قالت ابوبکر فقیل لھا ثم من بعد ابی بکر قالت عمر ثم قیل لھا من بعد عمر قالت ابو عبیدۃ بن الجراح ثم انتھت الی ھذا **ترجمہ** ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے سُنا اون سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ کرتے تو کس کو کرتے (اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے کسی کی خلافت پر نص نہین کیا بلکہ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت صحابہ کے اجماع سے ہوئی اور شیعہ جو دعوی کرتے ہین کہ حضرت علی کی خلافت پر آپ نے نص کیا تہا باطل اور بے اصل ہے اور خود حضرت علی نے اُنکی تکذیب کی (نووی) اُنہون نے کہا ابوبکر کو کرتے پہر پوچھا گیا اون کے بعد کس کو کرتے اونہون نے کہا عمر کو پہر پوچھا گیا اون کے بعد کس کو کرتے اونہون نے کہا ابوعبیدہ بن الجراح کو پہر خاموش ہو رہین **عن** جبیر بن مطعم ان امرأۃ سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فامرھا ان ترجع الیہ فقالت یا رسول اللہ ارأیت ان جئت فلم اجدک قال ابی کانھا تعنی الموت قال فان لم تجدینی فاتی ابابکر **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچہ پوچھا آپ نے فرمایا پہر آنا وہ بولی یا رسول اللہ اگر مین آؤن اور آپ کو نہ پاؤن (یعنے آپ کی وفات ہو جاوے) آپ نے فرمایا اگر تو مجہے نہ پاوے تو ابوبکر کے پاس آنا **عن** جبیر بن مطعم ان امرأۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمتہ فی شیء فامرھا بامر بمثل حدیث عباد بن موسی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ ادعی لی ابابکر اباک واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل

اَنَا اَوْلٰی وَیَاْبَی اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا بلا تو اپنے باپ ابو بکر کو اور اپنے بھائی کو تاکہ میں
ایک کتاب لکھدوں میں ڈرتا ہوں کوئی آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے (خلافت کی) اور کوئی کہنے
والا یہ نہ کہے میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں اور اللہ تعالے انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی انکار کرتے
ہیں سوا ابو بکر کے اور کسی کی خلافت سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اتَّبَعَ مِنْکُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً
قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْيَوْمَ مِسْکِيْنًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ
الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ امْرِئٍ
اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے دن تم
میں سے کون روزہ دار ہے ابو بکر نے کہا میں ہوں آپ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ
گیا ابو بکر نے کہا میں آپ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ابو بکر نے کہا
میں نے آپ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی پرسش یعنے عیادت کی ابو بکر نے کہا
میں نے آپ نے فرمایا جس میں یہ باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جاویگا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً لَهُ قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ اِلَيْهِ
الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ اِنِّیْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰکِنِّیْ اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ
تَعَجُّبًا وَفَزَعًا اَبَقَرَةٌ تَکَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِهٖ وَاَبُوْبَکْرٍ
وَعُمَرُ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَاعٍ فِیْ غَنَمِهٖ عَدَا عَلَيْهِ
الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِیْ حَتّٰی اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهٗ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ
لَهَا رَاعٍ غَيْرِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ صلعم فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِذٰلِکَ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایک بیل ہانکے جاتا تھا اور اسپر بوجھ لادے
ہوئے بیل نے اسکی طرف دیکھا اور کہنے لگا میں اس لئے نہیں پیدا ہوا میں تو کھیت کیواسطے پیدا ہوا ہوں
لوگوں نے کہا سبحان اللہ تعجب سے ڈر کر بیل بات کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اس
بات کو سچ جانتا ہوں اور ابو بکر اور عمر بھی سچ جانتے ہیں ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تہا اتنے میں ایک بہیڑیا لپکا اور ایک بکری لیگیا چرواہے نے اُس کا پیچہا کیا اور بکری کو اوس سے چہڑالیا بہیڑیے نے اسکیطرف دیکہا اور کہا اُس دن کون بکری کو بچاوے گا جسدن سوا میرے کوئی چرواہا نہ ہوگا (وہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن جسدن جاہلیت والے کہیل کہود میں مصروف رہتے اور بہیڑیے بکریاں لیجاتے یا قیامت کے قریب آفت اور فتنہ کے دن جب لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کے فکر سے غافل ہوجاوینگے) لوگوں نے کہا سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اسکو سچ جانتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بہی سچ جانتے ہیں (دوسری روایت میں ہے کہ ابوبکر اور عمر وہاں موجود نہ تہے اس حدیث سے اون کی بڑی فضیلت نکلی کہ آپکو اُنپر ایسا بہروسا تہا کہ جو بات آپ مانتے ہیں وہ بہی ضرور مانیں گے **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذِّئْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقَرَةِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں بیل کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِىِّ وَفِىْ حَدِيْثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ مَعًا وَقَالَا فِىْ حَدِيْثِهِمَا فَاِنِّىْ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب مِنْ فَضَائِلِ عُمَرَ حضرت عمر کی بزرگی کا بیان

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُوْنَ وَيُثْنُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّرْفَعَ وَاَنَا فِيْهِمْ قَالَ فَلَمْ يَرُعْنِىْ اِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ اَخَذَ بِمَنْكِبِىْ مِنْ وَّرَائِىْ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عَلِىٌّ فَتَرَحَّمَ عَلٰى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ اَحَدًا اَحَبَّ اِلَىَّ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ مِنْكَ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَاكَ اَنِّىْ كُنْتُ اُكَثِّرُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ جِئْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَدَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ وَلَاَظُنُّ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے حضرت عمر نے جب انتقال کیا اور تابوت میں رکہے گئے تو لوگ اون کے گرد ہوگئے دعا کرتے تہے اور تعریف کرتے تہے اور نماز پڑہتے تہے اون پر جنازہ اٹہائے جانے سے پہلے میں بہی اُن لوگوں میں تہا میں نہیں ڈرا مگر ایک شخص سے جسنے میرا مونڈہا تہاما میرے پیچہے سے میں نے دیکہا تو وہ حضرت علی تہے انہوں نے کہا رحم کرے

اللہ تعالیٰ حضرت عمر پر پھر کہا (انکی طرف خطاب کرکے) اے عمر تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جسکے اعمال ایسے ہوں کہ ویسے اعمال پر مجھے اللہ سے ملنا پسند ہو تم سے زیادہ قسم اللہ کی میں سمجھتا تھا کہ اللہ تمکو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کرے گا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق کے) اور اسکی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر سنا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میں آیا اور ابوبکر اور عمر آئے اور میں اندر گیا اور ابوبکر اور عمر گئے اور میں نکلا اور ابوبکر اور عمر نکلے اس لیے مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ تمکو ان دونوں کے ساتھ کریگا **فائدہ** چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں اور ہر بات میں ابوبکر اور عمر کو ساتھ رکھتے تو آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ نے انکا ساتھ قائم رکھا اور تینوں صاحب ایک ہی جگہہ دفن ہوئے۔ اس حدیث سے حضرت علی کی محبت حضرت عمر سے نکلی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت علی حضرت عمر کی تعریف کرتے تھے اور انکو خدا کا مقبول بندہ اور اونکے اعمال کو نیک سمجھتے تھے یہاں تک کہ ویسے اعمال کی خود آرزو کرتے تھے اب اون بے ایمانوں کا مونہہ کالا ہو جو معاذ اللہ حضرت علی و حضرت عمر میں خلاف بیان کرتے ہیں۔ تمام سیر اور تواریخ اور احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی سے کبھی کوئی جھگڑا نہیں ہوا بلکہ حضرت عمر نے اپنی خلافت میں تمام اموال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت علی اور عباس کے سپرد کردیے اور ہر ایک کام اور مشورہ میں حضرت عمر حضرت علی کو شریک رکھتے تھے اور بہت سے مسائل میں حضرت علی سے صلاح لیتے تھے یہاں تک کہ حضرت علی نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر سے کردیا باوجودیکہ حضرت عمر بوڑھے تھے **عن** عمرو بن سعید فی ھذا الاسناد بمثلہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رایت الناس یعرضون و علیھم قمص منھا ما یبلغ الثدی و منھا ما یبلغ دون ذلک و مر عمر بن الخطاب و علیہ قمیص یجرہ قالوا ماذا اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حالت میں میں سو رہا تھا میں نے لوگوں کو دیکھا سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں بعضوں کے کرتے چھاتی تک ہیں اور بعضوں کے اوس کے نیچے پھر عمر نکلے تو وہ اتنا نیچا کرتا پہنے تھے جو زمین پر گھسٹتا جاتا تھا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکی تعبیر کیا ہے آپ نے فرمایا دین **فائدہ** دین اور کرتے میں یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہے سردی گرمی سے

بچاتا ہے ویسے دین روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت
عمر کا دین نہایت کامل اور حد سے زیادہ تھا (تحفۃ الاخیار) عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال بینا انا نائم اذ رأیت قدحا اتیت بہ فیہ لبن
فشربت منہ حتی انی لاری الری یجری فی اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب
قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال العلم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سوتا تھا سو میں ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا جس میں دودھ تھا میں نے اس
میں سے پیا یہاں تک کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونوں سے نکلنے لگی پھر جو بچا وہ میں نے عمر بن الخطاب
کو دیدیا لوگوں نے عرض کیا اسکی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اسکی تعبیر علم ہے ف
اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ کہاتے پیتے خواب میں دیکھے اسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم
سبب ہے روح کی زندگی کا جیسے دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصا حالت طفولیت میں اس
حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت حضرت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے بڑے رازدار تھے
اسی سبب سے انکو خلافت اور ملکداری میں وہ لیاقت تھی جو اوروں کو نہ تھی اور انکی کارروائی اور
تدبیر بیانت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدبیر اور سیاست کا نمونہ تھی اونہی کی خلافت میں اسلام
پھیلا اور مسلمانوں کو عزت اور عظمت اور حکومت اور شوکت حاصل ہوئی چار ہزار بڑے بڑے شہر
فتح ہوئے اور چار ہزار مسجدیں بنائی گئیں اونکا احسان قیامت تک ہر ایک مسلمان کی گردن پر ہے
اور جو مسلمان حق شناس ہے وہ قیامت تک اونکا شکر گذار ہے رضی اللہ تعالی اونسے عن
صالح باسناد یونس نحو حدیثہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ یقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم رأیتنی علی قلیب علیہا دلو فنزعت
منہا ما شاء اللہ ثم اخذہا ابن ابی قحافۃ فنزع بہا ذنوبا او ذنوبین وفی نزعہ ضعف
واللہ یغفر لہ ثم استحالت غربا فاخذہا ابن الخطاب فلم ار عبقریا من الناس ینزع نزع
عمر بن الخطاب حتی ضرب الناس بعطن ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس حالت میں میں سوتا تھا میں نے اپنے تئیں دیکھا ایک کنوئے پر کہ اسپر ڈول پڑا ہے سو
میں نے اس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر اسکو ابو قحافہ کے بیٹے یعنے صدیق اکبر نے لیا

اور ایک یا دو ڈول نکالے اون کے کہینچنے مین ناتوانی تہی خدا انکو بخشے پہر وہ ڈول بل یعنی بڑا ڈول
ہوگیا اور اسکو عمر بن الخطاب نے لیا تو مین نے لوگون مین ایسا سردار شہ زور نہین دیکہا جو عمر کیطرح
پانی کہینچتا ہو انہون نے اس کثرت سے پانی نکالا کہ لوگ اپنی اپنی اونٹون کو سیراب کرکے آرام کیجگہ
لے گیے **فائدہ** علما نے کہا اس خواب مین تمثیل ہے حضرت ابوبکر اور عمر کے خلافت کی اور اُن کے
حسن سیرت کی اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برکت تہی اور آپ کی صحبت کا اثر تہا تو پہلے آپ
نے دین کو قائم کیا اور پورا کیا اور لوگ جوق جوق اسمین آنے لگے پہر آپ کی وفات ہوئی اور ابوبکر صدیق
خلیفہ ہوئے انہون نے دو سال تک خلافت کی اور یہی مراد ہے ایک یا دو ڈول سے اور یہ راوی کا شک
ہے اور صحیح دو ڈول ہین جیسے دوسری روایت مین ہے اُن کی خلافت مین مرتد مارے گئے اور اُنکی جڑ
کٹی اور اسلام پہیلا پہر حضرت عمر خلیفہ ہوئے اور اسلام خوب پہیلا اور یہ جو فرمایا کہ ابوبکر کے کہینچنے مین
ناتوانی تہی اس سے اون کے قدر کا گہٹانا مقصود نہین ہے نہ حضرت عمر کا رتبہ ان سے بڑہانا بلکہ غرض
بیان ہے مدت خلافت کا اور منافع خلافت کا اور وہ زیادہ ہے حضرت عمر مین۔ اس حدیث مین یہ بہی دلیل ہے
کہ ابوبکر آپ کے نائب ہون گے اور ان کے بعد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ہے (نووی مختصرًا) **عن** صالح
بِاِسْنَادِ یُوْنُسَ نَحْوَ حَدِیْثِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** صَالِحٍ قَالَ قَالَ الْاَعْرَجُ وَغَیْرُہٗ
اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ اَبِیْ قُحَافَۃَ یَنْزِعُ بِنَحْوِ
حَدِیْثِ الزُّھْرِیِّ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُرِیْتُ اَنِّیْ اَنْزِعُ عَلٰی حَوْضِیْ اَسْقِی النَّاسَ جَاءَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ فَاَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ
یَدِیْ لِیُرَوِّحَنِیْ فَنَزَعَ دَلْوَیْنِ وَفِیْ نَزْعِہٖ ضَعْفٌ وَاللّٰہُ یَغْفِرُ لَہٗ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاَخَذَ مِنْہُ
فَلَمْ اَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ اَقْوٰی حَتّٰی تَوَلَّی النَّاسُ وَالْحَوْضُ مَلْاٰنُ یَتَفَجَّرُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے سوتے مین دیکہا مین اپنے حوض مین پانی کہینچ رہا ہون
اور لوگون کو پلا رہا ہون پہر ابوبکر میرے پاس آئے انہون نے ڈول میرے ہاتہ سے لے لیا مجہے آرام
دینے کو اور دو ڈول نکالے ناتوانی کے ساتہ اللہ انکو بخشے پہر خطاب کے بیٹے آئے انہون نے ڈول
ابوبکر کے ہاتہ سے لے لیا تو مین نے ایسا زبردست کہینچنا کسیکا نہین دیکہا یہانتک کہ لوگ سیراب
ہوکر چلے گئے اور حوض بہرپور ہوکر بہنے لگا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنِّيْ أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلٰى قَلِيْبٍ فَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيْفًا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَاسْتَقٰى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِيْ فَرِيَّهُ حَتّٰى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا الْعَطَنَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں ایک کنوئیں پر صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں اتنے میں ابو بکر آئے اور ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اور اللہ انکو بخشے پھر عمر آئے اور پانی کھینچنا شروع کیا وہ ڈول بڑھ کر چرس ہو گیا تو میں نے ایسا زبردست کام کرنیوالا نہیں دیکھا یہانتک کہ لوگ سیر اب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہہ میں بٹھایا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيْهَا دَارًا أَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَعَلَيْكَ يُغَارُ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا اور وہاں ایک گھر یا محل دیکھا میں نے پوچھا یہ کسکا ہے لوگوں نے کہا عمر بن خطاب کا میں نے اندر جانا چاہا پھر تمہاری غیرت کا مجھے خیال آیا یہ سنکر حضرت عمر روئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپکے جانے سے میں غیرت کرتا ف آپ کا تو گھر بار ہی اور میں خود آپکا ہوں اور بہشت بھی آپ ہی کا طفیل ہے۔ اس حدیث سے حضرت عمر کی فضیلت ظاہر ہے اور انکا جنتی ہونا یقینی ہے عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأُ إِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَبَكٰى عُمَرُ وَنَحْنُ جَمِيْعًا فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت وضو کر رہی تھی ایک محل کے کونے میں میں نے پوچھا یہ محل کسکا ہے لوگ بولے عمر بن الخطاب کا یہ سنکر مجھے عمر کی غیرت کا خیال آیا اور میں پیٹھ موڑ کر پھرا۔ ابو ہریرہ نے

کہا عمر نے جب یہ سنا تو رو دئے اور ہم سب اوس مجلس میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر حضرت
عمر نے کہا میرے ماں باپ آپ پر صدقہ ہوں یا رسول اللہ کیا میں آپ پر غیرت کروں گا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ سَعْدٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا
اسْتَاْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ
قَالَ عُمَرُ فَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يَّهَبْنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ اَيْ عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِيْ
وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ اَنْتَ اَغْلَظُ وَاَفَظُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ
قَطُّ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ ترجمہ سعد سے روایت ہے حضرت عمر نے اجازت مانگی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اور آپ کے پاس اسوقت قریش کی عورتیں بیٹھی تھیں آپ سے
باتیں کر رہی تھیں اور بہت بکوا کر رہی تھیں اونکی آوازیں بلند تھیں جب حضرت عمر نے آواز دی
تو اوٹھ کر دوڑیں چھپنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو اجازت دی اور آپ ہنس
رہے تھے حضرت عمر نے پوچھا اللہ آپکو ہنستا ہوا رکھے یا رسول اللہ آپنے فرمایا مجھے تعجب ہوا ان عورتوں
سے جو میرے پاس بیٹھی تھیں تمہاری آواز سنتے ہی پردے میں بھاگیں حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول
اللہ آپ سے انکو زیادہ ڈرنا تھا پھر اون عورتوں سے کہا اپنی جان کی دشمنو تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے
رسول سے نہیں ڈرتیں اونہوں نے کہا ہاں تم سخت ہو اور غصیلے ہو بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شیطان جب
تمکو ملتا ہے کسی راہ میں چلتا ہوا تو اوس راہ کو جس میں تم چلتے ہو چھوڑ کر دوسری راہ میں جاتا ہے ❊
ف کیونکہ شیطان حضرت عمر سے بہت کانپتا تھا اس حدیث پر بعض بے وقوفوں نے اعتراض
کیا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیطان بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عمر سے زیادہ
ڈرے انکا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ شیطان مجھ سے کم ڈرتا ہے اور جو ایسا ہی ہو تو کیا قباحت

ہے کوتوال سے جتنا چور ڈرتے ہیں بادشاہ سے اوتنا نہیں ڈرتے اس سے کوتوال کی فضیلت بادشاہ پر نہیں
آ سکتی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ
نِسْوَةٌ قَدْ رَفَعْنَ اَصْوَاتَهُنَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ ابْتَدَرْنَ
الْحِجَابَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ یَقُوْلُ قَدْ كَانَ یَكُوْنُ فِی الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَكُنْ فِیْ اُمَّتِیْ
مِنْهُمْ اَحَدٌ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ تَفْسِیْرُ مُحَدَّثُوْنَ مُلْهَمُوْنَ ترجمہ
ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی اگلی امتوں میں ایسے لوگ ہوا
کرتے تھے جنکی راے ٹھیک ہوتی گمان صحیح ہوتا یا فرشتے انکو الہام کرتے میری امت میں اگر ایسا کوی
ہو تو وہ عمر بن الخطاب ہونگے عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلَاثٍ فِیْ مَقَامِ اِبْرَاهِیْمَ وَفِی الْحِجَابِ
وَفِیْ اُسَارٰی بَدْرٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا میں اپنے رب کے موافق ہوا تین
باتوں میں ایک مقام ابراہیم میں نماز پڑہنے میں جب میں نے راے دی کہ یا رسول اللہ آپ اسکو مصلی
بنائیے ویسا ہی قرآن میں اترا واتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی دوسرے عورتوں کے پردے میں
تیسرے بدر کے قیدیوں میں عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ ابْنُ سَلُوْلَ جَاءَ ابْنُهُ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ اَنْ یُّعْطِیَهُ قَمِیْصَهُ اَنْ یُّكَفِّنَ
فِیْهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهُ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ عَلَیْهِ
فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّیْ عَلَیْهِ
وَقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَیَّرَنِیَ
اللّٰهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً وَسَاَزِیْدُهُ عَلٰی
سَبْعِیْنَ قَالَ اِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلّٰی عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
جب عبد اللہ بن ابی ابن سلول نے وفات پائی (جو بڑا منافق تہا) تو اسکا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ اپنا کرتہ میرے باپ کو کفن کے لیے دیجیے آپ نے

دیدیا پھر اوس نے کہا آپ اوسپر نماز پڑھیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوے اوسپر نماز پڑھنے کے لیے حضرت عمر کھڑے ہوے اور آپکا کپڑا تھاما اور فرمایا یا رسول اللہ کیا آپ اس پر نماز پڑھتے ہین حالانکہ اللہ تعالے نے آپکو منع کیا اوسپر نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اختیار دیا تو فرمایا تو اون کے لیے دعا کرے یا نہ کرے اگر ستر بار دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اونکو نہین بخشیگا۔ تو مین ستر بار سے زیادہ دعا کرونگا حضرت عمر نے کہا وہ منافق تھا آخر آپ نے اوسپر نماز پڑھی تب یہ آیت اوتری مت نماز پڑھ کسی منافق پر جو مرجاوے اور مت کھڑا ہو اوسکی قبر پر تو حضرت عمر کی راے اللہ تعالیٰ نے پسند کی عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ ترجمہ وہی جو گذرا اسمین اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ نے منافقون پر نماز پڑھنا چھوڑ دیا **بَاب** مِّنْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ حضرت عثمان کی بزرگی کا بیان عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِهٖ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا اَقُوْلُ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر مین لیٹے ہوئے تھے رانین یا پنڈلیا کھولے ہوے اتنے مین ابوبکر نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اسی حال مین باتین کرتے رہے پھر حضرت عمر نے اجازت چاہی اونکو بھی اجازت دی اسیحال مین باتین کرتے رہے پھر حضرت عثمان نے اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور کپڑے برابر کیے پھر وہ آئے اور باتین کین جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ نے کہا ابوبکر آئے آپ نے کچھ خیال نکیا پھر عمر آئے آپ نے کچھ خیال نہ کیا پھر حضرت عثمان آئے تو آپ بیٹھ گئے اور آپ نے کپڑے درست کیے آپ نے فرمایا کیا مین شرم نکروں اوس شخص سے جس سے فرشتے شرم کرتے ہین **ف** تو آپ نے حضرت عثمان سے شرم کی کس لیے کہ عثمان مشہور تھے ساتھ کثرت حیا کے اس لیے آپ نے بھی اون سے ویسا ہی برتاو کیا مصابیح مین انس سے مرفوعًا مروی ہے کہ سب سے زیادہ میری امت مین سچی شرم کرنے والے عثمان ہین اور ملا نے ابن عمر سے

روایت کیا مرفوعاً کہ سب سے زیادہ شرم کرنے والے اور سب سے زیادہ غیرت والے عثمان ہیں۔ اس حدیث سے
مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر عورت نہیں ہے نووی نے کہا یہ دلیل صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث
میں راوی کو شک ہے ران میں کھلی تہیں یا پنڈلیاں اور صحیح یہی ہے کہ ران عورت ہے (السراج الوہاج)

عن عائشة وعثمان ان ابا بكر استاذن على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو
مضطجع على فراشه لابس مرط عائشة فاذن لابي بكر وهو كذلك فقضى اليه حاجته
ثم انصرف ثم استاذن عمر فاذن له وهو على تلك الحال فقضى اليه حاجته ثم انصرف
قال عثمان ثم استاذنت عليه فجلس وقال لعائشة اجمعي عليك ثيابك فقضيت اليه
حاجتي ثم انصرفت فقالت عائشة يا رسول الله ما لي لم ارك فزعت لابي بكر وعمر
كما فزعت لعثمان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عثمان رجل حيي واني
خشيت ان اذنت له على تلك الحال ان لا يبلغ الي في حاجته **ترجمہ** حضرت عائشہ اور حضرت
عثمان سے روایت ہے ابوبکر صدیق نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ لیٹے ہوئے تھے
اپنے بچھونے پر حضرت عائشہ کی چادر اوڑھے ہوئے آپ نے ابوبکر کو اجازت دی اسی حال میں وہ اپنا کام
پورا کر کے چلے گئے پھر عمر آئے انہوں نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اسی حال میں وہ بھی اپنے کام
سے فارغ ہو کر چلے گئے عثمان نے کہا پھر میں نے اجازت مانگی تو آپ بیٹھ گئے اور عائشہ سے فرمایا اپنے کپڑے
اچھی طرح پہن لے میں اپنے کام سے فارغ ہو کر چلا گیا بعد اس کے عائشہ نے کہا یا رسول اللہ کیا سبب
ہے آپ ابوبکر کے آنے سے نہ گھبرائے نہ عمر کے آنے سے جیسا عثمان کے آنے سے گھبرائے آپ نے فرمایا عثمان
حیادار مرد ہے اور میں ڈرا اگر اسی حال میں انکو اجازت دوں تو وہ اپنا کام نہ کر سکیں (شرم سے کچھ نہ کہیں
اور چلے جاویں) **عن** عثمان وعائشة ان ابا بكر الصديق استاذن على رسول الله صلى
الله عليه وسلم فذكر بمثل حديث عقيل عن الزهري **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
ابي موسى الاشعري قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم في حائط من حوائط المدينة
وهو متكئ يركز بعود معه بين الماء والطين اذا استفتح رجل فقال افتح وبشره
بالجنة قال فاذا ابو بكر ففتحت له وبشرته بالجنة قال ثم استفتح رجل اخر
فقال افتح وبشره بالجنة قال فذهبت فاذا هو عمر ففتحت له وبشرته بالجنة

ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ اٰخَرُ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تَكُوْنُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ وَقُلْتُ الَّذِيْ قَالَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَبْرًا وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ ترجمہ ابوموسی اشعری سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی باغ میں تھے تکیہ لگائے ہوئے اور ایک لکڑی کو کیچڑ میں کھونس رہے تھے اتنے میں ایک شخص نے دروازہ کھلوایا آپ نے فرمایا کھولدے اور اسکو جنت کی خوشخبری دے میں جو کھولنے گیا تو ابوبکر تھے میں نے دروازہ کھولا اور انکو جنت کی خوشخبری دی پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھلوایا آپ نے فرمایا کھولدے اور اسکو خوشخبری دے جنت کی میں گیا تو عمر تھے میں نے دروازہ کھولدیا اور انکو جنت کی خوشخبری دی پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھلوایا آپ بیٹھ گئے آپ نے فرمایا کھولدے اور اسکو جنت کی خوشخبری دے اور اوسپر ایک بلوے ہوگا میں گیا تو عثمان بن عفان تھے میں نے دروازہ کھولا اور انکو جنت کی خوشخبری دی اور بلوے کا ذکر کیا اونہوں نے کہا یا اللہ مجھکو صبر دے اور تو ہی مددگار ہے **فائدہ** اس حدیث میں ایک بڑا معجزہ ہے کہ جیسے آپ نے پیشتر سے خبر دی ویسا ہی ہوا حضرت عثمان پر بڑا بلوہ ہوا آخر اونہوں نے صبر کیا اور شہید ہوئے **عن** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَحْفَظَ الْبَابَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ ترجمہ ابوموسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور مجھے فرمایا تو دروازہ پر پہرہ دے پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری **عن** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهُ تَوَضَّاَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لَاَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَكُوْنَنَّ مَعَهٗ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَاَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا خَرَجَ وَجَّهَ هٰهُنَا قَالَ فَخَرَجْتُ عَلٰى اَثَرِهٖ اَسْاَلُ عَنْهُ حَتّٰى دَخَلَ بِئْرَ اَرِيْسٍ قَالَ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيْدٍ حَتّٰى قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهٗ وَتَوَضَّاَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلٰى بِئْرِ اَرِيْسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَاَكُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ قَالَ ثُمَّ ذَهَبْتُ

فقلت یا رسول اللہ ھذا ابوبکر یستاذن فقال ائذن لہ وبشرہ بالجنۃ قال فاقبلت حتی قلت لابی بکر ادخل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبشرک بالجنۃ قال فدخل ابوبکر فجلس عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ فی القف ودلی رجلیہ فی البئر کما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکشف عن ساقیہ ثم رجعت فجلست وقد ترکت اخی یتوضا ویلحقنی فقلت ان یرد اللہ بفلان یرید اخاہ خیرا یات بہ فاذا انسان یحرک الباب فقلت من ھذا فقال عمر بن الخطاب فقلت علی رسلک ثم جئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت علیہ وقلت ھذا عمر یستاذن فقال ائذن لہ وبشرہ بالجنۃ فجئت عمر فقلت اذن ویبشرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجنۃ قال فدخل فجلس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القف عن یسارہ ودلی رجلیہ فی البئر ثم رجعت فجلست فقلت ان یرد اللہ بفلان خیرا یعنی اخاہ یات بہ فجاء انسان فحرک الباب فقلت من ھذا فقال عثمان بن عفان فقلت علی رسلک قال وجئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال ائذن لہ وبشرہ بالجنۃ مع بلوی تصیبہ قال فجئت فقلت ادخل ویبشرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجنۃ مع بلوی تصیبک قال فدخل فوجد القف قد ملی فجلس وجاھھم من الشق الآخر قال شریک فقال سعید بن المسیب فاولتھا قبورھم

ترجمہ ابوموسی اشعری سے روایت ہے انہوں نے وضو کیا اپنے گھر مین پھر نکلے اور کہنے لگے مین ملازمت کرون گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آج کی دن اور ساتھ رہون گا آپکے وہ مسجد مین آئے اور پوچھا آپ کہان ہین لوگون نے کہا اس طرف گئے ہین ابوموسی بھی آپکے قدمون کے نشان پر پوچھتے ہوئے اسیطرف چلے یہانتک کہ بیرِ اریس پر پہنچے (بیرِ اریس ایک کنوان ہے مدینہ سے باہر) ابوموسی نے کہا مین دروازے پر بیٹھ گیا اور اسکا دروازہ لکڑی کا تھا یہانتک کہ آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا تب مین آپکے پاس گیا آپ کنوئے پر بیٹھے تھے اوس کے مینڈھ پر پنڈلیان کھولکر کنوئے مین لٹکائے ہوئے سو مین نے سلام کیا پھر مین لوٹا اور دروازے پر بیٹھا مین نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان رہونگا آج (یعنی دروازے پر رہونگا) اتنے مین ابوبکر صدیق آئے اور دروازہ ٹھونکا مین نے کہا کون ہے انہون نے کہا ابوبکر مین نے کہا ٹھیرو پھر مین گیا اور مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر آئے ہین اور اجازت

چاہتے ہین آپنے فرمایا انکو اجازت دی اور جنت کی خوشخبری دی مین آیا اور ابو بکر سے کہا اندر آؤ رسول الله
صلی الله علیہ وسلم تمکو جنت کی خوشخبری دیتے ہین ابو بکر آئے اور آپکے داہنی طرف بیٹھے کنوے کی منڈ
پر اور اپنی پاؤن لٹکا دیے کنوے مین جسطرح رسول الله صلی الله علیہ وسلم بیٹھے تھے اور پنڈلیان کہول
دین مین لوٹا اور دروازے پر بیٹھا اور مین اپنے بہائی کو وضو کرتا ہوا چہوڑکر آیا تہا وہ مجہسے ملنے والا تہا
مین نے (اپنے دل مین) کہا اگر خدا کو اوسکی بہتری منظور ہے تو اسکو بہی لاویگا ایک ہی ایکا ایک آدمی
نے دروازہ ہلایا مین نے کہا کون ہو انہون نے کہا عمر بن خطاب مین نے کہا ٹہیرو اور مین آیا رسول الله
صلے الله علیہ وسلم پاس اور سلام کیا اور عرض کیا عمر اجازت مانگتے ہین آپ نے فرمایا انکو اجازت دے
اور جنت کی خوشخبری دی مین عمر کے پاس آیا اور کہا اندر آؤ رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے تمکو جنت کی
بشارت دی ہے وہ اندر آئے اور آپ کی بائین طرف کنوے کے منڈ پر بیٹھے اور اپنے پاؤن کنوے مین
لٹکا دیے مین لوٹا اور بیٹھا اور کہا اگر خدا کو فلانے کی یعنے میرے بہائی کی بہلائی منظور ہے تو وہ
بہی آویگا ایک آدمی آیا اور دروازہ ہلایا مین نے کہا کون ہو اوس نے کہا عثمان بن عفان مین نے کہا ٹہیرو
اور مین رسول الله صلی الله علیہ وسلم پاس گیا اور بیان کیا اور آپنے فرمایا انکو اجازت دے اور جنت کی
خوشخبری دے مگر اسکے ساتھہ ایک آفت بہی ہے مین آیا اور مین نے کہا اندر آؤ اور رسول الله صلی الله
علیہ وسلم تمکو جنت کی خوشخبری دیتے ہین پر ایک آفت کے ساتھہ وہ آئے انہون نے دیکہا منڈ پر
جگہہ نہین رہی تو وہ اُن کے سامنے دوسری طرف بیٹھے شریک نے کہا سعید بن مسیب نے کہا مین نے اس
حدیث سے یہ نکالا کہ انکی قبرین بہی اسیطرح ہونگی ویسا ہی ہوا حضرت عثمان کو اس حجرہ مین جگہہ نہ
ملی تو آپ کے سامنے بقیع مین دفن ہوئے عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ خَرَجْتُ اُرِیْدُ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهٗ قَدْ سَلَكَ فِی الْاَمْوَالِ فَتَبِعْتُهٗ فَوَجَدْتُهٗ قَدْ دَخَلَ مَالًا فَجَلَسَ
فِی الْقُفِّ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِی الْبِئْرِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ حَسَّانَ
وَلَمْ یَذْكُرْ قَوْلَ سَعِیْدٍ فَاَوَّلْتُهَا قُبُوْرَهُمْ ترجمہ ابو موسی اشعری سے روایت ہے مین نکلا رسول
الله صلی الله علیہ وسلم کو ڈہونڈہنے کے لیے مین نے دیکہا آپ باغون کیطرف گئے ہین پہر مین نے آپ
کو ایک باغ مین پایا آپ کنوے کی منڈ پر بیٹھے اور پنڈلیان کہولدین اور انکو لٹکا دیا کنوے مین
اور بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری اس مین سعید کا قول مذکور نہین ہے عَنْ

ابی موسی الاشعری قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما الی حائط بالمدینۃ لحاجتہ
فخرجت فی اثرہ واقتص الحدیث بمعنی حدیث سلیمان بن بلال وذکر فی الحدیث قال ابن
المسیب فتاولت ذلک قبورہم اجتمعت ھھنا وانفرد عثمان ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

باب من فضائل علی بن ابی طالب حضرت علی کی بزرگی کا بیان

عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ
لا نبی بعدی قال سعید فاحببت ان اشافہ بھا سعدا فلقیت سعدا فحدثتہ بما
حدثنی بہ عامر فقال انا سمعتہ فقلت انت سمعتہ قال فوضع اصبعیہ علی اذنیہ فقال
نعم والا فاستکتا ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت
علی سے تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارون تھے حضرت موسی علیہ السلام پاس مگر میرے بعد کوئی نبی
نہین ہے سعید نے کہا مین نے چاہا کہ یہ حدیث خود سعد سے سن لون تو مین سعد سے ملا اور جو عامر نے
حدیث بیان کی تھی وہ انکو سنائی سعد نے کہا مین نے یہ حدیث سنی ہے مین نے کہا تم نے سنی ہے انہون
نے انگلیان اپنی دونو کانون پر رکھین اور کہا جو نہ سنی ہو تو میرے کان بہرے ہو جاوین **فائدہ**
اس حدیث مین بڑی فضیلت ہے حضرت علی کی کہ آپ کی امت مین انکو وہ مرتبہ ملا جو بنی اسرائیل مین ہارون
علیہ السلام کو تھا مگر فرق اتنا ہے کہ ہارون پیغمبر بھی تھے اور حضرت علی پیغمبر نہ تھے کیونکہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا تھے آپکے بعد کوئی نیا پیغمبر دنیا مین نہین آسکتا۔ ہارون حضرت موسی علیہ السلام
کے چچازاد بھائی تھے حضرت علی بھی آپکے چچازاد بھائی تھے اور یہ حدیث آپنے اسوقت فرمائی جب
آپ تبوک کی لڑائی پر جانے لگے اور حضرت علی کو مدینہ منورہ مین خلیفہ کر گئے انہون نے کہا آپ مجکو
عورتون اور بچون کے ساتھ چھوڑے جاتے ہین تب آپنے یہ حدیث فرمائی کہ تم خوش نہین ہوتے
کہ تمہارا حال ہارون کا سا ہے جب حضرت موسی علیہ السلام طور کو تشریف لیگئے تھے تو ہارون کو اپنا
خلیفہ بنا گئے تھے۔ اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ میری وفات کے بعد بھی تم ہی خلیفہ ہوگے کیونکہ
ہارون علیہ السلام حضرت موسی کی حیات مین انتقال کر چکے تھے اور ان کے بعد خلیفہ نہین ہوئے غرض
یہ کہ وجہ تشبیہ صرف ایک ہی کافی ہوتی ہے اور یہان دو وجہین موجود تھین ایک قرابت جیسے
ہارون کو موسی سے تھی دوسری خلافت اپنی قوم پر اب ساری باتون مین ہارون کی مثل ہونا ضرور

نہیں مگر جب حدیث میں یہ مذکور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو معلوم ہوا کہ اور باتوں میں ہارون کی مماثلت موجود ہے اور ہارون کی ایک صفت یہ بھی تھی کہ بعد حضرت موسی کے ساری بنی اسرائیل سے افضل تھے اور اس لحاظ سے حضرت علی کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر نکلتی ہے لیکن اس صورت میں بھی شیخین کے خلافت میں کوئی قدح نہیں ہوتا اس لیے کہ خلافت مفضول کی باوجود فاضل کے درست ہے خاص کر اس صورت میں جب ابوبکر صدیق کا خلافت کا متعدد احادیث میں اشارہ ہے اور اجماع کیا اس پر صحابہ کرام نے حتی کہ حضرت علی نے بھی چھہ ماہ کے بعد بیعت کی سراج الوہاج میں ہے کہ استدلال شیعہ کا اس حدیث سے مردود ہے کیونکہ خلافت اپنے گھر والوں میں بحالت حیات خلافت امت کو وفات کے بعد مقتضی نہیں اور قیاس ٹوٹ جاتا ہے حضرت ہارون کی موت سے حضرت موسی کے سامنے اور ہارون ایک امر خاص میں خلیفہ ہوئے تھے حضرت موسی کی زندگی میں یہ ایسا ہی حضرت علی کے لیے بھی سمجھنا چاہیے اور خلافت جزئیہ خصوصا اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لیے غیر کو دینا بہتر ہے اس صورت میں حدیث حجت ہے شیعہ پر نہ شیعہ کے لیے انتہی مختصرا **عن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْطَالِبٍ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِیْ فِی النِّسَآءِ وَ الصِّبْیَانِ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی عَلَیْهِمَا السَّلَامُ غَیْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو خلیفہ کیا (مدینہ میں) جب آپ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں آپ نے فرمایا تم خوش نہیں ہوتے اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا تھا موسی علیہ السلام کے پاس پر میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے **عن** شُعْبَةَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اَمَرَ مُعَاوِیَةُ ابْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا التُّرَابِ فَقَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ اَسُبَّهٗ لَاَنْ تَكُوْنَ لِیْ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَهٗ وَقَدْ خَلَّفَهٗ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَلَّفْتَنِیْ مَعَ النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ وَسَمِعْتُهٗ

يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ قَالَ
فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ
فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي **ترجمہ**
سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے سعد کو امیر کیا تو کہا تم کیوں برا نہیں کہتے
ابو تراب کو **فائدہ** ابو تراب کنیت ہے حضرت مرتضےٰ علی کی اس روایت سے معاویہ کی نسبت ایک قباحت
عائد ہوتی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قرابت اور حضرت علی کی فضیلت کا مطلق
خیال نہیں کیا **نووی** نے کہا اس میں ایک صحابی پر الزام آتا ہے اور اوس کی تاویل ضرور ہے اس
طرح سے کہ معاویہ نے سعد کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا بلکہ برا نہ کہنے کا سبب پوچھا گویا دریافت کیا کہ تم
برا کہنے سے کیوں پرہیز کرتے ہو اون کے ڈر سے یا دلیل شرعی سے پرہیز کرتے ہو تو ٹھیک کرتے ہو اور
جو اور کسی وجہ سے تو اسکا اور جواب ہے اور شاید سعد اوس گروہ میں ہوں جو حضرت علی کو برا کہتے ہوں اور
سعد نے برا نہ کہا اور اس سے انکار کیا ہو تو معاویہ نے اسکا سبب پوچھا اور شاید برا کہنے سے یہ مقصود
ہو کہ تم انکی خطاے اجتہادی کیوں نہیں بیان کرتے **ف** سعد نے کہا میں تین باتوں کیوجہ سے
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائیں حضرت علی کو برا نہیں کہوں گا اگر ان باتوں میں سے ایک بھی
مجھکو حاصل ہو تو وہ مجھے لال اونٹوں سے زیادہ پسند ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کسی
لڑائی پر جاتے وقت انکو مدینہ میں چھوڑ گئے انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے
ساتھ چھوڑ دیا آپ نے فرمایا تم اس بات سے رضی نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا ہارون
کا تھا موسی علیہ السلام کے پاس پر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میں نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ السلام سے آپ فرماتے تھے خیبر کے دن کل میں ایسے شخص کو نشان دونگا جو محبت رکھتا ہے اللہ
اور اسکے رسول سے اور اللہ اور اسکا رسول بھی محبت رکھتا ہے اس سے یہ سنکر ہم انتظار کرتے رہے آپ نے
فرمایا علی کو بلاؤ وہ آئے تو انکی آنکھیں دکھتی تھیں آپ نے انکی آنکھ میں تھوک دیا اور نشان اون کے
حوالے کیا پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی اون کے ہاتھ پر اور جب یہ آیت اوتری بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور
تم اپنے بیٹوں کو (یعنی آیت مباہلہ) تو آپ نے بلایا حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو پھر فرمایا یا اللہ

یہ بہی اسی میں عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے خوش نہیں ہو اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا موسی علیہ السلام کے پاس عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ فَتَسَاوَرْتُ لَهَا رَجَاءَ أَنْ أُدْعٰى لَهَا قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَقَالَ امْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ قَالَ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلٰى مَاذَا أُقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے دن البتہ میں یہ جھنڈا اوس شخص کو دونگا جو دوست رکھتا ہے اللہ تعالی اور اُسکے رسول کو فتح دیگا اللہ تعالی اوسکے ہاتھوں پر حضرت عمر نے کہا میں نے امارت کی آرزو کبھی نہیں کی مگر اوس دن پھر میں آپکے سامنے آیا اس امید سے کہ آپ بلاویں مجہکو اس کام کے لیے لیکن آپنے حضرت علی کو بلایا اور وہ جھنڈا اُنکو دیا اور فرمایا چلا جا اور اوس سے اودہر مت دیکھ اللہ تعالی تجہہ کو فتح دیگا پھر انہوں نے چپکے سے کچہ عرض کیا بعد اوسکے ٹھیرے اور کسی طرف نہیں دیکھا پھر چلاکر بولے یارسول اللہ کس بات پر میں لوگوں سے لڑوں آپنے فرمایا لڑ اون سے یہانتک کہ وہ گواہی دیں اس بات کی کہ کوئی برحق معبود نہیں سوا خدا کے اور بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں جب یہ گواہی دیں تو انہوں نے بچالیا تجہہ سے اپنی جان اور مال کو مگر کسی حق کے بدلے اور اُن کا حساب اللہ پر ہے عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللّٰهِ

صلى الله عليه وسلم في عينيه ودعا له فبرأ حتى كان لم يكن به وجع فاعطاه الراية فقال علي يا رسول الله اقاتلهم حتى يكونوا مثلنا قال انفذ على رسلك حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم الى الاسلام واخبرهم بما يجب عليهم من حق الله فيه فوالله لان يهدي الله بك رجلا واحدا خير لك من ان يكون لك حمر النعم ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے دن البتہ دونگا میں اس نشان کو اوس شخص کو جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالی فتح دیگا وہ چاہتا ہے اللہ اور اوسکے رسول کو اور اللہ تعالی اور رسول اوسکو چاہتے ہیں پھر رات بھر لوگ ذکر کرتے رہے کہ دیکھیں یہ نشان آپ کسکو دیتے ہیں جب صبح ہوئی تو سب کے سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور ہر ایک کو یہ امید تھی کہ نشان مجھکو ملیگا آپ نے فرمایا علی بن ابیطالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھیں دکھتی ہیں پھر انکو بلا بھیجا آپ نے اون کی آنکھوں میں تھوکا اور اون کیلیے دعا کی وہ بالکل اچھے ہو گئے گویا انکو کچھ شکوہ نہ تھا پھر آپنے انکو جھنڈا دیا حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اون سے لڑوں یہانتک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جاویں آپنے فرمایا آہستہ چلا جا یہانتک کہ اون کے میدان میں اوترے پھر انکو بلا اسلام کیطرف اور اون سے کہہ جو اللہ کا حق اون پر واجب ہے قسم خدا کی اگر اللہ تیری وجہ سے ایک شخص کو ہدایت کرے تو وہ بہتر ہے تیرے لیے سرخ اونٹوں سے عن سلمة بن الاكوع قال كان علي قد تخلف عن النبي صلى الله عليه وسلم في خيبر وكان رمدا فقال انا اتخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج علي فلحق بالنبي صلى الله عليه وسلم فلما كان مساء الليلة التي فتحها الله في صباحها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاعطين الراية او ليأخذن بالراية غدا رجل يحبه الله ورسوله او قال يحب الله ورسوله يفتح الله عليه فاذا نحن بعلي وما نرجوه فقالوا هذا علي فاعطاه رسول الله صلى الله عليه وسلم الراية ففتح الله عليه ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے حضرت علی پیچھے رہ گئے خیبر کے دن انکی آنکھیں دکھتی تھیں پھر اونہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہوں یہ کیسے ہو سکتا ہے اور نکلے اور مل گئے آپ سے جب وہ رات ہوئی جسکی صبح کو فتح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہ جھنڈا اوسکو دونگا کل یا یہ جھنڈا کل وہ شخص لیگا جسکو اللہ اور رسول چاہتے ہیں یا وہ اللہ اور رسول کو چاہتا ہے اللہ اوسکے ہاتھوں پر فتح دیگا پھر ایکبارگی ہمنے حضرت علی کو دیکھا کہ ہمیں امید نہ تھی کہ انکو جھنڈا ملیگا لوگوں

نے کہا یہ علی ہیں اور انہی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا دیا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی انکو

عن يزيد بن حيان قال انطلقت انا وحصين بن سبرة وعمر بن مسلم الى زيد بن ارقم فلما جلسنا اليه قال له حصين لقد لقيت يا زيد خيرا كثيرا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعت حديثه وغزوت معه وصليت خلفه لقد لقيت يا زيد خيرا كثيرا حدثنا يا زيد ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا ابن اخي والله لقد كبرت سني وقدم عهدي ونسيت بعض الذي كنت اعي من رسول الله صلى الله عليه وسلم فما حدثتكم فاقبلوه وما لا فلا تكلفونيه ثم قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فينا خطيبا بماء يدعى خما بين مكة والمدينة فحمد الله واثنى عليه ووعظ وذكر ثم قال اما بعد الا ايها الناس فانما انا بشر يوشك ان ياتي رسول ربي فاجيب وانا تارك فيكم ثقلين اولهما كتاب الله فيه الهدى والنور فخذوا بكتاب الله واستمسكوا به فحث على كتاب الله ورغب فيه ثم قال واهل بيتي اذكركم الله في اهل بيتي اذكركم الله في اهل بيتي فقال له حصين ومن اهل بيته يا زيد اليس نساؤه من اهل بيته قال نساؤه من اهل بيته ولكن اهل بيته من حرم الصدقة بعده قال ومن هم قال هم آل علي وآل عقيل وآل جعفر وآل عباس قال كل هؤلاء حرم الصدقة قال نعم **ترجمہ** یزید بن حیان سے روایت ہے میں اور حصین بن سبرہ اور عمر بن مسلم زید بن ارقم کے پاس گئے جب ہم اونکے پاس بیٹھے تو حصین نے کہا اے زید تم نے تو بڑی نیکی حاصل کی تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کی حدیث سنی آپ کے ساتھ جہاد کیا آپ کے پیچھے نماز پڑھی تم نے بہت ثواب کمایا ہمسے کچھ حدیث بیان کرو جو تم نے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زید نے کہا اے بھتیجے میرے میری عمر بہت بڑی ہوگئی اور مدت گذری اور بعض باتیں جنکو میں یاد رکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھول گیا تو میں جو بیان کروں اوسکو قبول کرو اور جو میں نہ بیان کروں اوس کے لیے مجھکو تکلیف مت دو پھر زید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے ہم لوگوں میں ایک پانی پر جسکو خم کہتے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں آپ نے اللہ کی حمد کی اور اوسکی تعریف بیان کی اور وعظ اور نصیحت کی پھر فرمایا بعد اوس کے اے لوگو میں آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا (موت کا فرشتہ) آوے اور میں قبول کروں میں تم میں دو بڑی بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں پہلی تو

کی کتاب اوس مین ہدایت ہی اور نور ہے تو اللہ کی کتاب کو تہامے رہو اور اوسکو مضبوط پکڑے رہو غرض آپنے
رغبت دلائی اللہ کی کتاب کیطرف پہر فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت ہین مین خدا یاد دلاتا ہون تمکو اپنے
اہل بیت کے باب مین حصین نے کہا اہل بیت آپکے کون ہین اے زید کیا آپ کی بی بیان اہل بیت نہین
ہین زید نے کہا بی بیان بہی اہل بیت مین داخل ہین لیکن اہلبیت وہ ہین جنپر زکوۃ حرام ہے حصین
نے کہا وہ کون لوگ ہین زید نے کہا وہ علی اور عقیل اور جعفر اور عباس کی اولاد ہین حصین نے کہا ان سب
پر صدقہ حرام ہے زید نے کہا ہان **فائدہ** یہ حدیث حضرت نے ہجرت کے نوین سال جب حجۃ الوداع
کرکے لوٹے فرمائی اوسکے بعد آپ کا انتقال ہوا۔ آپنے آخری وصیت تمام عرب کے قومون کے سامنے یہ
کی کہ قرآن پر جمے رہنا اوسی سے ہدایت لینا اوسپر عمل کرنا دوسرے میرے اہل بیت کا خیال رکہنا اون سے
محبت کرنا انکو ایذا نہ دینا اس نصیحت پر سوا اہلسنت اور جماعت کے کوئی فرقہ قائم نہین ہے خوارج
نے اہل بیت کو چہوڑ دیا اون کے دشمن ہوگئے روافض نے قرآن سے منہ موڑ لیا **عن** ابی حیان
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ
مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَاَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ
ہے کہ اللہ کی کتاب مین ہدایت ہی اور نور ہے جو اوسکو پکڑے رہیگا وہ ہدایت پر رہیگا اور جو اسکو چہوڑ دیگا
وہ گمراہ ہوجاویگا **عن** يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهٗ لَقَدْ رَاَيْتَ
خَيْرًا كَثِيْرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهٗ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ
حَدِيْثِ اَبِيْ حَيَّانَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا وَاِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ
حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ وَفِيْهِ فَقُلْنَا مَنْ اَهْلُ
بَيْتِهٖ نِسَاؤُهٗ قَالَ لَا وَايْمُ اللّٰهِ اِنَّ الْمَرْاَةَ تَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ
اِلٰى اَبِيْهَا وَقَوْمِهَا اَهْلُ بَيْتِهٖ اَصْلُهٗ وَعَصَبَتُهُ الَّذِيْنَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ **ترجمہ** یزید بن حیان
سے روایت ہی انہون نے کہا ہم زید بن ارقم کے پاس گئے اور ہمنے کہا تم نے بہت ثواب کمایا تمنے صحبت اوٹہائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکے پیچہے نماز پڑہی اور بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری اس
مین یہ ہی کہ آپنے فرمایا مین تم مین دو بہاری چیزین چہوڑے جاتا ہون ایک تو اللہ کی کتاب وہ اللہ کی رسی
ہے جو اوسکی پیروی کریگا ہدایت پر ہوگا اور جو اوسکو چہوڑ دیگا گمراہ ہوجاویگا۔ اس روایت مین

یہ ہر کہ ہمنے کہا اہل بیت کون لوگ ہین بی بیان آپ کی زید نے کہا نہین قسم خدا کی عورت ایک مدت تک مرد کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ اسکو طلاق دیدیتا ہے تو اپنے باپ اور قوم کیطرف چلی جاتی ہی اہل بیت آپکے دودھیال کے لوگ اور عصبہ ہین جنپر صدقہ حرام ہے آپکے بعد **ف** نووی نے کہا ہمارے نزدیک وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہین اون دونون پر صدقہ حرام ہے اور مالک کے نزدیک صرف بنی ہاشم ہین اور بعضون نے کہا بنو قصے اور بعضون نے کہا قریش۔ اس روایت مین جو بی بیون کو اہل بیت سی خارج کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل قریش اہلبیت نہین ہین ورنہ آپکی کئی بی بیان جیسے حضرت عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور سودہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہن قرشی تھین اور ایک روایت مین زید نے ازواج مطہرات کو اہلبیت مین داخل کیا اور دوسری روایت مین خارج ان دونون مین تطبیق اس طرح ہے کہ اہلبیت سی دو معنی مقصود ہین ایک وہ اہل بیت جو گھر مین رہتے ہین یعنے عیال جنکے اکرام اور احترام کا حکم ہے اون مین ازواج مطہرات بھی داخل ہین اور قرآن مین آیۃ تطہیر جو وارد ہی وہ اہل بیت اسی معنی مین وارد ہے اور قرینہ اوسکا یہ ہے کہ اس آیت کے اول اور آخر حضرت صلعم کے ازواج کا ذکر ہے اور انہی کے طرف خطاب ہی اور حضرت ابراہیم کی بی بی کی نسبت قرآن مین اہل بیت کا لفظ موجود ہے اور ایک معنی اہل بیت کا یہ ہی جنپر صدقہ حرام ہو اوس مین بی بیان داخل نہین ہین بلکہ وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہین یا صرف بنی ہاشم (نووی مع زیادۃ) **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

قَالَ اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ أَمَّا إِذْ أَبَيْتَ فَقُلْ لَعَنَ اللّٰهُ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سُمِّيَ أَبُو تُرَابٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ أَبَا التُّرَابِ قُمْ أَبَا التُّرَابِ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہی مدینہ مین ایک شخص مروان کی اولاد مین سے حاکم ہوا اوس نے سہل کو بلایا اور حکم دیا حضرت علی کو گالی دینے کا سہل نے انکار کیا وہ شخص بولا اگر تو گالی دینے سے انکار کرتا ہے تو کہہ لعنت ہو

اسکی ابو تراب پر سہل نے کہا حضرت علی کو کوئی نام ابو تراب سے زیادہ پسند نہ تہا اور وہ خوش ہوتے تہے اس نام
کے ساتہہ پکارنے سے وہ شخص بولا اسکا قصہ بیان کرو انکا نام ابو تراب کیون ہوا سہل نے کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا کے گہر تشریف لائے تو حضرت علی کو گہر مین نہ پایا آپنے پوچہا تیرے
چچا کا بیٹا کہان ہے وہ بولین مجہہ مین اور اون مین کچہہ باتین ہوئین وہ غصہ ہوکر چلے گئے اور یہان نہین
سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا دیکہو حضرت علی کہان ہین وہ آیا اور بولا یا رسول اللہ
علی مسجد مین سو رہے ہین آپ علی کے پاس تشریف لیگئے وہ لیٹے ہوئے تہے اور چادر اون کے پہلو پر سے الگ ہوگئی
تہی اور مٹی لگ گئی تہی (اون کے بدن سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مٹی پونچہنا شروع کی اور
فرمانے لگے اوٹہ اے ابو تراب اوٹہہ اے ابو تراب **فائدہ** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا نام ابو تراب رکہا
اسوجہ سے انکو یہ نام نہایت پسند تہا اسحدیث سے حضرت علی کی بڑی فضیلت نکلی اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ مسجد مین
سونا جائز ہے اور جو شخص خفا ہو گیا ہو اوسکو ملانا اور اسکے پاس جانا مستحب ہے **باب** فی فضل سعد
ابن ابی وقاص سعد بن ابی وقاص کی فضیلت کا بیان **عن** عائشۃ قالت ارق رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فقال لیت رجلا صالحا من اصحابی یحرسنی اللیلۃ قالت
وسمعنا صوت السلاح فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا قال سعد بن ابی وقاص
یا رسول اللہ جئت احرسک قالت عائشۃ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی سمعت
غطیطہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکہہ کہل گئی اور
نیند اچاٹ ہو گئی آپنے فرمایا کاش میرے اصحاب مین سے کوئی نیک بخت شخص رات بہر میری حفاظت
کرے حضرت عائشہ نے کہا اتنے مین ہمکو ہتیارون کی آواز معلوم ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پوچہا کون ہے آواز آئی سعد بیٹا ابو وقاص کا یا رسول اللہ مین حاضر ہوا ہون آپ پاس پہرہ دینے کے
لیے حضرت عائشہ نے کہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہانتک کہ مینے آپ کے خراٹے کی آواز
سنی **عن** عائشۃ قالت سہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدمہ المدینۃ لیلۃ فقال
لیت رجلا صالحا من اصحابی یحرسنی اللیلۃ قالت فبینا نحن کذلک سمعنا خشخشۃ سلاح
فقال من ھذا قال سعد بن ابی وقاص فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جاء بک
فقال وقع فی نفسی خوف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت احرسہ فدعا لہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ثم نام وفی روایۃ ابن رمح فقلنا من ھذا ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے پوچھا تم کیوں آئے وہ بولے مجھے ڈر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو میں آیا
آپ کی حفاظت کرنے کو آپ نے اون کے لیے دعا کی پھر سو رہے عن عائشۃ ارق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ذات لیلۃ بمثل حدیث سلیمان بن بلال ترجمہ وہی جو گذرا عن علی یقول ما جمع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ لاحد غیر سعد بن مالک فانہ جعل یقول
لہ یوم احد ارم فداک ابی وامی ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
ماں باپ کو کسی کے لیے جمع نہیں کیا (یعنی یوں نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں) مگر سعد بن مالک
(یعنی سعد بن ابی وقاص) کے لیے آپ نے احد کے دن اون سے فرمایا تیر مار اے سعد فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے
عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن سعد بن
ابی وقاص قال لقد جمع لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ یوم احد ترجمہ سعد
بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا اپنے ماں باپ کو میرے لیے احد کے دن
عن یحیی بن سعید بھذا الاسناد ترجمہ وہی جو گذرا عن سعد ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم جمع لہ ابویہ یوم احد قال کان رجل من المشرکین قد احرق المسلمین
فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارم فداک ابی وامی قال فنزعت لہ بسہم لیس فیہ
نصل فاصبت جنبہ فسقط وانکشفت عورتہ فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی نظرت الی نواجذہ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے
دن اون کے لیے جمع کیا اپنے ماں باپ کو سعد نے کہا ایک شخص تھا مشرکوں میں سے جس نے جلا دیا تھا
مسلمانوں کو (یعنی بہت مسلمانوں کو قتل کیا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیر مار اے سعد
فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے میں نے اوس کے لیے ایک تیر نکالا جس میں پیکان نہ تھا وہ اوسکی پسلی
میں لگا اور گرا اور اوسکی شرمگاہ کھل گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دیکھکر ہنسے یہاں تک کہ میں نے
آپ کی کچلیوں کو دیکھا عن مصعب بن سعد عن ابیہ انہ نزلت فیہ آیات من القرآن
قال حلفت ام سعد ان لا تکلمہ ابدا حتی یکفر بدینہ ولا تاکل ولا تشرب قالت
زعمت ان اللہ وصاک بوالدیک فانا امک وانا امرک بھذا قال مکثت ثلثا حتی

غُشِیَ عَلَیْهَا مِنَ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنٌ لَهَا یُقَالُ لَهُ عُمَارَةُ فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلٰی سَعْدٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ هٰذِهِ الْاٰیَةَ
وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا
قَالَ وَاَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَنِیْمَةً عَظِیْمَةً فَاِذَا فِیْهَا سَیْفٌ فَاَخَذْتُهٗ فَاَتَیْتُ بِهٖ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَفِّلْنِیْ هٰذَا السَّیْفَ فَاَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ حَالَهٗ فَقَالَ
رُدَّهٗ مِنْ حَیْثُ اَخَذْتَهٗ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰی اَرَدْتُ اَنْ اُلْقِیَهٗ فِی الْقَبَضِ لَامَتْنِیْ نَفْسِیْ فَرَجَعْتُ
اِلَیْهِ فَقُلْتُ اَعْطِنِیْهِ قَالَ فَشَدَّ لِیْ صَوْتَهٗ رُدَّهٗ مِنْ حَیْثُ اَخَذْتَهٗ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ
وَجَلَّ یَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قَالَ وَمَرِضْتُ فَاَرْسَلْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَانِیْ
فَقُلْتُ دَعْنِیْ اَقْسِمْ مَالِیْ حَیْثُ شِئْتُ قَالَ فَاَبٰی قُلْتُ فَالنِّصْفُ قَالَ فَاَبٰی قُلْتُ فَالثُّلُثُ
فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا قَالَ وَاَتَیْتُ عَلٰی نَفَرٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِیْنَ فَقَالُوْا تَعَالَ
نُطْعِمْكَ وَنَسْقِیْكَ خَمْرًا وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ قَالَ فَاَتَیْتُهُمْ فِیْ حَشٍّ وَالْحَشُّ
الْبُسْتَانُ فَاِذَا رَأْسُ جَزُوْرٍ مَشْوِیٌّ عِنْدَهُمْ وَزِقٌّ مِّنْ خَمْرٍ قَالَ فَاَكَلْتُ وَشَرِبْتُ مَعَهُمْ
قَالَ فَذَكَرْتُ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِیْنَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ الْمُهَاجِرُوْنَ خَیْرٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ
قَالَ فَاَخَذَ رَجُلٌ اَحَدَ لَحْیَیِ الرَّاْسِ فَضَرَبَنِیْ بِهٖ فَجَرَحَ بِاَنْفِیْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِیَّ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ شَاْنَ الْخَمْرِ اِنَّمَا الْخَمْرُ
وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے
اونہون نے سنا اپنے باپ سے کہ اونکے باب مین قرآن کی کئی آیتین اوترین اون کی مان نے قسم کہائی تہی کہ
اون سے کبہی بات نہ کرے گی جب تک وہ اپنا دین (یعنے اسلام کا دین) نہ چہوڑین گے نہ کہاوے گی نہ پیوے گی
وہ کہنے لگی اللہ تعالے نے تجہے حکم دیا ہے مان باپ کی اطاعت کرنیکا اور مین تیری مان ہون تجہکو حکم
کرتی ہون اس بات کا پہر تین دن تک یون ہی رہی کچہ کہایا نہ پیا یہانتک کہ اسکو غش آگیا آخر ایک
بیٹا اسکا جسکا نام عمارہ تہا کہڑا ہوا اور اسکو پانی پلایا وہ بد دعا کرنے لگی سعد کے لیے تب اللہ تعالے
نے یہ آیت اتاری اور ہمنے حکم دیا آدمی کو اپنے مان باپ کے ساتہ نیکی کرنے کا لیکن وہ اگر زور ڈالین
تجہپر کہ شریک کرے تو میرے ساتہ اس چیز کو جسکا تجہے علم نہین تو مت مان انکی بات (یعنے شرک
مت کر) اور رہ اون کے ساتہ دنیا مین دستور کے موافق اور ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو بہت سا غنیمت کا مال ہاتھ آیا اور اس میں ایک تلوار بھی تھی وہ میں نے لے لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا میں نے عرض کیا یہ تلوار مجھکو انعام دیدیجیے اور میرا حال آپ جانتے ہیں آپ نے فرمایا اسکو وہیں رکھدے جہاں سے تو نے اٹھائی ہے میں گیا اور میں نے قصد کیا کہ پھر اسکو گدام میں ڈالدوں لیکن میرے دل نے مجھے ملامت کی اور میں پھر آپ پاس لوٹا میں نے عرض کیا کہ یہ تلوار مجھکو دے دیجیے آپ نے سختی سے فرمایا رکھدے اسی جگہ جہان سے تو نے اٹھائی ہے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری تجھسے پوچھتے ہیں لوٹ کی چیزونکو سعد نے کہا میں بیمار ہوا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا آپ تشریف لائے میں نے کہا مجھکو اجازت دیجیے میں اپنے مال کو بانٹ دوں جسکو چاہوں آپ نے نہ مانا میں نے کہا اچھا آدھا مال بانٹ دوں آپ نے نہ مانا میں نے کہا اچھا تہائی مال بانٹ دوں آپ چپ ہو رہے پھر یہی حکم ہوا کہ تہائی مال تک بانٹنا درست ہے سعد نے کہا ایک بار میں انصار اور مہاجرین کے کچھ لوگوں پاس گیا انہوں نے کہا آؤ ہم تمکو کھانا کھلائیں گے اور شراب پلائیں گے اسوقت تک شراب حرام نہیں ہوا تھا میں اون کے پاس گیا ایک باغ میں وہاں ایک اونٹ کے سر کا گوشت بھونا گیا تھا اور شراب کی ایک مشک رکھی تھی میں نے گوشت کھایا اور شراب پیا اون کے ساتھ وہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا میں نے کہا مہاجرین انصار سے بہتر ہیں ایک شخص نے سری کا ایک ٹکڑا لیا اور مجھے مارا میرے ناک میں زخم لگا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری شراب اور جوا اور تھان اور پانسے یہ سب نجاست ہیں شیطان کے کام ہیں **عن** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ أُنْزِلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ فَكَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُطْعِمُوهَا شَجَرُوا فَاهَا بِعَصًا ثُمَّ أَوْجَرُوهَا وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَضَرَبَ بِهِ أَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهُ فَكَانَ أَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُورًا **ترجمہ** سعد نے کہا میرے باب میں چار آیتیں اتریں پھر بیان کیا حدیث کو اسیطرح جیسے اوپر گذری شعبہ نے زیادہ کیا کہ سعد نے کہا آخر لوگ جب میری ماں کو کھانا کھلانا چاہتے تو اسکا منہ ایک لکڑی سے کھولتے پھر کھانا اون کے منہ میں ڈالتے اس روایت میں یہ ہے کہ سعد کے ناک پر مارا اور انکی ناک چر گئی پھر انکی ناک ہمیشہ چری رہی **عن** سَعْدٍ فِيَّ نَزَلَتْ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي سِتَّةٍ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ قَالُوا لَهُ تُدْنِي هَؤُلَاءِ **ترجمہ** سعد سے روایت ہے یہ آیت مت دور کر اون لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے مالک کو صبح اور شام چھ آدمیوں کے باب میں اوتری اون میں میں تھا اور عبد اللہ بن

سعد وہی تھے مشرک کہتے تھے آپ ان لوگوں کو اپنے نزدیک مت کیجیے عن سعد قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ نفر فقال المشرکون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اطرد هؤلاء لا یجترؤن علینا قال وکنت انا وابن مسعود ورجل من هذیل وبلال ورجلان لست اسمیهما فوقع فی نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شاء اللہ ان یقع فحدث نفسہ فانزل اللہ عز وجل ولا تطرد الذین یدعون ربهم بالغداة والعشی یریدون وجهه ترجمہ سعد سے روایت ہے ہم چھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مشرکوں نے کہا آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے ہانک دیجیے یہ جرأت نہ کریں گے ہم پر ان لوگوں میں میں تھا ابن مسعود تھے اور ایک شخص ہذیل کا تھا اور بلال اور دو شخص اور تھے جنکا میں نام نہیں لیتا آپ کے دل میں جو اللہ نے چاہا وہ آیا آپ نے دل ہی دل میں باتیں کیں تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری مت ہانکو ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام اور چاہتے ہیں اوسکی رضامندی عن ابی عثمان قال لم یبق مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض تلک الایام التی قاتل فیهن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر طلحة وسعد عن حدیثهما ترجمہ ابو عثمان سے روایت ہے ان دنوں میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑتے تھے کافروں سے بعض دن کوئی آپ کے ساتھ نہ رہا سوا طلحہ اور سعد کے

باب من فضائل طلحة والزبیر

حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہما کی فضیلت عن جابر بن عبد اللہ قال سمعته یقول ندب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس یوم الخندق فانتدب الزبیر ثم ندبهم فانتدب الزبیر ثم ندبهم فانتدب الزبیر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی حواری وحواری الزبیر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی زبیر نے جواب دیا کہ حاضر اور مستعد ہوں پھر آپ نے بلایا تو زبیر ہی نے جواب دیا پھر آپ نے بلایا تو زبیر ہی نے جواب دیا آخر آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک خاص مصاحب ہوتا ہے اور میرا خاص مصاحب زبیر ہے عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث ابن عیینة ترجمہ وہی جو گذرا عن عبد اللہ بن الزبیر قال کنت انا وعمر بن ابی سلمة یوم الخندق مع النسوة فی اطم حسان فکان یطاطئ لی مرة فانظر واطاطئ له مرة فینظر فکنت اعرف ابی اذا مر علی فرسه فی السلاح الی بنی قریظة قال

اَخبرنِی عبدُ اللهِ بنُ عُروۃَ عن عبدِ اللهِ بنِ الزُّبیرِ قالَ فذکرتُ ذٰلکَ لِاَبِی فقالَ ورَأیتنِی یا بُنیَّ قُلتُ نعم قالَ اَما واللهِ لقد جمعَ لِی رسولُ اللهِ صلی اللهُ علیہِ وسلم یومئذٍ اَبویہِ فقالَ فِداکَ اَبِی واُمِّی ترجمہ عبد اسد بن زبیر سے روایت ہے مین اور عمر بن ابی سلمہ خندق کے دن عورتون کے ساتھ تھے حسان بن ثابت کے قلعہ مین تو کبھی وہ جہک جاتا میرے لیے مین دیکھتا اور کبھی مین جہک جاتا اوس کے لیے وہ دیکھتا مین اپنے باپ کو پہچان لیتا جب وہ گھوڑے پر نکلتے ہتیار باندھے ہوئے بنی قریظہ کیطرف پہر مین نے یہ ذکر کیا اپنے باپ سے اونہون نے کہا بیٹا تو نے مجھے دیکھا تھا مین نے کہا ہان انہون نے کہا قسم خدا کی اوسدن رسول اسد صلے اسد علیہ وسلم نے میرے لیے جمع کر دیا اپنے مان باپ کو اور فرمایا فدا ہون تجھپر مان باپ میرے عن عبدِ اللهِ بنِ الزُّبیرِ قالَ لمّا کانَ یومُ الخندقِ کُنتُ اَنا وعُمرُ بنُ اَبِی سلمۃَ فِی الاُطُمِ الَّذِی فیہِ النِّسوۃُ یعنِی نِسوۃَ النَّبِیِّ صلی اللهُ علیہِ وسلم وساقَ الحدیثَ بِمعنی حدیثِ ابنِ مُسہرٍ فِی ھٰذا الاِسنادِ ولم یذکُر عبدَ اللهِ بنَ عُروۃَ فِی الحدیثِ ولٰکن اَدرجَ القِصّۃَ فِی حدیثِ ہشامٍ عن اَبیہِ عنِ ابنِ الزُّبیرِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن اَبِی ہُریرۃَ اَنَّ رسولَ اللهِ صلی اللهُ علیہِ وسلم کانَ علٰی حِراءٍ ہُو واَبُو بکرٍ وعُمرُ وعلِیٌّ وعُثمانُ وطلحۃُ والزُّبیرُ فتحرّکتِ الصّخرۃُ فقالَ رسولُ اللهِ صلی اللهُ علیہِ وسلم اِہدأ فما علیکَ اِلّا نبِیٌّ اَو صِدِّیقٌ اَو شہیدٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم حرا پہاڑ پر تھے اور آپ کے ساتھ ابو بکر اور عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر تھے اوسکا پتھر ہلا رسول اسد صلے اسد علیہ وسلم نے فرمایا تہم جا اے حرا تیرے اوپر کوئی نہین ہے مگر نبی یا صدیق یا شہید (نبی حضرت صلی اسد علیہ وسلم تھے اور صدیق ابو بکر باقی سب شہید ہین ظلم سے مارے گئے یہانتک کہ طلحہ اور زبیر بھی) عن اَبِی ہُریرۃَ اَنَّ رسولَ اللهِ صلی اللهُ علیہِ وسلم کانَ علٰی جبلِ حِراءٍ فتحرّکَ فقالَ رسولُ اللهِ صلی اللهُ علیہِ وسلم اُسکُن حِراءُ فما علیکَ اِلّا نبِیٌّ اَو صِدِّیقٌ اَو شہیدٌ وعلیہِ النَّبِیُّ صلی اللهُ علیہِ وسلم واَبُو بکرٍ وعُمرُ وعُثمانُ وعلِیٌّ وطلحۃُ والزُّبیرُ وسعدُ بنُ اَبِی وقّاصٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ہشامٍ عن اَبیہِ قالَ قالت لِی عائشۃُ اَبواکَ واللهِ مِنَ الَّذِینَ استجابُوا لِلّٰہِ والرَّسولِ مِن بعدِ ما اَصابہُمُ القرحُ ترجمہ حضرت عائشہ نے عروہ بن زبیر سے کہا اسد کی قسم تمہارے دونون باپ (یعنے زبیر اور ابو بکر) ان لوگون

مین ہے تیے جنکا ذکر اس آیت مین ہی اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَہُمُ الْقَرْحُ یعنے جن لوگون نے طاعت کی اللہ اور اُسکے رسول کی زخمی ہونے پر بہی (ابوبکر عروہ کے باپ نہ تہے نانا تہے نانا کو بہی باپ کہتے ہین) عَنْ ہِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ یَعْنِیْ اَبَا بَکْرٍ وَّالزُّبَیْرَ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین دونون باپ کا بیان ہے یعنی ابوبکر اور زبیر رضی اللہ تعالی عنہما عَنْ عُرْوَۃَ قَالَ قَالَتْ لِیْ عَائِشَۃُ کَانَ اَبَوَاکَ مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَہُمُ الْقَرْحُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ ابوعبیدہ بن جراح کی فضیلت

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنًا وَاِنَّ اَمِیْنَنَا اَیَّتُہَا الْاُمَّۃُ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن الجراح ہین (اگرچہ اور صحابہ بہی امین تہے پر ابوعبیدہ اون سے ممتاز تہے) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَہْلَ الْیَمَنِ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا یُعَلِّمْنَا السُّنَّۃَ وَالْاِسْلَامَ قَالَ فَاَخَذَ بِیَدِ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ فَقَالَ ہٰذَا اَمِیْنُ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ کچہ یمن کے لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک مین حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ساتہ ایک ایسا آدمی بہیجیے جو ہمکو حدیث اور اسلام سکہاوے تو آپنے ابوعبیدہ کا ہاتہ پکڑا اور فرمایا یہ اس امت کا امانت دار ہے عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ جَاءَ اَہْلُ نَجْرَانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ابْعَثْ اِلَیْنَا رَجُلًا اَمِیْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْکُمْ رَجُلًا اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَہَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَیْدَۃَ بْنَ الْجَرَّاحِ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے نجران کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہمارے پاس ایک امانت دار شخص کو بہیجیے آپنے فرمایا مین تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو بہیجتا ہون وہ بیشک امانت دار ہے بیشک امانت دار ہے راوی نے کہا لوگ منتظر رہے کہ کسکو بہیجتے ہین آپ نے ابوعبیدہ بن الجراح کو بہیجا عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی فضیلت کا بیان

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لِحَسَنٍ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحْبِبْ مَنْ یُّحِبُّہٗ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام حسن علیہ السلام کے لیے یا اللہ میں اسکو چاہتا ہوں یعنے اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی محبت رکھ اُس سے اور محبت کر اس سے جو محبت کرے اس سے **فائدہ** یعنے امام حسن علیہ السلام سے جو کوئی محبت کرے اُس سے بھی تو محبت کر سبحان اللہ اہلبیت کی محبت ایسی عمدہ چیز ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی اللہ جل جلالہ کا محبوب بن جاتا ہے یا اللہ تو ہمکو قائم رکھ اہلبیت رضی اللہ تعالی عنہم کی محبت پر اور مار اون کی محبت پر اور حشر کر اون کی محبت پر۔ ہر چند مومن کو سوا اللہ تعالی کے کسی کی محبت نہ چاہیے پر اللہ کے رسول کی اور رسول کے اہلبیت کی اور صحابہ کرام کی محبت درحقیقت اللہ کی محبت ہے تو اللہ سے محبت بالذات ہے اور اوروں سے بواسطہ **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَۃٍ مِّنَ النَّھَارِ لَا یُکَلِّمُنِیْ وَلَا اُکَلِّمُہٗ حَتّٰی جَاءَ سُوْقَ بَنِیْ قَیْنُقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتّٰی خِبَاءَ فَاطِمَۃَ فَقَالَ اَثَمَّ لُکَعُ اَثَمَّ لُکَعُ یَعْنِیْ حَسَنًا فَظَنَنَّا اَنَّہٗ اِنَّمَا تَحْبِسُہٗ اُمُّہٗ لِاَنْ تَغْسِلَہٗ وَتُلْبِسَہٗ سِخَابًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَاءَ یَسْعٰی حَتَّی اعْتَنَقَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا صَاحِبَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا دن کو ایک وقت نہ آپ مجھ سے بات کرتے تھے نہ میں آپ سے بات کرتا تھا (یعنے خاموش چلے جاتے تھے) یہانتک کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے پھر آپ لوٹے اور حضرت فاطمہ زہرا کے گھر آئے اور پوچھا بچہ ہے بچہ ہے یعنے امام حسن علیہ السلام کو ہم سمجھے کہ اون کی ماں نے اونکو روک رکھا ہے نہلانے دہلانے اور خوشبو کا ہار پہنانے کے لیے لیکن تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امام حسن علیہ السلام) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ اور محبت رکھ اس شخص سے جو اس سے محبت رکھے **عن** البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَاَیْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے میں نے امام حسن علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے پر دیکھا اور آپ فرماتے تھے یا اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ

عن البَرَاءِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس

أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ حَتَّى أَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ **ترجمہ** ایاس نے اپنے باپ (سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ) سے سُنا اونہوں نے کہا میں نے اوس سفید خچر کو کھینچا جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سوار تھے یہانتک کہ انکو لے گیا حجرہ نبوی تک ایک سامنے دوسرا آپکے آگے تھے اور ایک پیچھے **عَنْ عَائِشَةَ** خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نکلے اور آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جسپر کجاووں کی صورتیں یا ہانڈیوں کی صورتیں بنی ہوئی تھیں کالے بالوں کی اتنے میں امام حسن علیہ السلام آئے آپنے انکو اس چادر کے اندر کر لیا پھر امام حسین آئے انکو بھی اندر کر لیا بعد اوس کے فرمایا إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا یعنے اللہ تعالیٰ جل جلالہ چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے ناپاکی کو اور پاک کرے تم کو اے گھر والو **ف** یہ آیت تطہیر ہے اس کے اول اور آخر ازواج مطہرات کا بیان ہے اور اون کیطرف خطاب ہے اس آیت کے بعد یہ ہے وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ عطف کی ساتھ جو صریح ہے ازواج کے ساتھ خطاب کرنے میں اس صورت میں یہاں اہل بیت سے خاص ازواج مراد تھے پر آپنے اون لوگوں کو بھی شریک کر لیا تاکہ پاکی میں وہ بھی شامل ہوجاویں اور یہ قول کہ آیت تطہیر اُن ہی لوگوں سے خاص ہے اور ازواج مطہرات اوس میں داخل نہیں ہیں سیاق و سباق قرآنی سے بعید معلوم ہوتا ہے اور اس میں زیادہ گفتگو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ امر بہرحال ثابت کہ امام حسن اور امام حسین اور علی اور فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالیٰ عنہم آیت تطہیر میں داخل ہیں

باب مِنْ فَضَائِلِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَابْنِهِ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کی فضیلت کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے یہانتک کہ یہ

نے انکو متبنے کیا تہا) یہانتک کہ قرآن مین اوترا پکارو انکو اون کے باپون کیطرف نسبت کرکے یہ اچہا
ہے اللہ کے نزدیک **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ بَعَثَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَّاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِيْ
اِمْرَتِهٖ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمْرَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ
فِيْ اِمْرَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمْرَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ
اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بہیجا اور اُسکا سردار اسامہ بن زید کو کیا لوگون نے اوسکی سرداری پر طعن کیا
(کہ ایک نوجوان شخص کو بڑے بڑے مہاجرین اور انصار کا آپنے افسر کیا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہڑے ہوئے اور فرمایا اگر تم طعنہ کرتے ہو اُسامہ کی سرداری مین تو البتہ تم طعنہ کرچکے ہو اوس کے باپ کی
سرداری مین اس سے پہلے اور قسم خدا کی اُسکا باپ سرداری کے لائق تہا اور سب لوگون مین وہ مجہہ زیادہ
پیارا تہا اور اب اُسامہ اوس کے بعد سب لوگون مین مجہے پیارا ہے **ف** پہلے آپنے زید کو لشکر کا
سردار کرکے بہیجا تہا وہ شام مین شہید ہوئے اس لیے حضرت نے دوبارہ لشکرکشی کی اور سرداری انکی
بیٹے کو دی تاکہ انکو باپ کا رنج کم ہو دوسرے یہ کہ وہ بہ نسبت اورون کے لڑائی مین زیادہ کوشش
کرینگے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرداری اور حکومت مین بڑا امر لیاقت ہے اگر لیاقت نہ ہو تو
قدامت اور سن بیکار ہے **عن** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ
عَلَى الْمِنْبَرِ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهٖ يُرِيْدُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلِهٖ
وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لَهَا وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَاَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَهَا لَخَلِيْقٌ
يُرِيْدُ اُسَامَةَ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَاَحَبَّهُمْ اِلَيَّ مِنْ بَعْدِهٖ فَاُوْصِيْكُمْ بِهٖ فَاِنَّهٗ مِنْ صَالِحِيْكُمْ
ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے تو مین وصیت کرتا ہون اُسامہ کے ساتہہ سلوک کرنے کی وہ تم مین
نیک بخت لوگون مین سے ہے **باب** فِيْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا عبداللہ بن جعفر بن ابیطالب کی فضیلت کا بیان **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِابْنِ الزُّبَيْرِ اَتَذْكُرُ اِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَا وَاَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ **ترجمہ** عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت

ہے عبد اللہ بن جعفر نے عبد اللہ بن زبیر سے کہا تم کو یاد ہے جب ہم اور تم اور ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے تو آپ نے ہمکو سوار کر لیا اور تمکو چھوڑ دیا (اس لیے کہ سواری پر زیادہ جگہہ نہ ہوگی) عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الشَّھِیْدِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّةَ وَاِسْنَادِہٖ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّیَ بِصِبْیَانِ اَھْلِ بَیْتِہٖ قَالَ وَاِنَّہٗ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِیْ اِلَیْہِ فَحَمَلَنِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ ثُمَّ جِیْئَ بِاَحَدِ ابْنَیْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَہٗ خَلْفَہٗ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِیْنَةَ ثَلَاثَةً عَلٰی دَابَّةٍ وَّاحِدَةٍ ترجمہ عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو گھر کے بچے آپ کو جا کر ملتے ایکبار آپ سفر سے آئے اور میں آگے گیا آپ سے ملنے کے لیے آپ نے مجھکو اپنے سامنے بٹھا لیا پھر حضرت فاطمہ زہرا کی ایک صاحبزادی آئی آپ نے انکو اپنے پیچھے بٹھا لیا پھر ہم تینوں ایک ہی جانور پر بیٹھے ہوئے مدینہ میں آئے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّیَ بِنَا قَالَ فَتُلُقِّیَ بِیْ وَبِالْحَسَنِ اَوْ بِالْحُسَیْنِ قَالَ فَحَمَلَ اَحَدَنَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَالْاٰخَرَ خَلْفَہٗ حَتّٰی دَخَلْنَا الْمَدِیْنَةَ ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم لوگوں سے ملتے ایک بار مجھ سے ملے اور حسن یا حسین رضی اللہ تعالی عنہما سے تو آپ نے ہم میں سے ایک کو سامنے بٹھایا اور ایک کو پیچھے یہانتک کہ مدینہ میں آئے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ خَلْفَہٗ فَاَسَرَّ اِلَیَّ حَدِیْثًا لَا اُحَدِّثُ بِہٖ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور چپکے سے ایک بات فرمائی جس کو میں کسی سے بیان نہ کرونگا

باب فَضَائِلِ خَدِیْجَةَ حضرت خدیجہ کی فضیلت

عَنْ عَلِیٍّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَائِھَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَائِھَا خَدِیْجَةُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ قَالَ اَبُوْ کُرَیْبٍ وَاَشَارَ وَکِیْعٌ اِلَی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے آسمان اور زمین کے اندر جتنی عورتیں ہیں سب میں مریم بنت عمران افضل ہیں اور آسمان اور زمین کے اندر جتنی عورتیں ہیں

سب مین خدیجہ بنت خویلد افضل ہین **ف** یعنی ہر ایک اپنے زمانہ مین سب عورتون سے افضل ہے اب رہا یہ امر کہ اون دونون مین کون افضل ہے اوسکو بیان نہین کیا

عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء غیر مریم بنت عمران و آسیۃ امراۃ فرعون وان فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون مین بہت کامل ہوئے لیکن عورتون مین کوئی کامل نہین ہوئی سوا مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی عورت کے **ف** اس حدیث سے بعضون نے استدلال کیا ہے کہ یہ دونو عورتین نبی تہین لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ نبی نہ تہین بلکہ ولی تہین اور منقول ہے اجماع اسپر کہ عورتین نبی نہین ہوتین **ف** اور عائشہ کی فضیلت اور عورتون پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت اور کہانون پر نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ حضرت عائشہ حضرت مریم اور آسیہ سے افضل ہین کیونکہ احتمال ہے کہ مراد فضیلت سے اس امت کی عورتون پر ہو

عن ابی ہریرۃ قال اتی جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ہذہ خدیجۃ قد اتتک معہا اناء فیہ ادام او طعام او شراب فاذا ہی اتتک فاقرا علیہا السلام من ربہا و منی و بشرہا ببیت فی الجنۃ من قصب لا صخب فیہ ولا نصب قال ابو بکر بن ابی شیبۃ فی روایتہ عن ابی ہریرۃ لم یقل سمعت ولم یقل فی الحدیث و منی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ خدیجہ ہین آپ پاس آتین ہین ایک برتن لیکر جس مین سالن ہے یا کہانا ہے یا شربت ہے پہر وہ جب آوین تو آپ انکو سلام کہیے اون کے پروردگار کیطرف سے اور میری طرف سے اور انکو خوشخبری دیجیے ایک گہر کی جنت مین جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے نہ اوس مین غل ہے نہ کوئی تکلیف ہے

عن اسمعیل قال قلت لعبد اللہ بن ابی اوفی اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر خدیجۃ ببیت فی الجنۃ قال نعم بشرہا ببیت فی الجنۃ من قصب لا صخب فیہ ولا نصب **ترجمہ** اسمعیل نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ کو خوشخبری دی ایک گہر کی جنت مین جو خولدار موتی کا ہے نہ اوس مین غل پکار ہے نہ تکلیف ہے

عن ابن ابی اوفی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی

جو گذرا عن عائشة قالت بشّر رسول الله صلى الله عليه وسلم خديجة ببيتٍ في الجنة
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی حضرت خدیجہ
کو ایک گھر کی جنت میں عن عائشة قالت ما غرت على امرأة ما غرت على خديجة
ولقد هلكت قبل ان يتزوجني بثلث سنين لما كنت اسمعه يذكرها ولقد امره ربه
ان يبشرها ببيتٍ من قصب في الجنة وان كان ليذبح الشاة ثم يهديها الى خلائلها
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا وہ میرے نکاح
ہونے سے تین برس پہلے مر چکیں تہیں اور یہ رشک میں اسوقت کرتی جب آپ خدیجہ کا ذکر کرتے اور
ان کی تعریف کرتے) اور پروردگار نے آپکو حکم دیا تہا کہ خدیجہ کو خوشخبری دیں ایک مکان کی جنت
میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے اور آپ بکری ذبح کرتے تہے پہر خدیجہ کے سہیلیوں کے پاس اوسکا گوشت
تحفہ بہیجے عن عائشة قالت ما غرت على نساء النبي صلى الله عليه وسلم الا على
خديجة واني لم ادركها قالت وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذبح
الشاة يقول ارسلوا بها الى اصدقاء خديجة قالت فاغضبته يوما فقلت خديجة
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني قد رزقت حبها ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں پر رشک نہیں کی البتہ خدیجہ پر کی اور
میں نے انکو نہیں پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے اسکا گوشت خدیجہ کے
سہیلیوں کو بہیجو ایک دن میں نے آپکو غصہ کیا اور کہا خدیجہ آپنے فرمایا مجہے انکی محبت خدا تعالی
نے ڈالدی عن هشام بهذا الاسناد نحو حديث ابي اسامة الى قصة الشاة
ولم يذكر الزيادة بعدها ترجمہ وہی جو گذرا عن عائشة قالت ما غرت على امرأة
من نساءه ما غرت على خديجة لكثرة ذكره اياها وما رأيتها قط ترجمہ حضرت
عائشہ صدیقہ نے کہا میں نے اتنا رشک آپ کی کسی بی بی پر نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا کیونکہ آپ انکا
ذکر بہت کرتے اور میں نے تو خدیجہ کو کبہی دیکہا بہی نہ تہا عن عائشة قالت لم يتزوج
النبي صلى الله عليه وسلم على خديجة حتى ماتت ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ پر دوسرا نکاح نہ کیا یہاں تک کہ وہ مر گئیں عن عائشة قالت

اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاحَ لِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ فَغِرْتُ فَقُلْتُ وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ حَمْشَاءِ السَّاقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ فَأَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے ہالہ بنت خویلد (حضرت خدیجہ کی بہن آپ کی سالی) نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آنے کی آپ کو خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آیا آپ خوش ہوئے اور فرمایا یا اللہ ہالہ بیٹی خویلد کی مجھے رشک آئی میں نے کہا آپ کیا یاد کرتے ہیں قریش کی بڑھیوں میں سے ایک بڑھیا کے سرخ مسوڑھوں والی (یعنی انتہا کی بڑھیا جس کے ایک دانت بھی نہ رہا ہو اور نری سرخی ہو دانت کی سفیدی بالکل نہ ہو) پتلی پنڈلیوں والی وہ مر گئی اور اللہ تعالے نے آپ کو اس سے بہتر عورت دی (جوان باکرہ جیسے میں ہوں قاضی نے کہا عورتوں کو ایسی رشک معاف ہے کیونکہ یہ اون کی طبعی ہے اور اسی واسطے آپ نے حضرت عائشہ کو ایسا کہنے سے منع نہ کیا اور میرے نزدیک اوسکی وجہ یہ تھی کہ عائشہ کم سن تھیں اور شاید بالغ بھی نہ ہوئی ہوں اس وجہ سے آپ اون پر خفا نہ ہوئے

باب فَضَائِلِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ يَقُولُ هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے خواب میں دیکھا تین راتوں تک (نبوت سے پہلے یا نبوت کے بعد) ایک فرشتہ تجھکو ایک سفید حریر کے ٹکڑے میں لایا اور مجھ سے کہنے لگا یہ آپ کی عورت ہے میں نے تیرا منہ کھولا تو وہ تو نکلی میں نے کہا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو ایسا ہی ہوگا (یعنے یہ عورت مجھ کو ملیگی اگر کوئی اور تعبیر اس خواب کی نہو)

عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ

۳ اور جب ناخوش ہوتی ہے یعنی عرض کیا کیونکر آپ جان لیتے ہیں آپنے فرمایا جب تو خوش ہوتی ہے

قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا اِسْمَكَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا مین جان لیتا ہون جسوقت تو مجھسے خوش ہوتی ہے تو کہتی ہے نہین قسم
محمد کے رب کی اور جب ناراض ہوجاتی ہے تو کہتی ہے نہین قسم ہے ابرہیم کے رب کی مین نے عرض کیا
بیشک قسم خدا کی یارسول اللہ مین آپکا نام لینا چھوڑ دیتی ہون (جب آپ سے ناراض ہوتی ہون) یہ غصہ حضرت
عائشہ کا اوسی رشک کے باب سے ہے جو عورتون کو معاف ہے اور وہ ظاہر مین ہوتا ہے دل مین حضرت عائشہ
اللہ تعالے کے رسول سے کبھی ناراض نہ ہوتین عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ لَا وَرَبِّ
اِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ
بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ تَاْتِيْنِيْ صَوَاحِبِيْ فَكُنَّ يَنْقَمِعْنَ
مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ گڑیون سے کہیلتی تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس انہون نے کہا میری ہمجولیان آتین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہکر غائب ہوجاتین (شرم سے
اور ڈر سے) آپ انکو میرے پاس بہیجدیتے ف قاضی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ گڑیون سے
کہیلنا درست ہے اور یہ مستثنی ہین تصویرون مین سے کیونکہ اس کہیل مین عورتون کی تعلیم ہے خانہ داری
کے امور کی اور علماء نے جائز رکہا ہے گڑیون کی بیع اور شرا کو اور امام مالک سے اوسکی کراہت منقول ہے
اور جمہور علما کا قول یہی ہے کہ اون سے کہیلنا درست ہے اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے
تصویرون کی حدیث سے (نووی) عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ كُنْتُ
اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُنَّ اللُّعَبُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّاسَ
كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگ میرے باری کا انتظار کیا کرتے جسدن میری باری
ہوتی تحفے بہیجتے تاکہ آپ خوش ہون عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِيْ فِيْ مِرْطِيْ
فَاَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِيْ اِلَيْكَ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ

أَبِي قُحَافَةَ وَأَنَا سَاكِتَةٌ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ بُنَيَّةُ أَلَسْتِ
تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ فَقَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَحِبِّي هٰذِهِ قَالَتْ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَهَا
مَا نُرَاكِ أَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولِي لَهُ
إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللّٰهِ لَا أُكَلِّمُهُ فِيهَا
أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ
زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ وَأَتْقَى
لِلّٰهِ وَأَصْدَقَ حَدِيثًا مِنْهَا وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَعْظَمَ صَدَقَةً وَأَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا
فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللّٰهِ مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا
تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ قَالَتْ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَالِ الَّتِي دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا
وَهُوَ بِهَا فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ
أَرْسَلْنَنِي يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ ثُمَّ وَقَعَتْ بِي فَاسْتَطَالَتْ
عَلَيَّ وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْقُبُ طَرْفَهُ هَلْ يَأْذَنُ لِي فِيهَا
قَالَتْ فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ أَنْ
أَنْتَصِرَ قَالَتْ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا حِينَ أَنْحَيْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَسَّمَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون نے فاطمہ زہرا آپ کی صاحبزادی کو آپ پاس بھیجا انہوں نے اجازت
مانگی آپ لیٹے ہوئے تھے میرے ساتھ میری چادر مین آپ نے اجازت دی اونہوں نے عرض کیا یا رسول
اللہ آپ کی بی بیون نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے وہ چاہتی ہین آپ انصاف کرین اون کے ساتھ ابو قحافہ
کی بیٹی مین یعنے جتنی محبت اون سے رکھتے ہین اوتنی ہی اور ون سے رکھین یہ امر اختیاری نہ تھا اور

سب باتون مین تو آپ انصاف کرتے تہے) اور مین خاموش تہی آپ نے فرمایا اے بیٹی کیا تو وہ نہین چاہتی جو
مین چاہتا ہون وہ بولین یا رسول اللہ مین تو وہی چاہتی ہون جو آپ چاہین آپ نے فرمایا تو محبت رکہہ عائشہ
سے یہ سنتے ہی فاطمہ اُٹہین اور بی بیون کے پاس گئین اون سے جاکر اپنا کہنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا
بیان کیا وہ کہنے لگین ہم سمجہتے ہین تم کچہہ ہمارے کام آئین اسلیے پہر جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
کہو آپ کی بی بیان انصاف چاہتی ہین ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ مین (ابو قحافہ حضرت ابوبکر کے باپ تہے
تو حضرت عائشہ کے دادا ہوے دادا کیطرف نسبت دے سکتے ہین) حضرت فاطمہ نے کہا قسم خدا کی مین تو حضرت
عائشہ کے مقدمہ مین اب کبہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو نہ کرون گی حضرت عائشہ نے کہا آخر آپ کی
بی بیون نے اُم المومنین زینب بنت جحش کو آپ کے پاس بہیجا اور میرے برابر کی مرتبہ مین آپ کے سامنے وہی تہین
اور مین نے کوئی عورت اون سے زیادہ دیندار اور خدا سے ڈرنیوالی اور سچی بات کہنے والی اور ناتا جوڑنے
والی اور خیرات کرنے والی نہین دیکہی اور نہ اون سے بڑہ کر کوئی عورت اپنے نفس پر زور ڈالتی تہی اللہ تعالے
کے کام مین اور صدقہ مین فقط اون مین ایک تیزی تہی (یعنی غصہ تہا) اوس سے بہی وہ جلدی پہر جاتین
اور مل جاتین اور نادم ہوتین) اُنہون نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اجازت
دی اُسیحال مین کہ آپ میری چادر مین تہے جسحال مین فاطمہ آئین تہین اُنہون نے کہا یا رسول اللہ آپ
کی بی بیان انصاف چاہتی ہین ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ مین پہر یہ کہکر مجہپر آئین اور زبان درازی
کی اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کو دیکہہ رہی تہی کہ آپ مجہے اجازت دیتے ہین جواب دینے
کی یا نہین یہانتک کہ مجہکو معلوم ہوگیا کہ آپ جواب دینے سے برا نہ مانین گے تب تو مین بہی اُنپر آئی اور تہوڑے
ہی دیر مین اُنکو بند کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا یہ ابوبکر کی بیٹی ہے (کسی ایسے ویسے کی
لڑکی نہین ہے جو تم سے دب جاوے) **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الْمَعْنٰى غَيْرَ اَنَّهُ
قَالَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ اَنْشَبْهَا اَنْ اَثْخَنْتُهَا غَلَبَةً **ترجمه** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ
اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَفَقَّدُ يَقُوْلُ اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ اَيْنَ اَنَا غَدًا اِسْتِبْطَاءً
لِيَوْمِ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِيْ قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ **ترجمه** اُم المومنین
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کرتے تہے (بیماری مین) اور فرماتے تہے کل
مین کہان ہونگا کل مین کہان ہونگا یہ خیال کرکے کہ ابہی میری باری مین دیر ہے پہر میری باری کے دن اللہ

تعالیٰ نے انکو بلا لیا میرے سینہ اور حلق میں یعنے آپکا سر مبارک میری سینہ سے لگا ہوا تہا **عن** عائشة
انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قبل ان يموت وهو مسند الى صدرها
واصغت اليه وهو يقول اللهم اغفر لي وارحمني والحقني بالرفيق **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے وفات سے پہلے اور ٹیکا لگائے
تہے میرے سینے پر میں نے کان لگایا آپ فرماتے تہے یا اللہ بخشدے مجہکو اور رحم کر مجہپر اور ملادے مجہکو
اپنے رفیقوں سے **عن** هشام بهذا الاسناد مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشة
قالت كنت اسمع انه لن يموت نبي حتى يخير بين الدنيا والآخرة قالت فسمعت النبي
صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي مات فيه واخذته بحة يقول مع الذين انعم
الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا
قالت فظننته خير حينئذ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے میں سنا کرتی
تہی کہ کوئی نبی نہیں مریگا یہانتک کہ اُسکو اختیار دیا جاویگا دنیا میں رہنے اور آخرت میں جانے
کا پہر میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپکی بیماری میں جسمیں آپنے وفات پائی اُسوقت
آواز آپکی بہاری تہی آپنے فرمایا اون لوگوں کے ساتہہ کہ جنپر تونے احسان کیا نبی اور صدیق اور
شہید اور نیک بخت لوگوں میں سے اور اچہے رفیق ہیں یہ لوگ اُسوقت میں سمجہی انکو اختیار ملا
عن سعد بهذا الاسناد مثله **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عائشة زوج النبي صلى
الله عليه وسلم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وهو صحيح انه لم يقبض
نبي قط حتى يرى مقعده في الجنة ثم يخير قالت عائشة فلما نزل برسول الله صلى
الله عليه وسلم ورأسه على فخذي غشي عليه ساعة ثم افاق فاشخص بصره الى السقف
ثم قال اللهم الرفيق الاعلى قالت عائشة قلت اذا لا يختارنا قالت عائشة وعرفت
الحديث الذي كان يحدثنا به وهو صحيح في قوله انه لم يقبض نبي قط حتى يرى مقعده
من الجنة ثم يخير قالت عائشة فكانت تلك آخر كلمة تكلم بها رسول الله صلى
الله عليه وسلم قوله اللهم الرفيق الاعلى **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے تندرستی کیحالت میں کوئی نبی نہیں مرا یہانتک کہ دیکہہ لیا اپنا

اُسکا ٹہکانا جنت مین دیکہہ نہین لیا اور اختیار نہین ملا دنیا سے جانے کے لیے حضرت عائشہ نے کہا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت آگیا تو آپ کا سر میری ران پر تہا آپ ایک ساعت تک بیہوش ہو پہر ہوش مین آئے اور اپنی آنکہہ چہت کیطرف لگائی اور فرمایا یا اللہ بلند رفیقون کے ساتہہ کر (یعنے پیغمبرون کے ساتہہ جو اعلے علیین مین رہتے ہین) حضرت عائشہ نے کہا اوسوقت مین نے کہا اب آپ ہمکو اختیار کرنے والے نہین اور مجہہ یاد آئی وہ حدیث جو آپنے فرمائی تہی تندرستی کیحالت مین کوئی نبی نہین مرا یہانتک کہ اوسنے اپنا ٹہکانا جنت مین دیکہہ نہ لیا ہو اور اُسکو اختیار نہ ملا ہو حضرت عائشہ نے کہا یہ اخیر کلمہ تہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰھم الرفیق الاعلے عن عائشۃ قالت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَخَرَجَتَا مَعَهٗ جَمِيْعًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ اَلَا تَرْكَبِيْنَ اللَّيْلَةَ بَعِيْرِيْ وَاَرْكَبُ بَعِيْرَكِ فَتَنْظُرِيْنَ وَاَنْظُرُ قَالَتْ بَلٰى فَرَكِبَتْ عَائِشَةُ عَلٰى بَعِيْرِ حَفْصَةَ وَرَكِبَتْ حَفْصَةُ عَلٰى بَعِيْرِ عَائِشَةَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتّٰى نَزَلُوْا فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوْا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رِجْلَهَا بَيْنَ الْاِذْخِرِ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا اَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِيْ رَسُوْلُكَ وَلَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ شَيْئًا ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو جاتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتون پر ایک بار قرعہ مجہپر اور ام المومنین حفصہ پر آیا ہم دونو آپ کے ساتہہ نکلین اور آپ جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتہہ چلتے اون سے باتین کرتے ہوے حفصہ نے عائشہ سے کہا آج کی رات تم میرے اونٹ پر چڑہو اور مین تمہارے اونٹ پر چڑہتی ہون تم دیکہو گی جو تم نہین دیکہتی تہین اور مین دیکہونگی جو مین نہین دیکہتی تہی حضرت عائشہ نے کہا اچہا اور وہ حفصہ کے اونٹ پر سوار ہوئین اور حفصہ اون کے اونٹ پر رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے اونٹ کیطرف آئے دیکہا تو اوسپر حفصہ ہین آپنے سلام کیا اور اُنہی کے ساتہہ بیٹہکر چلے یہانتک کہ منزل پر اوترے اور حضرت عائشہ نے آپکو نہ پایا (رات بہر) اُنکو غیرت آئی جب اوترین تو وہ اپنے پاؤن اذخر (گہانس) مین ڈالتین اور کہتین یا اللہ مجہپر مسلط کر ایک بچہو یا سانپ جو مجہکو ڈس لیوے تو تیرے رسول ہین

انکو کچہ کہہ نہین سکتی ف یہ حضرت عائشہ نے رشک اور غیرت کی وجہ سے کہا اور وہ عورتون کو معاف ہے جیسے اوپر گذر چکا مہذب نے کہا احدیث سے یہ بہی نکلا کہ باری باری رہنا ہر ایک عورت پاس آپ پر واجب نہ تہا ورنہ حفصہ ایسا کام کیون کرتین اور یہ کچہ ضرور نہین اس لیے کہ اگر باری آپ پر واجب ہو جب بہی سفر مین چلتے چلتے ہر عورت کے پاس جا سکتا ہے اسیطرح حضر مین بہی کچہ ضروری کام کے لیے اور بوسہ اور لمس کر سکتا ہے بشرطیکہ وطی نہ کرے (نووی) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ کی فضیلت اور عورتون پر ایسی ہی جیسے ثرید (ایک کہانا ہے روٹی اور گوشت سے ملا کر بنایا جاتا ہے) کی فضیلت باقی کہانون پر عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرَائِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا جبرئیل تمکو سلام کہتے ہین اونہون نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا عَنْ زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل ہین تمکو سلام کہتے ہین مین نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ حضرت عائشہ نے کہا آپ دیکہتے تہے جو مین نہین دیکہتی تہی

حدیث أم زرع

ام زرع کی حدیث کا بیان عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلَ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي

كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ
وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ
وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ
طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الرِّيحُ
رِيحُ زَرْنَبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ
الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ
لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ
قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ وَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ
عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ
وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ
فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ
كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ
أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ
مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً
مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا
فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ
كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِي مَا
بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ
كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے گیارہ عورتین بیٹھیں اور
ان سبھون نے یہ اقرار کیا اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندون کی کوئی بات نہ چھپاوین گی +
ف اور ہر ایک اپنے خاوند کا حال بیان کر چکی نووی نے کہا خطیب بغدادی نے اپنی کتاب مبہمات
مین لکھا ہے کہ اُن گیارہ عورتون کے نام مین نہین جانتا کسی نے لیے ہون مگر ایک غریب طریق سے اُن کے
نام مجھکو پہنچے ہین پہر کہا دوسری عورت کا نام عمرہ بنت عمرو تھا اور تیسری کا حبی بنت کعب چوتھی

کا مہدد بنت ابی مزرسہ پانچوین کا کبشہ چھٹی کا ہند ساتوین کا حنے بنت علقمہ آٹھوین کا بنت اوس بن عبد
دسوین کا کبشہ بنت ارقم گیارہوین کا ام زرع بنت اکیمل بن ساعدا تھے اور پہلی عورت کا نام مذکور نہیں
بعض کتابون مین ہہ کہ وہ کبشت ابی مہزومہ تھی اور بعضون نے اس ترتیب مین اختلاف بھی کیا ہے اور یہہ
عورتین سب یمن کی تھین **ف** پہلی عورت نے کہا میرا خاوند گویا دبلا اونٹ کا گوشت ہہ جو ایک دشوار
گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو نہ تو وہان تک صاف راستہ ہہ کہ کوئی چڑہ جاوے اور نہ وہ گوشت موٹا ہہ کہ لایا
جاوے **ف** تکلیف اوٹھا کر مطلب یہ ہے کہ میرے خاوند مین کوئی خوبی نہین اور اوسکی ساتھہ مزاج مین
غربت بھی نہین بلکہ غرور اور نخوت ہہ اور بدخلق بھی ہے **ف** دوسری عورت نے کہا مین اپنی خاوند
کی خبر نہین پھیلا سکتی ہین ڈرتی ہون اگر بیان کرون تو پورا بیان نکر سکون گی اسقدر اوسمین عیوب ہین
ظاہری بھی اور باطنی بھی (اور بعضون نے یہ معنے کیے ہین کہ مین ڈرتی ہون اگر بیان کرون تو اسکو چھوڑ دونگی
یعنی وہ خفا ہو کر مجھکو طلاق دیدیگا اور اسکو چھوڑنا پڑے گا) تیسری عورت نے کہا میرا خاوند لمبا ہہ (یعنی
احمق) اگر مین اوسکی برائی بیان کرون تو مجھکو طلاق دیدیگا اور جو چپ رہون تو ادہر رہون گی (یعنے نہ
نکاح کے مزے اوٹھاونگی نہ بالکل مجرد رہون گی) چوتھی نے کہا میرا خاوند تو ایسا ہی جیسے تہامہ (حجاز
اور مکہ) کی رات نہ گرم ہے نہ سرد (یعنے معتدل المزاج ہے) نہ ڈر ہی نہ رنج (یہ اوسکی تعریف کی یعنے اوسکے
اخلاق عمدہ ہین اور نہ وہ میری صحبت سے ملول ہوتا ہے) پانچوین نے کہا میرا خاوند جب گھر مین آتا ہہ تو
چیتا ہے (یعنے پڑکر سو جاتا ہے اور کسیکو نہین ستاتا) اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے **ف** نووی
نے کہا یہ بھی تعریف ہہ اور چیتے سے یہ غرض ہے کہ بہت سوتا ہہ اور اپنے مال اور اسباب کی فکر سے غافل ہو جاتا
ہے اور باہر شیر ہے یعنی شجاع اور بہادر ہے لڑائی مین ابن ابی اویس نے کہا چیتے سے یہ غرض ہہ کہ گھر
مین آتے ہی چیتے کیطرح مجھپر گرتا ہے اور جماع بہت کرتا ہے اور صحیح پہلا معنے ہے **ف** اور جو مال
اسباب گھر مین چھوڑ جاتا ہے اوسکو نہین پوچھتا چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو سب تمام
کر دیتا ہے اور پیتا ہے تو تلچھٹ تک نہین چھوڑتا اور لیٹتا ہے تو بدن لپیٹ لیتا ہہ اور مجھپر اپنا ہاتھہ
نہین ڈالتا کہ میرا دکھہ اور درد پہچانے (یہ بھی ہجو ہے یعنے سوا کھانے پینے کے بیل کیطرح اور کوئی کام کا
نہین عورت کی خبر تک نہین لیتا) ساتوین نے کہا میرا خاوند نامرد ہے یا شریر نہایت احمق ہے کہ کلام
نہین کر جانتا سب جہان بھر کے عیب اوس مین موجود ہین ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پھوڑ یا ہاتھہ توڑے

یا سر اور ہاتھہ دونون سرو ڑ ہی آٹھوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند بو مین زرنب ہی (زرنب ایک خوشبودار گہانس
ہے) اور چہونے مین نرم جیسے خرگوش (یہ تعریف ہی یعنے اسکا ظاہر اور باطن دونون اچھے ہین) نوین عورت نے
کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا یعنے پرتلے والا یعنے قد اور بڑی راکہہ والا (یعنے سخی ہے اوسکا باورچیخانہ ہمیشہ
گرم رہتا ہے تو راکہہ بہت نکلتی ہے) اسکا گہر نزدیک ہے مجلس اور مسافرخانہ سے (یعنے سردار او سخی ہے اسکا لنگر
جاری ہے) دسوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیا خوب مالک ہے مالک افضل ہے میرے اس
تعریف سے اوس کے اونٹون کے بہت شترخانے ہین اور کمتر چراگاہین ہین (یعنے ضیافتین اوس کے یہان
اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہین اس سبب سے شترخانون سے جنگل مین کم چرنے جاتے ہین جبکہ اونٹ باجے کی
آواز سنتے ہین اپنے ذبح ہونیکا یقین کر لیتے ہین کہ ضیافت مین راگ اور باجے کا معمول تہا اس سبب سے باجے
کی آواز سنکے اونٹون کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تہا) گیارہوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام
ابوزرع ہے سو واہ کیا خوب ابوزرع ہے اوس نے زیور سے میرے دونون کان جہلائے اور چربی سے میرے دونون
بازو بہرے (یعنی مجہکو موٹا کیا) اور مجہکو بہت خوش کیا) سو میری جان بہت چین مین رہی مجہکو اوس نے بہیڑ
بکری والون مین پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تہے سو اوس نے مجکو گہوڑے اور اونٹ اور کہیت اور خرمن
کا مالک کر دیا (یعنی مین نہایت ذلیل اور محتاج تہی اوس نے مجہکو باعزت اور مالدار کر دیا) مین اوسکی بات کرتی
ہون وہ مجہکو برا نہین کہتا سوتی ہون تو فجر کر دیتی ہون (یعنے کچہ کام کرنا نہین پڑتا) اور پیتی ہون تو
سیراب ہو جاتی ہون ماں ابوزرع کی سو کیا خوب ہے ماں ابوزرع کی اوسکی بڑی بڑی گٹھڑیان کشادہ اور
کشادہ گہر بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہے بیٹا ابوزرع کا اوسکی خوابگاہ جیسے تلوار کا میان (یعنے نازنین
بدن ہے) اسکو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتہہ (یعنے کم خور ہے) بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہے بیٹی ابوزرع
کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کے بہرنے والی (یعنے موٹی ہے) اور اپنے سوت کی رشک (یعنی اپنے
خاوند کی پیاری ہے اور اسطرح اوسکی سوت اوس سے جلتی ہے) لونڈی ابوزرع کی کیا خوب ہے لونڈی ابوزرع
کی ہماری بات مشہور نہین کرتی (ظاہر کرکے اور ہمارا کہانا نہین لیجاتی اوٹہا کر اور ہمارا گہر آلودہ نہین
رکہتی کوڑے سے ابوزرع باہر نکلا جب کہ مشکون مین دودہ متہا جاتا تہا (کہی نکالنے کیواسطے)
سو وہ ملا ایک عورت سے جس کے ساتہہ اوس کے دو لڑکے تہے جیسے دو چیتے اوسکی گود مین دو اناروں سے
کہیلتے تہے سو ابوزرع نے مجہکو طلاق دیا اور اس عورت سے نکاح کیا پہر مین نے اوس کے بعد ایک سردار مرد سے

نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اور اس نے مجھکو چوپائے جانور بہت دیے اور اس نے مجھکو ہر ایک مویشی کا
جوڑا جوڑا دیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ کہا اے ام زرع اور کھلا اپنے لوگون کو سو اگر مین جمع کرون جو دوسرے
خاوند نے دیا تو ابو زرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ ہو پہنچے (یعنے دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے
احسان سے نہایت کم ہے حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا مین تیرے لیے ایسا ہون
جیسے ابو زرع تھا ام زرع کے لیے (یعنی ویسا ہی تیری خاطر کرتا ہون اور سب باتون مین تشبیہ ضرور نہین
تو آپ نے طلاق نہین دیا حضرت عائشہ کو اور یہ غیبت مین داخل نہین جو عورتون نے اپنے خاوندون
کا ذکر کیا کیونکہ اونہون نے اپنے خاوندون کا نام نہین لیا اور جب تک نام لیکر کسی کی برائی نہ کرے غیبت
نہین دوسرے یہ کہ یہ عورتین مجہول ہین یہ اگر غیبت بھی کرتی ہون تو کیا بعید ہے اور اس وقت مین اگر
کوئی عورت اپنے خاوند کی برائی کرے اون لوگون کے سامنے جو اوس کے خاوند کو پہچانتے ہون تو وہ غیبت
ہو جاویگی گو نام نہ لیوے (نووی) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَيَايَاءُ
طَبَاقَاءُ وَلَمْ يَشُكَّ وَقَالَ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَقَالَ وَصِفْرُ رِدَائِهَا وَخَيْرُ نِسَائِهَا وَعَقْرُ جَارَتِهَا
وَقَالَ وَلَا تَنْقُثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَقَالَ وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ زَوْجًا ترجمہ وہی جو گذرا
کچھ لفظون کا اختلاف ہے

باب مِنْ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا حضرت فاطمہ
زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کی فضیلت کا بیان

عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا
ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَ
يَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا **ترجمہ**
مسور بن مخرمہ سے روایت ہے اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر آپ فرماتے تھے کہ ہشام
بن مغیرہ کے بیٹون نے مجھ سے اجازت مانگی اپنی بیٹی کا نکاح کرنے کے لیے علی بن ابی طالب سے (یعنے
ابو جہل کی بیٹی کا جس کے نکاح کے لیے حضرت علی نے پیام دیا تھا) تو مین اجازت نہ دونگا نہ دونگا نہ
دونگا البتہ اس صورت مین اجازت دیتا ہون کہ علی میری بیٹی کو طلاق دیدین اور انکی بیٹی سے نکاح
کرین اسلیے کہ میری بیٹی ایک ٹکڑا ہے میرا شک مین ڈالتا ہے مجھکو جو اوسکو شک مین ڈالتا ہے اور
ایذا ہوتی ہے مجھکو جس سے اوسکو ایذا ہوتی ہے (اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم کو ایذا دینا ہر حال مین حرام ہے اگرچہ ایذا

کا سبب امر مباح ہو دوسرا نکاح کرنا اگرچہ جائز تہا جب فاطمہ کو اوس کی وجہ سے رنج ہوتا اور آپ کو اون کے رنج کی وجہ سے رنج ہوتا اس لیے آپ نے منع کر دیا بوجہ کمال شفقت کے علی اور فاطمہ پر دوسرا یہ کہ شاید حضرت فاطمہ کسی فتنہ میں پڑ جاتین رشک کی وجہ سے جو عورتون کا طبعی امر ہے عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُمْ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ اِلَيَّ حَاجَةٌ تَأْمُرُنِيْ بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ لَهُ هَلْ اَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَئِنْ اَعْطَيْتَنِيْهِ لَا يُخْلَصُ اِلَيْهِ اَبَدًا حَتّٰى تَبْلُغَ نَفْسِيْ اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِيْ جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ هٰذَا وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّيْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِيْ دِيْنِهَا قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهٗ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهٖ اِيَّاهُ فَاَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ وَوَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ وَاِنِّيْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَاحِدًا اَبَدًا ترجمہ امام زین العابدین علی بن الحسین رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے وہ جب مدینہ میں آئے یزید بن معاویہ کے پاس سے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد تو ملے اون سے مسور بن مخرمہ اور پوچہا آپکا کچہ کام ہو تو مجہکو حکم فرمائیے امام زین العابدین نے فرمایا کچہ نہیں مسور نے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مجہکو دیدیتے ہیں کیونکہ میں ڈرتا ہون لوگ آپ سے زبردستی اوسکو چہین نہلین قسم خدا کی اگر وہ تلوار آپ مجہکو دیدینگے تو کوئی اوسکو نلے سکیگا جبتک میری جان مین جان ہو اور حضرت علی نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا حضرت فاطمہ کے ہوتے ہوئے تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ سُناتے تہے لوگون کو اس منبر پر اور اون دنون مین بالغ ہو چکا تہا آپ نے فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے اور مجہکو ڈر ہے کہ اون کے دین پر کوئی آفت آوے پہر بیان کیا اپنے ایک داماد کا جو عبد شمس کی اولاد مین تہا یعنے حضرت عثمان بن عفان رضہ کا) اور تعریف کی اون کی رشتہ داری کی اور فرمایا انہون نے جو باتیں

مجھسے کہی وہ سچ کہی اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا اور میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا ہوں لیکن قسم خدا کی اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہہ جمع نہونگی **عن** علی بن حسین ان المسور بن مخرمۃ اخبرہ ان علی بن ابی طالب خطب بنت ابی جہل و عندہ فاطمۃ بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما سمعت بذلک فاطمۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت لہ ان قومک یتحدثون انک لا تغضب لبناتک وھذا علی ناکحا ابنۃ ابی جہل قال المسور فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمعتہ حین تشہد ثم قال اما بعد فانی انکحت ابا العاص بن الربیع فحدثنی فصدقنی و ان فاطمۃ بنت محمد مضغۃ منی وانما اکرہ ان یفتنوھا وانھا واللہ لا تجتمع بنت رسول اللہ وبنت عدو اللہ عند رجل واحد ابدا قال فترک علی الخطبۃ **ترجمہ** مسور بن مخرمہ سے روایت ہے حضرت علی نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا اور اونکے نکاح میں حضرت فاطمہ تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی جب فاطمہ نے یہ خبر سنی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا آپکے لوگ کہتے ہیں کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصہ نہیں ہوتے اور یہ علی ہیں جو ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں مسور نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا پھر فرمایا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح (زینب کا) ابوالعاص بن ربیع سے کیا اوس نے جو بات مجھسے کہی سچ کہی اور فاطمہ محمد کی بیٹی میرے گوشت کا ٹکڑا ہے اور مجھے برا لگتا ہے کہ لوگ اوسکے دین پر آفت لاویں (یعنی جب علی دوسرا نکاح کرینگے تو شاید فاطمہ رشک کیوجہ سے کوئی بات اپنے خاوند کے خلاف کہہ بیٹھیں یا اون کی نافرمانی کریں اور گنہگار ہوں) اور قسم خدا کی رسول اللہ کی لڑکی اور عدو اللہ اللہ کے دشمن کی لڑکی دونوں ایک مرد کے پاس جمع نہونگی یہ سنکر حضرت علی نے پیام چھوڑ دیا (یعنی ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ موقوف کیا) **عن** الزہری بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فاطمۃ ابنتہ فسارھا فبکت ثم سارھا فضحکت فقالت عائشۃ فقلت لفاطمۃ ما ھذا الذی سارک بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبکیت ثم سارک فضحکت قالت سارنی فاخبرنی بموتہ فبکیت ثم سارنی فاخبرنی انی اول من یتبعہ من اھلہ فضحکت **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور کان مین اون سے بات کی وہ روئین پہر کان مین کچہ اون سے فرمایا وہ
ہنسین مینے اون سے پوچہا پہلے تم سے آپنے کچہ فرمایا تو تم روئین پہر کچہ فرمایا تو تم ہنسین یہ کیا بات تہی انہون
نے کہا پہلے آپنے فرمایا کہ میری موت قریب ہے مین روئی پہر فرمایا تو سب سے پہلے میرے اہل بیت مین میرے ساتہہ
دیگی تو مین ہنسی **ف** سبحان اللہ حضرت فاطمہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا عشق تہا کہ خاوند
اور بچون کی مفارقت سے کچہ رنج نہ ہوا لیکن آپ سے ملنے کی خوشی ہوئی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ أَزْوَاجُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي مَا تُخْطِئُ
مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا فَقَالَ مَرْحَبًا
بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى
جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا خَصَّكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا مَا
قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كُنْتُ أُفْشِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ
بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا حَدَّثْتِنِي مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَمَّا
الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ
فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَإِنَّهُ عَارَضَهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ وَإِنِّي لَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ
فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ فَلَمَّا
رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ
أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَالَتْ فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیان آپکے پاس تہین (آپ کی بیماری مین) انکو کوئی باقی
نہ تہی جو نہ ہو وے اتنے مین حضرت فاطمہ آئین اس طرح چلتی تہین جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم چلتے تہے آپنے جب انکو دیکہا تو مرحبا کہا اور فرمایا مرحبا میری بیٹی پہر انکو اپنے داہنی طرف بٹہایا
یا بائین طرف اور اونکے کان مین چپکے سے کچہ فرمایا وہ بہت روئین جب آپ نے انکا یہ حال دیکہا تو
دوبارہ اون کے کان مین کچہ فرمایا وہ ہنسین مین نے اون سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص

تم سے راز کی باتین کہین پہر تم روتی ہو جب آپ کہڑے ہوگئے تو مین نے اون سے پوچہا کیا فرمایا تم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہون نے کہا مین آپ کا راز فاش کرنے والی نہین جب آپ کی وفات ہوگئی تو مین نے انکو قسم دی اوس حق کی جو میرا اونپر تہا اور کہا بیان کرو مجہسے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا تہا اونہون نے کہا اب البتہ مین بیان کردون گی پہلے مرتبہ آپ نے میرے کان مین یہ فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال مین ایک بار یا دو بار مجہسے قرآن کا دور کرتے اس سال اونہون نے دو بار دور کیا اور مین خیال کرتا ہون کہ میرا وقت قریب آگیا ہے (دنیا سے جانے کا) تو اللہ سے ڈرتی رہ اور صبر کر مین تیرا بہت اچہا پیش خیمہ ہون یہ سنکر مین رونے لگی جیسے تم نے دیکہا تہا جب آپ نے میرا رونا دیکہا تو دوبارہ مجہسے سرگوشی کی اور فرمایا ای فاطمہ تو راضی نہین ہے اس بات سے کہ مومنون کی عورتونکی یا اس امت کی عورتون کی سردار ہووے یہ سنکر مین ہنسی جیسے تم نے دیکہا **ف** اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اس امت کی تمام عورتون سے حضرت فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالی عنہا افضل ہین بلکہ بعضون نے اگلی بہی سب عورتون سے افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ فاطمہ حضرت صلعم کا جز ہین اسوجہ سے اون کے برابر کوئی عورت نہین ہوسکتی اور جمہور کا یہ قول ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کے بعد سب سے افضل ہین کیونکہ حضرت مریم کے شان مین اللہ تعالی فرماتا ہے وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ سبحان اللہ حضرت کے اہل بیت علیہم السلام کا کتنا بڑا درجہ ہے حضرت فاطمہ اس امت کی سب عورتون کی سردار ہین اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سب جوان جنتیون کے سردار ہین اور حضرت علی آپکے بہائی ہین دنیا اور آخرت مین راضی ہو اللہ تعالی اون سے اور ہمارا حشر اون کے غلامون مین کرے آمین یا رب العالمین **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا بُنَيَّتِي فَأَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ إِنَّهُ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ أَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيكِ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِينَ بَكَتْ أَخَصَّكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِ دُونَنَا ثُمَّ تَبْكِينَ وَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قُبِضَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ

انه كان حدثني ان جبريل كان يعارضه بالقرآن كل عام مرة وانه عارضه به في العام
مرتين ولا اراني الا قد حضر اجلي وانك اول اهلي لحوقا بي ونعم السلف انا لك فبكيت
لذلك ثم انه سارني فقال الا ترضين ان تكوني سيدة نساء المؤمنين او سيدة نساء
هذه الامة فضحكت لذلك ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
سب بی بیاں جمع ہوئین کوئی باقی نہ رہی پھر فاطمہ آئین بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح اون کی
چال تھی آپ نے فرمایا مرحبا میری بیٹی اور اونکو داہنی یا بائین طرف بٹھایا پھر اون کے کان مین ایک بات
فرمائی وہ رونے لگین پھر ایک بات فرمائی تو ہنسنے لگین مین نے کہا تم کیون روتی ہو انہون نے کہا
مین آپ کا بھید کھولنے والی نہین ہون مین نے کہا مین نے تو آج کیطرح کبھی خوشی نہین دیکھی جو رنج
سے اتنی نزدیک ہو (یعنے رنج کے بعد ہی اوس کے متصل خوشی ہو) جب وہ روئین تو مین نے کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے تمکو خاص کیا ہے اس بات سے اور ہم سے بیان نہ کی پھر تم روتی ہو (حالانکہ تمہارا درجہ ایسا
بڑھ گیا کہ بی بیون سے زیادہ رازدار ہو گئین) اور مین نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا
اونہون نے یہی کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنیوالی نہین جب آپکی وفات
ہو گئی تو مین نے پوچھا اونہون نے کہا آپ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام ہر سال مجھسے ایکبار قرآن شریف کا
دور کرتے تھے اس سال دو بار دور کیا اور مین سمجھتا ہون کہ میری موت قریب آن پہونچی ہے اور تو سب سے
پہلے مجھ سے ملے گی اور مین تیرا اچھا پیش خیمہ ہون یہ سنکر مین روئی پھر آپ نے فرمایا کیا تو خوش نہین ہوتی
اس بات سے کہ تو مومنون کی عورتون کی سردار ہووے یا اس امت کی عورتون کی سردار ہووے یہ سنکر مین
ہنسی

باب من فضائل ام سلمة ام المومنین ام سلمہ کی فضیلت کا بیان

عن سلمان قال
لا تكونن ان استطعت اول من يدخل السوق ولا آخر من يخرج منها فانها معركة
الشيطان وبها ينصب رايته قال وانبئت ان جبريل عليه السلام اتى نبي الله صلى
الله عليه وسلم وعنده ام سلمة قال فجعل يتحدث ثم قام فقال نبي الله صلى الله عليه
وسلم لام سلمة من هذا او كما قال قالت هذا دحية الكلبي قال فقالت ام سلمة
ايم الله ما حسبته الا اياه حتى سمعت خطبة نبي الله صلى الله عليه وسلم يخبر خبرنا
او كما قال قال فقلت لابي عثمان ممن سمعت هذا قال من اسامة بن زيد ترجمہ

سلمان سے روایت ہے وہ کہتے تہے تجہہ سے اگر ہو سکے تو سب سے پہلے بازار مین مت جا اور نہ سب کے بعد وہان سے نکل کیونکہ بازار معرکہ ہے شیطان کا اور وہین اُسکا جہنڈا کہڑا ہوتا ہے اونہون نے کہا حضرت جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپکے پاس بی بی اُم سلمہ تہین حضرت جبریل باتین کرنے لگے پہر کہڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچہا یہ کون شخص تہے اونہون نے کہا دحیہ کلبی تہے اُم سلمہ نے کہا قسم خدا کی ہم تو اون کو دحیہ کلبی سمجہے یہانتک کہ مین نے خطبہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ ہماری خبر بیان کرتے تہے **ف** یعنی آپنے بیان کیا کہ جبریل علیہ السلام آج میرے پاس آئے تہے اوسوقت معلوم ہوا کہ وہ شخص دحیہ کلبی نہ تھے بلکہ حضرت جبریل علیہ السلام تہے اس حدیث سے حضرت بی بی اُم سلمہ کی فضیلت نکلی کہ اُنہون نے جبریل علیہ السلام کو دیکہا اور یہ بہی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیون کی صورت بن سکتے ہین اور اکثر جبریل علیہ السلام دحیہ کلبی کی صورت پر آیا کرتے **بَابُ** مِنْ فَضَائِلِ زَيْنَبَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حضرت اُم المومنین زینب کی فضیلت **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعُكُنَّ لِحَاقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ اَيَّتُهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اپنی بی بیون سے) تم سب مین پہلے وہ مجہسے ملیگی جس کے ہاتہہ زیادہ لنبے ہین تو سب بی بیان اپنے اپنے ہاتہہ ناپتین تاکہ معلوم ہو کس کے ہاتہہ زیادہ لنبے ہین حضرت عائشہ نے کہا ہم سب مین زینب کے ہاتہہ زیادہ لنبے تہے وہ اپنے ہاتہہ سے محنت کرتین اور صدقہ دیتین **ف** تو لنبے ہاتہہ سے حضرت صلعم کی مراد سخاوت تہی اور سخاوت حضرت زینب مین سب سے زیادہ تہی اُنہون ہی نے سب سے پہلے انتقال کیا یعنے سنہ ۲۰ ہجری مین حضرت عمر کی خلافت مین اور جو لنبے ہاتہہ سے حقیقی معنی مراد ہوتے تو اُم المومنین سودہ کے ہاتہہ سب سے لنبے تہے وہی سب سے پہلے مرتین۔ اس حدیث مین آپ کے دو معجزے ہین ایک تو یہ فرمایا کہ مین تجہسے پہلے مرونگا اور ایسا ہی ہوا دوسرے حضرت زینب کی خبر دیا کہ وہ اور بی بیون سے پہلے مرینگی **بَابُ** مِنْ فَضَائِلِ اُمِّ اَيْمَنَ اُم ایمن کی فضیلت **ف** یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہلائی تہین اونکا نام برکت تہا اور یہ والدہ ہین اسامہ بن زید کی حضرت عثمان رض کی خلافت مین مرین **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَنَاوَلَتْهُ إِنَاءً فِيهِ شَرَابٌ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَصَادَفَتْهُ صَائِمًا أَوْ لَمْ يُرِدْهُ فَجَعَلَتْ تَصْخَبُ عَلَيْهِ وَتَذَمَّرُ عَلَيْهِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن کے پاس تشریف لگئے میں بھی آپ کے ساتھ گیا وہ ایک برتن میں شربت لائیں میں نہیں جانتا آپ روزے سے تھے یا کیا آپ نے اوسکو پھیر دیا وہ چلانے لگیں اور غصہ کرنے لگیں آپ پر **ف** کیونکہ وہ کہلائی تھیں آپ کی الحدیث اس میں ہے کہ ام ایمن میری دوسری ماں ہے پہلی ماں کے بعد **عن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا أَبْكِي أَنْ لَا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت عمر سے کہا ہمارے ساتھ چلو ام ایمن کی ملاقات کے لیے ہم اُس سے ملیں گے جیسے رسول اللہ صلی اللہ جایا کرتے تھے اُس سے ملنے کے لیے جب ہم اوس کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگی دونوں صاحبوں نے کہا تو کیوں روتی ہے اللہ جل جلالہ کے پاس جو سامان ہے اوس کے رسول کے لیے وہ بہتر ہے رسول کے لیے ام ایمن نے کہا میں اسلیے نہیں روتی کہ یہ بات نہیں جانتی لیکن میں اسوجہ سے روتی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کا آنا بند ہوگیا ام ایمن کے اس کہنے سے ابوبکر اور عمر کو بھی رونا آیا وہ بھی اوسکے ساتھ رونے لگے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صالحین کی زیارت کو جانا مستحب ہے اور صالحین کی مفارقت پر رونا بھی درست ہے **باب** فضائل أُمِّ سُلَيْمٍ أُمِّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَبِلَالٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا حضرت ام سلیم انس کی ماں اور حضرت بلال کی فضیلت **عن** أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ إِلَّا أُمِّ سُلَيْمٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي أَرْحَمُهَا قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عورت کے گھر میں نہیں جاتے تھے سوا اپنی بی بیوں کے یا ام سلیم کے (جو انس کی ماں اور ابوطلحہ کی بی بی تھیں) آپ ام سلیم کے پاس جایا کرتے لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا مجھے اوسپر بہت رحم آتا ہے اُسکا بھائی

بیہ کو ساتھ مار گیا **ف** نووی نے کہا ام سلیم اور ام حرام دونوں آپ کی خالہ تھیں رضاعی یا نسبی اور
محرم تھیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم عورت کے پاس جانا درست ہے **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت من ھذا قالوا ھذہ الغمیصاء بنت ملحان
ام انس بن مالک **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا وہاں میں نے
آہٹ پائی (کسی کی آواز) میں نے پوچھا کون ہے لوگوں نے کہا غمیصا بنت ملحان (ام سلیم کا نام غمیصا یا
رمیصا تھا) انس بن مالک کی ماں **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اریت الجنۃ فرایت امراۃ ابی طلحۃ ثم سمعت خشخشۃ امامی فاذا بلال **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جنت دکھلائی گئی تو میں نے وہاں ابوطلحہ
کی بی بی ام سلیم کو دیکھا پھر میں نے اپنے آگے چلنے کی آواز سنی دیکھا تو بلال ہیں **عن** انس
قال مات ابن لابی طلحۃ من ام سلیم فقالت لاھلھا لا تحدثوا ابا طلحۃ بابنہ حتی اکون
انا احدثہ قال فجاء فقربت الیہ عشاء فاکل وشرب قال ثم تصنعت لہ احسن ما کان
تصنع قبل ذلک فوقع بھا فلما رات انہ قد شبع واصاب منھا قالت یا ابا طلحۃ ارایت
لو ان قوما اعاروا عاریتھم اھل بیت فطلبوا عاریتھم الھم ان یمنعوھم قال
لا قالت فاحتسب ابنک قال فغضب فقال ترکتنی حتی تلطخت ثم اخبرتنی بابنی
فانطلق حتی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بما کان فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بارک اللہ لکما فی غابر لیلتکما قال فحملت قال فکان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی سفر وھی معہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی المدینۃ
من سفر لا یطرقھا طروقا فدنوا من المدینۃ فضربھا المخاض فاحتبس علیھا ابو طلحۃ
وانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول ابو طلحۃ انک لتعلم یا رب انہ
یعجبنی ان اخرج مع رسولک صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج وادخل معہ اذا دخل
وقد احتبست بما تری قال تقول ام سلیم یا ابا طلحۃ ما اجد الذی کنت اجد انطلق
فانطلقنا قال وضربھا المخاض حین قدما فولدت غلاما فقالت لی امی یا انس لا
یرضعہ احد حتی تغدو بہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبح احتملتہ

قَانْطَلَقْتُ بِهِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَادَفْتُہٗ وَمَعَہٗ مِیْسَمٌ فَلَمَّا رَاٰنِیْ قَالَ لَعَلَّ اُمَّ سُلَیْمٍ وَلَدَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَضَعَ الْمِیْسَمَ قَالَ وَجِئْتُ بِہٖ فَوَضَعْتُہٗ فِیْ حَجْرِہٖ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَجْوَۃٍ مِّنْ عَجْوَۃِ الْمَدِیْنَۃِ فَلَاکَھَا فِیْ فِیْہِ حَتّٰی ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَہَا فِیْ فِی الصَّبِیِّ فَجَعَلَ الصَّبِیُّ یَتَلَمَّظُہَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰی حُبِّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ قَالَ فَمَسَحَ وَجْہَہٗ وَسَمَّاہُ عَبْدَ اللّٰہِ ترجمہ انس سے روایت ہے ابو طلحہ کا ایک بیٹا جو ام سلیم کے پیٹ سے تہا مر گیا اونہون نے اپنے گھر والون سے کہا ابو طلحہ کو خبر نہ کرنا انکو بیٹے کی جب تک مین خود نہ کہون آخر ابو طلحہ آئے ام سلیم شام کا کہانا سامنے لائین اونہون نے کہایا اور پیا پہر ام سلیم نے اچہی طرح بناؤ اور سنگار کیا اون کے لیے یہان تک کہ اونہون نے جماع کیا اون سے جب ام سلیم نے دیکہا کہ وہ سیر ہو گئے اور اون کے ساتہہ صحبت بہی کر چکے اوسوقت انہون نے کہا اے ابو طلحہ اگر کچہہ لوگ اپنی چیز کسی گہر والون کو مانگے پر دیوین پہر اپنی چیز مانگین تو کیا گھر والے اسکو روک سکتے ہین ابو طلحہ نے کہا نہین روک سکتے ام سلیم نے کہا تو مین تم کو خبر دیتی ہون تمہارے بیٹے کے مرنے کی یہ سنکر ابو طلحہ غصے ہوئے اور کہنے لگے تو نے مجہکو خبر نہ کی یہان تک کہ مین آلودہ ہوا (جنب ہوا) اب مجہکو خبر کی وہ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاکر آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا اللہ تعالی تمکو برکت دیوے تمہاری گذری ہوئی رات مین ام سلیم حاملہ ہو گئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تہے ام سلیم بہی آپ کے ساتہہ تہین اور آپ جب سفر سے مدینہ مین تشریف لاتے تو رات کو مدینہ مین داخل نہ ہوتے جب لوگ مدینہ کے قریب پہونچے تو ام سلیم کو درد زہ شروع ہوا ابو طلحہ اون کے پاس ٹہیرے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ابو طلحہ کہتے تہے اے پروردگار تو جانتا ہے کہ مجہے تیرے رسول کے ساتہہ نکلنا پسند ہے جب وہ نکلے اور جانا پسند ہے جب وہ جاوے لیکن تو جانتا ہے مین جس وجہ سے رک گیا ہون ام سلیم نے کہا اے ابو طلحہ اب میرے دلیا درد نہین ہے جیسے پہلے تہا تو چلو ہم چلے جب میان بی بی مدینہ مین آئے تو پہر ام سلیم کو درد زہ شروع ہوا اور وہ ایک لڑکا جنین میری مان نے کہا اے انس اسکو کوئی دودہ نہ پلاوے جب تک تو صبح کو اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ لیجا دے جب صبح ہوئی تو مین نے بچہ کو اوٹہایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا مین نے دیکہا تو آپ کے ہاتہہ مین اونٹون کے داغنے کا آلہ ہے آپ نے جب مجہکو دیکہا تو فرمایا شاید ام سلیم نے یہ لڑکا جنا مین نے

کہان آپنے وہ آلہ ہاتھہ مبارک سے رکھدیا اور مین بچہ کو لیکر آیا اور آپ کی گود مین بٹھلایا آپنے عجوہ کھجور مدینہ کی منگوائی اور اپنی منہ مین چبائی جب وہ گھل گئی تو بچہ کے منہ مین ڈالی بچہ اُسکو چوسنے لگا آپ نے فرمایا دیکھو انصار کو کھجور سے کیسی محبت ہے پھر آپنے اُس کے منہ پر ہاتھہ پھیرا اور اُسکا نام عبداللہ رکھا **ف** یہ حدیث کتاب الادب مین گذرچکی **عن** انس بن مالک قال مات ابن لابی طلحۃ واقتص الحدیث بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبلال صلوۃ الغداۃ یا بلال حدثنی بارجی عمل عملتہ عندک فی الاسلام منفعۃ فانی سمعت اللیلۃ خشف نعلیک بین یدی فی الجنۃ قال قال بلال ما عملت عملا فی الاسلام ارجی عندی منفعۃ من انی لا اتطھر طھورا تاما فی ساعۃ من لیل ولا نھار الا صلیت بذلک الطھور ما کتب اللہ لی ان اصلی **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال سے صبح کی نماز پڑھ اسے بلال در بیان کر مجھسے وہ عمل جو تونے کیا ہے اسلام مین جسکی فائدے کی تجھے زیادہ امید ہے کیونکہ مین نے آج کی رات تیری جوتیون کی آواز سنی اپنے سامنے جنت مین بلال نے کہا مین نے کوئی عمل اسلام مین جسکے نفع کی امید بہت ہو اس سے زیادہ نہین کیا کہ مین جب پورا وضو کرتا ہون کسیوقت مین رات یا دن کو تو اُس وضو سے نماز پڑھتا ہون جتنی اللہ عزوجل نے میری قسمت مین لکھی ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے وضو کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تحیۃ الوضو سنت ہے اور یہ نماز ہر وقت مین جائز ہے طلوع اور غروب اور دوپہر کے وقت بھی اور ہمارا مذہب یہی ہے **باب** من فضائل عبد اللہ بن مسعود و امہ عبداللہ بن مسعود اور اون کی ماں کی فضیلت **عن** عبد اللہ قال لما نزلت ھذہ الایۃ لیس علی الذین امنوا وعملوا الصلحت جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا وامنوا الی اخر الایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیل لی انت منھم **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے جب یہ آیت اوتری جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام بجالائے اونپر گناہ نہین ہے اُسکا جو کھاچکے اخیر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اُن لوگون مین سے ہے (یعنی ایمان والون اور نیک اعمال والون مین سے) **عن** ابی موسی قال قدمت انا واخی من الیمن فکنا حینا وما نری ابن مسعود وامہ الا من اھل بیت رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَلُزُومِهِمْ لَهُ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے
میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آئے تو ایک زمانے تک ہم عبداللہ بن مسعود اور اون کی ماں کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے سمجھتے تھے اس وجہ سے کہ وہ بہت جاتے آپ کے پاس اور ساتھ رہتے
آپ کے عَنْ أَبِي مُوسَى يَقُولُ لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُرَى
أَنَّ عَبْدَ اللهِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَوْ مَا ذَكَرَ مِنْ نَحْوِ هَذَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں صرف
عبداللہ کا ذکر ہے عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ شَهِدْتُ أَبَا مُوسَى وَأَبَا مَسْعُودٍ حِينَ مَاتَ
ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَتُرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنْ قُلْتَ ذَاكَ
إِنْ كَانَ لَيُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا وَيَشْهَدُ إِذَا غِبْنَا ترجمہ ابوالاحوص سے روایت ہے جب ابن مسعود
مر گئے تو میں ابوموسی اور ابومسعود کے پاس تھا ایک نے دوسرے سے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ عبداللہ کے مثل
اب کوئی ہے دوسرے نے کہا تم یہ کہتے ہو اون کا تو یہ حال تھا کہ ہم روکے جاتے اور انکو اجازت دی جاتی
اور ہم غائب رہتے اور وہ حاضر رہتے ف یعنی زندگی میں بھی کوئی اون کے برابر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا مقرب نہ تھا تو مرنے کے بعد اب کون اون کا مثل ہوگا عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ كُنَّا
فِي دَارِ أَبِي مُوسَى مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فِي مُصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُ اللهِ
فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ بَعْدَهُ أَعْلَمَ بِمَا أَنْزَلَ
اللهُ مِنْ هَذَا الْقَائِمِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ إِذَا غِبْنَا وَ
يُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا ترجمہ ابوالاحوص سے روایت ہے ہم ابوموسی کے گھر میں تھے اور وہاں عبداللہ
بن مسعود کے کئی ساتھی تھے اور ایک قرآن مجید دیکھ رہے تھے اتنے میں عبداللہ کھڑے ہوئے ابومسعود نے کہا
میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد قرآن کے جاننے والا اس شخص سے زیادہ کوئی
چھوڑا ہو جو کھڑا ہے ابوموسی نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو تو صحیح ہے (انکا یہ حال تھا کہ یہ حاضر رہتے جب ہم
غائب ہوتے اور انکو اجازت ملتی جب ہم روکے جاتے عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ
حُذَيْفَةَ وَأَبِي مُوسَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ قُطْبَةَ أَتَمُّ وَأَكْثَرُ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ عَلَى قِرَاءَةِ

مِنْ مَا تَأْمُرُونِّی أَنْ أَقْرَأَ فَلَقَدْ قَرَأْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَّسَبْعِیْنَ
سُوْرَةً وَّلَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنِّیْ أَعْلَمُهُمْ بِکِتَابِ اللّٰهِ وَلَوْ
أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ لَرَحَلْتُ إِلَیْهِ قَالَ شَقِیْقٌ فَجَلَسْتُ فِیْ حِلَقِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا یَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَیْهِ وَلَا یَعِیْبُهٗ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے
روایت ہے اونہون نے اپنے یارون سے کہا اپنے اپنے قرآن چہپا رکہو) اور جو کوئی چہپا رکہے گا کوئی شی وہ لاویگا
اُسکو قیامت کے دن پہر کہا تم مجہے کس شخص کی قرارت کی طرح قرآن پڑہنے کا حکم کرتے ہو مین نے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ستر کئی سورتین پڑہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
یہ جانتے ہین کہ مین اون سب مین زیادہ جانتا ہون اللہ کی کتاب کو اور جو مین جانتا کوئی مجہسے زیادہ جانتا
ہے اللہ تعالی کی کتاب کو تو مین چلا جاتا اوس کے پاس شقیق نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اصحاب کے حلقون مین بیٹہا مین نے کسی سے نہین سُنا جس نے عبداللہ کی اس بات کو رد کیا ہو یا اونپر عیب
کیا ہو **ف** عبداللہ بن مسعود کے مصحف مین بعض بعض مقامون مین جمہور کے مخالف قرأت
تہی اون کے یارون کا بہی مصحف اوسی طرح تہا لوگون نے اس بات پر انکار کیا اور حکم کیا عبداللہ کو
جمہور کے موافق پڑہنے کا اور طلب کیا اون کے مصحف کو جلانے کے لیے لیکن اُنہون نے اپنا مصحف
نہین دیا اور اپنے یارونسے بہی کہدیا چہپا ڈالو کیونکہ جو چہپاوینگے وہ اس آیت کی موجب قیامت مین لاوینگے
تو تم قیامت مین قرآن لیکر آوگے اسسے زیادہ کون سا شرف ہے اس حدیث سے یہ بہی نکلا کہ انسان اپنی فضیلت
اور علم کا ذکر کرسکتا ہے بشرطیکہ فخر اور تکبر کی راہ سے نہ ہو اور بہت سے بزرگون نے ایسا کیا ہے **عن**
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِیْ لَآ إِلٰهَ غَیْرُهٗ مَا مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ سُوْرَةٌ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ حَیْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ
آیَةٍ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِیْمَا أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا هُوَ أَعْلَمُ بِکِتَابِ اللّٰهِ مِنِّیْ تَبْلُغُهُ الْإِبِلُ لَرَکِبْتُ
إِلَیْهِ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے اونہون نے کہا قسم اوسکی جس کے سوا کوئی معبود نہین ہے
اللہ کی کتاب مین کوئی ایسی سورت نہین ہے مگر مین جانتا ہون کہ وہ کہان اوتری اور کوئی آیت ایسی
نہین ہے مگر مین جانتا ہون کہ وہ کس باب مین اوتری اور جو مین جانتا کسی کو وہ اللہ کی کتاب مجہسے
زیادہ جانتا ہے اور اوس تک اونٹ پہنچ سکتے تو مین سوار ہوکر اوس کے پاس جاتا (سبحان اللہ دین
کے علم کا ایسا شوق تہا **عن** مَسْرُوْقٍ قَالَ کُنَّا نَأْتِیْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَنَتَحَدَّثُ إِلَیْهِ وَقَالَ

ابن نمیر عندہ فذکرنا یوما عبد اللہ بن مسعود فقال لقد ذکرتم رجلا لا ازال
احبہ بعد شیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول خذوا القراٰن من اربعۃ من ابن ام عبد فبدا بہ ومعاذ بن جبل وابی بن کعب
وسالم مولی ابی حذیفۃ ترجمہ مسروق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن عمرو کے پاس جاتے اور ان سے
باتیں کرتے ایک دن ہم نے عبداللہ بن مسعود کا ذکر کیا انہوں نے کہا تم نے ایسے شخص کا ذکر کیا جس سے میں
محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے ایک حدیث سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے
تم قرآن سیکھو چار آدمیوں سے ام عبد کے بیٹے سے یعنی عبداللہ بن مسعود سے پہلے انہی کا نام لیا اور
معاذ بن جبل سے اور ابی بن کعب سے اور سالم سے جو مولی تھا ابو حذیفہ کا عن مسروق قال کنا
عند عبد اللہ بن عمرو فذکرنا حدیثا عن ابن مسعود فقال ان ذلک الرجل لا ازال
احبہ بعد شیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقولہ سمعتہ یقول اقرءوا
القراٰن من اربعۃ نفر من ابن ام عبد فبدا بہ ومن ابی بن کعب ومن سالم مولی ابی حذیفۃ
ومن معاذ بن جبل وحرف لم یذکرہ زہیر بن حرب قولہ یقولہ ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا عن الاعمش باسناد جریر ووکیع فی روایۃ ابی بکر عن ابی معاویۃ قدم
معاذا قبل ابی وفی روایۃ ابی کریب ابی قبل معاذ ترجمہ وہی جو گذرا عن الاعمش
باسنادہم واختلفا عن شعبۃ فی تنسیق الاربعۃ عن مسروق قال ذکروا ابن
مسعود عند عبد اللہ بن عمرو فقال ذاک رجل لا ازال احبہ بعد ما سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول استقرءوا القراٰن من اربعۃ من ابن مسعود وسالم مولی
ابی حذیفۃ وابی بن کعب ومعاذ بن جبل ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن شعبۃ بہذا
الاسناد وزاد قال شعبۃ بدا بہذین لا ادری بایہما بدا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب من فضائل ابی بن کعب وجماعۃ من الانصار رضی اللہ تعالی عنہم

ابی بن کعب اور ایک جماعت انصار کی فضیلت عن انس یقول جمع القراٰن علی عہد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ کلہم من الانصار معاذ بن جبل وابی
بن کعب وزید بن ثابت وابو زید قال قتادۃ فقلت لانس من ابو زید قال احد عمومتی

ترجمہ انس سے روایت ہے وہ کہتے تھے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چار شخصوں نے اور وہ چاروں انصاری تھے معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور ابو زید نے قتادہ نے کہا میں نے انس سے پوچھا ابو زید کون تھے انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں تھے ف نووی نے کہا اس حدیث سے بعض ملحدوں نے شبہ کیا ہے قرآن کے تواتر میں حالانکہ اس میں یہ نہیں ہے کہ سوا ان چار کے اور لوگ شریک نہ تھے اور مازری نے پندرہ صحابیوں کو نقل کیا ہے کہ وہ حافظ قرآن تھے اور صحیح حدیث میں ہے کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے جمع کرنے والوں میں سے ستر آدمی شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی آپ کی وفات کے قریب واقعہ ہوئی تو کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ شریک نہ ہوں اور خلفاء اربعہ کا ذکر اس روایت میں نہیں حالانکہ ان کا جمع نہ کرنا بعید ہے عقل سے باوجودیکہ وہ حریص تھے بہ نسبت اوروں کے عبادت پر اور خیر پر اور جو مان لیں کہ جمع میں یہی چار آدمی شریک تھے جب بھی تواتر میں خلل نہیں پڑتا اس لیے کہ اجزاء قرآن کے ہزاروں کو یاد تھے اور اس وجہ سے مجموعہ قرآن بھی متواتر ہوا اور اس میں کسی مسلمان نے یا ملحد نے خلاف نہیں کیا انتہے عن قتادة قال قلت لانس بن مالك من جمع القرآن على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اربعة كلهم من الانصار ابي بن كعب ومعاذ بن جبل وزيد بن ثابت ورجل من الانصار يكنى ابا زيد ترجمہ قتادہ سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے کہا کس نے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انس نے کہا چار آدمیوں نے انصار میں سے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ایک شخص نے انصار میں سے جسکو ابو زید کہتے تھے عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لابي ان الله عز وجل قد امرني ان اقرأ عليك قال الله سماني لك قال الله سماك لي قال فجعل ابي يبكي ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہا اللہ تعالی نے مجھکو حکم دیا ہے کہ قرآن سناؤں تجھکو ابی نے کہا کیا اللہ تعالی نے میرا نام لیا آپ سے آپ نے فرمایا ہاں تیرا نام لیا یہ سنکر ابی بن کعب رونے لگے خوشی سے یا یہ سمجھکر کہ اس نعمت اور عزت بخشی کا شکر مجھ سے نہ ہو سکے گا یا اپنا درجہ دیکھکر اور خداوند کریم کی عظمت کا خیال کرکے عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لابي بن كعب ان الله امرني ان اقرأ عليك لم يكن الذين كفروا قال وسماني قال نعم قال

نبکی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب من فضائل سعد بن معاذ سعد بن معاذ کی فضیلت کا بیان عن جابر بن عبد اللہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجنازۃ سعد بن معاذ بین ایدیہم اھتز لہا عرش الرحمن ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سعد بن معاذ کا جنازہ سامنے رکھا تھا اور انکے واسطے پروردگار کا عرش جھوم گیا ف یعنی اون کے آنے کی خوشی سے اور شاید عرش میں تمیز اور ادراک ہو اس سے کوئی امر مانع نہیں ہے اکثر فلاسفہ نے افلاک میں نفوس ثابت کیے ہیں اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی مختار ہے اور بعضوں نے کہا عرش اون کی موت سے ہل گیا اور عرش ایک جسم ہے اسکا ہلنا جائز ہے اور بعضوں نے کہا مراد اہل عرش کا جھومنا ہے یعنے ملائکہ کا اونہوں نے سعد کے آنے کی خوشی کی انتہے مختصراً من النووی عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کا عرش ہل گیا سعد بن معاذ کی موت عن انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وجنازتہ موضوعۃ یعنے سعد اھتز لہا عرش الرحمن ترجمہ انس سے بھی ایسے ہی روایت ہے جیسے پہلے گذری عن البراء یقول اھدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلۃ حریر فجعل اصحابہ یمسونہا ویعجبون من لینہا فقال اتعجبون من لین ھذہ لمنادیل سعد بن معاذ فی الجنۃ خیر منہا والین ترجمہ برا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ آیا آپ کے اصحاب اسکو چھونے لگے اور اسکی نرمی سے تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا تم اوسکی نرمی سے تعجب کرتے ہو البتہ سعد بن معاذ کا رومال (رومال) جنت میں اس سے بہتر اور اس سے زیادہ نرم ہیں عن البراء بن عازب یقول اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثوب حریر فذکر الحدیث ثم قال ابن عبدۃ اخبرنا ابو داود نا شعبۃ حدثنی قتادۃ عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو ھذا او بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن شعبۃ ھذا الحدیث بالاسنادین جمیعا کروایۃ ابی داود ترجمہ وہی جو گذرا عن انس بن مالک انہ اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبۃ من سندس وکان ینہی عن الحریر فعجب الناس منہا

قَالَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ مَنَادِیْلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّۃِ اَحْسَنُ مِنْ ھٰذَا
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سندس (ایک ریشمی کپڑا ہے) کا
ایک جبہ تحفہ آیا آپ منع کرتے تھے حریر سے لوگون نے اسے دیکھہ کر تعجب کیا اوسکی نرمی اور خوبی سے آپنے
فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین محمد کی جان ہے سعد بن معاذ کے رومال جنت مین اس سے اچھے ہین **عن**
اَنَسٍ اَنَّ اُکَیْدِرَ دُوْمَۃِ الْجَنْدَلِ اَھْدٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُلَّۃً فَذَکَرَ
نَحْوَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ وَکَانَ یَنْھٰی عَنِ الْحَرِیْرِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے اکیدر دومۃ الجندل کے بادشاہ
نے آپکے پاس ایک جوڑا تحفہ بھیجا پھر بیان کیا اوسیطرح اس مین یہ نہین ہے کہ آپ حریر سے منع کرتے
تھے **باب** مِنْ فَضَائِلِ اَبِیْ دُجَانَۃَ سِمَاکِ بْنِ خَرَشَۃَ ابودجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ
کی فضیلت **عن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ سَیْفًا یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ
مَنْ یَّاْخُذُ مِنِّیْ ھٰذَا فَبَسَطُوْا اَیْدِیَھُمْ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْھُمْ یَقُوْلُ اَنَا اَنَا قَالَ فَمَنْ یَّاْخُذُہٗ
بِحَقِّہٖ فَاَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاکُ بْنُ خَرَشَۃَ اَبُوْدُجَانَۃَ اَنَا اٰخُذُہٗ بِحَقِّہٖ قَالَ فَاَخَذَہٗ
فَفَلَقَ بِہٖ ھَامَ الْمُشْرِکِیْنَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار لی احد
کے دن اور فرمایا یہ کون لیتا ہے مجھسے لوگون نے ہاتھہ پھیلائے ہر ایک کہتا تہا مین لون گا مین لون گا آپنے
فرمایا اسکا حق ادا کرکے کون لیگا یہ سنتے ہی لوگ پیچھے ہٹے (کیونکہ احد کے دن کافرون کا غلبہ تہا) سماک
بن خرشہ ابودجانہ نے کہا مین اسکا حق ادا کرون گا اور لون گا پہر اونہون نے اُسکو لے لیا اور مشرکون
کے سر اوس تلوار سے چیرے **باب** مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَالِدِ جَابِرٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عبد اللہ جابر کے باپ کی فضیلت **عن** جَابِرٍ یَقُوْلُ لَمَّا کَانَ یَوْمُ
اُحُدٍ جِیْئَ بِاَبِیْ مُسَجًّی وَقَدْ مُثِّلَ بِہٖ قَالَ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَھَانِیْ قَوْمِیْ فَرَفَعَہٗ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ بِہٖ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاکِیَۃٍ اَوْ صَائِحَۃٍ فَقَالَ
مَنْ ھٰذِہٖ فَقَالُوْا بِنْتُ عَمْرٍو اَوْ اُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ وَلِمَ تَبْکِیْ فَمَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ
تُظِلُّہٗ بِاَجْنِحَتِھَا حَتّٰی رُفِعَ **ترجمہ** حضرت جابر سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو میرا باپ لایا گیا
اوس پر کپڑا ڈھنکا تہا اور اوس کے ناک کان ہاتھہ پاؤن کاٹے گئے تھے (یعنے کافرون نے اُنکو شہید کرکر
اون کے ساتھہ مثلہ کیا تہا) مین نے کپڑا اٹہانا چاہا تو لوگون نے مجھکو منع کیا (اس خیال سے کہ بیٹا

باپ کا یہ حال دیکھکر رنج کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اوٹھا دیا یا آپکے حکم سے اوٹھایا گیا آپنے ایک رونیوالے یا چلانیوالے کی آواز سنی تو پوچھا یہ کس کی آواز ہے لوگوں نے عرض کیا عمرو کی بیٹی یا بہن ہے (یعنے شہید کی بہن یا پھوپھی ہے) آپنے فرمایا کیوں روتی ہے فرشتے اوسپر برابر سایہ کیے رہے یہاں تک کہ وہ اٹھایا گیا عن جابر بن عبد اللہ قال اصیب ابی یوم احد فجعلت اکشف الثوب عن وجهه ابكي وجعلوا ينهوني ورسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينهاني قال وجعلت فاطمة بنت عمرو تبكيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تبكيه او لا تبكيه ما زالت الملائكة تظله باجنحتها حتى رفعتموه ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میرا باپ شہید ہوا احد کے دن تو میں اوس کے منہ پر سے کپڑا اوٹھاتا اور روتا لوگ مجھے منع کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع نکرتے اور فاطمہ عمرو کی بیٹی (یعنے میری پھوپھی) وہ بھی اوسپر رو رہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو روئے یا نہ روئے فرشتے اوسپر اپنے پروں کا سایہ کیے تھے یہاں تک کہ تم نے اسکو اوٹھایا عن جابر بهذا الحديث غير ان ابن جريج ليس في حديثه ذكر الملائكة وبكاء الباكية عن جابر قال جيء بابي يوم احد مجدعا فوضع بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم فذكر نحو حديثهم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میرا باپ احد کے دن لایا گیا اوس کے ناک کان کٹے ہوئے تھے تو رکھا گیا رسول اللہ کے آگے

باب من فضائل جليبيب جلیبیب رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت

عن ابي برزة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان في مغزى له فافاء الله عليه فقال لاصحابه هل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا ثم قال هل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا ثم قال هل تفقدون من احد قالوا لا قال لكني افقد جليبيبا فاطلبوه فطلب في القتلى فوجدوه الى جنب سبعة قد قتلهم ثم قتلوه فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فوقف عليه فقال قتل سبعة ثم قتلوه هذا مني وانا منه هذا مني وانا منه قال فوضعه على ساعديه ليس له الا ساعدا النبي صلى الله عليه وسلم قال فحفر له ووضع في قبره ولم يذكر غسلا ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہاد میں تھے اللہ تعالی نے آپ کو مال دیا آپ نے

اپنے لوگون سے فرمایا تم مین سے کوئی گم تو نہین ہے لوگون نے عرض کیا ہان فلان فلان شخص گم ہین
پھر آپنے پوچھا کوئی گم تو نہین ہے لوگون نے عرض کیا البتہ فلان فلان شخص گم ہین پھر آپنے
فرمایا کوئی گم تو نہین ہے لوگون نے عرض کیا کوئی نہین آپنے فرمایا مین جلیبیب کو نہین دیکھتا
لوگون نے انکو مردون مین ڈھونڈا تو اون کی لاش سات لاشون کے پاس پائی جنکو جلیبیب نے مارا تھا
وہ سات کو مار کر مارے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس آئے اور وہان کھڑے ہوے پھر فرمایا
اسنے سات آدمیون کو مارا بعد اسکے مارا گیا یہ میرا ہے مین اسکا ہون یہ میرا ہے مین اسکا ہون یعنی مین اور وہ ایک ہین
پھر آپنے اوسکو اپنے دونون ہاتھون پر رکھا اور صرف آپ ہی نے اوٹھایا بعد اوس کے گڑھا کھدوایا
اور قبر مین رکھدیا اور غسل کا بیان نہین کیا راوی نے **باب** فضائل ابی ذر رضی اللہ
تعالی عنہ ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت عن عبد اللہ بن الصامت قال قال ابوذر
خرجنا من قومنا غفار وكانوا يحلون الشهر الحرام فخرجت انا واخي انيس وامنا فنزلنا
على خال لنا فاكرمنا خالنا واحسن الينا فحسدنا قومه فقالوا انك اذا خرجت عن
اهلك خالف اليهم انيس فجاء خالنا فنثا علينا الذي قيل له فقلت اما ما مضى من
معروفك فقد كدرته ولا جماع لك فيما بعد فقربنا صرمتنا فاحتملنا عليها وتغطى
خالنا ثوبه فجعل يبكي فانطلقنا حتى نزلنا بحضرة مكة فنافر انيس عن صرمتنا وعن
مثلها فاتيا الكاهن فخير انيسا فاتانا انيس بصرمتنا ومثلها معها قال وقد صليت
يا ابن اخي قبل ان القى رسول الله صلى الله عليه وسلم بثلاث سنين قلت لمن قال
لله قلت فاين توجه قال اتوجه حيث يوجهني ربي اصلي عشاء حتى اذا كان من
آخر الليل القيت كاني خفاء حتى تعلوني الشمس فقال انيس ان لي حاجة بمكة
فاكفني فانطلق انيس حتى اتى مكة فراث علي ثم جاء فقلت ما صنعت قال لقيت رجلا
بمكة على دينك يزعم ان الله عز وجل ارسله قلت فما يقول الناس قال يقولون
شاعر كاهن ساحر وكان انيس احد الشعراء قال انيس لقد سمعت قول الكهنة
فما هو بقولهم ولقد وضعت قوله على اقراء الشعر فما يلتئم على لسان احد
بعدي انه شعر والله انه لصادق وانهم لكاذبون قال قلت فاكفني حتى اذهب

فانظر قال فاتيت مكة فتضعفت رجلا منهم فقلت اين هذا الذي تدعونه الصابئ
فاشار الي فقال الصابئ فمال علي اهل الوادي بكل مدرة وعظم حتى خررت مغشيا
علي قال فارتفعت حين ارتفعت كاني نصب احمر قال فاتيت زمزم فغسلت عني الدماء
وشربت من مائها ولقد لبثت يا ابن اخي ثلاثين بين ليلة ويوم ما كان لي طعام الا ماء زمزم
فسمنت حتى تكسرت عكن بطني وما وجدت على كبدي سخفة جوع قال فبينا اهل
مكة في ليلة قمراء اضحيان اذ ضرب على اسمختهم فما يطوف بالبيت احد وامرأتين
منهم تدعوان اسافا ونائلة قال فاتتا علي في طوافهما فقلت انكحا احدهما الاخرى
قال فما تناهتا عن قولهما قال فاتتا علي فقلت هن مثل الخشبة غير اني لا اكني
فانطلقتا تولولان وتقولان لو كان ها هنا احد من انفارنا قال فاستقبلهما رسول الله صلى
الله عليه وسلم وابو بكر وهما هابطان قال ما لكما قالتا الصابئ بين الكعبة واستارها
قال ما قال لكما قالتا انه قال لنا كلمة تملأ الفم وجاء رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى استلم الحجر وطاف بالبيت هو وصاحبه ثم صلى فلما قضى صلاته قال
ابو ذر فكنت انا اول من حياه بتحية الاسلام فقلت السلام عليك يا رسول الله فقال
وعليك ورحمة الله ثم قال من انت قال قلت من غفار قال فاهوى بيده فوضع
اصابعه على جبهته فقلت في نفسي كره ان انتميت الى غفار فذهبت آخذ بيده
فقدعني صاحبه وكان اعلم به مني ثم رفع رأسه ثم قال متى كنت ها هنا قال قلت
كنت ها هنا منذ ثلاثين بين ليلة ويوم قال فمن كان يطعمك قال قلت ما كان
لي طعام الا ماء زمزم فسمنت حتى تكسرت عكن بطني وما اجد على كبدي سخفة
جوع قال انها مباركة انها طعام طعم فقال ابو بكر يا رسول الله ائذن لي في طعامه
الليلة فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وانطلقت معهما ففتح ابو بكر
بابا فجعل يقبض لنا من زبيب الطائف وكان ذلك اول طعام اكلته بها ثم غبرت
ما غبرت ثم اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انه قد وجهت لي ارض
ذات نخل لا اراها الا يثرب فهل انت مبلغ عني قومك عسى الله ان ينفعهم بك

وَيَأْجُرَكَ فِيهِمْ فَأَتَيْتُ أُنَيْسًا فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ صَنَعْتُ أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ
قَالَ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكَ فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَأَتَيْنَا أُمَّنَا فَقَالَتْ مَا بِي رَغْبَةٌ
عَنْ دِينِكُمَا فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتَّى أَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمْ
وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ إِيمَاءُ بْنُ رَحَضَةَ الْغِفَارِيُّ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ وَقَالَ نِصْفُهُمْ إِذَا قَدِمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ
فَأَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِي وَجَاءَتْ أَسْلَمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِخْوَتُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِي أَسْلَمُوا
عَلَيْهِ فَأَسْلَمُوا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا
اللَّهُ ترجمہ عبد اللہ بن صامت سے روایت ہے ابوذر نے کہا ہم اپنی قوم غفار میں سے نکلے وہ حرام مہینے کو بھی
حلال سمجھتے تھے تو میں اور میرا بھائی انیس اور ہماری ماں تینوں نکلے اور ایک ماموں تھا ہمارا اوس کے پاس
اوترے اوس نے ہماری خاطر کی اور ہمارے ساتھ نیکی کی اوسکی قوم نے ہم سے حسد کیا اور کہنے لگی تمہارے
ماموں سے جب تو اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو انیس تیری بی بی کے ساتھ زنا کرتا ہے وہ ہمارے پاس آیا اور
اوس نے یہ بات مشہور کر دی (حماقت سے) میں نے کہا تو نے جو ہمارے ساتھ احسان کیا وہ بھی خراب
ہو گیا اب ہم تیرے ساتھ نہیں رہ سکتے آخر ہم اپنے اونٹوں پاس گئے اور اپنا اسباب لادا ہمارے ماموں
نے اپنا کپڑا اوڑھ کر رونا شروع کیا ہم چلے یہاں تک کہ مکہ کے سامنے اوترے انیس نے ایک شرط لگائی
اوتنے اونٹوں پر جو ہمارے تھے اور اوتنے ہی اور پر ف وہ شرط یہ تھی کہ دو آدمی دعوی کرتے ہر
ایک یہ کہتا میں بہتر ہوں پھر جسکو کاہن کہدیوے کہ یہ بہتر ہے وہ شرط کا مال لے لیتا ایسی ہی شرط
انیس نے کسی سے کی اور مال یہ ٹھیرا کہ انیس کے پاس جو اونٹ ہیں وہ دیے جاویں اور اوتنے ہی اور
ف پھر دونوں کاہن پاس گئے کاہن نے انیس کو کہا کہ یہ بہتر ہے انیس ہمارے اونٹ لایا
اور اوتنے ہی اور اونٹ لایا ابوذر نے کہا اے بیٹے میرے بھائی کے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ملاقات سے پہلے نماز پڑھی ہے تین برس پہلے میں نے کہا کس کے لیے پڑھتے تھے ابوذر نے
کہا اللہ تعالی کے لیے میں نے کہا منہ کدھر کرتے تھے اونہوں نے کہا اودھر منہ کرتا تھا جدھر
اللہ تعالی میرا منہ کر دیتا تھا میں عشا کی نماز پڑھتا جب اخیر رات ہوتی تو کمل کیطرح پڑ جاتا تھا یہاں
تک کہ آفتاب سر پر آتا انیس نے کہا مجھے مکہ میں کام ہے تم یہاں رہو میں جاتا ہوں وہ گیا اور بڑی دیر کی

پھر آیا مین نے کہا تونے کیا کیا وہ بولا مین ایک شخص سے ملا مکہ مین جو تیرے دین پر ہے اور وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالے
نے اُسکو بھیجا ہے مین نے کہا لوگ اوسکو کیا کہتے ہین اوس نے کہا لوگ اوسکو شاعر کاہن جادوگر کہتے ہین اور
اُنیس خود بھی شاعر تھا اوس نے کہا مین نے کاہنون کی بات سنی ہے لیکن جو کلام یہ شخص پڑھتا ہے وہ کاہنون
کا کلام نہین ہے اور مین نے اوسکا کلام شعر کے تمام بحرون پر رکھا تو وہ کسی کی زبان پر پھر بعد نہ جڑیگا
شعر کیطرح قسم خدا کی وہ سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہین مین نے کہا تو یہان رہو مین اُس شخص کو جاکر دیکھتا
ہون پھر مین مکہ مین آیا مین نے ایک ناتوان شخص کو مکہ والون مین سے چھانٹا (اس لیے کہ زبردست شخص
شاید مجھے تکلیف پہونچاوے) اور اُس سے پوچھا وہ شخص کہان ہے جسکو تم صابی کہتے ہو (یعنے
دین بدلنیوالا عرب کے کفار معاذ اللہ حضرت صلعم کو صابی کہتے تھے) اوس نے میری طرف اشارہ کیا
اور کہا یہ صابی ہے (جب تو صابی کو پوچھتا ہے) یہ سنکر تمام وادی والے ڈھیلے ہڈیان لیکر مجھپر پلے
یہانتک کہ مین بیہوش ہو کر گرا جب مین ہوش مین آکر اوٹھا تو کیا دیکھتا ہون گویا مین لال بت ہون
(یعنے سر سے پیر تک خون سے لال ہون) پھر مین زمزم کے پاس آیا اور مین سے خون دھویا اور زمزم کا
پانی پیا تو اسے بھتیجے پھر مین وہان تیس راتین یا تیس دن رہا اور کوئی کھانا میرے پاس نہ تھا سوا
زمزم کے پانی کے (مین جب بھوک لگتی تو اوسی کو پی لیتا) پھر مین موٹا ہو گیا یہانتک کہ میرے پیٹ کی بٹین
جھک گئین (موٹاپے سے) اور مین نے اپنے کلیجہ مین بھوک کی ناتوانی نہین پائی ایکبار مکہ والے چاندنی
رات مین سو گیے اُسوقت بیت اللہ کا طواف کوئی نہین کرتا تھا صرف دو عورتین اساف اور نائلہ کو پکار
رہی تھین (اساف اور نائلہ دو بت تھے مکہ مین اساف مرد تھا اور نائلہ عورت تھی کفار کا یہ اعتقاد تھا
کہ ان دونون نے وہان زنا کی تھی اسوجہ سے مسخ ہو کر بت ہو گئے) وہ طواف کرتی کرتی میرے سامنے آئین
مین نے کہا ایک کا نکاح دوسرے سے کردو (یعنے اساف کا نائلہ سے) یہ سنکر بھی وہ اپنی بات سے باز نہ آئین پھر
میرے سامنے آئین تو مین نے صاف کہدیا اون کے فلان مین لکڑی (یعنے یہ محض اساف اور نائلہ کی
پرستش کیا چیز ہے) اور مجھے کنایہ نہین آتا (یعنے کنایہ اشارہ مین مین نے گالی نہین دی کھلم کھلا گالی
دی اساف اور نائلہ کو اون مرد و عورتون کو غصہ دلانے کے لیے جو خدا تعالی کے گھر مین خدا کو چھوڑ کر
اساف اور نائلہ کو پکارتی تھین) یہ سنکر وہ دونون عورتین چلاتی ہوئین اور کہتی ہوئی چلین کاش اس
وقت مین کوئی ہمارے لوگون مین سے ہوتا (جو اس شخص کو بے ادبی کی سزا دیتا) راہ مین اون عورتون

۲۴۵۰

کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق ملے اور وہ اتر رہے تھے پہاڑ سے اونہون نے اون عورتون سے پوچھا کیا ہوا وہ بولین ایک صابی آیا ہے جو کعبہ کے پردون مین چھپا ہے اونہون نے کہا وہ صابی کیا بولا وہ بولین ایسی بات بولا جس سے منہ بھر جاتا ہے (یعنی اسکو زبان سے نکال نہین سکتین) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے یہانتک کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف کیا اپنے صاحب کے ساتھ پھر نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکے تو ابوذر نے کہا مین نے ہی اول اسلام کی سنت ادا کی اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ پھر آپ نے پوچھا تو کون ہے مین نے کہا غفار کا ایک شخص ہون آپ نے ہاتھ جھکایا اور اپنی اونگلیان پیشانی پر رکھین (جیسے کوئی فکر کرتا ہے) مین نے اپنے دلمین کہا شاید آپ کو برا معلوم ہوا یہ کہنا کہ مین غفار مین سے ہون مین لپکا آپ کا ہاتھ پکڑنے کو لیکن آپ کے صاحب نے (ابو بکر نے) جو مجھ سے زیادہ آپ کا حال جانتا تھا مجھے روکا پھر آپ نے سر اوٹھایا اور فرمایا تو یہان کب آیا مین نے عرض کیا مین یہان تیس رات یا دن سے ہون آپ نے فرمایا تجھے کھانا کون کھلاتا ہے مین نے کہا کھانا وغیرہ کچھ نہین سوا زمزم کے پانی کے پھر مین موٹا ہو گیا یہانتک کہ میرے پیٹ کی بٹین مڑ گئین اور مین نے اپنے کلیجہ مین بھوک کی ناتوانی نہین پائی آپ نے فرمایا زمزم کا پانی برکت والا ہے اور وہ کھانا بھی ہے پیٹ بھر دیتا ہے کھانے کیطرح ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ آج کی رات مجھے اجازت دیجیے اسکو کھلانے کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور ابو بکر مین بھی اون دونون کے ساتھ چلا ابو بکر نے ایک دروازہ کھولا اور اس مین سے طائف کی سوکھی انگور نکالنے لگے یہ پہلا کھانا تھا جو مین نے کھایا مکہ مین پھر رہا مین جب تک رہا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا مجھے دکھلائی گئی ایک زمین کھجور والی مین سمجھتا ہون وہ کوئی زمین نہین ہے سوا یثرب کے (یثرب مدینہ طیبہ کا نام تھا) تو تو میری طرف سے اپنی قوم کو دین کی دعوت دے شاید اللہ تعالی اون کو نفع دیوے تیری وجہ سے اور تجھے ثواب دیوے مین انیس پاس آیا اوس نے پوچھا تو نے کیا کیا مین نے کہا مین اسلام لایا اور مین نے تصدیق کی آپ کی نبوت کی وہ بولا تمہارے دین سے مجھے بھی نفرت نہین ہے مین بھی اسلام لایا اور مین نے بھی تصدیق کی پھر ہم دونون اپنی مان کے پاس آئے وہ بولی مجھے بھی تم دونون کے دین سے نفرت نہین ہے مین بھی اسلام لائی اور مین نے بھی تصدیق کی پھر ہم نے اونٹون پر اسباب لادا یہانتک کہ ہم اپنی قوم غفار مین پہنچے آدھی قوم مسلمان ہو گئی اور اون کا امام ایما بن رحضہ غفاری تھا وہ اون کا سردار بھی تھا اور آدھی قوم نے یہ کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین

تشریف لاوین گے توہم مسلمان ہوجاوین گے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور آدھی قوم جو باقی
تھی وہ بھی مسلمان ہوگئی اور اسلم (ایک قوم ہے) کے لوگ آئے انہون نے کہا یا رسول اللہ ہم بھی اپنے بھائیون
غفاریون کیطرح مسلمان ہوتے ہین وہ بھی مسلمان ہوئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفار کو
اللہ نے بخشدیا اور اسلم کو اللہ نے بچادیا (قتل اور قید سے) عن حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ
زَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ قُلْتُ فَاكْفِنِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ قَالَ نَعَمْ وَكُنْ عَلَى حَذَرٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَإِنَّهُمْ
قَدْ شَنِفُوا لَهُ وَتَجَهَّمُوا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین یہہ ہے کہ اچھا جا لیکن اہل مکہ سے بچا رہ وہ دشمن ہین
اوس شخص کے اور منہ بناتے ہین اوسکے واسطے عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا ابْنَ
أَخِي صَلَّيْتُ سَنَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ قَالَ
حَيْثُ وَجَّهَنِيَ اللَّهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَتَنَافَرَا
إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْكُهَّانِ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ أَخِي أُنَيْسٌ يَمْدَحُهُ حَتَّى غَلَبَهُ قَالَ فَأَخَذْنَا صِرْمَتَهُ
فَضَمَمْنَاهَا إِلَى صِرْمَتِنَا وَقَالَ أَيْضًا فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ
بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَإِنِّي لَأَوَّلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ
فَقَالَ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا
فَقَالَ مُنْذُ كَمْ أَنْتَ هَاهُنَا قَالَ قُلْتُ مُنْذُ خَمْسَ عَشْرَةَ وَفِيهِ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتْحِفْنِي بِضِيَافَتِهِ
اللَّيْلَةَ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین یہہ ہے کہ مین نے آپ کی نبوت سے دو برس پہلے نماز پڑھی اور یہہ ہے کہ دونو
ایک کاہن کے پاس گئے اُنیس لے اوس کاہن کی تعریف شروع کی یہانتک کہ اوسپر غالب آیا اور ہمنے اوس
کے اونٹ بھی لیکر اپنے اونٹون مین ملا لیے۔ اور یہہ کہ نماز پڑھی آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے اور مین سب
سے پہلے وہ شخص ہون جسنے آپکو مسلمانی کا سلام کیا اور یہہ کہ مین نے کہا مین پندرہ دن سے یہان ہون
اور ابوبکر نے کہا مجھے عزت دیجیے اون کی ضیافت سے آج کی رات عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ
مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ لِأَخِيهِ ارْكَبْ إِلَى هَذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ
هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي فَانْطَلَقَ
الْآخَرُ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ
وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِي فِيمَا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى

قربتہ فاتے المسجد فالتمس النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یعرفہ وکرہ ان یسال عنہ
حتی ادرکہ یعنی اللیل فاضطجع فراٰہ علی فعرف انہ غریب فلما راٰہ تبعہ فلم یسال
واحد منہما صاحبہ عن شیء حتی اصبح ثم احتمل قربتہ وزادہ الی المسجد فظل ذلک الیوم
ولا یری النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی امسی فعاد الی مضجعہ فمر بہ علی فقال ما انٰ للرجل
ان یعلم منزلہ فاقامہ فذہب بہ معہ ولا یسال واحد منہما صاحبہ عن شیء حتی اذا
کان یوم الثالث فعل مثل ذلک فاقامہ علی معہ ثم قال لہ الا تحدثنی ما الذی اقدمک
ہذا البلد قال ان اعطیتنی عہدا ومیثاقا لترشدنی فعلت ففعل فاخبرہ فقال فانہ
حق وہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا اصبحت فاتبعنی فانی ان رایت شیئا
اخاف علیک قمت کانی اریق الماء فان مضیت فاتبعنی حتی تدخل مدخلی ففعل
فانطلق یقفوہ حتی دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودخل معہ فسمع من قولہ و
اسلم مکانہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجع الی قومک فاخبرہم حتی یاتیک
امری فقال والذی نفسی بیدہ لاصرخن بہا بین ظہرانیہم فخرج حتی اتی المسجد
فنادی باعلا صوتہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وثار القوم فضربوہ
حتی اضجعوہ واتی العباس فاکب علیہ فقال ویلکم الستم تعلمون انہ من غفار وان
طریق تجارکم الی الشام علیہم فانقذہ منہم ثم عاد من الغد لمثلہا وثاروا الیہ
فضربوہ فاکب علیہ العباس فانقذہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جب ابو ذر کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی مکہ میں خبر پہونچی تو اونہوں نے اپنے بہائی سے کہا اس وادی کو جا سوار
ہوکر اور اس شخص کو دیکہکر آ جو کہتا ہے مجہے آسمان سے خبر آتی ہے اونکی بات سن پہر میرے پاس آ۔ وہ
روانہ ہوا یہانتک کہ مکہ میں آیا اور آپ کا کلام سنا پہر ابو ذر پاس لوٹ کر گیا اور بولا میں نے اس شخص
کو دیکہا وہ حکم کرتا ہے اچہی خصلتوں کا اور ایک کلام سناتا ہے جو شعر نہیں ہے ابو ذر نے کہا اس
سے مجہکو تسکین نہیں ہوئی پہر انہوں نے توشہ لیا اور ایک مشک لی پانی کی یہانتک کہ مکہ میں آئے
اور مسجد حرام میں داخل ہوئے وہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈہونڈہا وہ آپ کو پہچانتے نہ تہے
اور انہوں نے پوچہنا بہی مناسب نہ جانا یہانتک کہ رات ہوگئی وہ لیٹ رہے حضرت علی نے انکو دیکہا

اور پہچانا کہ کوئی مسافر ہے پہر اون کے پیچہے گئے لیکن کسینے دوسرے سے بات نہ کی یہانتک کہ صبح ہوگئی پہر وہ
اپنا توشہ اور مشک مسجد میں اوٹہا لائے اور سارا دن وہان رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شام تک
نہ دیکہا پہر وہ اپنے سونے کی جگہ میں چلے آئے وہان حضرت علی گذرے اور کہا ابہی وہ وقت نہیں آیا
جب اس شخص کو اپنا ٹہکانا معلوم ہو پہر اون کو کہڑا کیا اور اون کے ساتہہ گئے لیکن کسینے دوسرے سے
بات نہ کی یہانتک کہ تیسرا دن ہوا اوسدن بہی ایسا ہی کیا اور حضرت علی نے اونکو اپنے ساتہہ کہڑا کیا
پہر کہا تم مجہسے کیون نہیں کہتے جس لیے تم اس شہر میں آئے ہو ابوذر نے کہا اگر تم مجہہ سے عہد اور
اقرار کرتے ہو کہ مین راہ بتلاؤ نگا تو مین کہتا ہون اونہون اقرار کیا ابوذر نے سب حال بیان کیا حضرت
علی نے کہا وہ شخص سچے ہیں اور وہ بیشک اللہ کے رسول ہیں اور تم صبحکو میرے ساتہہ چلنا اور اگر مین کوئی
خوف کی بات دیکہون گا جس میں تمہاری جان کا ڈر ہو تو مین کہڑا ہو جاؤن گا جیسے کوئی پانی بہاتا ہے
اور جو مین چلا جاؤن تو تم بہی میرے پیچہے پیچہے چلے آنا جہان مین گہسون تم بہی گہس آنا ابوذر نے ایسا ہی
کیا اون کے پیچہے چلے یہانتک کہ حضرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچے اور ابوذر بہی
اون کے ساتہہ پہونچے پہر ابوذر نے آپکی باتین سنین اور اوسی جگہہ مسلمان ہوئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی قوم کے پاس جا اور اونکو دین کی خبر کر یہانتک کہ میرا حکم تجہے پہنچے ابوذر نے
کہا قسم اوسکی جسکے ہاتہہ میں میری جان ہے مین تو یہ بات (یعنے دین کی دعوت) مکہ والون کو پکار کر
سناؤنگا پہر ابوذر نکلے اور مسجد میں آئے اور چلا کر بولے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ اور
لوگون نے اون پر حملہ کیا اور اون کو مارتے مارتے لٹا دیا حضرت عباس وہان آئے اور ابوذر پر جہکے اور لوگون
سے کہا خرابی ہو تمہاری تم نہیں جانتے یہ شخص غفار کا ہے اور تمہارا رستہ سوداگری کا شام کو غفار
کے ملک پر سے ہے (تو وہ تمہاری تجارت بند کردینگے) پہر ابوذر کو اون لوگون سے چہڑا لیا ابوذر نے
دوسرے روز پہر ایسا ہی کیا اور لوگ دوڑے اور مارا اور حضرت عباس آکے آئے اور اون کو چہڑا لیا۔

باب مِنْ فَضَائِلِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ جریر بن عبد اللہ کی فضیلت **عن** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
يَقُوْلُ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا ضَحِكَ **ترجمہ** جریر
بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے کبہی نہیں روکا اندر آنے سے جب سے مین
مسلمان ہوا اور کبہی مجہے نہیں دیکہا مگر آپ ہنسے (یعنے خندہ روئی اور کشادہ پیشانی سے ملے) **عن** قیس

جَرِیرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِی اِلَّا تَبَسَّمَ فِی وَجْھِی
زَادَ ابْنُ نُمَیْرٍ فِی حَدِیثِہٖ عَنِ ابْنِ اِدْرِیسَ وَلَقَدْ شَکَوْتُ اِلَیْہِ اَنِّی لَا اَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ فَضَرَبَ
بِیَدِہٖ فِی صَدْرِی وَقَالَ اللّٰھُمَّ ثَبِّتْہُ وَاجْعَلْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ
ہے کہ میں نے آپ سے شکایت کی میں گھوڑے پر نہیں جمتا آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا یا الہی
جمادے اسکو اور راہ بتانے والا راہ پایا ہوا کردے عن جَرِیرٍ قَالَ کَانَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ بَیْتٌ
یُقَالُ لَہٗ ذُو الْخَلَصَۃِ وَکَانَ یُقَالُ لَہٗ الْکَعْبَۃُ الْیَمَانِیَۃُ وَالْکَعْبَۃُ الشَّامِیَّۃُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ اَنْتَ مُرِیحِی مِنْ ذِی الْخَلَصَۃِ وَالْکَعْبَۃِ الْیَمَانِیَۃِ وَالشَّامِیَّۃِ فَنَفَرْتُ
اِلَیْہِ فِی مِائَۃٍ وَخَمْسِینَ مِنْ اَحْمَسَ فَکَسَرْنَاہُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَہٗ فَاَتَیْتُہٗ فَاَخْبَرْتُہٗ
قَالَ فَدَعَا لَنَا وَلِاَحْمَسَ ترجمہ جریر سے روایت ہے جاہلیت کے زمانے میں ایک بتخانہ تھا جس میں
جسکو ذو الخلصہ کہتے تھے اور کعبہ یمانی یا کعبہ شامی بھی اسکا نام تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
فرمایا اے جریر تو مجھے بےفکر کرتا ہے ذو الخلصہ اور کعبہ یمانی اور شامی کیطرف سے (یعنی اوسکو تباہ اور
برباد کر کہ لوگ شرک سے چھٹیں) میں ایکسو پچاس آدمی احمس قبیلے کے اپنے ساتھ لیکر گیا اور ذو الخلصہ
کو توڑا اور جتنے لوگوں کو وہاں پایا قتل کیا پھر میں لوٹ کر آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے ہمارے لیے
اور احمس کے قبیلے کے لیے دعا کی عن جَرِیرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْبَجَلِیِّ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا جَرِیرُ اَلَا تُرِیحُنِی مِنْ ذِی الْخَلَصَۃِ بَیْتٍ لِخَثْعَمَ کَانَ یُدْعٰی کَعْبَۃَ
الْیَمَانِیَۃِ قَالَ فَنَفَرْتُ اِلَیْہِ فِی خَمْسِینَ وَمِائَۃِ فَارِسٍ وَکُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ فَذَکَرْتُ
ذٰلِکَ لِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ یَدَہٗ فِی صَدْرِی فَقَالَ اللّٰھُمَّ ثَبِّتْہُ وَ
اجْعَلْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا قَالَ فَانْطَلَقَ فَحَرَّقَھَا بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ جَرِیرٌ اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُبَشِّرُہٗ یُکْنٰی اَبَا اَرْطَاۃَ مِنَّا فَاَتٰی رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَہٗ مَا جِئْتُکَ حَتّٰی تَرَکْنَاھَا کَاَنَّھَا جَمَلٌ اَجْرَبُ فَبَرَّکَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ عَلٰی خَیْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِھَا خَمْسَ مَرَّاتٍ ترجمہ جریر بن عبد اللہ بجلی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے جریر تو مجھکو آرام نہیں دیتا ذو الخلصہ سے جو بتخانہ تھا خثعم کا
(ایک قبیلہ ہے) اوسکو کعبہ یمانی بھی کہتے تھے جریر نے کہا میں ڈیڑھ سو سوار لیکر وہاں گیا اور

مین گھوڑی پر نہیں جمتا تہا مین نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اپنا ہاتہ میری سینے پر
مارا اور فرمایا یا اللہ اسکو جمادے اور اسکو سیدھا راہ دکھانیوالا راہ یافتہ کردے پہر جریر گیے اور ذوالخلصہ
کو انکا رسی جلا دیا بعد اسکے ایک شخص جسکا نام ابو ارطاۃ تہا خوشخبری کے لیے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس روانہ کیا وہ آپ پاس آیا اور کہنے لگا ہم ذوالخلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح چھوڑ کر آئے
(خارشتی اونٹ پر کالا روغن ملتے ہین مطلب یہ ہے کہ وہ بہی جلکر کالا ہو گیا تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے احمس کے گھوڑون اور مردون کے لیے برکت کی دعا کی پانچ مرتبہ **عَنْ** اِسْمَاعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ مَرْوَانَ فَجَاءَ بَشِيْرُ جَرِيْرٍ اَبُوْ اَرْطَاةَ حُصَيْنُ بْنُ رَبِيْعَةَ يُبَشِّرُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو گذرا **بَابٌ** مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عبد اللہ
بن عباس کی فضیلت کا بیان **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْخَلَاءَ
فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوْءً فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالُوْا وَ
فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ قُلْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ مین تشریف لے گیے مین نے آپکے لیے وضو کا پانی رکہا
جب آپ نکلے تو پوچہا یہ پانی کسنے رکہا ہے لوگون نے کہا یا مین نے کہا ابن عباس نے آپنے فرمایا یا اللہ
اسکو سمجہدار کردے دین مین **بَابٌ** مِنْ فَضَائِلِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عبد اللہ
بن عمر کی فضیلت کا بیان **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ فِيْ يَدِيْ قِطْعَةَ
اِسْتَبْرَقٍ وَلَيْسَ مَكَانٌ اُرِيْدُ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِهِ اِلَيْهِ قَالَ فَقَصَصْتُهُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهُ
حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى عَبْدَ اللّٰهِ
رَجُلًا صَالِحًا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مین نے خواب مین دیکہا میرے ہاتہ مین استبرق کا
ایک ٹکڑا ہے (استبرق ایک ریشمی کپڑا ہے) اور مین جنت کی جس مکان مین جانا چاہتا ہون وہ ٹکڑا
مجھے اڑا کر وہان لے جاتا ہے یہ خواب مین نے اپنی بہن ام المومنین حفصہ سے بیان کیا انہون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا مین عبد اللہ کو سمجہتا ہون نیک آدمی ہے ۔
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى رُؤْيَا
قَصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَرٰى رُؤْيَا اَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا وَكُنْتُ اَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَخَذَانِيْ فَذَهَبَا بِيْ اِلَى النَّارِ فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَاِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَاِذَا فِيْهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لِيْ لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيْلًا ترجمہ عبداسد بن عمر سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی زندگی مین جب کوئی خواب دیکھتا تو آپ سی بیان کرتا مجھے بہی آرزو تہے کوئی خواب دیکہون اور آپ سی بیان کرون اور مین لڑکا تہا جوان مجرد مین مسجد مین سویا کرتا تہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے زمانے مین مین نے خواب مین دیکہا جیسے دو فرشتون نے مجہی پکڑا ہے اور جہنم کیطرف لے گئے دیکہا تو وہ پیچ در پیچ گہرا ہے کنوے کیطرح اور اوسپر دو لکڑیان ہین جیسی کنوی پر ہوتی ہین اوس مین کچہ لوگ ہین جنکو مین نے پہچانا مین نے کہنا شروع کیا اسد کی پناہ مانگتا ہون جہنم سے اسد کی پناہ مانگتا ہون جہنم سے اسد کی پناہ مانگتا ہون جہنم سے پہر ادر ایک فرشتہ ملا اور وہ بولا تجہے کچہ خوف نہین یہ خواب مینے حضرت حفصہ سی بیان کی اونہون نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سی بیان کیا آپنے فرمایا عبد اسد اچہا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑہا کرے سالم نے کہا عبد اسد اوس کے بعد رات کو نہین سوتے تہے مگر تہوڑی دیر اور تہجد پڑہتے تہے عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ اَهْلٌ فَرَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّمَا انْطُلِقَ بِيْ اِلٰى بِئْرٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ ترجمہ وہی جو گذرا

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ انس بن مالک کی فضیلت

عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَادِمُكَ اَنَسٌ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ ترجمہ ام سلیم سے روایت ہی انہون نے کہا یا رسول اسد انس آپکا خادم ہے اسکے لیے دعا فرمایئے آپنے فرمایا یا اسد بہت مال اور بہت اولاد دی اسکو اور جو تو دیوے اوسکو برکت دی اوس مین عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَادِمُكَ اَنَسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ ترجمہ

وہی جو گذرا عن انس بن مالک یقول مثل ذلک ترجمہ وہی جو گذرا عن انس قال دخل النبی صلے اللہ علیہ وسلم علینا وما ہو الا انا وامی وام حرام خالتی فقالت امی یا رسول اللہ خویدمک ادع اللہ لہ قال فدعا لے بکل خیر وکان فی آخر مادعا لی بہ ان قال اللھم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گہر مین تشریف لائے اوسوقت گہر مین کوئی نہ تہا سوا میرے اور میری ماں ام سلیم اور میری خالہ ام حرام کے میری ماں نے کہا یا رسول اللہ آپ کا چہوٹا خادم (انس) دعا کیجیے اوس کے لیے آپ نے دعا کی ہر ایک بہلائی کے لیے اور اخیر مین یہ دعا کی یا اللہ بہت کر اسکا مال اور بہت کر اوسکی اولاد اور برکت دے اوس مین عن انس قال جاءت بی امی ام انس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد ازرتنی بنصف خمارہا وردتنی بنصفہ فقالت یا رسول اللہ ھذا انیس ابنی اتیتک بہ یخدمک فادع اللہ لہ فقال اللھم اکثر مالہ وولدہ قال انس فواللہ ان مالی لکثیر وان ولدی وولد ولدی لیتعادون علی نحو المائۃ الیوم ترجمہ انس سے روایت ہے میری ماں مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور اپنی سر بندہن کو پہاڑ کر اوس مین سے آدہی کی ازار بنادی تہی اور آدہی کی چادر مجہکو تو کہنے لگی یا رسول اللہ یہ چہوٹا انس میرا بیٹا ہے آپ کی خدمت کرے گا آپ اسکے لیے دعا کیجیے آپ نے فرمایا یا اللہ بہت کر اسکا مال اور بہت کر اوسکی اولاد انس نے کہا تو قسم خدا کی میرا مال بہت ہے اور میرے بیٹے اور پوتے سو سے زیادہ ہین عن انس بن مالک قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعت امی ام سلیم صوتہ فقالت بابی وامی یا رسول اللہ انیس فدعا لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث دعوات قد رایت منہا اثنتین فی الدنیا وانا ارجو الثالثۃ فی الآخرۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے تو میری ماں ام سلیم نے آپ کی آواز سنی اور کہنے لگی میرے ماں باپ آپ پر صدقہ ہون یہ چہوٹا انس ہے آپ نے میرے لیے تین دعائین کین دو تو مین دنیا مین پا چکا اور ایک کی آخرت مین امید ہے عن انس قال اتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا العب مع الغلمان قال فسلم علینا فبعثنی الی حاجۃ فابطات علی امی فلما جئت قالت ما حبسک قلت بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجۃ قالت ما حاجتہ

قُلْتُ إِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَالَ أَنَسٌ وَاللَّهِ
لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا آپ نے ہم کو سلام کیا پھر مجھ کو کسی کام کے
لیے بھیجا میں اپنی ماں کے پاس دیر سے گیا جب گیا تو میری ماں نے کہا تو نے کیوں دیر کی میں نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ایک کام کے لیے بھیجا تھا وہ بولی کیا کام تھا میں نے کہا وہ بھید ہے
میری ماں بولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید کسی سے نہ کہنا۔ انس نے کہا قسم خدا کی اگر وہ بھید میں
کسی سے کہتا تو اے ثابت تجھ سے کہتا **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَسَرَّ إِلَيَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدُ وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي عَنْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک راز کی بات مجھ سے کہی میں نے اوسکو
کسی سے بیان نہیں کیا یہانتک کہ میری ماں ام سلیم نے پوچھا میں نے اوس سے بھی بیان نہیں کیا **باب**
مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عبد اللہ بن سلام کی فضیلت **عن** سَعْدٍ يَقُولُ مَا سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَيٍّ يَمْشِي إِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ
ترجمہ سعد سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی زندہ شخص کے لیے جو چلتا
پھرتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ جنت میں ہے مگر عبد اللہ بن سلام کے لیے **عن** قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ
بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ فِيهِمْ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فِي
وَجْهِهِ أَثَرٌ مِنْ خُشُوعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ وَدَخَلْتُ فَتَحَدَّثْنَا فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ
لَهُ إِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ
يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ قَالَ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَأَيْتُنِي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتَهَا وَعُشْبَهَا وَخُضْرَتَهَا وَوَسْطَ الرَّوْضَةِ
عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِيَ ارْقَهْ فَقُلْتُ
لَا أَسْتَطِيعُ فَجَاءَنِي مِنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَالْمِنْصَفُ الْخَادِمُ فَقَالَ بِثِيَابِي مِنْ خَلْفِي وَصَفَ
أَنَّهُ رَفَعَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِيَدِهِ فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ

لِي اسْتَمْسِكْ فَلَقَدِ اسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذَاكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى
فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ قَالَ وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ ترجمہ قیس بن عباد سے
روایت ہے میں مدینہ میں تھا کچھ لوگوں میں جن میں بعض صحابہ بھی تھے ایک شخص آیا اوس کے چہرے پر
خدا کے خوف کا اثر تھا بعض لوگ کہنے لگے یہ جنتی جنتی ہے اوس نے دو رکعتیں پڑھیں پھر چلا میں بھی اوس کے
پیچھے گیا وہ اپنے مکان میں گیا میں بھی اوس کے ساتھ اندر گیا اور باتیں کیں جب دل لگ گیا تو میں نے
اس سے کہا تم جب مسجد میں آئے تھے تو ایک شخص ایسا ایسا بولا (یعنے تم جنتی ہو) اوس نے کہا سبحان
اللہ کسی کو نہیں چاہیے وہ بات کہنا جو نہیں جانتا اور میں تجھ سے بیان کرتا ہوں لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں میں نے
ایک خواب دیکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وہ خواب میں نے آپ سے بیان کیا میں نے دیکھا
میں ایک باغ میں ہوں (جس کی وسعت اور پیداوار اور سبزی کا حال اوس نے بیان کیا) اوس باغ
کے بیچ میں ایک ستون ہے لوہے کا وہ نیچے تو زمین کے اندر ہے اور اوپر آسمان تک گیا ہے اوسکی
بلندی پر ایک حلقہ ہے مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا پھر ایک خدمتگار آیا
اوس نے میرے کپڑے پیچھے سے اٹھائے اور بیان کیا کہ اوس نے اپنے ہاتھ سے مجھے پیچھے سے اوٹھایا میں
چڑھ گیا یہاں تک کہ اوس ستون کی بلندی پر پہونچ گیا اور حلقہ کو میں نے تھام لیا مجھ سے کہا گیا
اسکو تھامے رہو پھر میں جاگا اور وہ حلقہ اوس وقت تک میرے ہاتھ ہی میں تھا یہ خواب میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ باغ اسلام ہے اور یہ ستون اسلام کا ستون ہے اور
وہ حلقہ مضبوط حلقہ ہے دین کا اور تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک قیس نے کہا وہ شخص عبد اللہ
بن سلام تھے عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ
فَمَرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ
قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ
إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّ عَمُودًا وُضِعَ فِي وَسَطِ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ نُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ
وَفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ فَرَقِيتُهُ حَتَّى أَخَذْتُ
بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یَمُوْتَ عَلَیْہِ وَھُوَ اٰخِذٌ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی ترجمہ قیس بن عباد نے کہا مین ایک جماعت مین تہا
جسمین سعد بن مالک اور عبداللہ بن عمر بہی ہاتہے اتنے مین عبداللہ بن سلام نکلی لوگون نے کہا یہ جنت والون
مین سے ہین مین کہڑا ہوا اور مین نے اون سے کہا تمہاری باب مین لوگ ایسا ایسا کہتے ہین اونہون نے
کہا سبحان اللہ انکو وہ بات نہ کہنا چاہیے جسکو وہ نہین جانتے مین نے خواب مین ایک ستون دیکہا جو
ایک سبز باغ کے بیچا بیچ رکہا گیا اوس کے سر پر ایک حلقہ لگا تہا اور اوسکے نیچے ایک خدمتگار کہڑا تہا
مجہ سے کہا گیا اسپر چڑہو مین چڑہا یہانتک کہ حلقہ کو تہام لیا پہر مین نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا عبداللہ مریگا اسی مضبوط حلقہ کو تہامے ہوی (یعنے دین اسلام پر)
عَنْ خَرَشَۃَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا فِیْ حَلْقَۃٍ فِیْ مَسْجِدِ الْمَدِیْنَۃِ قَالَ وَفِیْہَا شَیْخٌ حَسَنُ
الْھَیْئَۃِ وَھُوَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ فَجَعَلَ یُحَدِّثُھُمْ حَدِیْثًا حَسَنًا قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ
مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ لَاَتْبَعَنَّہٗ فَلَاَعْلَمَنَّ
مَکَانَ بَیْتِہٖ قَالَ فَتَبِعْتُہٗ فَانْطَلَقَ حَتّٰی کَادَ اَنْ یَّخْرُجَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَہٗ قَالَ فَاسْتَاْذَنْتُ
عَلَیْہِ فَاَذِنَ لِیْ فَقَالَ مَا حَاجَتُکَ یَا ابْنَ اَخِیْ قَالَ فَقُلْتُ لَہٗ سَمِعْتُ الْقَوْمَ یَقُوْلُوْنَ لَکَ
لَمَّا قُمْتَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا فَاَعْجَبَنِیْ اَنْ اَکُوْنَ
مَعَکَ قَالَ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَھْلِ الْجَنَّۃِ وَسَاُحَدِّثُکَ مِمَّ قَالُوْا ذَاکَ اِنِّیْ بَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ
اَتَانِیْ رَجُلٌ فَقَالَ لِیْ قُمْ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ فَاِذَا اَنَا بِجَوَادٍ عَنْ شِمَالِیْ قَالَ
فَاَخَذْتُ لِاٰخُذَ فِیْہَا فَقَالَ لِیْ لَا تَاْخُذْ فِیْہَا فَاِنَّھَا طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَاِذَا جَوَادُ
مَنْہَجٍ عَلٰی یَمِیْنِیْ فَقَالَ لِیْ خُذْ ھٰھُنَا قَالَ فَاَتٰی بِیْ جَبَلًا فَقَالَ لِیْ اصْعَدْ قَالَ فَجَعَلْتُ اِذَا
اَرَدْتُ اَنْ اَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلٰی اِسْتِیْ قَالَ حَتّٰی فَعَلْتُ ذٰلِکَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ حَتّٰی
اَتٰی بِیْ عَمُوْدًا رَاْسُہٗ فِی السَّمَآءِ وَاَسْفَلُہٗ فِی الْاَرْضِ فِیْ اَعْلَاہُ حَلْقَۃٌ فَقَالَ لِیَ اصْعَدْ فَوْقَ
ھٰذَا قَالَ قُلْتُ کَیْفَ اَصْعَدُ ھٰذَا وَرَاْسُہٗ فِی السَّمَآءِ قَالَ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَزَجَلَ بِیْ قَالَ
فَاِذَا اَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَۃِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُوْدَ فَخَرَّ قَالَ فَبَقِیْتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَۃِ
حَتّٰی اَصْبَحْتُ قَالَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُھَا عَلَیْہِ فَقَالَ اَمَّا الطُّرُقُ
الَّتِیْ رَاَیْتَ عَنْ یَسَارِکَ فَھِیَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِیْ رَاَیْتَ عَنْ یَمِیْنِکَ

فِي طُرُقِ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَأَمَّا الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهِ حَتَّى تَمُوتَ

ترجمہ خرشہ بن حُر سے روایت ہے میں ایک حلقہ میں بیٹھا تھا مدینہ کی مسجد میں وہاں پر ایک بڈھا تھا خوش صورت معلوم ہوا کہ وہ عبد اللہ بن سلام ہیں وہ لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کر رہے تھے جب وہ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے کہا جسکو بھلا لگے جنتی کو دیکھنا وہ اسکو دیکھے میں نے (اپنے دل میں) کہا قسم خدا کی میں اونکے ساتھ جاؤنگا اور اون کا گھر دیکھونگا پھر میں اون کے پیچھے ہوا وہ چلے یہاں تک کہ قریب ہوئے شہر سے باہر نکلنے کے پھر اپنے مکان میں گئے میں نے بھی اجازت چاہی اندر آنیکی انہوں نے اجازت دی پھر پوچھا اے بھتیجے میرے کیا کام ہے تیرا میں نے کہا لوگوں سے میں نے سنا جب تم کھڑے ہوئے وہ کہتے تھے جسکو خوش لگے کسی جنتی کا دیکھنا وہ انکو دیکھے تو مجھے اچھا معلوم ہوا تمہارے ساتھ رہنا انہوں نے کہا اللہ تعالی جانتا ہے جنت والوں کو اور میں تجھہ سے وجہ بیان کرتا ہوں لوگوں کے یہ کہنے کی میں ایک بار سو رہا تھا خواب میں ایک شخص آیا اور اوس نے کہا کھڑا ہو پھر اوس نے میرا ہاتھ پکڑا میں اوس کے ساتھ چلا مجھے بائیں طرف کچھ راہیں ملیں میں نے اون میں جانا چاہا وہ بولا اون میں مت جا یہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں (یعنی کافروں کی) پھر داہنی طرف کی راہیں ملیں وہ شخص بولا ان راہوں میں جا پھر ایک پہاڑ ملا وہ شخص بولا اس پر چڑھ میں نے چڑھنا چاہا تو چوتڑ کے بل گرا کئی بار میں نے قصد کیا چڑھنے کا لیکن ہر بار گرا پھر وہ مجھے لے چلا یہاں تک کہ ایک ستون ملا جس کی چوٹی آسمان میں تھی اور تہ زمین میں اوس کے اوپر ایک حلقہ لگا تھا مجھ سے کہا اس ستون کے اوپر چڑھ جا میں نے کہا میں اسپر کیونکر چڑھوں اسکا سر تو آسمان میں ہے آخر اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اوچھال دیا میں جو دیکھتا ہوں تو اوس حلقہ کو پکڑے ہوئے لٹک رہا ہوں پھر اوس شخص نے ستون کو مارا وہ گر پڑا اور میں صبح تک اوسی حلقہ میں لٹکتا رہا (اسوجہ سے کہ اوترنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہا) جب میں جاگا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے یہ خواب بیان کیا آپ نے فرمایا جو راہیں تو نے بائیں طرف دیکھیں وہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں اور جو راہیں داہنی طرف دیکھیں وہ داہنی طرف والوں کی راہیں ہیں اور پہاڑ وہ شہیدوں کا درجہ ہے تو وہاں تک نہ پہنچ سکیگا اور ستون اسلام کا ستون ہے اور حلقہ وہ اسلام کا حلقہ ہے تو اسلام پر

قائم رہیگا مرتے دم تک (اور جب خاتمہ اسلام پر ہو تو جنت کا یقین ہے اسوجہ سے لوگ مجھے جنتی کہتے ہین)
باب فضائل حسان بن ثابت حسان بن ثابت کی فضیلت (یہ شاعر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جواب دیتے تھے مشرکون کا جو ہجو کرتے تھے آپ کی) **عن** ابی ہریرۃ ان عمر مر بحسان وھو ینشد الشعر فی المسجد فلحظ الیہ فقال قد کنت انشد وفیہ من ھو خیر منک ثم التفت الی ابی ھریرۃ فقال انشدک اللہ اسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اجب عنی اللھم ایدہ بروح القدس قال اللھم نعم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت عمر حسان بن ثابت پر گذرے وہ مسجد مین شعر پڑھ رہے تھے (معلوم ہوا کہ عمدہ شعر جو اسلام کی تعریف اور کافرون کی برائی یا جہاد کی ترغیب مین ہون مسجد مین پڑھنا درست ہے) حضرت عمر نے ان کی طرف دیکھا حسان نے کہا مین تو مسجد مین شعر پڑھتا تھا جب مسجد مین تم سے بہتر شخص موجود تھے پھر ابوہریرہ کیطرف دیکھا اور کہا مین تمکو اللہ کی قسم دیتا ہون تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری طرف سے جواب دے اے حسان یا اللہ مدد کر اوسکی روح القدس سے ابوہریرہ نے کہا ہان مین نے سنا ہے یا اللہ تو جانتا ہے **عن** ابن المسیب ان حسان قال فی حلقۃ فیھم ابوھریرۃ انشدک اللہ یا ابا ھریرۃ اسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر مثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ سمع حسان بن ثابت الانصاری یستشھد ابا ھریرۃ انشدک اللہ ھل سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا حسان اجب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ایدہ بروح القدس قال ابو ھریرۃ نعم **ترجمہ** ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے حسان بن ثابت انصاری سے سنا وہ ابوہریرہ کو گواہ کرتے تھے مین تمکو اللہ کی قسم دیتا ہون تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے حسان اللہ کے رسول کیطرف سے جواب دے یا اللہ مدد کر حسان کی روح القدس سے ابوہریرہ نے کہا ہان مین نے سنا ہے **عن** البراء بن عازب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحسان بن ثابت اھجھم او ھاجھم وجبریل معک **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسان بن ثابت سے کافرون کی ہجو کر اور جبرئیل تیرے ساتھ ہین **عن** شعبۃ بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عروۃ

بن الزبیر ان حسان بن ثابت کان ممن کثر علی عائشۃ فسببتہ فقالت یا ابن اختی دعہ فانہ کان ینافح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے حسان بن ثابت نے بہت باتین کہیں حضرت عائشہ سے مین نے انکو برا کہا حضرت عائشہ نے کہا جانے دے اسے بہانجے میرے کیونکہ حسان جواب دیتا تہا کافرون کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے

عن ہشام بہذا الاسناد مثلہ عن مسروق قال دخلت علی عائشۃ وعندہا حسان بن ثابت ینشدہا شعرا یشبب بابیات لہ فقال

حصان رزان ما تزن بریبۃ ۔ وتصبح غرثی من لحوم الغوافل

فقالت لہ عائشۃ لکنک لست کذالک قال مسروق فقلت لہا لم تاذنین لہ یدخل علیک وقد قال اللہ والذی تولی کبرہ منہم لہ عذاب عظیم فقالت فای عذاب اشد من العمی فقالت انہ کان ینافح او یہاجی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ مسروق سے روایت ہے مین ام المومنین عائشہ کے پاس گیا اون کے پاس حسان بن ثابت بیٹہے تہے ایک شعر سنا رہے تہے اپنی غزل مین سے جو چند بیتون کی اونہون نے کہی تہی وہ شعر یہ

حصان رزان ما تزن بریبۃ ۔ وتصبح غرثی من لحوم الغوافل

پاک ہین اور عقل والی ان پہ کچھ تہمت نہین ۔ صبح کو اوٹہتی ہین بہوکی غافلون کے گوشت سے

یعنے کسی کی غیبت نہین کرتین کیونکہ غیبت کرنا گویا اسکا گوشت کہانا ہے حضرت عائشہ نے حسان سے کہا لیکن تو ایسا نہین ہے یعنے تو لوگون کی غیبت کرتا ہے) مسروق نے کہا مین نے حضرت عائشہ سے کہا تم حسان کو اپنے پاس کیون آنے دیتی ہو حالانکہ اللہ تعالی نے اوسکی شان مین فرمایا والذی تولی کبرہ منہم لہ عذاب عظیم یعنے جس شخص نے اون مین سے بیڑا اوٹہایا بڑی بات کا (یعنے حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگانے کا) اوس کے واسطے بڑا عذاب ہے (حسان بن ثابت اون لوگون مین شریک تہے جنہون نے حضرت عائشہ پر تہمت لگائی تہی پہر آپ نے ان کو حد ماری) حضرت عائشہ نے کہا اس سے زیادہ عذاب کیا ہوگا کہ وہ اندہا ہو گیا اور کہا کہ حسان جواب دہی کرتا تہا یا ہجو کرتا تہا کافرون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے

عن شعبۃ فی ہذا الاسناد وقال قالت کان یذب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر حصان رزان ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عائشۃ

قَالَتْ قَالَ حَسَّانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ كَيْفَ بِقَرَابَتِيْ مِنْهُ وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْخَمِيْرِ فَقَالَ حَسَّانُ وَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ بَنُوْ بِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ ✦ قَصِيْدَتُهُ هٰذِهٖ ✦ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے حسان نے کہا یارسول اللہ اجازت دیجیے مجھے ابوسفیان کی ہجو کہنے کی (یہ ابوسفیان حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور اسلام سے پہلے آپ کی ہجو کرتے تھے اور یہ آپ کے چچازاد بھائی تھے) آپ نے فرمایا وہ تو میرا ناتے والا ہے حسان نے کہا قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو عزت دی میں آپ کو اون میں سے اسطرح نکال لونگا جیسے بال خمیر میں سے نکال لیا جاتا ہے پھر حسان نے یہ شعر کہی **شعر**

بَنُوْ بِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ	وَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ

فائدہ آپ کا یہ مطلب تھا کہ جب ابوسفیان میرا چچازاد بھائی ہے اور تو اوسکی ہجو کرے گا تو میری بھی ہجو ہو جاوے گی کیونکہ میرے اور اوسکے دادا ایک ہیں حسان نے یہ کہا کہ میں آپ کو بچا کر اوسکی ہجو کرونگا حسان کی یہ شعر ایک قصیدہ کی ہے جو ابوسفیان کی ہجو میں حسان نے کہا تھا اوسکے بعد یہ شعر ہے

كِرَامٌ وَلَمْ يَقْرَبْ عَجَائِزَكَ الْمَجْدُ	وَمَنْ وَلَدَتْ اَبْنَاءُ زُهْرَةَ مِنْهُمُ

یعنے بزرگی اور شرافت ہاشم کی اولاد میں بنت مخزوم کے بیٹوں کو ہے اور بنت مخزوم فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں جو ماں تھیں حضرت عبداللہ اور زبیر اور ابوطالب کی اور تیرا باپ تو غلام تھا کیونکہ حارث کی ماں سمیہ بنت موہب تھی اور موہب غلام تھا بنی عبدمناف کا اور ابوسفیان کی ماں بھی لونڈی تھی۔ پھر کہتا ہے اور شریف وہ ہیں جو زہرہ کی بیٹی کے ہیں بنی ہاشم میں سے اور زہرہ سے مراد ہالہ بنت وہب بن عبدمناف ہے حمزہ اور صفیہ کی ماں اور تیری بڈہیوں کے پاس تو شرافت پھٹکی بھی نہیں **عن** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَتْ اسْتَاْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ بَدَلَ الْخَمِيْرِ الْعَجِيْنَ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ حسان نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے ہجو کرنے کی اور ابوسفیان کا ذکر نہیں کیا **عن** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اهْجُوْا قُرَيْشًا فَاِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ فَاَرْسَلَ اِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضِ فَاَرْسَلَ اِلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

ثم ارسل الی حسان بن ثابت فلما دخل علیه قال حسان قد ان لکم ان ترسلوا الی هذا الاسد الضارب بذنبه ثم ادلع لسانه فجعل یحرکه فقال والذی بعثک بالحق لافرینهم بلسانی فری الادیم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تعجل فان ابا بکر اعلم قریش بانسابها فان لی فیهم نسبا حتی یلخص لک نسبی فاتاه حسان ثم رجع فقال یا رسول الله قد لخص لی نسبک والذی بعثک بالحق لاسلنک کما تسل الشعرة من العجین قالت عائشة فسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لحسان ان روح القدس لا یزال یؤیدک ما نافحت عن الله ورسوله وقالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول هجاهم حسان فشفی واشتفی (قال حسان)

هجوت محمدا فاجبت عنه	وعند الله فی ذاک الجزاء	هجوت محمدا برا تقیا
رسول الله شیمته الوفاء	فان ابی ووالده وعرضی	لعرض محمد منکم وقاء
ثکلت بنیتی ان لم تروها	تثیر النقع غایتها کداء	یبارین الاعنة مصعدات
علی اکتافها الاسل الظماء	تظل جیادنا متمطرات	تلطمهن بالخمر النساء
فان اعرضتم عنا اعتمرنا	وکان الفتح وانکشف الغطاء	والا فاصبروا لضراب یوم
یعز الله فیه من یشاء	وقال الله قد ارسلت عبدا	یقول الحق لیس به خفاء
وقال الله قد یسرت جندا	هم الانصار عرضتها اللقاء	لنا فی کل یوم من معد
سباب او قتال او هجاء	فمن یهجو رسول الله منکم	ویمدحه وینصره سواء

وجبریل رسول الله فینا — وروح القدس لیس له کفاء

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجو کرو قریش کی کیونکہ ہجو انکو زیادہ ناگوار ہے تیر دن کی بوچھاڑ سے پھر آپنے ایک شخص کو بھیجا ابن رواحہ پاس اور فرمایا ہجو کر قریش کی اوس نے ہجو کی لیکن آپ کو پسند نہ آئی پھر کعب بن مالک پاس بھیجا پھر حسان بن ثابت پاس بھیجا جب حسان آپکے پاس آئے تو انہوں نے کہا تمکو آگیا وہ وقت کہ تم نے بلا بھیجا اس شیر کو جو اپنی دم سے مارتا ہے (یعنی زبان سی لوگون کو قتل کرتا ہے گویا میدان فصاحت اور شعر گوئی کے شیر ہیں) پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اسکو ہلانے لگے اور عرض کیا قسم اوسکی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے

بہیجا ہین کافرون کو اس طرح بہاڑ ڈالون گا جیسے چمڑے کو بہاڑ ڈالتے ہین اپنی زبان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حسان جلدی مت کر کیونکہ ابوبکر قریش کی نسب کو بخوبی جانتے ہین اور میرا بھی نسب قریش ہی مین ہے تو وہ میرا نسب تجہے علیحدہ کر دینگے پہر حسان حضرت ابوبکر کے پاس آئے بعد اوسکے لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر نے آپ کا نسب مجہسے بیان کر دیا قسم اوسکی جسنے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بہیجا مین آپ کو قریش مین سے ایسا نکال لونگا جیسے بال آٹے مین سے نکال لیا جاتا ہے حضرت عائشہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے حسان سے روح القدس ہمیشہ تیری مدد کرتے رہینگے جبتک تو اللہ اور اوسکے رسول کیطرف سے جواب دیتا رہیگا اور حضرت عائشہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے حسان نے قریش کی ہجو کی تو تسکین دی مومنون کے دلون کو اور تباہ کر دیا کافرون کی عزتون کو حسان نے کہا ان شعرون کو جو اوپر گذرین اون کا ترجمہ یہ ہے ۱؎ تو نے برائی کی محمد کی مین نے اوسکا جواب دیا اور اللہ تعالی اوسکا بدلہ دیگا ۲؎ تو نے برائی کی محمد کی جو نیک ہین پرہیزگار ہین اللہ تعالی کے رسول ہین وفاداری اون کی خصلت ہے ۳؎ میرے ماں اور باپ اور میری آبرو محمد کی آبرو بچانے کے لیے صدقہ ہین ۴؎ مین اپنی جان کو کہوؤن اگر تم نہ دیکھو اوسکو کہ اڑا دیگا غبار کو کدا کے دونو جانب سے (کدا ایک گہاٹی ہے مکہ کے دروازہ پر) ۵؎ ایسی اونٹنیان جو باگون پر زور کرینگی اپنی قوت اور طاقت سے اور چڑہتے ہوئے ہونگے اون کے مونہہ ہون پر وہ برچہے ہین جو بار یک ہین پانیون کے پیاسے ہین ۶؎ اور ہمارے گہوڑے دوڑتے ہوئے آئینگے اون کے منہ عورتین پونچہتی ہین اپنے سربندہن سے ۷؎ اگر تم ہمسے نہ بولو تو ہم عمرہ کر لینگے اور فتح ہو جاویگی اور پردہ اوٹھ جاویگا ۸؎ نہین تو صبر کرو اوس دن کی مار کے لیے جس دن اللہ تعالی عزت دیگا جسکو چاہیگا ۹؎ اور اللہ تعالی نے فرمایا مین نے ایک بندہ بہیجا جو سچ کہتا ہے اوسکی بات مین کچھ شبہ نہین ۱۰؎ اور اللہ تعالی نے فرمایا مین نے ایک لشکر طیار کیا وہ انصار کا لشکر ہے جنکا کہیل کافرون سے مقابلہ کرنا ہے ۱۱؎ ہم تو ہر روز ایک نہ ایک طیاری مین ہین گالی گلوچ ہے کافرون سے یا لڑائی ہے یا ہجو ہے کافرون کی جو کوئی تم مین ہجو کرے اللہ کے رسول کی اور اون کی تعریف کرے یا مدد کرے وہ سب برابر ہین ۔ جبرئیل اللہ کے رسول ہم مین ہین اور روح القدس جنکا کوئی مثل نہین

باب

مِنْ فَضَائِلِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت

ابی هریرة قال كنت ادعو امی الی الاسلام وهی مشركة فدعوتها یوما فاسمعتنی
فی رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اكره فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا ابكی
قلت یا رسول الله انی كنت ادعو امی الی الاسلام فتابی علی فدعوتها الیوم فاسمعتنی
فیك ما اكره فادع الله ان یهدی ام ابی هریرة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اللهم اهد ام ابی هریرة فخرجت مستبشرا بدعوة نبی الله صلی الله علیه وسلم فلما
جئت فصرت الی الباب فاذا هو مجاف فسمعت امی خشف قدمی فقالت مكانك
یا ابا هریرة وسمعت خضخضة الماء قال فاغتسلت ولبست درعها وعجلت عن خمارها
ففتحت الباب ثم قالت یا ابا هریرة اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده
ورسوله قال فرجعت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاتیته وانا ابكی من الفرح قال
قلت یا رسول الله ابشر قد استجاب الله دعوتك وهدی ام ابی هریرة فحمد الله واثنی
علیه وقال خیرا قال قلت یا رسول الله ادع الله ان یحببنی انا وامی الی عباده المؤمنین
ویحببهم الینا قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم حبب عبیدك هذا
یعنی ابا هریرة وامه الی عبادك المؤمنین وحبب الیهم المؤمنین فما خلق مؤمن
یسمع بی ولا یرانی الا احبنی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا میں اپنی ماں کو بلاتا
تہا اسلام کی طرف وہ مشرک تہی ایک دن میں نے اوس سے مسلمان ہونے کے لیے کہا اوس نے رسول اللہ
صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے حق میں وہ بات سنائی جو مجہہ کو ناگوار گذری
میں جناب رسول خدا صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا روتا ہوا اور عرض
کیا یا رسول اللہ میں اپنی ماں کو اسلام کیطرف بلاتا تہا وہ نہ مانتی تہی آج اوس نے آپ کے
حق میں وہ بات مجکو سنائی جو مجہے ناگوار ہے تو اللہ تعالی سے دعا کیجیے کہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت
کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت کر میں خوش ہو کر نکلا حضرت
کی دعا سے جب گہر پر آیا اور دروازہ پر پہنچا تو وہ بند تہا میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سنی اور
بولی ذرا ٹہیر رہ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی غرض میری ماں نے غسل کیا اور اپنا کرتہ پہنا
اور جلدی سے اوڑہنی اوڑہی پہر دروازہ کہولا اور بولی اے ابوہریرہ میں گواہی دیتی ہوں کوئی

برحق معبود نہین ہو سوا خدا کے اور مین گواہی دیتی ہون کہ حضرت محمد اسد کے بندے ہین اور اوس کے رسول
ہین ابو ہریرہ نے کہا مین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس روتا ہوا آیا خوشی سے اور عرض کیا یارسول اسد
خوش ہو جایے اسد تعالی نے آپکی دعا قبول کی اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت کی آپنے اسکی تعریف
اور اسکی صفت کی اور بہتر بات کہی مین نے عرض کیا یارسول اسد - اسد عز وجل سے دعا کیجیے
کہ میری اور میری ماں کی محبت مسلمانون کے دلون مین ڈالدے اور اون کی محبت ہمارے دلون مین
ڈالدے تب رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا یا اسد اپنے ان بندون کی یعنے ابو ہریرہ اور اون کی ماں
کی محبت اپنے مومن بندون کے دلون مین ڈالدے اور مومنون کی محبت اون کے دلون مین ڈالدے
پہر کوئی مومن ایسا نہین پیدا ہوا جس نے میرے کو سنا ہو یا دیکہا ہو مگر محبت رکہی اوس نے مجہ سے عَن
اَبِی هُرَيْرَةَ يَقُولُ اِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِينًا اَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ
بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ
عَلَى اَمْوَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ
مِنِّي فَبَسَطْتُ ثَوْبِي حَتَّى قَضَى حَدِيثَهُ ثُمَّ ضَمَمْتُهُ اِلَيَّ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ
ترجمہ ابو ہریرہ کہتے تہے تم سمجہتے ہو کہ ابو ہریرہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی حدیثین بہت بیان کرتے
ہین اور اسد حساب لینے والا ہے اگر مین جہوٹ بولتا ہون یا تم میرے اوپر غلط گمان کرتے ہو) مین ایک
مسکین شخص تہا رسول اسد کی خدمت پیٹ بہرے پر کیا کرتا تہا اور مہاجرون کو بازارون مین معاملے کرنے
سے فرصت نہ تہی اور انصار اپنے مالون کی حفاظت اور خدمت مین مصروف رہتے تہے تو رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا بچہا دے وہ جو مجہ سے سنیگا نہ بہولے گا مین نے اپنا کپڑا بچہا
دیا یہانتک کہ آپ حدیث بیان کر چکے پہر مین نے اوس کپڑے کو اپنے (سینے) سے لگا لیا اور کوئی
بات نہ بہولا جو آپ سے سنی تہی عَن اَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ اَنَّ مَالِكًا انْتَهَى حَدِيثُهُ
عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ اَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرِّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ اِلَى اٰخِرِهِ ترجمہ وہی جو گذرا عَن عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ
اَلَا يُعْجِبُكَ اَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ اِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يسمعني ذلك وكنت أسبح فقام قبل أن أقضي سبحتي ولو أدركته لرددت عليه إن رسول الله
صلى الله عليه وسلم لم يكن يسرد الحديث كسردكم قال ابن شهاب وقال ابن المسيب
إن أبا هريرة قال يقولون إن أبا هريرة قد أكثر والله الموعد ويقولون ما بال المهاجرين
والأنصار لا يتحدثون مثل أحاديثه وسأخبركم عن ذلك إن إخواني من الأنصار كان يشغلهم
عمل أرضيهم وأما إخواني من المهاجرين كان يشغلهم الصفق بالأسواق وكنت ألزم
رسول الله صلى الله عليه وسلم على ملء بطني فأشهد إذا غابوا وأحفظ إذا نسوا ولقد
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما أيكم يبسط ثوبه فيأخذ من حديثي هذا ثم
يجمعه إلى صدره فإنه لم ينس شيئا سمعه فبسطت بردة علي حتى فرغ من حديثه ثم
جمعتها إلى صدري فما نسيت بعد ذلك اليوم شيئا حدثني به ولولا آيتان أنزلهما
الله في كتابه ما حدثت شيئا أبدا إن الذين يكتمون ما أنزلنا من البينات والهدى
إلى آخر الآيتين ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا تم تعجب نہیں کرتے ابو ہریرہ
میرے حجرے کی ایک طرف بیٹھے حدیث بیان کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں سن رہی
تھی لیکن میں تسبیح پڑھتی تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلی جلدی سے اٹھ گئے اگر میں انکو پاتی تو انکار کرتی
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے جلدی جلدی باتیں نہیں کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو۔ ابو ہریرہ
نے کہا لوگ کہتے ہیں ابو ہریرہ نے بہت حدیثیں بیان کیں اور اللہ تعالی جانچنے والا ہے اور یہی کہتے
ہیں کہ مہاجرین اور انصار ابو ہریرہ کیطرح حدیثیں بیان نہیں کرتے اور میں تم سے اسکا سبب بیان
کرتا ہوں میرے بھائی انصاری جو تھے وہ اپنی زمین کی خدمت میں مشغول رہتے اور جو مہاجرین تھے وہ بازار
کے معاملوں میں اور میں اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تو میں حاضر رہتا اور
وہ غائب ہوتے اور میں یاد رکھتا وہ بھول جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن کون تم
میں سے اپنا کپڑا بچھاتا ہے اور میری حدیث سنتا ہے پھر اوسکو اپنے سینے میں لگاوے تو جو بات سنیگا وہ نہ
بھولیگا میں نے اپنی چادر بچھادی یہانتک کہ آپ حدیث سے فارغ ہوئے پھر میں نے اوس چادر کو سینے سے
لگا لیا اوسدن سے میں کسی بات کو جو آپ نے بیان کی نہیں بھولا اور اگر یہ دو آیتیں نہ ہوتیں جو قرآن مجید
میں اتری ہیں تو میں کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کرتا اون آیتوں کا ترجمہ یہ ہے جو لوگ چھپاتے ہیں جو

ہمنے آثار میں نشانیاں اور ہدایت کی باتیں اور پر لعنت ہو اخیر تک عن ابی ہریرۃ قال انکم تقولون ان ابا ہریرۃ یکثر الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیثہم ترجمہ وہی جو گذرا

باب من فضائل حاطب بن ابی بلتعۃ واہل بدر حاطب بن ابی بلتعہ اور بدر والوں کی فضیلت

عن عبید اللہ بن ابی رافع وہو کاتب علی فقال سمعت علیا وہو یقول بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا والزبیر والمقداد فقال ائتوا روضۃ خاخ فان بہا ظعینۃ معہا کتاب فخذوہ منہا فانطلقنا تعادی بنا خیلنا فاذا نحن بالمرأۃ فقلنا اخرجی الکتاب فقالت ما معی کتاب فقلنا لتخرجن الکتاب او لتلقین الثیاب فاخرجتہ من عقاصہا فاتینا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا فیہ من حاطب بن ابی بلتعۃ الی ناس من المشرکین من اہل مکۃ یخبرہم ببعض امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حاطب ما ہذا قال لا تعجل علی یا رسول اللہ انی کنت امرأ ملصقا فی قریش قال سفین کان حلیفا لہم ولم یکن من انفسہا وکان ممن کان معک من المہاجرین لہم قرابات یحمون بہا اہلیہم فاحببت اذ فاتنی ذلک من النسب فیہم ان اتخذ فیہم یدا یحمون بہا قرابتی ولم افعلہ کفرا ولا ارتدادا عن دینی ولا رضی بالکفر بعد الاسلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق فقال عمر دعنی یا رسول اللہ اضرب عنق ہذا المنافق فقال انہ قد شہد بدرا وما یدریک لعل اللہ اطلع علی اہل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم فانزل اللہ عز وجل یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء ولیس فی حدیث ابی بکر وزہیر ذکر الایۃ وجعلہا اسحاق فی روایتہ من تلاوۃ سفین ترجمہ عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت ہے کہ وہ منشی تھے حضرت علی کے اونہوں نے کہا میں نے سنا حضرت علی سے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور زبیر اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا شفتالو کے باغ میں جاؤ وہاں ایک عورت شتر سوار ہے اوسکے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لیکر آؤ ہم چلے گھوڑے دوڑاتے ہوئے ناگاہ وہ عورت ہمکو ملی ہمنے اوس سے کہا خط نکال وہ بولی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہمنے کہا خط نکال یا اپنے کپڑے

اوتار سیہ مینے وہ خط اوسکے جوڑے سی نکالا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا اوس مین لکہا تہا
حاطب بن ابی بلتعہ کیطرف سے مکہ کے بعض مشرکون کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض باتون کا
ذکر تہا ایک روایت مین ہے کہ حاطب نے اسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طیاری اور فوج کی آمادگی
اور مکہ کی روانگی سے کافرون کو مطلع کر دیا آپنے فرمایا اے حاطب تو نے یہ کیا کیا وہ بولا آپ جلدی
نہ فرمایئے یا رسول اللہ (یعنے فوراً اجہے سزا نہ دیجیے میرا حال سُن لیجیے) مین ایک شخص تہا قریش سے
ملا ہوا یعنے اونکا حلیف تہا اور قریش مین سے نہ تہا اور آپکے ساتہہ مہاجرین جو ہین اون کے رشتہ
دار قریش مین بہت ہین جن کیوجہ سے اون کے گہر بار کا بچاؤ ہوتا ہے تو مینے یہ چاہا کہ میرا ناتا تو قریش
سے ہی نہین مین بہی کوئی کام اون کا ایسا کر دون جس سے میرے ناتے والون کا بچاؤ ہو جاوے اور مین
نے یہ کام اسوجہ سے نہین کیا کہ مین کافر ہو گیا ہون یا مرتد ہو گیا ہون نہ کفر سے خوش ہو کر مسلمان
ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب نے سچ کہا حضرت عمر نے کہا آپ چہوڑیے یا
رسول اللہ مین اس منافق کی گردن مارون آپنے فرمایا یہ تو بدر کی لڑائی مین شریک تہا اور تو نہین
جانتا کہ اللہ تعالے نے بدر والون کو جہانکا اور فرمایا تم جو اعمال چاہو کرو (بشرطیکہ کفر تک نہ پہونچین)
مین نے تمکو بخشدیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری اے ایمان والو میرے دشمن اور اپنے
دشمن کو دوست مت بناؤ **فائدہ** نووی نے کہا اس حدیث مین بڑا معجزہ ہے آپ کا اور یہ نکلا کہ جاسوس
کو پکڑنا اور اسکا پردہ کہولنا درست ہی اور جاسوس کافر نہین ہوتا مگر ایسے جاسوسی جو مسلمانون کے خلاف
ہین ہو سخت کبیرہ گناہ ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک اسکا قتل بہی جائز ہے اگرچہ توبہ کرلے اور شافعی
کے نزدیک اسکو سزا دین قتل نہ کرین اور اہل بدر کے گناہ معاف ہونے سے یہ مطلب ہی کہ آخرت مین
مواخذہ نہ ہوگا مگر دنیا مین اون سے مواخذہ ہوا اور مسطح کو حد پڑی وہ بدری تہا انتہے **ملخصاً عن**
عَلِیٍّ قَالَ بَعَثَنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِیَّ وَالزُّبَیْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَکُلُّنَا
فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰی تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا امْرَاَةً مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ مَعَهَا کِتَابٌ مِّنْ
حَاطِبٍ اِلَی الْمُشْرِکِیْنَ فَذَکَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِیٍّ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِّحَاطِبٍ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَشْکُوْ حَاطِبًا
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَیَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَذَبْتَ

لَایَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَیْبِیَةَ ترجمہ جابر سے روایت ہے حاطب کا ایک غلام اون کی شکایت کرتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ حاطب ضرور دوزخ میں جاویگا آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہے حاطب دوزخ میں نہ جاویگا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھا

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَهْلِ بَیْعَةِ الرِّضْوَانِ

جن لوگوں نے شجرہ رضوان کے تلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اون کی فضیلت عَنْ اُمِّ مُبَشِّرٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عِنْدَ حَفْصَةَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ مِّنَ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَهَا قَالَتْ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا ترجمہ ام مبشر سے روایت ہے اونے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ام المومنین حفصہ کے پاس اگر اللہ چاہے تو اصحاب شجرہ میں سے کوئی جہنم میں نہ جاویگا یعنے جن لوگوں نے بیعت کی اوس درخت کے تلے اونھون نے کہا کیوں نہ جاوینگے یا رسول اللہ آپ نے اون کو جھڑکا انھوں نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنے کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو جہنم پر نہ جاوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد یہ ہے ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا یعنے پھر ہم نجات دینگے پرہیزگاروں کو اور چھوڑ دینگے ظالموں کو اون کے گھٹنوں کے بل اوس میں ف مطلب یہ ہے کہ اچھے اور برے سب پلصراط پر سے گذرینگے اور وہ پل جہنم پر ہے پر اچھے لوگ پار اوتر جاوینگے اور برے اوس پر سے گھٹنوں کے بل جہنم میں گر پڑینگے

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِیْ مُوْسٰی وَاَبِیْ عَامِرِ الْاَشْعَرِیَّیْنِ

ابو موسی اور ابو عامر اشعری کی فضیلت عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَیْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ اَلَا تُنْجِزُ لِیْ یَا مُحَمَّدُ مَا وَعَدْتَّنِیْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ فَقَالَ لَهُ الْاَعْرَابِیُّ اَكْثَرْتَ عَلَیَّ مِنْ اَبْشِرْ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ مُوْسٰی وَبِلَالٍ كَهَیْئَةِ الْغَضْبَانِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰی فَاقْبَلَا اَنْتُمَا فَقَالَا قَبِلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِیْهِ مَآءٌ فَغَسَلَ یَدَیْهِ وَوَجْهَهٗ

فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَافْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَابْشِرَا فَاخَذَا الْقَدَحَ
فَفَعَلَا مَا اَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَتْهُمَا اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ
السِّتْرِ اَنْ اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا مِمَّا فِي اِنَائِكُمَا فَافْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً ترجمہ ابو موسیٰ سے
روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ جعرانہ میں اترے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں
آپ کے ساتھ بلال تھے اتنے میں ایک گنوار آپ کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے
آپنے فرمایا خوش ہو جا وہ بولا آپ بہت فرماتے ہیں خوش ہو جا پھر آپ متوجہ ہوئے ابو موسیٰ اور بلال
کیطرف غصہ کی شکل پر اور فرمایا اسنے رد کیا خوشخبری کو تم قبول کرو دونوں نے کہا ہمنے قبول کیا
پھر آپنے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور دونوں ہاتھ اور مونہہ دھوئے اور اس میں تھوکا پھر دونوں سے
کہا اس پانی کو پی لو اور اپنے منہ اور سینہ پر ڈالو اور خوش ہو جاؤ ان دونوں نے پیالہ لیکر ایسا ہی
کیا ام المومنین ام سلمہ نے انکو پردے کی آڑ سے آواز دی اپنی ماں کے لیے بھی کچھ بچا ہوا پانی لاؤ
انہوں نے انکو بھی کچھ بچا ہوا پانی دیا عَنْ اَبِي عَامِرٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ اِلَى اَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدُ بْنُ
الصِّمَّةِ وَهَزَمَ اللّٰهُ اَصْحَابَهُ فَقَالَ اَبُو مُوسٰى وَبَعَثَنِي مَعَ اَبِي عَامِرٍ قَالَ فَرُمِيَ اَبُو عَامِرٍ فِي
رُكْبَتِهِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي جُشَمٍ بِسَهْمٍ فَاَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ
فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَاَشَارَ اَبُو عَامِرٍ اِلَى اَبِي مُوسٰى فَقَالَ اِنَّ ذَاكَ قَاتِلِي تَرَاهُ ذَاكَ
الَّذِي رَمَانِي قَالَ اَبُو مُوسٰى فَقَصَدْتُ لَهُ فَاعْتَمَدْتُهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَاٰنِي وَلّٰى عَنِّي
ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ اَقُولُ لَهُ اَلَا تَسْتَحْيِي اَلَسْتَ عَرَبِيًّا اَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَالْتَقَيْتُ
اَنَا وَهُوَ فَاخْتَلَفْنَا اَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَى اَبِي عَامِرٍ
فَقُلْتُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَقَالَ
يَا ابْنَ اَخِي انْطَلِقْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ
يَقُولُ لَكَ اَبُو عَامِرٍ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ وَاسْتَعْمَلَنِي اَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ
اِنَّهُ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي بَيْتٍ عَلَى
سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ اَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وجئته فاخبرته بخبرنا وخبر ابی عامر وقلت له قال قل له یستغفر لی فدعا رسول الله
صلی الله علیه وسلم بماء فتوضأ منه ثم رفع یدیه ثم قال اللهم اغفر لعبید ابی
عامر حتی رأیت بیاض ابطیه ثم قال اللهم اجعله یوم القیامة فوق کثیر من خلقك
او من الناس فقلت ولی یا رسول الله فاستغفر فقال النبی صلی الله علیه وسلم اللهم
اغفر لعبد الله بن قیس ذنبه وادخله یوم القیامة مدخلا کریما قال ابو بردة احدهما
لابی عامر والاخری لابی موسی ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین
کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو ابو عامر کو لشکر دیکر اوطاس پر بھیجا اون کا مقابلہ کیا درید بن الصمہ نے لیکن
اللہ تعالےٰ نے اسکو قتل کیا اور اسکے لوگون کو شکست دی ابو موسیٰ نے کہا مجھکو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ابو عامر کے ساتھ بھیجا تھا پھر ابو عامر کو تیر لگا گھٹنے مین یہ تیر بنی جشم کے ایک شخص نے مارا اون کے
گھٹنے مین جم گیا مین اون کے پاس گیا اور پوچھا اے چچا یہ تیر تم کو کس نے مارا ابو عامر نے مجھکو بتلایا کہ
اس شخص نے مجھکو قتل کیا اسی شخص نے مجھکو تیر مارا ابو موسیٰ نے کہا مین نے اس شخص کا پیچھا کیا اور پھر
سے جا کر ملا اوس نے جب مجھے دیکھا تو پیٹھ موڑ کر بھاگا مین اسکے پیچھے ہوا اور مین نے کہنا شروع کیا
بیحیا کیا تو عرب نہین ہے تو ٹھیرتا نہین یہ سنکر وہ ٹھیر گیا پھر مین اوسکا مقابلہ ہوا اوس نے بھی وار کیا مین نے
بھی وار کیا آخر مین نے اسکو تلوار سے مار ڈالا پھر لوٹ کر ابو عامر کے پاس آیا اور مین نے کہا اللہ نے تمہارے
قاتل کو مارا ابو عامر نے کہا اب تیر نکال لے مین نے اوسکو نکالا تو تیر کی جگہہ سے پانی نکلا (خون نہ نکلا
شاید وہ تیر زہر آلود تھا) ابو عامر نے کہا اے بھتیجے میرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا
اور میری طرف سے سلام کہہ اور یہ کہہ کہ ابو عامر کی بخشش کی دعا کیجیے ابو موسیٰ نے کہا ابو عامر نے مجھکو لوگون
کا سردار کر دیا اور تھوڑی دیر وہ زندہ رہے پھر مر گئے جب مین لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا
تو آپ کے پاس گیا آپ ایک کوٹھری مین تھے بان کے ایک پلنگ پر جسپر فرش تھا (صحیح روایت یہی ہے کہ
فرش نہ تھا اور ما کا لفظ رہ گیا ہے) اور بان کا نشان آپ کی پیٹھ اور پسلیون پر بن گیا تھا مین نے
یہ خبر بیان کی اور ابو عامر کا بھی حال بیان کیا اور مین نے کہا ابو عامر نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ
میرے لیے دعا کیجیے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر دونون ہاتھ اٹھائے
اور فرمایا یا اللہ بخشدے عبید ابو عامر کو (عبید بن سلیم اون کا نام تھا) یہان تک کہ مین نے آپکے

دونون نعلون کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا یا اللہ ابو عامر کو قیامت کے دن بہت لوگون کا سردار کر پھر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اور میری لیے دعا فرمایئے بخشش کی آپ نے فرمایا بخشدے یا اللہ عبد اللہ بن قیس کے ا یہ نام ہے ابو موسی کا گناہ کو اور قیامت کے دن اسکو عزت کی مکان مین لے جا ابو بردہ نے کہا ایک دعا ابو عامر کے لیے کی اور ایک ابو موسی کے لیے **باب** مِنْ فَضَائِلِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اشعری لوگون کی فضیلت **عَنْ** اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِيْ يَاْمُرُوْنَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اشعریون کے آواز قرآن پڑھنے مین پہچان لیتا ہون جب وہ رات کو آتے ہین اور رات کو ان کی آواز سے اون کا ٹھکانا بھی پہچان لیتا ہون اگرچہ دن کو اون کا ٹھکانا نہ دیکھا ہو جب وہ دن کو اوترے ہون اور انہی لوگون مین سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافرون کے سوارون سے یا دشمنون سے ملتا ہے تو ان سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تم سے کہتے ہین ذری ہمکو فرصت دو یا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی طیار ہین لڑنے کو آتے ہین (لوانیٹ نین دانائے اور حکمت سے بچا لیتا ہے کیونکہ دشمن یہ سمجھتے ہین کہ یہ اکیلا نہین ہے بلکہ اوس کے ساتھ اور لوگ ہین) **عَنْ** اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِي الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِيْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشعری لوگ جب لڑائی مین محتاج ہو جاتے ہین یا مدینہ مین ان کی جورو بچون کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ اون کے پاس ہوتا ہے اوسکو ایک کپڑے مین اکٹھا کرتے ہین پھر آپس مین برابر بانٹ لیتے ہین یہ لوگ میری ہین اور مین اون کا ہون یعنے مین اون سے راضی ہون اور ایسے اتفاق کو پسند کرتا ہون **باب** مِنْ فَضَائِلِ اَبِىْ سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ ابو سفیان کی فضیلت **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَنْظُرُوْنَ اِلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ وَ لَا يُقَاعِدُوْنَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ثَلَاثٌ اَعْطِنِيْهِنَّ قَالَ نَعَمْ

قَالَ عِنْدِیْ اَحْسَنُ الْعَرَبِ وَاَجْمَلُهٗ اُمُّ حَبِیْبَةَ بِنْتُ اَبِیْ سُفْیَانَ اُزَوِّجُکَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمُعَاوِیَةُ تَجْعَلُهٗ کَاتِبًا بَیْنَ یَدَیْکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتُؤَمِّرُنِیْ حَتّٰی اُقَاتِلَ الْکُفَّارَ کَمَا کُنْتُ اُقَاتِلُ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ زُمَیْلٍ وَلَوْلَا اَنَّهٗ طَلَبَ ذٰلِکَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَعْطَاهُ ذٰلِکَ لِاَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ یُسْئَلُ شَیْئًا اِلَّا قَالَ نَعَمْ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے مسلمان ابوسفیان کیطرف دھیان نہین کرتے تہی نہ اوس کے ساتھ بیٹھتے تہے (کیونکہ ابوسفیان کئی مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑا تہا اور مسلمانوں کا سخت دشمن تہا) ایک بار وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بولا اے نبی اللہ کے تین باتین مجھے عطا فرمایے آپنے فرمایا اچہا ابوسفیان بولا میرے پاس وہ عورت ہے کہ تمام عربون مین حسین اور خوبصورت ہے ام حبیبہ میری بیٹی مین اسکا نکاح آپ سے کردیتا ہون آپنے فرمایا اچہا دوسری میری بیٹے معاویہ کو آپ اپنا منشی بنایے آپنے فرمایا اچہا تیسری مجھکو حکم دیجیے کافرون سے لڑون جیسے اسلام سے پہلے مسلمانون سے لڑتا تہا آپنے فرمایا اچہا ابوزمیل نے کہا اگر وہ ان باتون کا سوال آپ سے نہ کرتا تو آپ نہ دیتے کس لیے کہ ابوسفیان جس بات کا سوال آپ سے کرتا آپ ہان فرماتے اور قبول کرتے **ف** یہ آپ کا حسن خلق تہا اور مصلحت بہی تہی کیونکہ ابوسفیان کافرون کا سردار تہا اوسکی تالیف قلب بہی ضرور تہی ہرچند ابوسفیان کا اسلام پہلے ہل جان کے ڈر سے تہا مگر بعد کو شاید پختہ ہوگیا ہوگا اور جب آدمی اسلام لایا تو اوس کے قصور کفر کے وقت کے سب معاف ہوجاتے ہین اور آپنے وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کیا اسپر بہی ابوسفیان کا خاندان خاندان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ دشمن رہا ابوسفیان عمر بہر حضرت سے لڑا کیا اور صدہا مسلمانون کو اوس نے شہید کیا اور اوسکے بیٹے معاویہ بن ابی سفیان نے جناب امیر المؤمنین خلیفہ برحق علی مرتضے شیر خدا کا مقابلہ کیا اور جنگ صفین مین ہزارون مسلمانون کا خون کیا اون کے بیٹے یزید پلید نے تو ستم ہی ڈہایا امام حسن علیہ السلام کو زہر دلوایا اور امام حسین علیہ السلام کو بہی ظلم سے شہید کرایا جس کے حال لکھنے سے قلم کانپتا ہے پہر یزید کے بعد بہی سارے خلفاء بنی امیہ سوا عمر بن عبدالعزیز کے خاندان نبوی کے دشمن رہے اور ہمیشہ درپے ایذا اور تصدیع رہے اور دنیا دنی کے واسطے اپنی آخرت کو تباہ کرتے رہے لاحول ولا قوۃ نووی نے کہا اس حدیث مین یہ اشکال ہے کہ ابوسفیان فتح مکہ کے دن ۸ھ ہجری مین اسلام لایا اور ام حبیبہ سے آپنے ۵ھ یا ۶ھ مین نکاح

فرمایا مدینہ مین یا حبشہ مین اور یہ نکاح عثمان نے کیا یا خالد بن سعید نے یا نجاشی بادشاہ حبش نے ابن حزم نے
کہا مسلم کی روایت وہم ہے راوی کا کیونکہ اسپر اتفاق ہو کہ آپ نے ام حبیبہ سے فتح سے پہلے نکاح کیا جب
اون کے باپ کافر تھے ابن حزم نے یہہ بھی کہا کہ یہ روایت موضوع ہے اور اسکا بانیوالا عکرمہ بن عمار ہے
اور شیخ ابن صلاح نے ابن حزم کا رد کیا اور کہا یہ دلیری ہو ابن حزم کی اور عکرمہ بن عمار کو کسینے وضع
کی تہمت نہین کی بلکہ وکیع اور یحیی بن معین نے اسکو ثقہ کہا ہے اور وہ مستجاب الدعوۃ تھا اور ابوسفیان
کا مطلب اس سے تجدید عقد ہوگا یا وہ یہ سمجھتا ہوگا کہ بیٹی کا نکاح بغیر باپ کے مرضی کے ناجائز ہے
اس لیے آپ نے صرف اچھا فرمایا نہ تجدید عقد کیا نہ ابوسفیان سے یہ فرمایا کہ تجدید عقد ضرور ہو انتہی
مختصراً

باب مِنْ فَضَائِلِ جَعْفَرٍ وَّاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَاَهْلِ سَفِينَتِهِمْ

جعفر بن ابی طالب اور اسماء بنت عمیس اور اون کی کشتی والون کی فضیلت

عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ اِلَيْهِ اَنَا وَاَخَوَانِ لِي اَنَا اَصْغَرُهُمَا اَحَدُهُمَا اَبُو بُرْدَةَ وَالْاٰخَرُ اَبُو رُهْمٍ اِمَّا قَالَ بِضْعًا وَاِمَّا قَالَ ثَلَاثَةً وَّخَمْسِينَ اَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي قَالَ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَاَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا اِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ وَاَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرٌ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا هٰهُنَا وَاَمَرَنَا بِالْاِقَامَةِ فَاَقِيمُوا مَعَنَا قَالَ فَاَقَمْنَا مَعَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا جَمِيعًا قَالَ فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْ قَالَ اَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ اِلَّا لِاَصْحَابِ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَاَصْحَابِهِ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ فَكَانَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَعْنِي لِاَهْلِ السَّفِينَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ قَالَ فَدَخَلَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلٰى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ اِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰى حَفْصَةَ وَاَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَاٰى اَسْمَاءَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلِمَةً كَذَبْتَ يَا عُمَرُ كَلَّا وَاللّٰهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ

وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارٍ اَوْ فِي اَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ فِي الْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللّٰهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَذْكُرَ مَا قُلْتِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَنُخَافُ وَسَاَذْكُرُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسْاَلُهُ وَاللّٰهِ لَا اَكْذِبُ وَلَا اَزِيغُ وَلَا اَزِيدُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِاَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِاَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ اَنْتُمْ اَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوسٰى وَاَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَاْتُونَنِي اَرْسَالًا يَسْاَلُونَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ اَفْرَحُ وَلَا اَعْظَمُ فِي اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُو بُرْدَةَ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوسٰى وَاِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنِّي

ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے ہمنے یمن میں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے تو ہم بھی آپکی طرف نکلے ہجرت کر کے میں تھا اور دو میرے چھوٹے بھائی تھے ایک کا نام ابوبردہ تھا اور دوسرے کا نام ابورہم اور چند آدمی ترپن یا باون آدمی ہماری قوم کے تھے تو ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے وہ کشتی حبش کیطرف چلی گئی جہاں کا بادشاہ نجاشی تھا وہاں ہمکو جعفر بن ابیطالب اور اون کے ساتھی ملے جعفر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو یہاں بھیجا ہے اور فرمایا ہے یہاں ٹھیرو تو تم بھی ہمارے ساتھ ٹھیرو ابوموسی نے کہا ہم اونہی کے ساتھ ٹھیرے رہے یہانتک کہ ہم سب ملکر مدینہ کو آئے اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تھا تو ہمارا حصہ لگایا وہاں کی لوٹ میں سے اور جو شخص خیبر کی لڑائی سے غائب تھا اوسکو حصہ نہ ملا سوا ہمارے کشتی والوں کے جو جعفر اور اونکے اصحاب کے ساتھ تھے آپنے اون کا حصہ لگایا بعض لوگ کہنے لگے ہمسے ہم تمسے پہلے ہجرت کر چکے تھے پھر اسماء بنت عمیس جو ہمارے ساتھ آئی تھیں ام المومنین حفصہ کی ملاقات کو انہوں نے بھی ہجرت کی تھی نجاشی بادشاہ حبش کیطرف اور ساتھیوں میں حضرت عمر حفصہ کے پاس گئے وہاں اسماء موجود تھیں حضرت عمر نے جب اسماء کو دیکھا تو پوچھا یہ کون ہے وہ بولی اسماء بنت عمیس حضرت عمر نے کہا حبش والی دریا والی یہی عورت ہے اسماء نے کہا ہاں حضرت عمر نے کہا ہمنے تمسے پہلے ہجرت کی تو ہم زیادہ حق رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بہ نسبت تمہارے یہ سنکر اسماء غصے ہوئیں اور بولیں اے عمر تمنے یہ غلط کہا ہرگز نہیں قسم

خدا کی تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تمہاری بھوکے کو کھانا دیتے اور تمہاری جاہل کو نصیحت کرتے آپ اور ہم ایک دور دراز دشمن ملک میں تھے (یعنے کافروں کے ملک میں کیونکہ سوا نجاشی کے وہان کوئی مسلمان نتھا اور وہ بھی اپنی قوم سے چھپکر مسلمان ہوا تھا) صرف خدا کے لیے اور اوسکے رسول کے لیے اور قسم خدا کی مین دکھانا کہاونگی نہ پانی پیونگی جب تک جو تم نے کہا ہے اوسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کرونگی اور ہمکو حبش مین ایذا ہوتی تھی ڈر بھی تہا مین اوسکا ذکر آپ سے کرونگی اور آپ سے پوچھونگی قسم خدا کی مین نہ جھوٹ بولونگی نہ بیراہ چلونگی نہ زیادہ کہونگی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اسماء نے عرض کیا ای نبی اللہ تعالی کے عمر نے ایسا ایسا کہا آپ نے فرمایا وہ زیادہ حق نہین رکھتے تم سے ملکہ اون کی اور اون کے ساتھیون کی ایک ہجرت ہے (مکہ سے مدینہ کو) اور تمہاری کشتی والون کی دو ہجرتین ہین (ایک مکہ سے حبش کو دوسری حبش سے مدینہ طیبہ کو) اسماء نے کہا مین نے ابو موسی اور کشتی والون کو دیکھا وہ گروہ گروہ میرے پاس آتے اور اس حدیث کو سنتے اور دنیا مین کوئی چیز انکو اتنی خوشی کی نتھی نہ اتنی بڑی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے سے زیادہ ابو بردہ نے کہا اسماء نے کہا مین نے ابو موسی کو دیکھا وہ مجھسے دوبارہ اس حدیث کو (خوشی کے لیے)

باب مِنْ فَضَائِلِ سَلْمَانَ وَبِلَالٍ وَصُهَيْبٍ

حضرت سلمان فارسی اور بلال اور صہیب رضی اللہ عنہم کی فضیلت

عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهْ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوْا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اُخَيَّ

ترجمہ عائذ بن عمرو سے روایت ہے ابو سفیان سلمان اور صہیب اور بلال پاس آیا اور بھی چند لوگ بیٹھے تھے انہون نے کہا اللہ کی تلوارین خدا کے دشمن کے گردن پر اپنے موقع پر نہ پہونچین (یعنے یہ خدا کا دشمن مارا نگیا) ابو بکر نے کہا تم قریش کے بوڑھے اور سردار کے حق مین ایسا کہتے ہو (ابو بکر نے مصلحت سے ایسا کہا کہ کہین ابو سفیان ناراض ہوکر اسلام بھی قبول نکرے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا ای ابو بکر تم نے شاید ناراض کیا اون لوگون کو (یعنے سلمان اور صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کو) اگر تم نے انکو ناراض کیا تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا یہ سنکر ابو بکر اون لوگون کے پاس آئے اور کہنے لگے اے

بہایو ہین نے ہمکو ناراض کیا وہ بولے نہین اللہ ہمکو بخشی ہمارے بہائی **ف** نووی نے کہا یہ سوقت کا ذکر ہے جب ابوسفیان کافر تہا اور صلح کرکے مسلمانون مین آیا تہا اور اس مین فضیلت ہے سلمان اور اون کے ساتہیون کی اور حکم ہے ضعفا اور اہل دین کی خاطر داری اور دل رکہنے کا **باب** انصار کے فضائل

عن جابر بن عبد اللہ قال فینا نزلت إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا واللہ ولیهما بنو سلمة وبنو حارثة وما نحب أنها لم تنزل لقول اللہ واللہ ولیهما

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے یہ آیت جب دو گروہ نے تم مین سے قصد کیا ہمت ہار دینے کا اور اللہ مالک ہے اون دونون کا ہم لوگون کے باب مین اوتری بنی سلمہ اور بنی حارثہ مین اور ہم نہین چاہتے کہ یہ آیت نہ اترتی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ مالک ہے اون دونون کا **ف** تو اس جملہ سے ایسے خوشی ہے کہ پہلی لفظ کے اترنے سے کوئی رنج نہ رہا بنو سلمہ خزرج مین سے اور بنو حارثہ اوس مین سے تہے اور یہ دونون قبیلے انصار کے ہین جسوقت آپ بدر کی لڑائی کے لیے نکلے تو عبد اللہ بن ابی منافق تہائی آدمیون کو اپنے ساتہ لیکر راہ سے پہر گیا اور ان دونون قبیلون نے بہی اسکا ساتہ دینا چاہا پہر اللہ تعالیٰ نے اون کو بچا لیا

عن زید بن أرقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللهم اغفر للأنصار ولأبناء الأنصار وأبناء أبناء الأنصار **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ بخشدے انصار کو اور انصار کے بیٹون کو اور پوترن کو

عن شعبة بهذا الإسناد **ترجمہ** وہی جو گذرا

عن أنس أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استغفر للأنصار قال وأحسبه قال ولذراري الأنصار ولموالي الأنصار لا أشك فیه **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی انصار کی بخشش کے لیے اور انصار کی اولاد اور غلامون کے لیے

عن أنس أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم رأی صبیانا ونساء مقبلین من عرس فقام نبي اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممثلا فقال اللهم أنتم من أحب الناس إلي اللهم أنتم من أحب الناس إلي یعني الأنصار **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچون اور عورتون کو شادی سے آتے دیکہا تو آپ سامنے کہڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو تم سب لوگون سے زیادہ میرے کو محبوب ہو اے لوگو تم سب لوگون سے زیادہ میرے کو محبوب ہو یعنے انصار کو فرمایا

عن أنس بن مالك یقول جاءت امرأة من الأنصار إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فخلا بها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال

وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ اِنَّکُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے انصار کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے اوس سے تنہائی کی رشاید وہ محرم ہو گی جیسے ام سلیم یا ام حرام تھیں یا تنہائی سے یہ مراد ہے کہ اُس نے لوگوں سے علیحدہ کوئی بات آپ سے پوچھی) اور فرمایا قسم اُسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سب لوگوں سے زیادہ مجھکو محبوب ہو تین بار یہ فرمایا عَنْ شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاَنْصَارَ كَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ وَاِنَّ النَّاسَ سَیَكْثُرُوْنَ وَیَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِھِمْ وَ اعْفُوْا عَنْ مُسِیْئِھِمْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار میری انتڑیاں اور میری گٹھریاں ہیں (کپڑا رکھنے کی یعنے میرے خاص معتمد اور اعتبار کی لوگ ہیں) اور لوگ بڑھتے جاوینگے اور انصار گھٹتے جاوینگے تو قبول کرو اون کے نیک کو اور معاف کرو اون کے برے کو عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْھَلِ ثُمَّ بَنُو الْحٰرِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَۃَ وَفِیْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَیْنَا فَقِیْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰی كَثِیْرٍ ترجمہ ابو اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے (جنہوں نے حضرت کو اپنے گھر میں اتارا اور سب سے پہلے آپکی رفاقت کی) پھر بنی عبد اشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے سعد بن عبادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر فضیلت دی اوروں کو (کیونکہ سعد بنی ساعدہ میں سے تھے) لوگوں نے کہا تمکو فضیلت دی بہتوں پر عَنْ اَبِیْ اُسَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یَذْكُرُ فِی الْحَدِیْثِ قَوْلَ سَعْدٍ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِی النَّجَّارِ وَدَارُ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْھَلِ وَدَارُ بَنِی الْحٰرِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَدَارُ بَنِیْ سَاعِدَۃَ وَاللّٰہِ لَوْ كُنْتُ مُؤْثِرًا بِھَا اَحَدًا لَاٰثَرْتُ بِھَا عَشِیْرَتِیْ ترجمہ ابو اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے اور بنی عبد اشہل کا اور بنی حارث بن خزرج کا اور بنی ساعدہ کا قسم خدا کی اگر میں انصار پر کسی کو اختیار

کرون تو اپنے کنبے والون کو اختیار کرون اور کوئی اون سے بہتر نہین ہے **عن** ابی اسید
الانصاری یشهد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال خیر دور الانصار بنو النجار ثم
بنو عبد الاشهل ثم بنو الحرث بن خزرج ثم بنو ساعدة وفی کل دور الانصار خیر
قال ابو سلمة قال ابو اسید اتهم انا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کنت کاذبا
لبدأت بقومی بنی ساعدة وبلغ ذلک سعد بن عبادة فوجد فی نفسه قال خلفنا فکنا آخر
الاربع اسرجوا لی حماری اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فکلمه ابن اخیه سهل
فقال اتذهب لترد علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ورسول الله صلی الله علیه وسلم
اعلم اولیس حسبک ان تکون رابع اربع فرجع وقال الله ورسوله اعلم وامر بحماره
فحل عنه **ترجمہ** ابو اسید انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر گھر انصار
مین بنی نجار کا ہے پھر بنی عبد اشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک
گھر مین بہتری ہے ابو سلمہ نے کہا ابو اسید نے کہا کیا مین تہمت کرتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
اگر مین جھوٹا ہوتا تو پہلے اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا یہ خبر سعد بن عبادہ کو پہونچی اون کو رنج ہوا اور
کہنے لگے ہم چارون کے اخیر مین ہو گئے میرے گدہے پر زین کسو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤنگا
سہل کے بھتیجے نے اون سے کہا تم جاتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات رد کرنے کو حالانکہ
آپ خوب جانتے ہین کیا تمکو یہ کافی نہین کہ چار مین سے چوتھے تم ہو یہ سنکر سعد لوٹے اور فرمایا اللہ
اور اسکا رسول خوب جانتا ہے اور حکم دیا گدہے کے زین کھولڈالنے کا **عن** ابی اسید الانصاری انه
سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول خیر الانصار او خیر دور الانصار بمثل
حدیثهم فی ذکر الدور ولم یذکر قصة سعد بن عبادة **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن**
ابی هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی مجلس عظیم من المسلمین
احدثکم بخیر دور الانصار قالوا نعم یا رسول الله قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
بنو عبد الاشهل قالوا ثم من یا رسول الله قال ثم بنو النجار قالوا ثم من یا رسول
الله قال ثم بنو الحارث بن الخزرج قالوا ثم من یا رسول الله قال ثم بنو ساعدة قالوا
ثم من یا رسول الله قال ثم فی کل دور الانصار خیر فقام سعد بن عبادة مغضبا فقال

أخرى أخير الأربع حين سمى رسول الله صلى الله عليه وسلم دارهم فأراد كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له رجال من قومه اجلس ألا ترضى أن سمى رسول الله صلى الله عليه وسلم داركم في الأربع الدور التي سمى فمن ترك فلم يسم أكثر ممن سمى فانتهى سعد بن عبادة عن كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی ایک بڑی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا میں تم کو انصار کا بہتر گھر بتلاؤں لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بنو عبد الاشہل لوگوں نے کہا پھر کونسا گھر آپ نے فرمایا بنی نجار لوگوں نے کہا پھر کون آپ نے فرمایا بنی حارث بن خزرج لوگوں نے کہا پھر کون آپ نے فرمایا بنی ساعدہ لوگوں نے کہا پھر کون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے یہ سنکر سعد بن عبادہ غصہ سے کھڑے ہوئے اور کہا کیا ہم چاروں کے اخیر میں ہیں جب انہوں نے آپ کا فرمانا سنا تو چاہا آپ کی بات پر اعتراض کرنا اون کی قوم کے لوگوں نے کہا بیٹھ تو اس بات سے راضی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرا گھرانہ اون چاروں میں رکھا جنکو بیان کیا اور جن گھروں کو نہ بیان کیا وہ بہت سے ہیں تو سعد بن عبادہ چپ ہو رہے عن أنس بن مالك قال خرجت مع جرير بن عبد الله البجلي في سفر فكان يخدمني فقلت له لا تفعل فقال إني قد رأيت الأنصار تصنع برسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا آليت أن لا أصحب أحدا منهم إلا خدمته زاد ابن المثنى وابن بشار في حديثهما وكان جرير أكبر من أنس قال ابن بشار أسن من أنس ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے میں جریر بن عبداللہ بجلی کے ساتھ نکلا سفر میں وہ میری خدمت کرتے تھے میں نے کہا تم میری خدمت نہ کرو کیونکہ تم بڑے ہو انہوں نے کہا میں نے انصار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ کام کرتے دیکھا کہ میں نے قسم کھائی جب کسی انصاری کے ساتھ ہوں گا تو اسکی خدمت کرونگا اور جریر انس سے بڑے تھے

باب من فضائل غفار وأسلم وجهينة وأشجع ومزينة وتميم ودوس وطيء غفار اور اسلم اور جہینہ اور اشجع اور مزینہ اور تمیم اور دوس اور طی کی فضیلت کے بیان میں

عن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غفار غفر الله لها وأسلم سالمها الله ترجمہ ابوذر غفاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفار کو اللہ نے بخشدیا اور اسلم کو بچا لیا عن أبي ذر قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ائت قومك فقل إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها ترجمہ آپ نے فرمایا اسلم کو خدا سلامت رکھے اور غفار کو خدا بخشے عن شعبة في هذا الإسناد ترجمہ

وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسلم سالمھا اللہ وغفار غفر اللہ
لھا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسلم
سالمھا اللہ وغفار غفر اللہ لھا اما انی لم اقلھا ولکن قال لھا اللہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم کو خدا نے سلامت رکھا اور غفار کو خدا تعالی نے بخشا میں یہ نہیں
کہتا اللہ تعالی فرماتا ہے **عن** خفاف بن ایماء الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی صلوۃ اللھم العن بنی لحیان ورعلا وذکوان وعصیۃ عصوا اللہ ورسولہ غفار
غفر اللہ لھا واسلم سالمھا اللہ **ترجمہ** خفاف بن ایماء غفاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک نماز میں دعا کی یا اللہ لعنت کر بنی لحیان کو اور رعل کو اور ذکوان کو اور عصیہ کو جنھوں نے نافرمانی
کی اللہ تعالی کی اور اوس کے رسول کی اور بخشدیا اللہ تعالی نے غفار کو اور اسلم کو بچادیا **عن**
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفار غفر اللہ لھا واسلم سالمھا اللہ
وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا غفار کو خدا بخشے اور اسلم کو سلامت رکھے اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اسکے رسول کی **عن**
ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ وفی حدیث صالح واسامۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذلک علی المنبر **ترجمہ** وہی اس میں یہ ہے کہ منبر پر آپ نے یہ فرمایا
عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل حدیث ھولاء
عن ابن عمر **عن** ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانصار
ومزینۃ وجھینۃ وغفار واشجع ومن کان من بنی عبد اللہ موالی دون الناس واللہ
ورسولہ مولاھم **ترجمہ** ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار اور مزینہ
اور جہینہ اور غفار اور اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد سے ہیں یہ دوست ہیں اور لوگ اور خدا اور خدا
کا رسول اونکا دوست اور حمایتی ہے **ف** یہ چند نام عرب کی قوموں کے ہیں یہ سچے مومن
اور محب رسول تھے عبد اللہ کی اولاد سے بنو عبد العزی مراد ہیں جو شاخ ہیں غطفان کی آپ نے
اونکا نام بنی عبد اللہ رکھا عرب انکو محولہ کہنے لگے کیونکہ اون کے باپ کا نام بدل گیا (نووی)
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قُرَیْشٌ وَّالْاَنْصَارُ وَمُزَیْنَۃُ وَجُھَیْنَۃُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَاَشْجَعُ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَھُمْ مَوْلًی دُوْنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ
ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور مزینہ اور جہینہ اور اسلم اور غفار اور اشجع دوست ہیں اور انکا حمایتی کوئی نہیں سوا اللہ اور اسکے رسول کے عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّ فِی الْحَدِیْثِ قَالَ سَعْدٌ فِیْ بَعْضِ ھٰذَا فِیْمَا اَعْلَمُ
ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَیْنَۃُ وَمَنْ کَانَ مِنْ جُھَیْنَۃَ اَوْ جُھَیْنَۃُ خَیْرٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَّبَنِیْ عَامِرٍ وَّالْحَلِیْفَیْنِ اَسَدٍ وَّغَطَفَانَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور اسد اور غطفان سے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَغِفَارٌ وَاَسْلَمُ وَمُزَیْنَۃُ وَمَنْ کَانَ مِنْ جُھَیْنَۃَ اَوْ قَالَ جُھَیْنَۃُ وَمَنْ کَانَ مِنْ مُزَیْنَۃَ خَیْرٌ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ اَسَدٍ وَّطَیٍّ وَّغَطَفَانَ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے غفار اور اسلم اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اسد اور طی اور غطفان سے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَشَیْءٌ مِّنْ مُزَیْنَۃَ وَجُھَیْنَۃَ اَوْ شَیْءٌ مِّنْ جُھَیْنَۃَ وَمُزَیْنَۃَ خَیْرٌ عِنْدَ اللّٰہِ قَالَ اَحْسِبُہٗ قَالَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ اَسَدٍ وَّغَطَفَانَ وَھَوَازِنَ وَتَمِیْمٍ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا بَایَعَکَ سُرَّاقُ الْحَجِیْجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارٍ وَّمُزَیْنَۃَ وَاَحْسِبُ جُھَیْنَۃَ مُحَمَّدٌ الَّذِیْ شَکَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَیْنَۃُ وَاَحْسِبُ جُھَیْنَۃَ خَیْرًا مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَّبَنِیْ عَامِرٍ وَّاَسَدٍ وَّغَطَفَانَ اَخَابُوْا وَخَسِرُوْا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّھُمْ لَاَخْیَرُ مِنْھُمْ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ شَیْبَۃَ مُحَمَّدٌ الَّذِیْ شَکَّ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے اقرع بن حابس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ سے بیعت کی حاجیوں کے لوٹیروں نے اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کے لوگوں کو کہا آپ نے فرمایا اگر اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو یہ لوگ (یعنی بنی تمیم

وغیرہ) ٹوٹے مین رہے اور نامراد ہوئے وہ بولا ہان آپنے فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان
ہے وے (یعنے اسلم اور غفار وغیرہ) بہتر ہین اون سے (یعنے بنی تمیم وغیرہ سے) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ اَبِي يَعْقُوبَ الضَّبِّيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ وَجُهَيْنَةُ وَلَمْ يَقُلْ اَحْسِبُ ترجمہ وہی جو
گذرا عَنْ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ
وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ بَنِي تَمِيْمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيْفَيْنِ بَنِي اَسَدٍ وَغَطَفَانَ ترجمہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہین بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور بنی
اسد اور غطفان سے جو حلیف ہین ایک دوسرے کے عَنْ اَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو
گذرا عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ
وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِّنْ بَنِي تَمِيْمٍ وَبَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَمَدَّ
بِهَا صَوْتَهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ فَاِنَّهُمْ خَيْرٌ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي
كُرَيْبٍ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو اگر جہینہ اور اسلم اور غفار بہتر ہون بنی تمیم سے
اور بنی عبد اللہ بن غطفان سے اور عامر بن صعصعہ سے اور بلند آواز سے فرمایا لوگون نے عرض کیا
یارسول اللہ اس صورت مین بنی تمیم وغیرہ ٹوٹے مین رہے اور نقصان پایا آپنے فرمایا وہ بہتر ہین اون
سے عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي اِنَّ اَوَّلَ صَدَقَةٍ
بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوْهَ اَصْحَابِهِ صَدَقَةُ طَيٍّ جِئْتَ
بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے مین حضرت عمر کے
پاس آیا انہون نے کہا سب سے پہلے صدقہ جس نے چمکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب
کے سونہہ کو (یعنے خوش کردیا) ان کو طی کا صدقہ تہا (طی ایک قبیلہ ہے) مین اسکو لیکر آیا تہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَاَصْحَابُهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيْلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ
دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے طفیل اور اونکے ساتھی آئے اور کہنے لگے یارسول
اللہ دوس نے کفر اختیار کیا اور انکار کیا مسلمان ہونے سے تو بد دعا کیجیے دوس کے لیے کہا گیا

تباہ ہوئے دوس کے لوگ تب فرمایا یا اللہ ہدایت کر دوس کو اور اون کو میرے پاس لیکر آ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ قَالَ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِیْمٍ مِنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُھُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَی الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُھُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا قَالَ وَکَانَتْ سَبِیَّۃٌ مِّنْھُمْ عِنْدَ عَائِشَۃَ رض فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْتِقِیْھَا فَاِنَّھَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ ترجمہ ابو زرعہ سے روایت ہے ابو ہریرہ نے کہا میں ہمیشہ سے محبت رکھتا ہوں بنی تمیم سے تین باتوں کی وجہ سے جو میں نے سنیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے وہ سب سے زیادہ سخت ہیں میری امت میں دجال پر اور اون کے صدقے آئے تو آپ نے فرمایا ہمارے قوم کے صدقے ہیں اور ایک عورت اون میں کی قیدی حضرت عائشہ کے پاس تھی آپ نے فرمایا اسکو آزاد کر دے یہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِیْمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُھُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُھَا فِیْھِمْ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ ثَلَاثُ خِصَالٍ سَمِعْتُھُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَنِیْ تَمِیْمٍ لَا اَزَالُ اُحِبُّھُمْ بَعْدَہٗ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِھٰذَا الْمَعْنٰی غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ ھُمْ اَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِی الْمَلَاحِمِ وَلَمْ یَذْکُرِ الدَّجَّالَ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ بنی تمیم کے لوگ معرکوں میں سب لوگوں سے زیادہ لڑنے والے ہیں اور دجال کا ذکر نہیں ہے

باب خیار الناس بہتر لوگ کون ہیں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ فَخِیَارُھُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُھُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُھُوْا وَتَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ اَکْرَھَھُمْ لَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ فِیْہِ وَتَجِدُوْنَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَا الْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ ھٰٓؤُلَاءِ بِوَجْہٍ وَّھٰٓؤُلَاءِ بِوَجْہٍ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے لوگوں کا حال بھی کانوں کیطرح سے بعضی کان سونے کی ہے بعضی لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہیں کسیکا خاندان عمدہ ہے اصل اچھی ہے کوئی بُرا ہے تو بہتر آدمیوں میں اسلام کی حالت میں بھی وہی ہیں جو جاہلیت کی حالت میں بہتر تھے جب دین میں سمجھدار ہو جاویں اور تم بہتر اوسکو پاؤ گے اسلام میں جو بہت نفرت رکھتا ہو گا اسلام سے مسلمان ہونے سے پہلے (یعنی

جو کفر میں مضبوط تھا وہ اسلام لانیکے بعد اسلام میں بھی ایسا ہی مضبوط ہوا جیسے حضرت عمر اور خالد بن
ولید وغیرہ یا مراد یہ ہے کہ جو خلافت سے نفرت رکھے اوسی کی خلافت عمدہ ہو گی) اور تم سب سے برا اوسکو پاؤ گے
جو دو رویہ ہو ان کے پاس ایک منہ لیکر آوے اور اون کے پاس دوسرا منہ لیکر جاوے **ف**
یعنے رکابی مذہب اور خوشامد باز ایسا شخص کسیکام کا نہیں کوئی اوس پر بھروسا نہیں کر سکتا **عن**
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تجدون الناس معادن بمثل حديث
الزهري غير ان في حديث ابي زرعة والاعرج تجدون من خير الناس في هذا
الشأن اشدهم له كراهية حتى يقع فيه **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
من فضائل نساء قريش قریش کی عورتوں کی فضیلت **عن** ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم خير نساء ركبن الابل قال احدهما صالح نساء قريش وقال
الآخر نساء قريش احناه على يتيم في صغره وارعاه على زوج في ذات يده **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر اون عورتوں میں جو اونٹ پر سوار ہوئیں
نیک بخت عورتیں ہیں قریش کی سب سے زیادہ مہربان بچہ پر جب وہ چھوٹا ہو اور بڑی نگہبان اپنے
خاوند کے مال کی **ف** یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جب ام ہانی سے آپ نے نکاح کا ارادہ کیا انہوں نے
کہا کہ میرے بچے چھوٹے ہیں میں نہیں چاہتی کہ آپ کی بستر پر وے رووین اور چلاوین اور میں
بڈھی بھی ہو گئی ہوں اونٹ پر چڑھنے والی عورتوں سے عرب کی عورتیں مراد ہیں معلوم ہوا کہ عورتوں میں
بھی بڑی دو صفتیں عمدہ ہیں ایک اولاد پر مہربان ہونا دوسرے خاوند کے مال کی محافظت کرنا **عن**
ابي هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم وابن طاوس عن ابيه يبلغ به النبي صلى
الله عليه وسلم بمثله غير انه قال ارعاه على ولد في صغره ولم يقل يتيم **ترجمہ** وہی
جو گذرا **عن** ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نساء
قريش خير نساء ركبن الابل احناه على طفل وارعاه على زوج في ذات يده قال يقول
ابو هريرة على اثر ذلك ولم تركب مريم بنت عمران بعيرا قط **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا
زیادہ ہے کہ حضرت مریم بنت عمران کبھی اونٹ پر نہیں چڑھیں **عن** ابي هريرة ان النبي
صلى الله عليه وسلم خطب ام هانئ بنت ابي طالب فقالت يا رسول الله اني قد كبرت

ذِي عِيَالٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ
أَنَّهُ قَالَ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ہانی
ابو طالب کی بیٹی سے حضرت علی کی بہن سے نکاح کا پیام دیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں بوڑھی ہو گئی
اور میرے بچے بھی ہیں تب آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ بہتر عورتیں اخیر تک عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ
وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ هٰذَا سَوَاءً ترجمہ وہی جو گذرا بَابُ مُوَاخَاةِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ رسول اللہ صلعم کا اصحاب میں ایک دوسرے کو بھائی
بنا دینے کا بیان عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ
الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ أَبِي طَلْحَةَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کر دیا ابو عبیدہ بن الجراح
اور ابو طلحہ میں عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ قِيلَ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَغَكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ أَنَسٌ قَدْ حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ ترجمہ عاصم احول سے روایت ہے انس بن مالک سے پوچھا گیا تم نے سنا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں ہے انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خود حلف کرائی قریش اور انصار میں اپنے گھر میں ف پہلی حلف اس طرح ہوتی ایک دوسرے
کا بھائی بن جاتا قسم کھا کر پھر وہ اسکا وارث ہوتا یہ طریقہ قرآن سے منسوخ ہو گیا قرآن میں اوترا کہ وارث
ناتے والے ہی ہیں رہ گئے پر وہ حلف جو ایک دوسرے کی مدد اور محبت اور دین کی تقویت کے لیے ہو وہ اب تک
باقی ہے منسوخ نہیں ہوئی (نووی) عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِينَةِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حلف کرائی قریش اور انصار میں میرے گھر میں جو مدینہ میں تھا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کفر کے زمانے کی قسم کا اسلام میں کچھ اعتبار نہیں اور جو قسم جاہلیت کے زمانے میں ذی کی گئی

کے لیے کی ہو وہ اسلام سے اور مضبوط ہو گیا **باب** بیان اَنَّ بَقَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَانٌ لِاَصْحَابِہٖ وَبَقَاءَ اَصْحَابِہٖ اَمَانٌ لِلْاُمَّۃِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے صحابہ کو امن تھا اور صحابہ سے امت کو امن تھا **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ صَلَّیْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتّٰی نُصَلِّیَ مَعَہُ الْعِشَاءَ قَالَ فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَیْنَا فَقَالَ مَا زِلْتُمْ ھٰھُنَا قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّیْنَا مَعَکَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتّٰی نُصَلِّیَ مَعَکَ الْعِشَاءَ قَالَ اَحْسَنْتُمْ اَوْ اَصَبْتُمْ قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ وَکَانَ کَثِیْرًا مِمَّا یَرْفَعُ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَۃٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَھَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَی السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَۃٌ لِاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَھَبْتُ اَتٰی اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِیْ اَمَنَۃٌ لِاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَھَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے ہمنے مغرب کی نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر ہمنے کہا اگر ہم آپ کے ساتھ بیٹھے رہیں یہانتک کہ عشا آپکے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا پھر ہم بیٹھے رہے آپ باہر تشریف لائے آپنے فرمایا تم یہیں بیٹھے رہے ہمنے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ہمنے آپکے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہمنے کہا اگر بیٹھے رہیں یہانتک کہ عشا کی نماز بھی آپکے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا آپنے فرمایا تم نے اچھا کیا اور ٹھیک کیا پھر آپنے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور اکثر آپ اپنا سر آسمان کیطرف اُٹھاتے پھر فرمایا تارے بچاؤ ہیں آسمان کے جب تارے مٹ جاوینگے تو آسمان پر بھی جس بات کا وعدہ ہے وہ آجاویگی (یعنی قیامت آجاوے گی اور آسمان بھی پھٹ کر خراب ہو جاوے گا) اور میں بچاؤ ہوں اپنے اصحاب کا جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر بھی وہ وقت آجاویگا جسکا وعدہ ہے (یعنے فتنہ اور فساد اور لڑائیاں) اور میرے اصحاب بچاؤ ہیں میری امت کے جب اصحاب چلے جاوینگے تو میری امت پر وہ وقت آجاویگا جسکا وعدہ ہے ❖

ف نووی نے کہا اصحاب کے جانے سے بدعتیں پیدا ہونگی دین میں نئی باتیں نکلیں گی فتنے ہوں گے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا نصاری کا غلبہ ہوگا مدینہ اور مکہ کی بیحرمتی ہوگی یہ سب باتیں واقع ہوئیں اور یہ حدیث معجزہ ہے آپکا **باب** فَضْلِ الصَّحَابَۃِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ صحابہ کی اور تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ

النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ مِنْكُمْ مَنْ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آویگا کہ جہاد کرینگے آدمیوں کے جھنڈ تو اون سے پوچھینگے کہ کوئی تم میں وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو تو لوگ کہینگے کہ ہاں تو فتح ہو جاویگی اُنکی پھر جہاد کرینگے لوگوں کے گروہ تو اون سے پوچھینگے کہ کوئی ہے تم میں سے جس نے دیکھا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کو یعنے تابعین میں کوئی ہے لوگ کہینگے ہاں پھر اوس کی فتح ہو جاویگی پھر جہاد کرینگے آدمیوں کے لشکر تو اون سے پوچھا جاویگا کوئی ہے تم میں ایسا جس نے صحابی کے صاحب کو دیکھا ہو یعنی تبع تابعین میں سے لوگ کہینگے ہاں تو اون کی فتح ہو جاویگی **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی کہ اونکی برکت سے فتح نصیب ہوگی (تحفۃ الاخیار) **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُولُونَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِّي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ لَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ الْقَرْنَ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر میری امت میں میرے زمانے کے متصل لوگ ہیں (یعنی صحابہ

پھر جو اون کے نزدیک ہین (یعنے تابعین) پھر جو اون کے نزدیک ہین (یعنے تبع تابعین) پھر ان تینون کے بعد ایسے لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے **ف** نووی نے کہا صحیح قول جو جمہور علما کا ہے یہ ہے کہ جس مسلمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اگرچہ ایک ساعت ہی وہ صحابی ہے اور حدیث مین تفضیل سے مجموع قرن کی تفضیل دوسرے مجموع قرن پر مراد ہے نہ فرداً فرداً ہر ایک کی دوسرے پر اس صورت مین صحابی کی فضیلت انبیا پر نہ نکلیگی نہ عورتون کی فضیلت حضرت مریم اور آسیہ پر قاضی نے کہا قرن سے کیا مراد ہے اس مین اختلاف ہے مغیرہ نے کہا آپ کا قرن آپکے اصحاب ہین اون کے بعد کا قرن اون کے بیٹے اون کے بعد کا قرن اون کے بیٹے اور شہر نے کہا آپ کا قرن جب تک ہے جب تک کوئی آپ کا دیکھنے والا باقی رہے پھر دوسرا قرن جب تک ہے کہ صحابی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا پھر تیسرا قرن جب تک ہے کہ تابعی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا اور قرن بعضون کے نزدیک ساٹھ برس کا ہوتا ہے اور بعضون کے نزدیک سو برس کا غرض پہلا قرن یعنے صحابہ کا ایک سو دس تک رہا سب سے اخیر صحابی ابو الطفیل ہین جو سنہ ۱۱۰ ہجری مین انتقال کیے اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک رہا اس کے بعد زیادہ لوگ ہونگے جو گواہی کے ساتھ قسم بھی کہا دینگے بعض مالکیہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جو شہادت کے ساتھ حلف کرے اوس کی شہادت مردود ہے اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وہ جمع کرے گا حلف اور شہادت کو تو کبھی حلف پہلے کرے گا کبھی شہادت (نووی) سے زیادہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَتَبْدُرُ يَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ كَانُوْا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے لوگ بہتر ہین آپ نے فرمایا میرے قرن کے پھر جو اون سے نزدیک ہین پھر جو اون سے نزدیک ہین پھر وہ لوگ آوینگے جنکی قسم گواہی سے پہلے جلدی کرے گی اور گواہی قسم سے پہلے جلدی کرے گی ابراہیم نے کہا ہم بچے تھے اس وقت لوگ ہمکو منع کرتے تھے گواہی اور قسم ساتھ کرنے کے

عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ اَبِي الْاَحْوَصِ وَجَرِيْرٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو گذرا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ

ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ ثُمَّ يَتَخَلَّفُ بَعْدَهُمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر لوگ میری قرن کے ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں میں نہیں جانتا آپ نے تیسری بار میں فرمایا یا چوتھی بار میں پھر وہ لوگ نالائق پیدا ہونگے جن کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا قَالَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُونَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدُوا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر میری امت میں وہ قرن ہے جسمیں میں بھیجا گیا پھر وہ قرن ہے جو اوس کے بعد ہے معلوم نہیں تیسری کا بھی آپنے ذکر کیا یا نہیں پھر فرمایا وہ لوگ پیدا ہونگے جو فربہی اور موٹاپے پر مرینگے گواہی دینگے گواہی چاہے جانے سے پہلے **فائدہ** نووی نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اکثر موٹے ہونگے اور برائی اوسکی ہے جو موٹا ہونا پسند کرے نہ اوسکی جو خلقۃً موٹا ہو اور غرض یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ کھاوینگے اور پیئینگے تاکہ موٹا ہو یا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ فریب کرینگے اور دعوی کرینگے ان اوصاف کا جو ان میں نہ ہونگی یا مال بہت اکٹھا کرینگے اور یہ حدیث بظاہر مخالف ہے اوس حدیث کے جسمیں فرمایا کہ بہتر گواہ وہ ہے جو پوچھنے سے پہلے گواہی دیدیوے اور وجہ تطبیق یہ ہے کہ برائی کی حدیث اوس شہادت کے باب میں ہے جو صاحب حق کو معلوم ہو مگر صاحب حق کی درخواست سے پہلے دیجاوے اور تعریف کی حدیث اوس شہادت کے باب میں ہے جسکا علم صاحب حق کو نہ ہو اور اسکا حق ڈوبا جاتا ہو پھر اوس سے بیان کیجاوے اوس کا حق بچانے کے لیے اسیطرح وہ شہادت جو حقوق اللہ کے لیے ہو مگر جس صورت میں کہ گواہی حد کی ہو اور چھپانا بہتر معلوم ہو (انتہے مختصراً) **عن** أَبِي بِشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَا أَدْرِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَلَا أَدْرِي أَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ **ترجمہ**

وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ پہر وہ لوگ پیدا ہونگے جو بن گواہ کیے گواہی دینگے اور چور ہونگے امانت داری نہ کرینگے نذر کرینگے لیکن پوری نہ کرینگے اون مین موٹاپا پہیلے گا عن شعبة بهذا الاسناد وفي حديثهم قال لا ادري اذكر بعد قرنه قرنين او ثلاثة وفي حديث شبابة قال سمعت زهدم ابن مضرب جاءني في حاجة على فرس فحدثني انه سمع عمران بن حصين وفي حديث يحيى وشبابة ينذرون ولا يفون وفي حديث بهز يوفون كما قال ابن جعفر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث خير هذه الامة القرن الذي بعثت فيهم ثم الذين يلونهم زاد في حديث ابي عوانة قال والله اعلم اذكر الثالث ام لا بمثل حديث زهدم عن عمران وزاد في حديث هشام عن قتادة ويحلفون ولا يستحلفون ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ قسم کہاوینگے بن قسم ولائے عن عائشة قالت سال رجل النبي صلى الله عليه وسلم اي الناس خير قال القرن الذي انا فيه ثم الثاني ثم الثالث ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کون لوگ بہتر ہین آپ نے فرمایا وہ قرن جسمین مین ہون پہر دوسرا پہر تیسرا ف انہی تین قرنون کو قرون ثلثہ کہتے ہین پس جو فعل یا قول دین مین ان زمانون مین نہ تہا وہ بدعت ہے کیونکہ اون کے بعد کہہ گمراہی اور فساد کا زمانہ ہے بعد کے لوگون کا ایسا اعتبار نہین کہ اون کا قول یا فعل بغیر دلیل شرعی کے قابل اعتبار ہو اور فضیلت سے مراد وہی فضیلت مجموعی ہے اور مجموع کے پس یہ ضرور نہین کہ ہر ایک تابعی تبع تابعی سے افضل ہو یا ہر ایک تبع تابعی بعد کے سب لوگون سے افضل ہو تبع تابعین کے بعد بہی امت محمدی مین ایسے ایسے بڑے بڑے عالم اور ولی گذرے ہین جنکو تبع تابعین پر فضیلت ہے اور حدیث سے یہ بہی غرض نہین ہے کہ ان قرنون کے بعد سب لوگ برے ہونگے اسلیے کہ ہر ایک قرن مین امت محمدی اچہے لوگون سے خالی نہ ہوگی دوسری حدیث مین ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر قائم رہیگا اور وہ گروہ اہلحدیث اور قرآن کا ہے اللہ رحمت کرے انپر اور ہمکو دنیا اور آخرت مین اسی گروہ مین شامل رکہے

باب بيان لا يبقى على راس مائة سنة احد ممن هو موجود الان

صدی کے اخیر تک کسی کے نہ رہنے کا بیان عن عبد الله بن عمر قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة صلوة العشاء في اخر حياته فلما سلم قام

فَقَالَ اَرَاَيْتُكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِىْ مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ فِيْمَا يَتَحَدَّثُوْنَ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَّنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز پڑھی ہمارے ساتھ اپنی اخیر عمر میں جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا اب سے سو برس کے آخر پر زمین والوں میں سے کوئی نہ رہیگا عبداللہ بن عمر نے کہا لوگوں نے اس حدیث میں غلطی کی جو بیان کرتے ہیں سو برس کا بلکہ آپ نے یہ فرمایا کہ آج جو لوگ موجود ہیں اون میں سے کوئی نہ رہیگا یعنے یہ قرن تمام ہو جاویگا ف اور یہ مطلب نہیں کہ سو برس کے بعد کوئی نرہیگا اور قیامت آجاویگی یہ حدیث صحیح نکلی اور ایسا ہی ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے اوس تاریخ سے سو برس کے بعد کوئی نہ رہا سب سے اخیر صحابی جو ابو الطفیل تھے وہ بھی بقول صحیح سنہ ۱۱۰ ہجری میں گذر گئے نووی نے کہا مراد زمین والوں سے آدمی ہیں نہ فرشتے وہ تو رہینگے اور اس حدیث سے بعضوں نے استدلال کیا ہے خضر کی موت پر لیکن جمہور یہ کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور وہ دریا والوں میں ہیں نہ زمین والوں میں یا خضر علیہ السلام اس میں سے مستثنیٰ ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد جو بابا رتن نے صحابی ہونیکا دعویٰ کیا وہ محض غلط اور جھوٹ تھا البتہ جنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والے باقی ہونگے برادر معظم مولوی حاجی بدیع الزمان صاحب مرحوم نے ایک حدیث شاہ سکندر سے روایت کی ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور شاہ ولی اللہ صاحب سے بھی ایسا ہی منقول ہے واللہ اعلم عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ مَعْمَرٍ كَمِثْلِ حَدِيْثِهٖ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْاَلُوْنِىْ عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ تَاْتِىْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ

ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ وفات سے ایک مہینہ آگے فرماتے تھے تم مجھ سے قیامت کو پوچھتے ہو قیامت کا علم تو خدا کو ہے اور میں قسم کہاتا ہوں اللہ تعالی کی کوئی جان ایسی نہیں یعنے آدمیوں میں جس پر سو برس تمام ہوں (آج کی تاریخ سے اوس

وہ زندہ رہی عن ابن جریج بھذا الاسناد ولم یذکر قبل موتہ بشھر ترجمہ وہی جوگذرا عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ذلک قبل موتہ بشھر او نحو ذلک ما من نفس منفوسۃ الیوم یاتی علیھا مائۃ سنۃ وھی حیۃ یومئذ وعن عبد الرحمن صاحب السقایۃ عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل ذلک وفسرھا عبد الرحمن قال نقص العمر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک مہینہ آگے یا کچھ ایسا ہی فرمایا جان آج کے دن ہے اسپر سو برس نہ گذرینگے کہ وہ مرجاویگی عبد الرحمن نے اسکی تفسیر یہ کی کہ عمر گھٹ گئی اور نہ اگلے لوگ سو برس سے زیادہ بھی جیتے تھے عن سلیمان التیمی بالاسنادین جمیعا مثلہ ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی سعید قال لما رجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تبوک سالوہ عن الساعۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تاتی مائۃ سنۃ وعلی الارض نفس منفوسۃ الیوم ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے لوٹے تو آپ سے پوچھا قیامت کو آپ نے فرمایا سو برس گذرنے پر اس وقت کا کوئی شخص زندہ نہ رہیگا ف یعنی اسوقت جتنے لوگ ہین اون کی قیامت سو برس کے اندر آجاویگی کیونکہ موت بھی ہر ایک کے حق مین قیامت ہے گو قیامت کبری نہین اور قیامت کبری کب آویگی اوسکا علم سوا خدا کے کسی کو معلوم نہین ہے عن جابر بن عبد اللہ قال قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نفس منفوسۃ تبلغ مائۃ سنۃ فقال سالم تذاکرنا ذلک عندہ انما ھی کل نفس مخلوقۃ یومئذ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص سو برس تک نہ جیئےگا سالم نے کہا ہمنے اسکا ذکر کیا جابر کے سامنے مراد وہ شخص ہے جو اسدن پیدا ہو چکا تھا جب آپنے یہ حدیث فرمائی

باب تحریم سب الصحابۃ صحابہ کو برا کہنا حرام ہے

ف نووی نے کہا صحابہ کو برا کہنا سخت حرام ہے گو وہ صحابہ ہون جو لڑائی مین ایک دوسرے کے مقابلہ مین شریک تھے اس لیے کہ وہ مجتہد تھے اس لڑائی کے بارہ مین اور مجتہد کی خطا معاف ہے اور صحابہ کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے ہمارا اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ جو ایسا کرے اوسکو سزا دیجاوے پر قتل نہ کیا جاوے اور بعض مالکیہ کے نزدیک قتل کیا جاوے انتھی مختصرا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق مثل

اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول صلعم نے فرمایا مت برا کہو میری صحابہ کو مت برا کہو میرے اصحاب کو قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے اگر کوئی تم مین سے احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے (خدا تعالی کی راہ مین) تو اون کے مد (سیر بھر) یا آدہے مد کے برابر نہین ہو سکتا **ف** کیونکہ اونہون نے ایسے وقت پر صرف کیا جب نہایت ضرورت تہی اور دین کی جڑ اون کی تائید سے قائم ہوئی اون کا احسان قیامت تک ہر مسلمان پر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ولی یا بزرگ یا پیر اولی صحابی کے مرتبے تک نہین پہونچ سکتا **عَنْ** اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ شَىْءٌ فَسَبَّهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِىْ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَوْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے خالد بن الولید اور عبد الرحمن بن عوف مین کچہ جھگڑا ہوا تو خالد نے انکو برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب مین سے کسی کو اس لیے کہ اگر کوئی تم مین سے احد پہاڑ کے برابر سونا صرف کرے تو اون کے مد یا آدہے مد کے برابر نہین ہو سکتا **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ وَّاَبِىْ مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا وَلَيْسَ فِىْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَوَكِيْعٍ ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ ترجمہ وہی جو گذرا

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اُوَيْسِ الْقَرْنِىِّ اویس قرنی کی فضیلت

ف اُن کا نام اُویس بن عامر ہے یا اویس بن مالک یا اویس بن عمر کنیت اونکی ابو عمر تہی صفین کے جنگ مین مارے گئے اور قرنی منسوب ہے قرن کیطرف بنی قرن ایک شاخ ہے مراد کی اور یہ حضرت صلعم کے زمانے مبارک مین موجود تہے اور اسلام لاچکے تہے پر آپ کی صحبت سے مشرف نہین ہوئے اس لیے تابعین مین انکا شمار ہے اور انکا درجہ تمام تابعین سے افضل ہے **عَنْ** اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَفَدُوْا اِلٰى عُمَرَ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِاُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِّنَ الْقَرَنِيِّيْنَ فَجَاءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَّاْتِيْكُمْ مِّنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَّهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهُ عَنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ ترجمہ اسیر بن جابر سے روایت ہے کوفہ کے لوگ حضرت عمر کے پاس آئے اون مین ایک شخص تہا جو اویس سے ٹہٹا کیا کرتا (کیونکہ وہ نہین جانتا تہا کہ یہ اولیاء اللہ مین

سے ہیں اور اویس اپنا حال چھپاتے تھے تو وہی شخص کہا منافقوں کا بھی طرح قصہ پر حضرت عمر نے کہا یہاں قرن کا
بھی کوئی آدمی ہے وہ شخص آیا تب حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس ایک شخص
آوے گا یمن سے اوسکا نام اویس ہے اور وہ یمن میں کسیکو نہ چھوڑیگا اپنے عزیزوں میں سے سوا اپنی ماں کے
اسکو برص کی سفیدی ہو گئی تھی تو اوس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ نے دور کر دی وہ سفیدی اوس کے
بدن سے مگر ایک دینار یا درہم برابر باقی ہے جو کوئی تم میں سے اسکو ملے تو اپنے لیے دعا کراوے اوس سے عن
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ
يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ ترجمہ حضرت عمر سے روایت
ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بہتر تابعین میں ایک شخص ہے جسکو اویس کہتے
ہیں اوسکی ایک ماں ہے اور اسکو سفیدی تھی تم اوس سے کہنا کہ تمہارے لیے دعا کرے عن أُسَيْرِ بْنِ
جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ أَفِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ
عَامِرٍ حَتَّى أَتَى عَلَى أُوَيْسٍ فَقَالَ أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرِئْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ
نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ
أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ
وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ
فَاسْتَغْفِرْ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ الْكُوفَةَ قَالَ أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا
قَالَ أَكُونُ فِي غَبْرَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ
فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ
مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ
أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَأَتَى أُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِي
قَالَ أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اسْتَغْفِرْ لِي أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا
بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ لَقِيتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ

عَلٰی وَجْھِہٖ قَالَ اُسَیْرٌ وَکَسَوْتُہٗ بُرْدَۃً فَکَانَ کُلَّمَا رَاٰہُ اِنْسَانٌ قَالَ مِنْ اَیْنَ لِاُوَیْسٍ ھٰذِہِ الْبُرْدَۃُ ترجمہ اسیر بن جابر سے روایت ہے حضرت عمر کے پاس جب یمن سے مدد کے لوگ آتے (یعنی وہ لوگ جو ہر ملک سے اسلام کے لشکر کی مدد کے لیے آتے ہیں جہاد کرنے کے لیے) تو وہ اون سے پوچھتے تم میں اویس بن عامر بھی کوئی شخص ہے یہانتک کہ حضرت عمر خود اویس کے پاس آئے اور پوچھا تمہارا نام اویس بن عامر ہے انہوں نے کہا ہاں حضرت عمر نے کہا تم مراد قبیلہ سے ہو انہوں نے کہا ہاں پوچھا قرن میں سے ہو انہوں نے کہا ہاں پوچھا تمکو برص تہا وہ اچھا ہو گیا مگر درم برابر باقی ہے انہوں نے کہا ہاں پوچھا تمہاری ماں ہے انہوں نے کہا ہاں تب حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے تمہارے پاس اویس بن عامر آویگا یمن والوں کی کمکی فوج کے ساتہہ وہ مراد قبیلہ کا ہے جو شاخ ہے قرن کی اوسکو برص تہا وہ اچھا ہو گیا مگر درم برابر باقی ہے اوسکی ایک ماں ہے اوسکا یہ حال ہے کہ اگر خدا کے بہروسے پر قسم کہا بیٹہے تو خدا اوسکو سچا کرے پہر اگر تجہہ سے ہو سکے دعا کرانا اوس سے تو دعا کرا اپنے لیے تو دعا کرو میرے لیے اویس نے حضرت عمر کے لیے دعا کی بخشش کی حضرت عمر نے اون سے پوچھا تم کہاں جانا چاہتے ہو انہوں نے کہا کوفہ میں حضرت عمر نے کہا میں ایک خط تمکو لکہدوں کوفہ کے حاکم کے نام انہوں نے کہا مجہکو خاکساروں میں رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے جب دوسرا سال آیا تو ایک شخص نے کوفہ کے رئیسوں میں سے حج کیا وہ حضرت عمر سے ملا حضرت عمر نے اوس سے اویس کا حال پوچھا وہ بولا میں نے اویس کو اس حال میں چھوڑا کہ اون کے گہر میں اسباب کم تہا اور وہ تنگ تہے (خرچ سے) حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے اویس بن عامر تمہارے پاس آوے گا یمن والوں کے امدادی لشکر کے ساتہہ وہ مراد میں سے ہے پہر قرن میں سے اوسکو برص تہا وہ اچھا ہو گیا صرف درم برابر باقی ہے اوسکی ایک ماں ہے جس کے ساتہہ وہ نیکی کرتا ہے اگر اللہ پر قسم کہا بیٹہے تو اللہ اوسکو سچا کرے پہر اگر تجہہ سے ہو سکے کہ وہ دعا کرے تیرے لیے تو دعا کرا اوس سے وہ شخص یہ سنکر اویس کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے لیے دعا کرو اویس نے کہا تو ابھی نیک سفر کر کے آرہا ہے (یعنی حج سے) میرے لیے دعا کر پہر وہ شخص بولا میرے لیے دعا کرو اویس نے بہی جواب دیا پہر پوچھا تو حضرت عمر سے ملا وہ شخص بولا ہاں ملا اویس نے اوس کے لیے دعا کی اوس وقت لوگ اویس کا درجہ سمجہے وہ وہاں سے سیدہے چلے اسیر نے کہا اون کا لباس ایک چادر تہا جب کوئی آدمی اونکو دیکہتا تو کہتا اویس کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی

باب وصیتہ

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَھْلِ مِصْرَ مصر والون کا بیان عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا یُذْکَرُ فِیْھَا الْقِیْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَھْلِھَا خَیْرًا فَاِنَّ لَھُمْ ذِمَّۃً وَّرَحِمًا فَاِذَا رَاَیْتُمْ رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَاخْرُجْ مِنْھَا قَالَ فَمَرَّ بِرَبِیْعَۃَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَیْ شُرَحْبِیْلَ بْنِ حَسَنَۃَ یَتَنَازَعَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَخَرَجَ مِنْھَا

ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فتح کروگے ایک ملک کو جہان قیراط کا رواج ہوگا (قیراط ایک ٹکڑا ہے درم اور دینار کا اور مصر مین اُسکا رواج بہت تہا) وہان کے لوگون سے بہلائی کرنا کیونکہ اونکا حق ہے تمپر اور اون کا ناتا بہی ہے تمسے (اسلیے کہ حضرت ہاجرہ اسمٰعیل علیہ السلام کی مان مصر کی تہین اور وہ مان ہین عرب کی) جب تم دو شخص کو وہان دیکہو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہوے تو وہان سے بہاگو۔ پہر ابوذر نے دیکہا کہ ربیعہ اور عبدالرحمن بن شرحبیل ایک اینٹ کی جگہ پر لڑرہے ہین تو ابوذر وہان سے نکل گئے عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَھِیَ اَرْضٌ یُسَمّٰی فِیْھَا الْقِیْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْھَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰی اَھْلِھَا فَاِنَّ لَھُمْ ذِمَّۃً وَّرَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّۃً وَّصِھْرًا فَاِذَا رَاَیْتَ رَجُلَیْنِ یَخْتَصِمَانِ فِیْھَا فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَاخْرُجْ مِنْھَا قَالَ فَرَاَیْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِیْلَ بْنِ حَسَنَۃَ وَاَخَاہُ رَبِیْعَۃَ یَخْتَصِمَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَخَرَجْتُ مِنْھَا **ترجمہ** وہی مضمون ہے اس مین اتنا زیادہ ہے کہ اون سے دامادی کا بہی رشتہ ہے اور وہ رشتہ یہ تہا کہ حضرت ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کی مان ماریہ رضہ مصر کی تہین

باب فَضْلِ اَھْلِ عُمَانَ عمان والون کی فضیلت (عمان ایک شہر ہے بحرین مین)

عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اِلٰی حَیٍّ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوْہُ وَضَرَبُوْہُ فَجَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَتَیْتَ اَھْلَ عُمَانَ مَا سَبُّوْکَ وَلَا ضَرَبُوْکَ **ترجمہ** ابوبرزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بہیجا عرب کے کسی قبیلہ کیطرف اون لوگون نے اُسکو بُرا کہا اور مارا وہ آپ پاس آیا اور یہ حال بیان کیا آپنے فرمایا اگر تو عمان والون کے پاس جاتا تو وہ تجہے بُرا نہ کہتے نہ مارتے (کیونکہ وہان کے لوگ اچہے ہین)

باب ذِکْرِ کَذَّابِ ثَقِیْفٍ وَّمُبِیْرِھَا ثقیف کے جہوٹے اور ظالم کا بیان **ف** ثقیف ایک قبیلہ ہے مشہور عرب مین آپنے فرمایا تہا کہ اوس مین

ایک کذاب پیدا ہوگا یعنے جھوٹا وہ مختار بن ابی عبید ثقفی تھا جس نے نبوت تک کا دعوی کیا اور معلوم نہیں
کیا کیا جھوٹ بناے پہلی پہل اس مختار نے اچھی کام کیے اور ابن زیاد بدنہاد اور شمر اور ابن سعد اور
قاتلین امام حسین علیہ السلام سے عوض لیا اخیر میں خراب ہوگیا آخر مصعب بن زبیر کے مقابلہ میں مارا گیا
دوسرا اہلاک یعنے لوگوں کو مارنیوالا وہ حجاج بن یوسف ثقفی تھا اس مردود نے وہ ظلم کیا کہ معاذ اللہ
ہزاروں کو ناحق قتل کیا مکہ معظمہ کی بیحرمتی کی ابن زبیر کو شہید کیا عن ابی نوفل قال رأیت
عبد اللہ بن الزبیر علی عقبۃ المدینۃ قال فجعلت قریش تمر علیہ والناس حتی مر علیہ عبد اللہ
ابن عمر فوقف علیہ فقال السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب السلام علیک
ابا خبیب اما واللہ لقد کنت انھاک عن ھذا اما واللہ لقد کنت انھاک عن ھذا اما
واللہ لقد کنت انھاک عن ھذا اما واللہ ان کنت ما علمت صواما قواما وصولا للرحم
اما واللہ لامۃ انت اشرھا لامۃ خیر ثم نفذ عبد اللہ بن عمر فبلغ الحجاج موقف
عبد اللہ وقولہ فارسل الیہ فانزل عن جذعہ فالقی فی قبور الیہود ثم ارسل الی
امہ اسماء بنت ابی بکر فابت ان تاتیہ فاعاد علیھا الرسول لتاتینی او لابعثن الیک
من یسحبک بقرونک فابت وقالت واللہ لا اتیک حتی تبعث الی من یسحبنی بقرونی قال
فقال اروني سبتي فاخذ نعلیہ ثم انطلق یتوذف حتی دخل علیھا فقال کیف
رأیتنی صنعت بعدو اللہ قالت رأیتک افسدت علیہ دنیاہ وافسد علیک آخرتک
بلغنی انک تقول لہ یا ابن ذات النطاقین انا واللہ ذات النطاقین اما احدھما فکنت
ارفع بہ طعام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطعام ابی بکر من الدواب اما الآخر
فنطاق المرأۃ التی لا تستغنی عنہ اما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ان
فی ثقیف کذابا ومبیرا فاما الکذاب فرأیناہ واما المبیر فلا اخالک الا ایاہ قال
فقام عنھا ولم یراجعھا ترجمہ ابو نوفل سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن زبیر کو مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا
(یعنی مکہ کا وہ ناکہ جو مدینہ کی طرف راہ ہے) قریش کے لوگ انپر سے گذرتے تھے اور اور لوگ بھی (اور ان
کو حجاج مردود نے سولی دیکر اوسی پر رہنے دیا تھا) یہانتک کہ عبد اللہ بن عمر بھی انپر سے نکلے وہاں
کھڑے ہوئے اور کہا السلام علیک ابا خبیب (ابو خبیب کنیت ہے عبد اللہ بن الزبیر کی خبیب ان کے

بڑے بیٹے تہے اور ابوبکر اور ابوبکیر بہی اون کی کنیت ہی) السلام علیک ابا خبیب
السلام علیک ابا خبیب (اس سی معلوم ہوا کہ میت کو تین بار سلام کرنا مستحب ہی) قسم خدا کی میں تو
تمکو منع کرتا تہا اس سے قسم خدا کی میں تو تمکو منع کرتا تہا اس سے (یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے
سے اور جہگڑے کرنے سی لیکن تم نے نہ مانا اور اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ مارے گئے سراج الوہاج
فائدہ
میں ہی کہ اسحدیث سی سماع موتی اور ان کا شعور ثابت ہوتا ہے ورنہ یہ خطاب بیکار ہوگا **ف** قسم
خدا کی میں جہانتک جانتا ہوں تم روزہ رکہنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے
والے تہے قسم خدا کی وہ گروہ جسکی برے تم ہو عمدہ گروہ ہے (یہ انہوں نے برعکس کہا بطریق طنز کے یعنی برا
گروہ ہی اور ایک روایت میں صاف ہی کہ وہ برا گروہ ہی **ف** نووی نے کہا عبداللہ بن عمر نے عبداللہ
بن الزبیر کی تعریف بیان کی اور حجاج کے ظلم سے خوف نہیں کیا اس میں عبداللہ بن عمر کی بہی نیت
نکلی اور غرض عبداللہ بن عمر کی یہ تہی کہ حجاج نے جو برائیاں عبداللہ بن زبیر کی مشہور کی ہیں وہ غلط ہیں
اور لوگوں پر اونکی فضیلت ظاہر کی اور اہل حق کا مذہب یہی ہے کہ عبداللہ بن زبیر مظلوم تہے اور حجاج
اور اُس کے رفقا ظالم اور باغی تہے اور اس سے یہ بہی نکلا کہ بعض اہل تاریخ جو کہتے ہیں کہ عبداللہ بن
زبیر بخیل تہے یہ غلط ہی کتاب الاجواد میں انکو سخی لکہا ہے **ف** یہ خبر عبداللہ بن عمر کی حجاج
کو پہونچی اوس نے اونکو سولی پر سے اتروا لیا اور یہود کے مقبرہ میں پہنکوا دیا اور مردود یہ نہ سمجہا کہ اس
سے کیا ہوتا ہے انسان کہیں بہی گرے پر اوس کے اعمال اچہے ہونا ضرور ہے) پہر حجاج نے انکی ماں اسماء
بنت ابی بکر کو بلا بہیجا انہوں نے حجاج کے پاس آنے سی انکار کیا حجاج نے پہر بلا بہیجا اور کہا تم آتی
ہو تو آؤ ورنہ میں ایسے شخص کو بہیجو نگا جو تمہارا چونڈا پکڑ کر لاوے آخر سمجہو اوس مردود سی جس نے
ابوبکر صدیق کی بیٹی اور حضرت عائشہ کی بہن سے بہی بے ادبی کی) انہوں نے جب بہی بے سو انکار
کیا اور کہا قسم خدا کی میں تیرے پاس نہ آؤں گی جب تک تو میرے پاس اُسکو نہ بہیجے جو میرے بال کہینچتا
مجہکو لاوے آخر حجاج نے کہا میری جوتیاں لاؤ اور جوتیاں پہنکر اکڑتا ہوا چلا یہانتک کہ اسماء کے پاس پہنچا
اور کہنے لگا تمنے دیکہا قسم خدا کی میں نے کیا کیا اللہ تعالی کے دشمن سے (حجاج نے اپنے اعتقاد کے موافق
عبداللہ بن زبیر کو کہا ورنہ وہ مردود خود خدا کا دشمن تہا) اسماء نے کہا میں نے دیکہا تو نے عبداللہ بن زبیر کی
دنیا بگاڑی اور اُس نے تیری آخرت بگاڑی میں نے سنا ہے تو عبداللہ بن زبیر کو کہتا تہا دو کمر بند والی

کا بیٹا بیشک قسم خدا کی میں دو کمر بند والی ہوں ایک کمر بند میں تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر کا کھانا اوٹھاتی تھی کہ جانور اوس کو نہ کھالیں اور ایک کمر بند وہ تھا جو عورت کو درکار ہے اسماء نے اپنے کمر بند کو پھاڑ کر اوس کے دو ٹکڑے کر لیے تھے ایک سے تو کمر باندھتی تھیں اور دوسرے کا دسترخوان بنایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر کے لیے تو یہ فضیلت تھی اسماء کی جسکو حجاج مردود عیب سمجھتا تھا اور عبد اللہ بن الزبیر کو ذلیل کرنے کے لیے اون کو دو کمر بند والیکا بیٹا کہتا تھا تو خبردار رہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کیا تھا کہ ثقیف میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا اور ایک ہلاکو تو جھوٹے کو تو ہمنے دیکھ لیا اور ہلاکو میں نہیں سمجھتی سوا تیرے کسی کو یہ سنکر حجاج کھڑا ہوا اور اسما کو کچھ جواب نہ دیا

باب فضل فارس

فارس والوں کی فضیلت عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان الدین عند الثریا لذہب بہ رجل من فارس او قال من ابناء فارس حتی یتناولہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دین ثریا پر ہوتا ثریا پروین کو کہتے ہیں یعنے وہ چھوٹے چھوٹے تارے جو گچھے کیطرح معلوم ہوتے ہیں وہ زمین سے نہایت دور ہیں اون کے بعد کا اندازہ ماہرین ہندسہ سے بھی نہیں ہو سکتا تو بھی فارس کا ایک آدمی اوس کو لے جاتا یا لے لیتا عن ابی ہریرۃ قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ نزلت علیہ سورۃ الجمعۃ فلما قرأ واخرین منہم لما یلحقوا بہم قال من ہؤلاء یا رسول اللہ فلم یراجعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی سالہ مرۃ او مرتین او ثلاثا قال وفینا سلمان الفارسی قال فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ہؤلاء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں سورہ جمعہ اوتری جب آپنے یہ آیت پڑھی واخرین منہم لما یلحقوا بہم یعنے پاک ہے وہ خدا جس نے پیغمبر بھیجا عرب کیطرف اور اوروں کیطرف جو ابھی عرب سے نہیں ملے ایک شخص نے پوچھا یہ لوگ کون ہیں جو عرب کے سوا ہیں یا رسول اللہ آپنے اوسکو جواب نہ دیا یہانتک کہ اوس نے ایک بار یا دو بار یا تین بار پوچھا اوس وقت ہم لوگوں میں سلمان فارسی بھی بیٹھے ہوئے تھے آپنے اپنا ہاتھ اون پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو بھی اون کی قوم میں سے کچھ لوگ اوس تک پہنچ جاتے ف سراج الوہاج میں ہے کہ بعض حنفیہ نے اس حدیث سے اپنے امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت

بیماری و دکھ میں خبر لینا حارث محاسبی نے کہا اجماع کیا ہے علماء نے کہ ماں مقدم ہے باپ پر نیک سلوک کرنے میں اور بعضوں نے دونوں کو برابر کہا ہے اور صواب ماں کی تقدیم ہے) ف نووی نے کہا سلوک کرنے میں ناتے داروں کی ترتیب یہ ہے پہلے ماں پھر باپ پھر اولاد پھر دادا نانا دادی نانی پھر بہائی بہن پھر اور محرم جیسے چچا پھوپھی ماموں خالہ اور نزدیک مقدم ہے بعید پر اور حقیقی مقدم ہے علاتی اور اخیافی پر پھر وہ ناتے والا جو محرم نہیں جیسے چچا کا بیٹا بیٹی ماموں کی اولاد خالہ کی اولاد پھر نکاحی رشتہ والے پھر غلام پھر ہمسایہ انتہے عن اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبُوكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کون زیادہ حقدار ہے نیک سلوک کرنے کا آپ نے فرمایا ماں پھر ماں پھر باپ پھر جو قریب ہو قریب ہو عن اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فَقَالَ نَعَمْ وَاَبِيكَ لَتُنَبَّاَنَّ ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے وہ شخص بولا اچھا آپ کے باپ کی قسم آپ کو خبر پہونچے گی (نووی نے کہا باپ کی قسم سے قسم کہنا منظور نہیں ہے بلکہ یہ ایک کلمہ ہے جو عادتاً زبان پر جاری ہوتا) عن ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهَذَا الْاِسْنَادِ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ مَنْ اَبَرُّ وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ اَيُّ النَّاسِ اَحَقُّ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ ترجمہ وہی جو گذرا عن عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اجازت چاہی آپ سے جہاد پر جانے کی آپ نے فرمایا تیرے ماں باپ زندہ ہیں وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو اونہیں میں جہاد کر ف یعنی اُنہی کی خدمت کر نووی نے کہا اس حدیث سے والدین کی خدمت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جہاد پر مقدم ہے علماء نے کہا یہ اس حالت میں ہے جب والدین مسلمان ہوں اور جو کافر ہوں تو جہاد کے لیے اون سے اجازت لینا ضرور نہیں ہے اسیطرح جس حالت میں کافر سامنے آجاویں اُسوقت بھی اجازت ضرور نہیں ہے عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ اَبُو الْعَبَّاسِ اِسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ الْمَكِّيُّ عن حَبِيبٍ بِهَذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال اقبل رجل الی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابایعک علی الھجرۃ والجھاد ابتغی الاجر من اللہ قال فھل من والدیک احد حی قال نعم بل کلاھما قال فتبتغی الاجر من اللہ قال نعم قال فارجع الی والدیک فاحسن صحبتھما ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میں آپ سے بیعت کرتا ہوں ہجرت اور جہاد پر اللہ سے اسکا ثواب چاہتا ہوں آپنے فرمایا تیرے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے وہ بولا دونوں زندہ ہیں آپنے فرمایا تو اللہ سے ثواب چاہتا ہے وہ بولا ہاں آپنے فرمایا تو لوٹ جا اپنی ماں باپ کے پاس اور نیک سلوک کر اون سے

باب تقدیم بر الوالدین علی التطوع بالصلوۃ نفل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے

عن ابی ھریرۃ انہ قال کان جریج یتعبد فی صومعۃ فجاءت امہ قال حمید فوصف لنا ابو رافع صفۃ ابی ھریرۃ لصفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امہ حین دعتہ کیف جعلت کفھا فوق حاجبھا ثم رفعت راسھا الیہ تدعوہ فقالت یا جریج انا امک کلمنی فصادفتہ یصلی فقال اللھم امی وصلاتی قال فاختار صلوتہ فرجعت ثم عادت فی الثانیۃ فقالت یا جریج انا امک فکلمنی قال اللھم امی وصلوتی فاختار صلوتہ فقالت اللھم ان ھذا جریج وھو ابنی وانی کلمتہ فابی ان یکلمنی اللھم فلا تمتہ حتی تریہ المومسات قال ولو دعت علیہ ان یفتن لفتن قال وکان راعی ضان یاوی الی دیرہ قال فخرجت امراۃ من القریۃ فوقع علیھا الراعی فحملت فولدت غلاما فقیل لھا ما ھذا قالت من صاحب ھذا الدیر قال فجاؤا بفئوسھم ومساحیھم فنادوہ فصادفوہ یصلی فلم یکلمھم قال فاخذوا یھدمون دیرہ فلما رای ذلک نزل الیھم فقالوا لہ سل ھذہ قال فتبسم ثم مسح راس الصبی فقال من ابوک فقال ابی راعی الضان فلما سمعوا ذلک منہ قالوا نبنی ما ھدمنا من دیرک بالذھب والفضۃ قال لا ولکن اعیدوہ ترابا کما کان ثم علاہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے جریج ایک عابد تھا بنی اسرائیل میں عبادت کر رہا تھا عبادت خانہ میں اتنے میں اوسکی ماں آئی حمید نے کہا ابو رافع نے بیان کیا ابو ہریرہ نے جیسے بیان کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اسکی ماں نے

اپنا ہاتھہ ابرو پر رکھا اور سر اُٹھایا جریج کو پکارنے کو تو بولی اے جریج مین تیری ماں ہوں مجھہ سے بات کر
جریج اُسوقت نماز مین تہا وہ بولا (اپنے دل مین) یا اللہ میری ماں پکارتی ہے اور مین نماز مین ہوں پہر وہ
اپنی نماز مین رہا اوسکی ماں لوٹ گئی دوسرے دن پہر آئی اور بولی ای جریج مین تیری ماں ہوں مجھسے
بات کر وہ کہنے لگا ای رب میری ماں پکارتی ہے اور مین نماز مین ہوں آخر وہ نماز پڑہی گئے وہ بولی
یا اللہ یہ جریج ہے اور میرا بیٹا ہے مین نے اُس سے بات کی لیکن اُس نے بات کرنیسے انکار کیا یا اللہ مت
ماریو اسکو جب تک بدکار عورتوں کو نہ دیکھہ لیوے آپنے فرمایا کہ اگر وہ دعا کرتی جریج کسی فتنہ مین پڑے مگر
البتہ پڑ جاتا پر اُس نے صرف اسقدر دعا کی کہ بدکار عورتوں کو دیکھے) ایک چرواہا تہا بہیڑون کا جو
جریج کے عبادت خانہ پاس ٹہیرا کرتا تہا تو گاؤن سے ایک عورت باہر نکلی وہ چرواہا اوس پر چڑہ بیٹہا اُسکو
پیٹ رہ گیا ایک لڑکا جنی لوگون نے اوس سے پوچہا یہ لڑکا کہان سے لائی وہ بولی اس عبادت خانہ مین جو
رہتا ہے اُسکا لڑکا ہے یہ سُنکر (بستی کے لوگ) اپنی کدالین اور پہاوڑے لیکر آئے اور جریج کو آواز دی وہ
نماز مین تہا اوس نے بات نہ کی لوگ اُسکا عبادت خانہ گرانے لگے جب اُس نے یہ دیکہا تو اوترا لوگون نے اُس
سے کہا اُس عورت سے پوچہہ کیا کہتی ہے جریج ہنسا اور اُس نے لڑکے کے سر پر ہاتھہ پہیرا اور پوچہا تیرا باپ
کون ہے وہ بولا میرا باپ بہیڑون کا چرواہا ہے جب لوگون نے یہ بات سنی تو کہنے لگے جتنا عبادت خانہ
ہمنے تیرا گرایا ہے وہ سونے چاندی سے بنا دیتے ہین جریج نے کہا نہین مٹی ہی سے درست کر دو جیسا پہلے تہا پہر
چڑہ گیا اوس کے اوپر عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِی الْمَهْدِ
اِلَّا ثَلٰثَةٌ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَصَاحِبُ جُرَیْجٍ وَکَانَ جُرَیْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً
فَکَانَ فِیْهَا فَاَتَتْهُ اُمُّهٗ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَقَالَتْ یَا جُرَیْجُ فَقَالَ یَا رَبِّ اُمِّیْ وَصَلٰوتِیْ فَاَقْبَلَ عَلٰی
صَلٰوتِهٖ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَقَالَتْ یَا جُرَیْجُ فَقَالَ یَا رَبِّ اُمِّیْ
وَصَلَاتِیْ فَاَقْبَلَ عَلٰی صَلٰوتِهٖ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ فَقَالَتْ یَا جُرَیْجُ فَقَالَ یَا
رَبِّ اُمِّیْ وَصَلٰوتِیْ فَاَقْبَلَ عَلٰی صَلٰوتِهٖ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰی یَنْظُرَ اِلٰی وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ
فَتَذَاکَرَ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ جُرَیْجًا وَعِبَادَتَهٗ وَکَانَتِ امْرَاَةٌ بَغِیٌّ یُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتُمْ
لَاَفْتِنَنَّهٗ لَکُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهٗ فَلَمْ یَلْتَفِتْ اِلَیْهَا فَاَتَتْ رَاعِیًا کَانَ یَاْوِیْ اِلٰی صَوْمَعَتِهٖ
فَاَمْکَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَیْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَیْجٍ فَاَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوْهُ

وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهَذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ قَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِي قَالَ فَأَقْبَلُوا عَلَى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي فَمِهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ حَلْقَى مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهَذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَقُلْتَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَإِنَّ هَذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی لڑکا جھولے میں (یعنے بچپنے میں) نہیں بولا مگر تین لڑکے ایک تو عیسےٰ علی نبینا وعلیہ السلام دوسرے جریج کا ساتھی اور جریج کا قصہ یہ ہے کہ وہ ایک عابد مرد تھا سو اوس نے ایک عبادت خانہ بنایا اوسی میں رہتا تھا اوسکی ماں آئی وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا او جریج وہ بولا اے رب ایک میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز ہی میں رہا اوس کی ماں پھر گئی جب دوسرا دن ہوا تو پھر آئی اور پکارا او جریج وہ بولا یا اللہ میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر نماز ہی میں رہا اوسکی ماں بولی یا اللہ اسکو مت مار جب تک چھنال عورتوں کا منہ نہ دیکھے پھر بنی اسرائیل نے جریج کا اور اوسکی عبادت کا چرچا شروع کیا اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی سے مثال دیتے تھے وہ بولی اگر تم کہو تو میں جریج کو بلا میں ڈالدوں پھر وہ عورت جریج کے سامنے گئی لیکن

جریج نے اُس طرف خیال بہی نہ کیا آخر وہ ایک چرواہی کے پاس آئی جو جریج کے عبادتخانہ پاس ٹہیرا کرتا تہا اور
اجازت دی اُسکو اپنے سے صحبت کرنے کی اوس نے صحبت کی وہ پیٹ سے ہوئی جب بچہ جنی تو بولی کہ یہ بچہ جریج
کا ہے لوگ یہ سُنکر جریج کے پاس آئے اور اُس سے کہا اوترا اور اُسکا عبادتخانہ گرا دیا اور اُسکو مارنے لگے وہ بولا
کیا ہوا اُنکو اُنہوں نے کہا تو نے زنا کی اس بدکار عورت سے وہ ایک بچہ بہی جنی تجہ سے جریج نے کہا وہ بچہ کہاں ہے
لوگ اوسکو لائے جریج نے کہا ذرا مجہکو چہوڑو مین نماز پڑہ لون پہر نماز پڑہی اور آیا اوس بچے کے پاس اور
اوس کے پیٹ کو ایک ٹہونسا دیا اور بولا اے بچے تیرا باپ کون ہے وہ بولا فلانا چرواہا یہ سُنکر لوگ دوڑے
جریج کیطرف اور اُسکو چومنے اور چاٹنے لگے اور کہنے لگے تیرا عبادتخانہ ہم سونے سے بنائے دیتے ہین وہ بولا
نہین مٹی سے پہر بنا دو جیسا تہا لوگون نے بنا دیا تیسرا ایک بچہ تہا جو اپنی مان کا دودہ پی رہا تہا اتنے مین
ایک سوار نکلا عمدہ جانور پر ستہری پوشاک والا اوسکی مان نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو ایسا کرنا بچے نے یہ سُنکر
چہاتی چہوڑ دی اور اوس سوار کیطرف دیکہا اور کہا یا اللہ مجہکو ایسا نہ کرنا پہر چہاتی مین جہکا اور دودہ پینے
لگا ابوہریرہ نے کہا گویا مین حضرت کو دیکہ رہا ہون اور حضرت اُس بچہ کے دودہ پینے کی نقل کرتے تہے اس
طرح پر کہ کلمہ کی اُنگلی اپنے سونہہ مین ڈالکر چوستے تہے حضرت نے فرمایا پہر لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے جسکو
مارتے جاتے تہے اور کہتے تہے تو نے زنا کرائی اور چوری کی وہ کہتی تہی اللہ مجہے کفایت کرتا ہے اور وہی میرا
وکیل ہے بچہ کی مان یہ دیکہکر بولی یا اللہ میرے بچہ کو اس لونڈی کیطرح نہ کیجیو یہ سُنکر بچہ نے دودہ پینا چہوڑ دیا
اور اُس لونڈی کیطرف دیکہا اور کہنے لگا یا اللہ مجہکو اس لونڈی کیطرح کیجیو اُسوقت مان اور بیٹے
مین گفتگو ہوئی مان نے کہا او سر منڈے جب ایک شخص اچہی صورت کا نکلا اور مین نے کہا یا اللہ میرے بیٹے
کو ایسا کرنا تو تو نے کہا یا اللہ مجہکو ایسا نہ کرنا اور یہ لونڈی کو لوگ مارتے جاتے ہین اور کہتے جاتے ہین تو نے
زنا کی چوری کی تو مین نے کہا یا اللہ میرے بچہ کو اسکی طرح نہ کرنا تو کہتا ہے یا اللہ مجہکو اسکی طرح کرنا (یہ کیا بات
ہے) بچہ بولا وہ سوار ایک ظالم شخص تہا مین نے دعا کی یا اللہ مجہکو اُس کیطرح نہ کرنا اور اُس لونڈی پر لوگ
تہمت کرتے ہین کہتے ہین تو نے زنا کی چوری کی حالانکہ نہ اوس نے زنا کی ہے نہ چوری کی ہے تو مین نے کہا یا اللہ
مجہکو اوسکی مثل کرنا **ف** نووی نے کہا جریج کی حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو والدین کے ساتہ
نیکی کرنے کی فضیلت دوسرے مان کے حق کی تاکید تیسرے یہ کہ مان جب بلاوے تو جواب دینا چاہیے چوتہے یہ کہ
جب دو امر جمع ہون تو ضروری کو پہلے کرنا چاہیے پانچوین یہ کہ مصیبت کے وقت اللہ تعالی اپنے دوستون کے

لیے ساہ نکال دیتا ہے اور دعا کے وقت نماز پڑہنا اور نماز سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے اور وضو بھی پہلی امتون مین
بہی تہا اور کرامات اولیا حق ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا انتہی مختصراً عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَکَ اَبَوَیْہِ
عِنْدَ الْکِبَرِ اَحَدُھُمَا اَوْ کِلَیْھِمَا فَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاک آلودہ ہو ناک اوسکی پہر خاک آلودہ ہو ناک اوسکی پہر خاک آلودہ ہو ناک اوسکی جو پاوے
ماں باپ کو بوڑہاپے مین دونون کو یا ایک کو اون مین سے پہر جنت مین نہ جاوے (اون کی خدمت گذاری کر کے)
عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُہٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُہٗ
ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُہٗ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ عِنْدَہُ الْکِبَرُ اَحَدَھُمَا اَوْ کِلَیْھِمَا
ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ ترجمہ وہی مضمون ہے عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُہٗ ثَلٰثًا ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا بَابُ فَضْلِ صِلَۃِ
اَصْدِقَاءِ الْاَبِ وَالْاُمِّ ماں باپ کے دوستون کے ساتہہ سلوک کرنے کی فضیلت عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ لَقِیَہٗ بِطَرِیْقِ مَکَّۃَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ وَحَمَلَہٗ عَلٰی حِمَارٍ
کَانَ یَرْکَبُہٗ وَاَعْطَاہُ عِمَامَۃً کَانَتْ عَلٰی رَاْسِہٖ فَقَالَ ابْنُ دِیْنَارٍ فَقُلْنَا لَہٗ اَصْلَحَکَ اللّٰہُ
اِنَّھُمُ الْاَعْرَابُ وَاِنَّہُمْ یَرْضَوْنَ بِالْیَسِیْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا ھٰذَا کَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَۃُ الْوَلَدِ اَھْلَ وُدِّ
اَبِیْہِ ترجمہ عبداللہ بن عمر کو ایک گنوار ملا مکہ کی راہ مین عبداللہ نے اُسکو سلام کیا اور جس گدہے پر خود سوار
ہوتے تہے اوسپر سوار کیا اور اپنے سر کا عمامہ اوسکو دیا عبداللہ بن دینار نے کہا خدا تمہے نیکی کرے گنوار
تہوڑے مین خوش ہو جاتے ہین اوسکو اسقدر دینا کیا ضرور تہا عبداللہ بن عمر نے کہا اسکا باپ دوست تہا
عمر بن خطاب (میرے باپ) کا اور مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے بڑی نیکی یہ ہے
کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستون سے سلوک کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِیْہِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستون کے ساتہہ احسان کرے عَنِ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰی مَکَّۃَ کَانَ لَہٗ حِمَارٌ یَتَرَوَّحُ عَلَیْہِ اِذَا مَلَّ رُکُوْبَ الرَّاحِلَۃِ

وعمامۃ یشد بہا راسہ فبینا ہو یوما علی ذلک الحمار اذ مر بہ اعرابی فقال الست ابن فلان ابن فلان قال بلی فاعطاہ الحمار وقال ارکب ہذا والعمامۃ قال اشدد بہا راسک فقال لہ بعض اصحابہ غفر اللہ لک اعطیت ہذا الاعرابی حمارا کنت تروح علیہ وعمامۃ کنت تشد بہا راسک فقال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ابر البر صلۃ الرجل اہل ود ابیہ بعد ان یولی وان اباہ کان صدیقا لعمر

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر جب مکہ کو جاتے تو ایک گدہا رکہتے اپنے ساتہہ تفریح کے لیے اور سیر چڑہتے جب اونٹ کی سواری سے تہک جاتے اور ایک عمامہ رکہتے جو سر مین باندہتے ایک دن وہ اُس گدہے پر جا رہے تہے اتنے مین ایک گنوار نکلا عبداللہ نے کہا تو فلان کا بیٹا ہے فلان کا پوتا وہ بولا ہان عبداللہ نے اوسکو گدہا دیدیا اور کہا اسپر چڑہ اور عمامہ بہی دیدیا اور کہا اپنے سر پر باندہ عبداللہ کے بعضے ساتہی بولے تمنے اپنی تفریح کا گدہا دیدیا اور عمامہ بہی دیدیا جو اپنے سر پر باندہتے تہے اللہ تمکو بخشے انہون نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے بڑی نیکی ہے یہ کہ آدمی سلوک کرے اپنے باپ کے دوستون سے باپ کے مرجانے کے بعد اور اس گنوار کا باپ حضرت عمر کا دوست تہا

باب تفسیر البر والاثم

بہلائی اور برائی کا معنے

عن النواس بن سمعان الانصاری قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البر والاثم فقال البر حسن الخلق والاثم ما حاک فی صدرک وکرہت ان یطلع علیہ الناس **ترجمہ** نواس بن سمعان سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا بہلائی اور برائی کو آپنے فرمایا بہلائی حسن خلق کو کہتے ہین یعنے خوش مزاجی سے ملنا لوگون کی دلداری اور دلجوئی کرنا حتے المقدور (دنیاوی امور مین کسی کو ناراض نہ کرنا) اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل مین چبہے اور تجہکو برا لگے کہ لوگ اوس سے مطلع ہون **ف** سبحان اللہ کیا عمدہ تعریف ہے کہ تمام گناہ اسمین آگئے **عن** نواس بن سمعان قال اقمت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ سنۃ ما یمنعنی من الہجرۃ الا المسئلۃ کان احدنا اذا ہاجر لم یسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شیء قال فسالتہ عن البر والاثم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البر حسن الخلق والاثم ما حاک فی نفسک وکرہت ان یطلع علیہ الناس **ترجمہ** نواس بن سمعان سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

رہا مدینہ مین ایکسال تک (اسطرح جیسے کوئی آپ کی ملاقات کے لیے دوسرے ملک سے آتا اور اپنے ملک مین پھر جانیکا
ارادہ رکھتا ہے) اور مین نے ہجرت نہ کی (یعنے اپنے ملک مین جانیکا ارادہ موقوف نکیا) مگر اسوجہ سے کہ جب کوئی
ہم مین سے ہجرت کر لیتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ پوچھتا (برخلاف مسافرون کے اُن کو پوچھنے کی
اجازت تھی) مین نے پوچھا آپ سے بھلائی اور برائی کو آپ نے فرمایا بھلائی اور نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے
جو دل مین کھٹکے اور لوگون کو اوسکی خبر ہونا برا لگے تجھ کو **باب** صِلَةِ الرَّحِمِ وَتَحْرِيمِ
قَطِيعَتِهَا ناتا توڑنا حرام ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيْعَةِ
قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَذَالِكِ لَكِ
ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ
تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ
اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا البتہ خدا تعالی نے خلق کو بنایا پھر جب اون کے بنانے سے فراغت پائی تو ناتا کھڑا ہوا اور بولا یہ مقام اُسکا
ہے (یعنے بزبان حال یا کوئی فرشتہ اوسکیطرف سے بولا اور یہ تاویل ہے اور ظاہری معنے ٹھیک ہے کہ خود
ناتا بولا اور کوئی مانع نہین ہے ناتے کی زبان ہونے سے اوس عالم مین) جو ناتا توڑنے سے پناہ چاہے اللہ
تعالی نے فرمایا ہان تو اس بات سے خوش نہین کہ مین اوس سے ملون جو تجھ کو ملاوے اور اُس سے کاٹون
جو تجھ کو کاٹے ناتا بولا مین راضی ہون اس سے اللہ تعالی نے فرمایا پس تجھکو یہ درجہ حاصل ہوا پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو خدا تعالی منافقون سے فرماتا ہے اگر
تم کو حکومت ہو جاوے تو تم زمین مین فساد پھیلاؤ اور ناتون کو توڑو یہ لوگ وہ ہین جنپر اللہ نے لعنت کی
اونکو بہرا کر دیا (حق بات کے سننے سے) اور اُنکی آنکھون کو اندھا کر دیا کیا غور نہین کرتے قرآن مین
کیا اون کے دلون پر قفل پڑے ہین اخیر تک **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَّصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ
ترجمہ اُم المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناتا عرش سے لٹکا
ہوا ہے کہتا ہے جو مجھکو ملاوے اللہ اسکو اپنے سے ملاویگا اور جو مجھکو کاٹے اللہ اسکو اپنے سے کاٹے گا

عن جبير بن مطعم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل الجنة قاطع قال ابن
ابي عمر قال سفيان يعني قاطع رحم ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہین جاویگا جنت مین وہ جو ناتے کو توڑیگا ف یعنی جو ناتا توڑنا حلال سمجھیگا وہ تو کافر ہے ہمیشہ
جہنم مین رہیگا اور جو حلال نہ سمجھیگا وہ پہلی بار مین نہ جاویگا بلکہ روکا جاویگا تھوڑی مدت تک ناتا توڑنے
کے عذاب مین (نووی) عن جبير بن مطعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل
الجنة قاطع رحم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن الزهري بهذا الاسناد مثله وقال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس بن مالك قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول من سره ان يبسط عليه رزقه او ينسأ له في اثره فليصل رحمه ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو بھلا لگے کہ اوسکی روزی بڑھے اور
اوسکی عمر دراز ہو تو اپنے ناتے کو ملاوے ف یعنی ناتے دارون کے ساتھ سلوک کرے یہان یہ اشکال ہے
کہ عمر تو پہلے ہی سے معین کیجاتی ہے پھر وہ بڑھے گی کیسا اوسکا جواب یہ ہے کہ عمر بڑھنے سے یہ غرض ہے کہ اوسکی عبادت
مین برکت ہوگی اور اوس کی عمر ضائع نہ ہوگی یا عمر معلق مراد ہے کہ اگر ناتا جوڑے تو اتنی عمر ہے ورنہ اتنی
ہے یا یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اوسکا ذکر خیر قائم رہے گا تو گویا عمر بڑھ گئی (نووی مختصرا) عن
انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من احب ان يبسط له في رزقه وينسأ
له في اثره فليصل رحمه ترجمہ جو چاہے اپنی روزی بڑھنا اپنی عمر دراز ہونا تو ناتا ملاوے عن
ابي هريرة ان رجلا قال يا رسول الله ان لي قرابة اصلهم ويقطعوني واحسن اليهم
ويسيئون الي واحلم عنهم ويجهلون علي فقال لئن كنت كما قلت فكانما تسفهم
المل ولا يزال معك من الله ظهير عليهم ما دمت على ذلك ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص بولا یا رسول اللہ میرے کچھ ناتے والے ہین مین اون سے احسان کرتا ہون
اور وہ برائی کرتے ہین مین ناتا ملاتا ہون وہ توڑتے ہین مین بردباری کرتا ہون وہ جہالت کرتے
ہین آپ نے فرمایا اگر حقیقت مین ایسا ہی کرتا ہے تو اون کے مونہہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہے اور
ہمیشہ خدا کیطرف سے تیرے ساتھ ایک فرشتہ رہیگا جو تجکو اونپر غالب رکھیگا جبتک تو اس حالت پر رہیگا
ف جلتی راکھ ڈالتا ہے یعنی اون کے لیے جہنم کا عذاب ہے یا شرمندگی اور ذلت کو جلتی راکھ

سے تعبیر کیا اس حدیث سے صلہ رحم کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ فرشتے صلہ رحم کرنیوالے کی مدد میں مقرر ہیں

باب تحریم التحاسد والتباغض والتدابر حسد اور بغض اور دشمنی کا حرام ہونا **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا ولا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلاث **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بغض رکھو ایک دوسرے سے مت حسد کرو ایک دوسرے سے مت دشمنی کرو ایک دوسرے سے اور رہو اللہ کے بندوں بھائیوں کیطرح اور نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو چھوڑ دیوے اپنے بھائی کو ملاقات تین دن سے زیادہ **ف** حسد کہتے ہیں دوسرے کی نعمت کا زوال چاہنے کو یہ سخت حرام ہے اور بڑی بلا ہے حاسد کبھی خوش نہیں رہتا اور حسد کی بیماری اسکو کھا لیتی ہے **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث مالک **عن** الزہری بہذا الاسناد وزاد ابن عیینۃ ولا تقاطعوا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مت کاٹو ناتے کو یا دوستی اور محبت کو **عن** الزہری بہذا الاسناد اما روایۃ یزید عنہ فکروایۃ سفیان عن الزہری یذکر الخصال الاربع جمیعا واما حدیث عبد الرزاق ولا تحاسدوا ولا تقاطعوا ولا تدابروا **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تقاطعوا وکونوا عباد اللہ اخوانا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** شعبۃ بہذا الاسناد مثلہ وزاد کما امرکم اللہ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ رہو بھائیوں کیطرح جیسے تمکو اللہ تعالی نے حکم دیا (قرآن میں)

باب تحریم الہجرۃ فوق ثلاثۃ ایام بلا عذر شرعی بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے خفا رہنا حرام ہے **عن** ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلاث لیال یلتقیان فیعرض ہذا ویعرض ہذا وخیرہما الذی یبدأ بالسلام **ترجمہ** ابو ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو درست نہیں اپنے بھائی مسلمان کا چھوڑ دینا تین راتوں سے زیادہ اس طرح پر کہ دونوں ملیں یہ ادھر مونہہ پھیرے وہ ادھر مونہہ پھیرے بہتر ان دونوں میں وہ ہے جو پہلے سلام کرے **ف** حدیث سے معلوم ہوا کہ تین رات تک چھوڑ دینا درست ہے کیونکہ اکثر غصہ وغیرہ سے آدمی مجبور ہو جاتا ہے لیکن

دن تک چھوڑ دینا معاف ہوا اس سے زیادہ درست نہیں اور بعضوں نے کہا تین دن تک بھی چھوڑنا درست
نہیں اور جب سلام علیک ہونے لگے تو چھوڑنا جاتا رہا بشرطیکہ اسکو ایذا نہ دے اسیطرح اگر اسکو خط لکھے یا پیام
بھیجے تب بھی چھوڑنے کا گناہ جاتا رہیگا (نووی مختصرًا) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمِثْلِ حَدِيْثِهِ
إِلَّا قَوْلَهُ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا فَإِنَّهُمْ جَمِيْعًا قَالُوْا فِيْ حَدِيْثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ فَيَصُدُّ هٰذَا
وَيَصُدُّ هٰذَا **ترجمہ** وہی جو گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَّهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہے مومن کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ عَنْ
أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ **ترجمہ** ابو ہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین کے بعد چھوڑنا نہیں ہے **بَابُ**
تَحْرِيْمِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالتَّنَافُسِ وَالتَّنَاجُشِ وَنَحْوِهَا بدگمانی اور ٹوہ لگانا اور رشک کرنا
اور لاڑپن حرام ہے عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ
وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا
وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مت کان لگاؤ کسی کی باتون پر
اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت رشک کرو (دنیا مین لیکن دین مین درست ہے) اور مت حسد کرو اور مت بغض
رکھو اور مت دشمنی کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَهَجَّرُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُوْنُوْا
عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چھوڑو ایک
دوسرے کو اور مت دشمنی کرو اور مت کان لگاؤ کسیکا راز سننے کو اور مت بیچو ایک دوسرے کی بیع پر اور
ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت حسد کرو اور مت بغض کرو اور مت ٹوہ لگاؤ اور
مت کان لگاؤ کسیکا بھید سننے کو اور مت لاڑپن کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی عَنْ

الاعمش بھذا الاسناد لا تقاطعوا ولا تدابروا ولا تباغضوا ولا تحاسدوا وکونوا عباد اللہ اخوانا
کما امرکم اللہ ترجمہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قطع کرو اور دشمنی نہ کرو اور بغض کرو اور حسد
نکرو اور جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے اوسکے بندے بن جاؤ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال لا تباغضوا ولا تدابروا ولا تنافسوا وکونوا عباد اللہ اخوانا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بغض رکھو اور مت دشمنی رکھو اور مت رشک کرو ایک دوسرے
سے اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی عن الاعمش بھذا الاسناد ولا تقاطعوا ولا تدابروا و
لا تباغضوا ولا تحاسدوا وکونوا عباد اللہ اخوانا ترجمہ مت کاٹو ناطے یا دوستی کو مت دشمنی کرو
مت بغض رکھو مت حسد کرو ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ
مسلمان پر ظلم کرنا یا اوسکو ذلیل کرنا حرام ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تحاسدوا ولا تناجشوا ولا تباغضوا ولا تدابروا ولا یبع بعضکم علی بیع
بعض وکونوا عباد اللہ اخوانا المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہ التقوی
ھھنا ویشیر الی صدرہ ثلاث مرار بحسب امرء من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم
علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مت حسد کرو مت لڑایاں کرو مت بغض رکھو مت دشمنی کرو کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نکرے
اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اوسپر ظلم کرے نہ اوسکو ذلیل کرے
نہ اوسکو حقیر جانے تقوی اور پرہیزگاری یہاں ہے اور اشارہ کیا آپ نے اپنے سینے کیطرف تین بار (یعنی
ظاہر میں عمدہ اعمال کرنے سے آدمی متقی نہیں ہوتا جب تک سینہ اسکا صاف نہو) کافی ہے آدمی کو یہہ
برائی کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر سمجھے مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اوسکا خون
مال عزت آبرو عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحو
حدیث داؤد وزاد ونقص ومما زاد فیہ ان اللہ لا ینظر الی اجسادکم ولا الی صورکم
ولکن ینظر الی قلوبکم واشار باصابعہ الی صدرہ ترجمہ وہی جو گذرا اتنا اس میں ہے کہ اللہ تعالی تمہارے
جسموں کو نہیں دیکھیگا بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھیگا اور اشارہ کیا آپ نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینے
کیطرف عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا ینظر الی صورکم

وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھنے کا لیکن تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھیگا

باب النَّهْیِ عَنِ الشَّحْنَاءِ کینہ رکھنے کی ممانعت **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا رَجُلٌ کَانَتْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا اَنْظِرُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پیر اور جمعرات کے دن پھر ہر ایک بندے کی مغفرت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا مگر وہ شخص جو کینہ رکھتا ہے اپنی بھائی سے اوس کی مغفرت نہیں ہوتی اور حکم ہوتا ہے ان دونوں کو دیکھتے رہو جبتک ملجاویں ان دونوں کو دیکھتے رہو جبتک ملجاویں اچھی طرح تو انکی مغفرت ہو **عن** سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِیْثِهٖ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ الدَّرَاوَرْدِیِّ اِلَّا الْمُتَهَاجِرَیْنِ مِنْ رِوَایَةِ ابْنِ عَبْدَةَ قَالَ قُتَیْبَةُ اِلَّا الْمُهْتَجِرَیْنِ ترجمہ وہی جو گذرا اس روایت میں یہ ہے کہ اون دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جنہوں نے ترک ملاقات کیا ہو **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَفَعَهٗ مَرَّةً قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِیْ کُلِّ یَوْمِ خَمِیْسٍ وَّاثْنَیْنِ فَیَغْفِرُ اللّٰهُ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ لِکُلِّ امْرِئٍ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا اِلَّا امْرَءًا کَانَتْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اُرْکُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا اُرْکُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا ترجمہ وہی جو گذرا اسمیں یہ ہے کہ ان دونوں کو رہنے دو اور یہ ہے کہ پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِیْ کُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَیْنِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ لِکُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ اُتْرُکُوْا اَوِ ارْکُوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَفِیْئَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں ہر جمعہ میں دوبارہ پیر اور جمعرات کو پھر مغفرت ہوتی ہے ہر مسلمان بندے کی مگر اس بندے کی جس کو کینہ ہو اپنے بھائی سے تو کہا جاتا ہے چھوڑ دو یا ٹھیرائے رہو ان دونوں کو یہاں تک کہ ملجاویں

باب فَضْلِ الْحُبِّ فِی اللّٰهِ تَعَالٰی اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کی فضیلت **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا

خلاصہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی قیامت کے دن فرماویگا
کہاں ہیں وہ لوگ جو میری بزرگی اور اطاعت کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج کے دن میں اون
کو اپنے سایے میں رکھوں گا اور آج کے دن کوئی سایہ نہیں ہے سوا میرے سائے کے ف یعنی میری
پناہ کی یا میری نعمت کی یا میرے عرش کے سائے کے اللہ جل جلالہ کے لیے محبت وہ ہے جو اوسکی تعمیل حکم اور
اوسکی رضامندی کے لیے ہووے جیسے محبت رکھنا دینداروں سے عالموں سے پرہیزگاروں سے عن
ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا زار اخا لہ فی قریۃ اخری فارصد
اللہ لہ علی مدرجتہ ملکا فلما اتی علیہ قال این ترید قال ارید اخا لی فی ہذہ القریۃ
قال ہل لک علیہ من نعمۃ تربہا قال لا غیر انی احببتہ فی اللہ قال فانی رسول اللہ الیک
بان اللہ قد احبک کما احببتہ فیہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنے بھائی کی ملاقات کو ایک دوسرے گاوں کیطرف گیا اللہ تعالی نے اوسکی
راہ میں ایک فرشتے کو کھڑا کردیا جب وہ وہاں پہنچا تو اوس فرشتے نے پوچھا کہاں جاتا ہے وہ بولا اس
گاوں میں میرا ایک بھائی ہے اوس کے دیکھنے کو جاتا ہوں فرشتے نے کہا اوسکا تیرے اوپر کوئی احسان ہے
جسکو سنبھالنے کے لیے تو اوس کے پاس جاتا ہے وہ بولا نہیں کوئی احسان اوسکا مجھپر نہیں ہے صرف اللہ کے
لیے میں اوسکو چاہتا ہوں فرشتہ بولا تو میں اللہ تعالی کا ایلچی ہوں اور اللہ تجھکو چاہتا ہے جیسے تو اوس کی
راہ میں اپنے بھائی کو چاہتا ہے باب فضل عیادۃ المریض بیمار پرسی کرنے کا ثواب اور
عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائد المریض فی مخرفۃ الجنۃ
حتی یرجع ترجمہ ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کا پوچھنے والا اوسکے مکان
پر جاکر جنت کے باغ میں ہے جب تک وہ لوٹے عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع
ترجمہ وہی جو گذرا عن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المسلم اذا عاد
اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع ترجمہ وہی جو گذرا عن ثوبان مولے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من عاد مریضا
لم یزل فی خرفۃ الجنۃ قیل یا رسول اللہ وما خرفۃ الجنۃ قال جناہا ترجمہ وہی مضمون ہے

عن عاصم الاحول بھذا الاسناد ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یقول یوم القیامۃ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال
یا رب کیف اعودک وانت رب العلمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ
اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف
اطعمک وانت رب العالمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما
علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب
کیف اسقیک وانت رب العلمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما انک لو سقیتہ
وجدت ذلک عندی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماویگا
قیامت کے دن اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تو نے میری خبر نہ لی وہ کہے گا اے پروردگار میں تیری کیونکر خبر
لیتا تو تو مالک ہے سارے جہان کا پروردگار فرماویگا تجھکو معلوم نہیں میرا فلان بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اوسکی
خبر نہ لی اگر تو اوسکی خبر لیتا تو مجھکو پاتا اوس کے نزدیک اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھکو کھانا
نہ دیا وہ کہیگا اے رب میں تجھکو کیسے کھلاتا تو تو مالک ہے سارے جہان کا پروردگار فرماویگا کیا تو نہیں جانتا
میرے فلان بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے اسکو نہ کھلایا اگر تو اسکو کھلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس پاتا اے
آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھکو پانی نہ پلایا بندہ بولے گا میں تجھے کیونکر پلاتا تو مالک ہے سارے
جہان کا پروردگار فرماوے گا میرے فلانے بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسکو نہیں پلایا اگر پلاتا تو اسکا
بدلہ میرے پاس پاتا **باب** ثواب المؤمن فیما یصیبہ من مرض او حزن مومن کو کوئی بیماری
یا تکلیف پہنچے تو اسکا ثواب عن عائشۃ قالت ما رایت رجلا اشد علیہ الوجع من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی روایۃ عثمان مکان الوجع وجعا ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی میں نے بیماری کی سختی نہیں دیکھی عن الاعمش
باسناد جریر مثل حدیثہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ قال دخلت علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یوعک فمسستہ بیدی فقلت یا رسول اللہ انک لتوعک وعکا
شدیدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجل انی اوعک کما یوعک رجلان منکم
قال فقلت ذلک ان لک اجرین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجل ثم قال رسول اللہ صلی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ
الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں
ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو بخار آیا تھا میں نے ہاتھ لگایا اور عرض کیا یا رسول اللہ
آپ کو سخت بخار آتا ہے آپ نے فرمایا ہاں مجھکو اتنا بخار آتا ہے جتنا تم میں سے دو کو آوے میں نے کہا آپ کو
دو اجر ہیں آپ نے فرمایا ہاں پھر آپ نے فرمایا کوئی ایسا مسلمان نہیں جسکو تکلیف پہنچی بیماری کی یا اور کچھ
مگر اللہ تعالی اوس کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ
نَحْوَ حَدِيثِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ بِمِنًى وَهُمْ
يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ مَا يُضْحِكُكُمْ قَالُوا فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طُنُبِ فُسْطَاطٍ فَكَادَتْ عُنُقُهُ أَوْ
عَيْنُهُ أَنْ تَذْهَبَ قَالَتْ لَا تَضْحَكُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ
مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ
ترجمہ اسود سے روایت ہے قریش کے چند جوان لوگ حضرت عائشہ کے پاس گئے وہ منا میں تھیں وہ لوگ ہنس
رہے تھے حضرت عائشہ نے کہا کیوں ہنستے ہو انہوں نے کہا فلاں شخص خیمہ کی طناب پر گرا اوسکی گردن یا
آنکھ جاتی رہی حضرت عائشہ نے کہا مت ہنسو میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو
اگر ایک کانٹا لگے یا اوس سے زیادہ کوئی دکھ پہونچے تو اوس کے لیے ایک درجہ بڑھیگا اور ایک گناہ اسکا
مٹ جاویگا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ
مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً ترجمہ وہی جو گزرا
اسمیں یہ ہے کہ ایک درجہ بڑھیگا یا ایک گناہ مٹیگا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا نَقَصَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ ترجمہ
ایک کانٹا یا اس سے زیادہ کچھ صدمہ ہو تو اللہ اوس کی وجہ سے ایک گناہ کاٹ دیگا عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا
الْمُسْلِمُ إِلَّا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ حَتَّى

الشوكة الا قص بها من خطاياه او كفر بها من خطاياه لا يدري يزيد ايتهما قال عروة
ترجمہ وہی جو گذرا عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
ما من شيء يصيب المؤمن حتى الشوكة تصيبه الا كتب الله له بها حسنة او حطت
عنه بها خطيئة ترجمہ وہی جو گذرا عن ابي سعيد و ابي هريرة انهما سمعا رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول ما يصيب المؤمن من وصب ولا نصب ولا سقم ولا حزن حتى
الهم يهمه الا كفر به من سيئاته ترجمہ ابو سعید اور ابو ہریرہ سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو جب کوئی تکلیف یا ایذا ہو یا بیماری ہو یا رنج ہو یہانتک کہ فکر جو اوس کو
ہوتی ہے تو اوسکے گناہ مٹ جاتے ہیں عن ابي هريرة قال لما نزلت من يعمل سوءا يجز
به بلغت من المسلمين مبلغا شديدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قاربوا و
سددوا ففي كل ما يصاب به المسلم كفارة حتى النكبة ينكبها او الشوكة يشاكها
قال مسلم هو عمر بن عبد الرحمن بن محيصن من اهل مكة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے جب
یہ آیت اتری جو کوئی برائی کرے گا اسکا بدلہ دیگا تو مسلمانوں پہ بہت سخت گذرا (کہ ہر گناہ
کے بدلے ضرور عذاب ہوگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور ٹھیک رستہ کو
ڈھونڈھو اور مسلمان کو ہر ایک مصیبت کفارہ ہے یہانتک کہ ٹھوکر اور کانٹا بھی (تو بہت سے گناہوں کا بدلہ
دنیا ہی میں ہو جاویگا اور امید ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہو) عن جابر بن عبد الله ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم دخل على ام السائب او ام المسيب فقال ما لك يا ام السائب او يا
ام المسيب تزفزفين قالت الحمى لا بارك الله فيها فقال لا تسبي الحمى فانها تذهب
خطايا بني آدم كما يذهب الكير خبث الحديد ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام السائب یا ام المسیب کے پاس گئے تو پوچھا اے ام السائب یا ام المسیب تو لرز رہی ہے
کیا ہوا تجھکو وہ بولی بخار ہے خدا اوسکو برکت نہ دے آپ نے فرمایا مت برا کہہ بخار کو کیونکہ وہ دور کر دیتا
ہے آدمیوں کے گناہوں کو جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے عن عطاء بن ابي رباح
قال قال لي ابن عباس الا اريك امراة من اهل الجنة قلت بلى قال هذه المراة السوداء اتت
النبي صلى الله عليه وسلم قالت اني اصرع واني اتكشف فادع الله لي قال ان شئت

صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ قَالَتْ أَصْبِرُ قَالَتْ فَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا ۔ ترجمہ عطا بن ابی رباح سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس نے کہا کیا مین تجھ کو ایک جنتی عورت دکھلاؤن مین نے کہا دکھلاؤ انہون نے کہا یہ کالی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور بولی مجھے مرگی کا عارضہ ہے اور اس حالت مین میرا بدن کھلجاتا ہے تو اللہ تعالےٰ سے دعا کیجیے میرے لیے آپ نے فرمایا اگر تو صبر کرتی ہے تو تیرے لیے جنت ہے اور جو تو کہے تو مین دعا کرتا ہون خدا تجھکو تندرست کر دیگا وہ بولی مین صبر کرتی ہون پھر بولی میرا بدن کھلجاتا ہے تو خدا تعالیٰ سے دعا کیجیے میرا بدن نہ کھلے آپ نے دعا کی اوس عورت کے لیے چنانچہ اسکا بدن اوس حالت مین ہرگز نہ کھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت مین صبر کرنیکا بدلہ بہشت ہے۔

باب تحریم الظلم ظلم کرنا حرام ہے

عن ابی ذر عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَى عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ قَالَ سَعِيدٌ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ ۔ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ سے سنا فرمایا اوس نے اے بندو میرے مین نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا اور تمپر بھی حرام کیا تو تم مت ظلم کرو آپس مین ایک دوسرے پر اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جسکو مین راہ بتلاؤن تو مجھ سے راہ مانگو مین تمکو راہ بتلاؤنگا

۲۵۲۳

اے بندو میرے تم سب بھوکے ہو مگر جسکو مین کہلاؤن تو مجھہ سے کہانا مانگو مین تمکو کہلاؤن گا اے بندو میرے تم سب ننگے ہو مگر جسکو مین پہناؤن تو کپڑا مانگو مجھسے مین پہناؤن گا تمکو اے بندو میرے تم رات دن گناہ کرتے ہو اور مین سب گناہونکو بخشتا ہون تو بخشش چاہو مجھہ سے مین بخشون گا تمکو اے بندو میرے تم میرا نقصان نہین کر سکتے اور نہ مجھکو فائدہ پہنچا سکتے ہو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات سب ایسے ہو جاوین جیسے تم مین کا بڑا پرہیزگار شخص تو میری سلطنت مین کچھ افزایش نہ ہوگی اور اگر تم مین کے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات اور سب ایسے ہو جاوین جیسے مین کا بڑا بدکار شخص تو میری سلطنت مین سے کچھ کم نہ ہوگا اے بندو میرے اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات سب ایک میدان مین کھڑے ہون پھر مجھہ سے مانگنا شروع کرین اور مین ہر ایک جو مانگے سو دون تب بھی میرے پاس جو کچھ ہے وہ کم نہ ہوگا مگر اتنا جیسے دریا مین سوئی ڈبو کر نکال لو تو دریا کا جتنا پانی کم ہو جاتا ہے اتنا بھی میرا خزانہ کم نہ ہوگا اس لیے کہ دریا کتنا ہے ہی بڑا ہو آخر محدود ہے اور میرا خزانہ بے انتہا ہے پر یہ صرف مثال ہی اے بندو میرے یہ تو تمہارے ہی اعمال ہین جنکو تمہارے لیے شمار کرتا رہتا ہون پھر تمکو ان اعمال کا پورا بدلہ دونگا سو جو شخص بہتر بدلہ پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے اور کہ اوسکی کمائی بیکار نہ گئی اور جو برا بدلہ پاوے تو اپنے ہی تئین برا سمجھے (کہ اُسنے جیسا کیا ویسا پایا) **ف** قرآن مین آیۃ الکرسی اور احادیث مین یہ حدیث خداوند عالیجاہ بے پرواہ کی عظمت اور دبدبہ کے بیان مین بے مثل ہے اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ خدا کی بادشاہی بندون کی سی بادشاہی نہین بلکہ خداوند کریم محض بے پرواہ ہے اور جسکو کسی سے رتی برابر بھی ڈر اور خوف نہین ہے کوئی کیسا ہی مقبول بندہ ہو اور کیسا ہی عزت اور درجہ والا ہو مگر اُس کی درگاہ مین سوا گڑگڑانے کے اور عاجزی کرنے کے کچھ نہین کر سکتا سب بندے اوسکے غلام ہین وہ شہنشاہ بے پرواہ دنیا مین بھی وہی کہلاتا پلاتا ہے اور آخرت مین بھی وہی چاہے تو بیڑا پار ہو اوسکے سوا نہ کوئی مالک ہے نہ کوئی مددگار اوسکی سلطنت اور بے پرواہی اس درجہ پر ہے کہ اگر تمام جہان پیغمبرون کیطرح متقی ہو جاوے تو اوسکی حکومت کی کچھ رونق نہ بڑہے گی اور جو تمام جہان فرعون اور ہامان کیطرح بدکار ہو جاوے تو اوسکی سلطنت مین کچھ نقصان نہ ہوگا یہ جو حدیث مین آیا ہے کہ اچھے بندے خدا کی درگاہ مین سفارش کرینگے مراد اوس سفارش سے وہی سفارش ہے جو غلام بادشاہ کی مرضی پاکر اوس کی اجازت اور حکم سے کسی گنہگار کی سفارش کرتا ہے نہ وہ سفارش جو دنیا کے بادشاہون پاس زور ڈالکر کیجاتی ہے یا جس مین بادشاہ کو لحاظ ہوتا ہے کہ اگر مین یہ سفارش

قبول نہ کرونگا تو میرے کامون مین خلل آجاوے گا معاذ اللہ خدا تعالی پر کسیکا زور نہین چلتا اوس کے حکم مین کسی کی مجال نہین ہے کہ چون وچرا کرے کسی کی مخالفت یا خفگی کی اسکو ذرا برابر بھی پرواہ نہیں تمام جہان کے پیغمبر اور ملائکہ اور اولیاء اللہ اگر بفرض محال خدا کے خلاف ہوجاوین تو ایک رتی برابر اوسکی سلطنت مین کچھ فتور نہین کر سکتے وہ ایک دم مین اُن سب کو فنا کرکے خاک مین ملا سکتا ہے عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهَذَا الإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ مَرْوَانَ أَتَمُّهُمَا حَدِيثًا قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَا بِشْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ إِنِّي حَرَّمْتُ عَلَى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلَى عِبَادِي فَلَا تَظَالَمُوا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ أَبِي إِدْرِيسَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ أَتَمُّ مِنْهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم ظلم سے کیونکہ ظلم تاریکیان ہین قیامت کے دن (ظالم کو راہ نہ ملے گی قیامت کے دن بوجہ تاریکی اور اندھیرے کے) اور بچو تم بخیلی سے کیونکہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگون کو تباہ کیا (بخیلی کی وجہ سے مال کی طمع ہوئی) انہون نے خون کیے اور حرام کو حلال کیا عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے تاریکیان ہونگی قیامت کے دن عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی ہے مسلمان کا نہ اوس پر ظلم کرے نہ اسکو تباہی مین ڈالے جو شخص اپنے بھائی کے کام مین رہیگا اللہ تعالی اوس کے کام مین رہیگا اور جو شخص کسی مسلمان پر سے کوئی مصیبت دور کرے گا اللہ تعالی اوس پر سے قیامت کی مصیبتون مین سے ایک مصیبت

دور کریگا اور جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی قیامت کے دن اوسکی پردہ پوشی کرے گا
عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما المفلس قالوا المفلس
فینا من لا درہم لہ ولا متاع فقال ان المفلس من امتی یاتی یوم القیمۃ بصلوۃ وصیام
وزکوۃ ویاتی قد شتم ہذا وقذف ہذا واکل مال ہذا وسفک دم ہذا وضرب ہذا فیعطی ہذا
من حسناتہ وہذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایاہم
فطرحت علیہ ثم طرح فی النار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے
ہو مفلس کون ہے لوگون نے عرض کیا مفلس ہم مین وہ ہے جس کے پاس روپیہ اور اسباب نہو آپنے فرمایا
مفلس میری امت مین قیامت کے دن وہ ہوگا جو نماز لاویگا اور روزہ اور زکوۃ لیکن اوس نے دنیا مین کسیکو
گالی دی ہوگی دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی تیسری کا مال کہا لیا ہوگا چوتہے کا خون کیا ہوگا
پانچوین کو مارا ہوگا پہر اون لوگون کو (اپنے جنکو اوس نے دنیا مین ستایا) اوسکی نیکیان ملجاوینگی اور جو
اوسکی نیکیان اوسکے گناہ ادا ہونے سے پہلے ختم ہوجاوینگی تو اون لوگون کی برائیان اوسپر ڈالی جاوینگی
آخر وہ جہنم مین ڈالدیا جاویگا عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لتؤدن الحقوق الی اہلہا یوم القیمۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حقدارون کے حق ادا کروگے قیامت کے
دن یہانتک کہ بے سینگ والی بکری کا بدلا سینگ والی بکری سے لیا جاویگا (گو جانورون کو عذاب
و ثواب نہین پر قصاص ضرور ہوگا) عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ عز وجل یملی للظالم فاذا اخذہ لم یفلتہ ثم قرأ وکذلک اخذ ربک اذا اخذ
القری وہی ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ مہلت دیتا ہے ظالم کو (اوسکی باگ ڈہیلی کرتا ہے تاکہ خوب شرارت کرے
اور عذاب کا مستحق ہوجاوے) پہر جب پکڑتا ہے تو اوسکو نہین چہوڑتا بعد اوسکے آپنے یہ آیت پڑہی
اسی طرح تیرا رب پکڑتا ہے جب پکڑتا ہے بستیون کو یعنے اون بستیون کو جو ظلم کرتی ہین بیشک اوس
کی پکڑ دکہہ والی ہے سخت باب نصر الاخ ظالما او مظلوما اپنے بہائی کی مدد ظالم ہو یا
مظلوم ہر حال مین کرنے سے کیا مراد ہے عن جابر قال اقتتل غلامان غلام من المہاجرین

وَغُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَنَادَى الْمُهَاجِرُ اَوِ الْمُهَاجِرُوْنَ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ وَنَادَى الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا دَعْوَى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَقَالَ لَا بَاْسَ وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ اَخَاهُ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا اِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَاِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَاِنْ كَانَ مَظْلُوْمًا فَلْيَنْصُرْهُ ترجمہ جابر سے روایت ہے دو لڑکے لڑے ایک مہاجرین میں سے تھا ایک انصار میں سے مہاجر نے اپنے مہاجرین کو پکارا اور انصاری نے انصار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور فرمایا یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے (کہ ہر ایک اپنی قوم میں سے مدد لیتا ہے اور دوسری قوم سے لڑتا اسلام میں سب مسلمان ایک ہیں) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (کچھ بڑا مقدمہ نہیں) دو لڑکے لڑے ایک نے دوسرے کی سرین پر مارا آپ نے فرمایا تو کچھ ڈر نہیں (میں تو سمجھا تھا کوئی بڑا فساد ہے) چاہیے کہ آدمی اپنے بھائی کی مدد کرے وہ ظالم ہو یا مظلوم اگر ظالم ہے تو اوسکی مدد یہ ہے کہ اوسکو ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اوسکی مدد کرے اور ظالم کے پنجہ سے چھڑاوے عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرُ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوْهَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جہاد میں تو ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا (ہاتھ سے یا تلوار سے) انصاری نے آواز دی اے انصار دوڑو اور مہاجر نے آواز دی اے مہاجرین دوڑو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا آپ نے فرمایا چھوڑ دو اس بات کو یہ گندی بات ہے یہ خبر عبداللہ بن ابی کو پہونچی (جو منافق تھا) وہ بولا مہاجرین نے ایسا کیا قسم خدا کی اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو ہم میں کا عزت والا شخص ذلیل شخص کو وہاں سے نکال دیگا (معاذ اللہ اس منافق نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلیل کہا

حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس منافق کی گردن مارنے دیجیے آپ نے فرمایا جانے دو اے عمر لوگ یہ کہیں محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں اگرچہ وہ مردود اسی قابل تھا پر آپ نے مصلحت سے اسکو سزا نہ دی عن جابر بن عبد اللہ قال کسع رجل من المهاجرين رجلا من الانصار فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله القود فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعوها فانها منتنة قال ابن منصور في روايته عمرو قال سمعت جابرا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا مجھکو قصاص دلوایے

باب تراحم المؤمنين وتعاضدهم مومنون کا آپس میں اتحاد اور ایک دوسرے کا مددگار ہونا

عن ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مومن کے لیے ایسا ہے جیسے عمارت میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے رہتی ہے (اسیطرح ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے) ف گو وہ مومن کتنا ہی دور ہو اور دوسرے ملک میں رہتا ہو مگر جہاں تک ہو سکے اوسکی مدد کرنا چاہیے خصوصًا اوس حالت میں جب کافر اوسکو ستا دیں تو ایک مومن کے لیے تمام دنیا کے مومنوں کو لڑنا چاہیے

عن النعمان بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المؤمنين في توادهم وتراحمهم وتعاطفهم مثل الجسد اذا اشتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں کی مثال اون کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں ایسی ہے جیسے ایک بدن کی (یعنے سب مومن ملکر ایک قالب کیطرح ہیں) بدن میں سے جب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا بدن اوس میں شریک ہو جاتا ہے نیند نہیں آتی بخار آجاتا ہے اسیطرح ایک مومن پر آفت آوے خصوصًا وہ آفت جو کافروں کیطرف سے ہو پہنچے تو سب مومنوں کو بے چین ہونا چاہیے اور اوسکا علاج کرنا چاہیے

عن النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عن النعمان بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمنون كرجل واحد ان اشتكى رأسه تداعى له سائر الجسد بالحمى والسهر

عن النعمان بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلمون كرجل واحد ان اشتكى عينه اشتكى كله وان اشتكى

رأسه اشتكى كله عن النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ترجمہ وہی
جو گذرا باب النهي عن السباب گالی دینے کی ممانعت عن ابي هريرة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال المستبان ما قالا فعلى البادي ما لم يعتد المظلوم ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص جب گالی گلوج کریں تو دونوں کا گناہ اسی
پر ہوگا جو ابتدا کرے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے ف یعنی ابتدا کرنے والیکو اوس سے زیادہ سخت
نہ سناوے اگر اوتنا ہی جواب دیوے تو جائز ہے بنص قرآنی ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما عليهم من سبيل اور
والذين اذا اصابهم البغي هم ينتصرون لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور معاف کر دیوے فرمایا اللہ تعالے
نے ولمن صبر وغفر ان ذلك لمن عزم الامور اور مسلمان کو ناحق گالی دینا حرام ہے اور جسکو گالی دیجاوے
وہ اوتنا ہی جواب دے سکتا ہے بشرطیکہ کذب یا قذف یا اوس کے بزرگوں کو گالی نہ ہو تو مباح یہی ہے
کہ ظالم یا احمق یا جفا کار کہے اور جب جواب دیدیا تو اسکا حق جاتا رہا اور ابتدا کرنے والے پر ابتدا کا گناہ
رہا اور بعضوں کے نزدیک اوس کا بھی گناہ جاتا رہا (نووی) باب استحباب العفو والتواضع
عفو اور عاجزی کی فضیلت عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما
نقصت صدقة من مال وما زاد الله عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا
رفعه الله ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے سے کوئی مال
نہیں گھٹا اور جو بندہ معاف کر دیتا ہے اللہ اوسکی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالی کے لیے عاجزی
کرتا ہے اللہ تعالی اوسکا درجہ بلند کر دیتا ہے باب تحريم الغيبة غیبت حرام ہے
عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اتدرون ما الغيبة قالوا
الله ورسوله اعلم قال ذكرك اخاك بما يكره قيل افرايت ان كان في اخي ما اقول
قال ان كان فيه ما تقول فقد اغتبته وان لم يكن فيه فقد بهته ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے لوگوں نے کہا اللہ تعالی اور اسکا
رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا ذکر کرے اس طرح پر کہ اگر وہ سامنے ہوا
اوسکو ناگوار ہو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر ہمارے بھائی میں وہ عیب موجود ہو آپ نے فرمایا جب ہی تو غیبت
ہوگی نہیں تو بہتان اور افترا ہے ف نووی نے کہا غیبت غرض شرعی سے درست ہے

اور وہ چھ سبب سے ہوتی ہے ایک تو ظلم تو مظلوم کو ظالم کی غیبت کرنا بادشاہ یا قاضی کے سامنے درست ہے یعنی یہ بیان کرنا کہ فلاں نے مجھ پر ظلم کیا دوسرے کسی گناہ اور خلاف شرع کام کو مٹنے کے لیے دوسرے سے فریاد کرنا اور جسکو قدرت ہو اس سے کہنا کہ فلاں شخص ایسا کام کرتا ہے اسکو باز رکھو اس سے تیسرے فتوی لینے کے لیے اگرچہ بہتر یہی کہ نام نہ لیوے یا فرضی نام بیان کرے پر نام بیان کرنا بھی درست ہے کیونکہ ہند نے اپنی خاوند ابو سفیان کا نام لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا تھا کہ وہ بخیل ہے چوتھے مسلمانوں کو بچانے کے لیے شر سے جیسے حدیث کے راویوں اور گواہوں کی جرح اور مصنفین کی اور یہ جائز ہے بالاجماع بلکہ واجب ہے حفظ شریعت کے لیے اسیطرح نکاح کے مشورے میں عیب بیان کرنا یا کوئی شخص کوئی چیز عیب دار مول لے رہا ہو یا چور غلام یا زانی غلام خرید کر رہا ہو تو مشتری کی خیر خواہی کے لیے نہ دوسرے کی ایذا و فساد کی نیت سے اسکا عیب بیان کر دینا اور اسی میں داخل ہے کسی عہدہ دار اور صاحب حکومت کا عیب بیان کرنا حاکم اعلے کے سامنے تاکہ وہ دھوکہ نہ کھاوے پانچویں یہ کہ وہ شخص علانیہ فسق کرتا ہو جیسے علانیہ شراب پیتا ہو یا بدعت کرتا ہو لوگوں سے جرمانہ لیتا ہو ظلم کرتا ہو تو جو بات علانیہ کرتا ہو اسکو بیان کر دینا نہ اور باتوں کو چھٹی یہ کہ وہ مشہور ہو گیا ہو کسی لقب سے مثلاً اعمش اعرج ازرق قصیر اعمے اقطع وغیرہ سے تو بغرض تعریف اسکا لقب بیان کرنا درست ہے نہ بغرض توہین اور جو اور طرح سے تعریف کرے تو بہتر ہے (نووی) **باب** بشارة من ستر مسلمًا مسلمان کی پردہ پوشی کی فضیلت

عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یستر الله علی عبد فی الدنیا الا ستره الله یوم القیمة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص دنیا میں کسی بندے کا عیب چھپاویگا اللہ تعالی اسکا عیب چھپا دیگا **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یستر عبد عبدا فی الدنیا الا ستره الله یوم القیمة **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** مداراة من یتقی فحشه جسکی برائی کا ڈر ہو اس سے ظاہر میں خاطر داری کرنا **عن** عائشة ان رجلا استاذن علی النبی صلعم قال ائذنوا له فلبئس ابن العشیرة او بئس رجل العشیرة فلما دخل علیه الان له القول قالت عائشة فقلت یا رسول الله قلت له الذی قلت ثم النت له القول قال یا عائشة ان شر الناس منزلة عند الله یوم القیمة من ودعه او ترکه الناس اتقاء فحشه **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ

سے روایت ہی ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی آپ نے فرمایا اجازت دو
اسکو برا شخص ہے اپنے کنبہ میں جب وہ اندر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے باتین کیں نرمی
سے حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو اسکو ایسا فرمایا تھا پھر اس سے باتین کین نرمی سے آپ نے فرمایا
اے عائشہ برا شخص اللہ تعالے کے نزدیک قیامت مین وہ ہوگا جسکو لوگ رخصت کرین یا چھوڑ دین اسکی
بدگمانی کی وجہ سے **ف** نووی نے کہا یہ شخص عیینہ بن حصن تھا اسوقت تک مسلمان نہین ہوا تھا
اگرچہ اسلام کا دعوی کرتا تھا آپ نے اسکا حال بیان کر دیا تا اور مسلمانوں کو وہ ہو کا نہ ہو اور ایسا ہی ہوا
کہ یہ شخص آپ کے وفات کے بعد پھر مرتد ہو گیا اور قید ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور
آپ نے اوس سے نرمی کی تالیف قلب کے لیے اس سے یہ نکلا کہ جس کی برائی سے ڈر ہو تو ظاہر مین اوسکی
مدارات منع نہین اور فاسق معلن کی غیبت درست ہے اور حدیث مین یہ نہین ہے کہ آپ نے اوسکی تعریف
کی صرف نرمی کی جو مقتضائے مصلحت تھی **عَنْ** ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ
غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بِئْسَ أَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيرَةِ هٰذَا **ترجمہ** وہی جو گذرا **بَابُ**
فَضْلِ الرِّفْقِ نرمی کی فضیلت **عَنْ** جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحْرَمِ
الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ **ترجمہ** جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نرمی سے
محروم ہے وہ بھلائی سے محروم **عَنْ** جَرِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حُرِمَ الرِّفْقَ حُرِمَ الْخَيْرَ أَوْ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ
الْخَيْرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ
مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اللہ نرمی (اور خوش خلقی) پسند کرتا ہے اور خود بھی نرم ہے اور
دیتا ہے نرمی پر جو نہین دیتا سختی پر اور کسی چیز پر **ف** نرم ترجمہ ہے رفیق کا اور رفیق سے حدیث میں
اللہ تعالی پر وارد ہے اور جو نام حدیث یا قرآن مین اللہ پر وارد ہے اسکا اطلاق درست ہے اور اپنے
دل سے کسی نام کا اطلاق درست نہین یہی صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا یَکُوْنُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا یُنْزَعُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَهٗ
ترجمہ ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس کسی چیز میں نرمی ہو تو اسکی زینت ہو
ہو جاتی ہے اور جب نرمی نکل جاوے تو عیب ہو جاتا ہے عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَیْحِ بْنِ هَانِئٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ
فِی الْحَدِیْثِ رَکِبَتْ عَائِشَةُ بَعِیْرًا فَکَانَتْ فِیْهِ صُعُوْبَةٌ فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهٗ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْكِ بِالرِّفْقِ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
ایک اونٹ پر چڑہیں وہ منہ زور تہا اسکو پھرانے لگیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تجھکو
نرمی کرنا چاہیے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ
اَسْفَارِهٖ وَامْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذُوْا مَا عَلَیْهَا وَدَعُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ قَالَ عِمْرَانُ فَکَاَنِّیْ اَرَاهَا الْاٰنَ
تَمْشِیْ فِی النَّاسِ مَا یَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک سفر میں تہے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر سوار تہی وہ ٹرّائی عورت نے اوسپر لعنت کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور فرمایا اس اونٹنی پر جو کچہ ہے وہ اوتار لو اور اسکو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہے
عمران نے کہا میں اس اونٹنی کو گویا اس وقت دیکہہ رہا ہوں وہ پہرتا تہا لوگوں میں کوئی اس سے نہ بولتا
عَنْ اَیُّوْبَ بِاِسْنَادِ اِسْمٰعِیْلَ نَحْوَ حَدِیْثِهٖ اِلَّا فِیْ حَدِیْثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ
اِلَیْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ وَفِیْ حَدِیْثِ الثَّقَفِیِّ فَقَالَ خُذُوْا مَا عَلَیْهَا وَاَعْرُوْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ ترجمہ
وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ عمران نے کہا میں اس اونٹنی کو دیکہہ رہا ہوں وہ خاکی رنگ کی اونٹنی
تہی آپ نے فرمایا جو کچہ اوسپر ہے اوتار لو اور اسکو ننگا کرو کیونکہ وہ ملعون ہے عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ
قَالَ بَیْنَمَا جَارِیَةٌ عَلٰی نَاقَةٍ عَلَیْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ اِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
وَتَضَایَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلْ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهَا قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَیْهَا لَعْنَةٌ ترجمہ ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے ایک بار ایک چھوکری اونٹنی
پر سوار تھی اوسپر لوگوں کا اسباب بہی تہا یکایک اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اور
رستہ میں پہاڑ کی راہ تنگ تہی وہ چہوکری بولی حل یہ آواز ہے اونٹ ہانکنے کی یا اللہ لعنت
کر اسپر تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جسپر لعنت ہے ✣

عن سليمان التيمي بهذا الاسناد وزاد في حديث المعتمر لا ايم الله لا تصاحبنا راحلة عليها لعنة من الله او كما قال **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہی کہ قسم خدا کی ہماری ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر لعنت ہی اسکی طرف سے **ف** یہ آپ نے فرمایا زجر کے واسطے تاکہ لوگ لعنت کرنے کی عادت چھوڑیں معلوم ہوا کہ جانور پر بھی لعنت کرنا درست نہیں (تحفۃ الاخیار) عن ابی ھریرۃ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا ينبغي لصديق ان يكون لعانا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق کو لعنت کرنے والا نہ ہونا چاہیے **ف** ابو بکر صدیق نے ایکبار اپنی غلام پر لعنت کی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی صدیق اُس ولی کامل کو کہتے ہیں جس کے دل میں ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے کچھ حضرت سے معجزہ نہ چاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرت کو پیغمبر جانکر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رتبہ کے ولایت کے درجوں میں صدیقی کے برابر کوئی رتبہ نہیں (تحفۃ الاخیار) عن العلاء بن عبد الرحمن بهذا الاسناد مثله **ترجمہ** وہی جو گذرا عن زيد بن اسلم ان عبد الملك بن مروان بعث الى ام الدرداء بانجاد من عنده فلما ان كان ذات ليلة قام عبد الملك من الليل فدعا خادمه فكانه ابطأ عليه فلعنه فلما اصبح قالت له ام الدرداء سمعتك الليلة لعنت خادمك حين دعوته فقالت سمعت ابا الدرداء يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يكون اللعانون شفعاء ولا شهداء يوم القيمة **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہی عبد الملک بن مروان نے ام الدرداء پاس گھر کی آرایش کا سامان اپنے پاس سے بھیجا ایک رات کو عبد الملک اوٹھا اور اُس نے اپنے خادم کو بلایا خادم نے آنے میں دیر کی عبد الملک نے اُس پر لعنت کی جب صبح ہوئی تو ام درداء نے عبد الملک سے کہا میں نے سنا رات کو تو نے اپنے خادم پر بلاتے وقت لعنت کی اور میں نے سنا ابو الدرداء سے وہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت نہ کریں گے نہ گواہ ہونگے **ف** اسواسطے کہ لعنت کے معنے دور کرنا اللہ کی رحمت سے اور یہ بد دعا مومنین کے اخلاق سے بعید ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے ہوا خواہ اور دوست ہیں پھر جس نے اپنے بھائی مسلمان پر لعنت کی تو گویا انتہا کی دشمنی اُس کے کی اور اسواسطے

صحیح حدیث مین ہے کہ مومن پر لعنت کرنا گویا اوسکو قتل کرنا ہے پس ایسا شخص جو مومنون سے ایسی عداوت رکہے
قیامت کے دن اونکا شفیع اور شہید کیونکر ہو سکتا ہے **عن** زید بن اسلم فی ھذا الاسناد
بمثل معنی حدیث حفص بن میسرۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی الدرداء قالت
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللعانین لا یکونون شھداء ولا شفعاء
یوم القیمۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ قال قیل یا رسول اللہ ادع علی
المشرکین قال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے لوگون
نے کہا یا رسول اللہ بددعا کیجیے مشرکون پر آپنے فرمایا مین اس لیے نہین بہیجا گیا کہ لعنت کرون لوگون
پر بلکہ مین بہیجا گیا رحمت کرنے کے لیے (تو میرے آنے سے خدا کی رحمت لوگون پر زیادہ ہوگی لعنت
اللہ تعالی فرماتا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین) **باب** من لعنۃ النبی
ولیس ھو اھلا کان لہ زکوۃ واجرا جسپر آپنے لعنت کی اور وہ لعنت کے لائق نہو تو اوسپر رحمت
ہوگی **عن** عائشۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان فکلماہ
بشیء لا ادری ما ھو فاغضباہ فلعنھما وسبھما فلما خرجا قلت یا رسول اللہ لمن
اصاب من الخیر شیئا ما اصابہ ھذان قال وما ذاک قال قلت لعنتھما وسببتھما
قال اوما علمت ما شارطت علیہ ربی قلت اللھم انما انا بشر فای المسلمین لعنتہ او
سببتہ فاجعلہ لہ زکوۃ واجرا ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
روایت ہے دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے معلوم نہین آپسے کیا باتین کین آپ کو
غصہ آیا آپنے اون دونون پر لعنت کی اور اون کو برا کہا جب وہ باہر نکلے تو مین نے عرض کیا
یا رسول اللہ اون دونون کو کچہ فائدہ نہوگا آپنے فرمایا کیون مین نے عرض کیا اس وجہ سے کہ آپنے اون پر
لعنت کی اور اون کو برا کہا آپنے فرمایا تجہے معلوم نہین مین نے جو شرط کی ہے اپنے پروردگار سے
مین نے عرض کیا ہے اے مالک میرے مین آدمی ہون تو جس مسلمان پر مین لعنت کرون یا اوسکو برا
کہون اوسکو پاک کر اور ثواب دے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری
ہین وہ آپ مین بہی موجود تہے جیسے غصہ وغیرہ پر آپ غصے مین سوا حق کے اور کچہ نہ فرماتے اور یہ آپ
کی کمال شفقت ہے اپنی امت پر کہ لعنت کو بہی اون کے حق مین رحمت کر دیا یا رب صل وسلم

دَاعِيًا اَبَدًا عَلٰى نَبِيِّكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ
وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى فَخَلَوَا بِهٖ فَسَبَّهُمَا وَلَعَنَهُمَا وَاَخْرَجَهُمَا ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے
کہ اونہوں نے تنہائی کی آپکے ساتھ آپنے اون کو برا کہا اور انپر لعنت کی اور انکو نکالدیا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ سَبَبْتُهٗ
اَوْ لَعَنْتُهٗ اَوْ جَلَدْتُّهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ زَكٰوةً وَّرَحْمَةً ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یا اللہ میں آدمی ہوں تو جس مسلمان کو میں برا کہوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اسکو پاک کردے اور
اس پر رحمت کر ف یہ مسلمان سے خاص ہے مگر کافر اور منافق کا یہ حکم نہیں ہے اون کے لیے آپکی
لعنت رحمت نہیں ہے اور لعن یا سب مسلمان پر بسبب خطا ہر حال کے ہے کیونکہ دل کا حال اللہ تعالی خوب جانتا
ہے یا عادۃً ہے جیسے کہتے ہیں تَرِبَتْ يَمِيْنُكَ یا حَلْقٰى یا عَقْرٰى یا لَا كَبِرَتْ سِنُّكَ یا لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهٗ جیسا معاویہ
کی حدیث میں ہے کیونکہ ان کلمات سے حقیقۃً بددعا منظور نہیں ہوتی (النووی مختصرًا) عَنْ جَابِرٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّ فِيْهِ زَكٰوةً وَّاَجْرًا ترجمہ جابر سے روایت ایسی ہی ہے
عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ مِثْلَ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى جَعَلَ وَاَجْرًا
فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَعَلَ وَرَحْمَةً فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ
هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيْهِ
فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهٗ شَتَمْتُهٗ لَعَنْتُهٗ جَلَدْتُّهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً
وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یا اللہ میں تجھسے عہد لیتا ہوں جسکا تو خلاف نکریگا میں آدمی ہوں تو جس مومن کو ایذا دوں گالی
دوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اوس کے لیے رحمت کر اور پاکی اور نزدیکی اپنے ساتھ قیامت کے دن عَنْ
اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اَوْ جَلَدُّهٗ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ وَهِيَ لُغَةُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ
اِنَّمَا هِيَ جَلَدْتُّهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ عَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ
يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ وَاِنِّيْ قَدِ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ اٰذَيْتُهٗ
اَوْ سَبَبْتُهٗ اَوْ جَلَدْتُّهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ كَفَّارَةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ

ان سے اپنی لکا جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلعم یقول اللھم فایما عبد مومن سببتہ
فاجعل ذلک لہ قربۃ الیک یوم القیمۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم فرماتے تھے یا اللہ جس مسلمان
بندے کو میں برا کہوں تو اسکو نزدیکی دے اپنی قیامت کے دن عن ابی ھریرۃ انہ قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول اللھم انی
اتخذ عندک عھدا لن تخلفنیہ فایما مومن سببتہ او جلدتہ فاجعل ذلک کفارۃ لہ یوم القیمۃ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں تجھسے عہد لیتا ہوں تو اسکا خلاف مجھسے نہ کریگا جس مومن کو میں برا کہوں
یا ماروں تو تو اسکو کفارہ کردے اسکے گناہوں کا قیامت کے دن عن جابر بن عبد اللہ یقول سمعت رسول اللہ صلعم یقول
انما انا بشر وانی اشترطت علی ربی ای عبد من المسلمین سببتہ او شتمتہ ان یکون ذلک لہ زکوۃ واجرا ترجمہ وہی
مضمون جو اوپر گذرا عن ابن جریج بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو گذرا عن انس بن مالک قال کانت عند ام سلیم
یتیمۃ وھی ام انس فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیتیمۃ فقال انت ھیہ لقد
کبرت لا کبر سنک فرجعت الیتیمۃ الی ام سلیم تبکی فقالت ام سلیم ما لک یا
بنیۃ قالت الجاریۃ دعا علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یکبر سنی فالان لا
یکبر سنی ابدا او قالت قرنی فخرجت ام سلیم مستعجلۃ تلوث خمارھا حتی لقیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لک یا ام سلیم
فقالت یا نبی اللہ ادعوت علی یتیمتی قال وما ذاک یا ام سلیم قالت زعمت انک دعوت
ان لا یکبر سنھا او لا یکبر قرنھا قال فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا ام سلیم
اما تعلمین ان شرطی علی ربی انی اشترطت علی ربی فقلت انما انا بشر ارضی کما یرضی
البشر واغضب کما یغضب البشر فایما احد دعوت علیہ من امتی بدعوۃ لیس لھا باھل
ان تجعلھا لہ طھورا وزکوۃ وقربۃ تقربہ بھا منہ یوم القیمۃ وقال ابو معن یتیمۃ
بالتصغیر فی المواضع الثلاثۃ من الحدیث ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی جس کو ام انس کہتے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو دیکھا تو فرمایا تو ہے وہ لڑکی تو بڑی ہو گئی خدا کرے
تیری عمر بڑی نہ ہو وہ لڑکی یہ سنکر ام سلیم کے پاس گئی روتی ہوئی ام سلیم نے کہا بیٹا تجھے کیا ہوا وہ
بولی مجھپر دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری عمر بڑی نہ ہو اب میں کبھی بڑی نہ ہونگی یا یوں فرمایا

تیری ہمجولی بڑی نہ ہو یہ سنکر ام سلیم جلدی سے نکلین اپنی اوڑھنی اوڑھتی ہوئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملین آپنے فرمایا کیا ہے ای ام سلیم وہ بولین اے نبی اللہ کے آپنے بددعا دی میری یتیم لڑکی کو آپنے پوچھا کیا بددعا ام سلیم بولین وہ کہتی ہے آپنے فرمایا اوسکی یا اوسکی ہمجولی کی عمر دراز نہ ہو یہ سنکر آپ ہنسے اور فرمایا ای ام سلیم تو نہین جانتی مین نے شرط کی ہے اپنے پروردگار سے میری شرط یہ ہے کہ مین نے عرض کیا ای پروردگار مین ایک آدمی ہون خوش ہوتا ہون جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غصے ہوتا ہون جیسے آدمی غصے ہوتا ہے تو جس کسی پر مین دعا کرون اپنی امت مین سے ایسی دعا جسکے وہ لائق نہین تو اوسکے لیے پاکی کرنا اور طہارت اور قربت اپنی قیامت کے دن **عن** ابن عباس قال كنت ألعب مع الصبيان فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فتواريت خلف باب قال فجاء فحطأني حطأة وقال اذهب ادع لي معاوية قال فجئت فقلت هو يأكل قال ثم قال لي اذهب فادع لي معاوية قال فجئت فقلت هو يأكل فقال لا أشبع الله بطنه قال ابن المثنى قلت لأمية ما حطأني قال قفدني قفدة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے مین لڑکون کے ساتھ کھیل رہا تہا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مین ایک دروازے کے پیچھے چھپ گیا آپنے ہاتھ سے مجھے تھپکا (پیار سے) اور فرمایا جا معاویہ کو بلا لا مین گیا پھر لوٹ کر آیا اور مین نے کہا وہ کہانا کہاتے ہین پھر آپنے پھر فرمایا جا اور معاویہ کو بلا لا مین پھر لوٹ کر آیا اور کہا وہ کہانا کہاتے ہین آپنے فرمایا خدا اوسکا پیٹ نہ بہرے **ف** یہ آپنے عادۃً فرمایا جیسے اوپر گذر چکا یا حقیقت مین عقوبت کے لیے کیونکہ انہون نے آنے مین دیر کی اور چاہیے یہ تہا کہ کہانا چھوڑ کر آتے کیونکہ قرآن مجید مین صاف موجود ہے یا ایہا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم اور امام مسلم نے یہ خیال کیا کہ معاویہ بددعا کے لائق نہ تھے اسواسطے یہ حدیث اس باب مین لائے اور بعضون نے اسکو مناقب معاویہ مین ذکر کیا ہے کیونکہ فی الحقیقت یہ اون کے لیے دعا ہوئی بموجب آپکے فرمانے کے کہ مین جس کے لیے بددعا کرون تو اسکو قربت اور اجر کر اوسکے لیے امام نسائی نے خوارج کے ہاتھ سے اسی حدیث پر مار کھائی جب انہون نے منبر پر کہا کہ معاویہ کی فضیلت مین کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی سوا اس حدیث کے لا اشبع اللہ بطنہ **عن** ابن عباس يقول كنت ألعب مع الصبيان فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فاختبأت منه فذكر بمثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب ذم ذي الوجهين

دو منہ والی کی مذمت **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ ھٰٓؤُلَآءِ بِوَجْہٍ وَّھٰٓؤُلَآءِ بِوَجْہٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا لوگون مین تم اوس کو پاتے ہو جو دو منہ رکھتا ہے ان لوگون پاس ایک منہ لیکر آتا ہے اور اون لوگون کے پاس دوسرا منہ لیکر جاتا ہے **ف** اس حدیث کی شرح اوپر گزری مراد وہ شخص ہے جو منافق ہو جہان جاوے وہین کی سی بات کہے ہر ایک طرف ملا ہو شرعًا اور اخلاقًا یہ صفت نہایت مذموم ہی اور انسانیت کا مقتضے راستبازی اور دیانت داری کی صفت اوس کے بالکل برخلاف ہی اس زمانہ مین بعضے بے وقوف دنیادار اس صفت کو ہنر اور چالاکی سمجھتے ہین حالانکہ اگر غور کرین تو سراسر حماقت اور بیوقوفی ہے کس لیے کہ خوشامدی آدمی کا جب حال معلوم ہو جاتا ہے تو وہ ذلیل ہو جاتا ہے اور اوسکا اعتبار بالکل نہین رہتا اور کوئی فریق اوسپر بھروسا نہین کرتا ہر فرقہ یہ کہتا ہے کہ وہ تو ہرجائی اور رکابی مذہب ہی اوسکا کیا اعتبار ہے آخر وہی مثل صادق آتی ہے دھوبی کا گدہا نہ گہر کا نہ گہاٹ کا جو اخلاق پیغمبرون اور اگلے حکیمون نے مدتون غور کرکے بڑے تجربہ کے بعد قائم کیے ہین وہی عمدہ ہین اور اونہی پر چلنے مین عزت اور بہتری ہے ان دنیادار بیوقوفون کی بات پر چلنا سراسر نادانی ہے فقط **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ ھٰٓؤُلَآءِ بِوَجْہٍ وَّھٰٓؤُلَآءِ بِوَجْہٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ ھٰٓؤُلَآءِ بِوَجْہٍ وَّھٰٓؤُلَآءِ بِوَجْہٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا

بَاب تَحْرِیْمِ الْکَذِبِ وَبَیَانِ مَا یُبَاحُ مِنْہُ جھوٹ حرام ہے لیکن کس جا پر درست ہی اوسکا بیان

عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اُمَّہٗ اُمَّ کُلْثُوْمٍ بِنْتَ عُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَکَانَتْ مِنَ الْمُھَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِیْ بَایَعْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّھَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَّیَنْمِیْ خَیْرًا قَالَ ابْنُ شِھَابٍ وَّلَمْ اَسْمَعْ یُرَخَّصُ فِیْ شَیْءٍ مِّمَّا یَقُوْلُ النَّاسُ کَذِبٌ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ اَلْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَیْنَ النَّاسِ وَحَدِیْثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَہٗ وَحَدِیْثُ الْمَرْاَۃِ زَوْجَھَا **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن نے اپنی مان ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے سنا جو مہاجرات

اول میں سے تھیں جنہوں نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جھوٹا وہ نہیں ہے جو لوگوں میں صلح کرا دے اور بہتر بات کہے یا لگا دے ابن شہاب نے کہا میں نے نہیں سنا کسی جھوٹ میں رخصت دی گئی ہو مگر تین مقاموں میں ایک تو لڑائی میں دوسرے لوگوں میں صلح کرانے کو تیسرے خاوند کو بی بی سے اور بی بی کو خاوند سے **ف** قاضی نے کہا ان صورتوں میں بالاتفاق جھوٹ بولنا جائز ہے اور اون کے سوا بھی بعضوں نے مطلقاً مصلحت کے لیے جائز رکھا ہے اور یہ کہا ہے کہ کذب مذموم وہ ہے جس سے ضرر ہو اور دلیل اون کی قول ہے حضرت ابراہیم کا بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ اور إِنِّي سَقِيمٌ اور إِنَّهَا أُخْتِي اور منادی یوسف کا قول إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ انہوں نے کہا اس میں کسی کا خلاف نہیں ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی شخص کو قتل کرنا چاہے اور وہ چھپا ہوا ایک شخص کے پاس تو چھپانے والے کو جھوٹ بولنا واجب ہے کہ وہ نہیں جانتا وہ شخص کہاں ہے اور بعض علما نے کہا ان میں سے ہیں طبری کہ جھوٹ بولنا مطلقاً کسی حال میں درست نہیں اور یہ جو جھوٹ مذکور ہوئے بر طریق توریہ ہیں اور تعریض نہ کذب صریح اور صلاح کے لیے جھوٹ یہ ہے کہ ہر فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو عمدہ باتیں پہنچاوے اسی طرح لڑائی میں مثلاً یوں کہے تمہارا سردار مر گیا اور مراد سردار سے کوئی اگلے زمانے کا سردار رکھے اور زوج زوجہ کا وہ جھوٹ درست ہے جو ازدیاد محبت کے واسطے کیا جاوے نہ مکر و فریب جس سے کسی کی حق تلفی ہو وہ تو حرام ہے بالاجماع (نووی) **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَقَالَتْ لَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ بِمِثْلِ مَا جَعَلَهُ يُونُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَمَى خَيْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا

باب تحريم النميمة چغل خوری حرام ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو میں تم کو بتلاؤں کہ بہتان قبیح کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو لوگوں میں عداوت ڈالے اور آپ نے فرمایا کہ آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا

کے نزدیک جھوٹا لکھہ لیا جاتا ہے **بَاب** قُبْحِ الْكَذِبِ وَحُسْنِ الصِّدْقِ وَفَضْلِهِ جھوٹ بولنا برا ہے اور سچ بولنا اچھا ہے سچائی کی فضیلت اور جھوٹ کی مذمت **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ نیکی کیطرف راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کو لیجاتی ہے اور آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک سچا لکھہ لیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کیطرف راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کو لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک جھوٹا لکھہ لیا جاتا ہے **ف** یعنی سچوں اور جھوٹوں کی فہرست میں اُسکا نام داخل کیا جاتا ہے یا لوگوں کے دلوں پر اوس کا اثر ہوتا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ فُجُوْرٌ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا قَالَ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ رِوَايَتِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ابن مسہر کی روایت میں ہے کہ یہانتک اللہ تعالیٰ اُسکو لکھہ لیتا ہے **ف** نووی نے کہا ہمارے شہروں میں جو بخاری مسلم کے نسخے موجود ہیں اونمیں یہ حدیث اسی قدر ہے اور ایسا ہی نقل کیا اسکو قاضی اور حمیدی نے لیکن ابو مسعود دمشقی نے اتنی زیادتی نقل کی ہے کہ ثُمَّ أَوْرَدَ (وَإِيَّاكَ) الْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ لَا يَصْلُحُ مِنْهُ جِدٌّ وَ

لَا هَزْلٌ وَلَا يَعِدُ الرَّجُلُ صَبِيَّهٗ ثُمَّ لَا يَفِيْ لَهٗ ترجمہ یعنی ربھی نقل کرنیوالے وہ ہین جو جھوٹ نقل کرتے ہین اور جھوٹ جائز نہین کسیطرح دل لگی سے نہ دل لگی سے اور آدمی اپنے لڑکے سے وعدہ نہ کرے (جھوٹا) پہر اوسے پورا نہ کرے

باب فَضْلِ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ غصے کا بیان

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِيْكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِيْ لَا يُوْلَدُ لَهٗ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوْبِ وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهٖ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِيْ لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگوٹھا نا ٹھا (بی اولا) تم کس کو سمجھتے ہو لوگون نے عرض کیا اسکو جس کی اولاد نہین ہوتی (یعنی جیتی نہین) آپنے فرمایا وہ نگوڑا ناٹھا نہین ہے اوسکی اولاد تو آخرت مین اوسکی مدد کرنے کو موجود ہے انگوڑا ناٹھا حقیقت مین وہ شخص ہے جس نے اپنی اولاد مین سے اپنے آگے کچھ نہ بھیجا یعنے جس کے روبرو کوئی اوسکا لڑکا نہ مرے آپنے فرمایا پہر پہلوان تم اپنے درمیان کس کو شمار کرتے ہو ہمنے کہا پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچھاڑ سکین آپنے فرمایا وہ پہلوان نہین پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے تئین سنبھال لے (یعنے زبان سے کوئی بات مصلحت کے خلاف نہ کہے) **ف** یعنی ہرچند ظاہر مین بے اولاد اور پہلوان اوسی کو کہتے ہین جو تمنے کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت مین بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو اگر کسیکا لڑکا مر گیا اور اوسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت مین اوسکے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنی ماں باپ کی شفاعت بہی کرے گا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہین مرا اوسکو یہ فائدہ حاصل نہین تو گویا وہ بے اولاد ٹہیرا اگرچہ ظاہر مین اولاد ہوئی تو اوسکی کسکام کی اسیطرح پہلوان حقیقت مین وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب نہونے دیوے اگرچہ ظاہر مین کمزور ہو اس قسم کے پہلوان بہت کم نکلینگے اور ویسے پہلوان جو ڈیڑہ سیر کہانیوالے ہین ہزارون ہین **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلوان وہ نہین ہے جو کشتی مین غالب آوے پہلوان

وہ ہے جو اپنے اوپر اختیار رکھے غصہ کے وقت (یعنی زبان اور ہاتھ کو قابو میں رکھے) عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ قَالَ سَمِعتُ
رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ لَیسَ الشَّدِیدُ بِالصُّرعَۃِ قَالُوا فَالشَّدِیدُ اَیُّمَ ھُوَ یَا رَسُولَ
اللّٰہِ قَالَ الَّذِی یَملِکُ نَفسَہٗ عِندَ الغَضَبِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِمِثلِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَن سُلَیمَانَ بنِ صُرَدٍ
قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِندَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ اَحَدُھُمَا تَحمَرُّ عَینَاہُ وَتَنتَفِخُ اَودَاجُہٗ قَالَ رَسُولُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنِّی لَاَعرِفُ کَلِمَۃً لَو قَالَھَا لَذَھَبَ عَنہُ الَّذِی یَجِدُ اَعُوذُ بِاللّٰہِ
مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ فَقَالَ الرَّجُلُ وَھَل تَرٰی بِی مِن جُنُونٍ قَالَ ابنُ العَلَاءِ وَھَل تَرٰی
وَلَم یَذکُرِ الرَّجُلَ ترجمہ سلیمان بن صرد سے روایت ہے دو شخصوں نے گالی گلوج کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے ایک کی آنکھیں لال ہوگئیں اور گلے کی رگیں پھول گئیں آپ نے فرمایا مجھکو ایک کلمہ
معلوم ہے اگر یہ اسکو کہے تو اسکا غصہ جاتا رہے وہ کلمہ یہ ہے اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ وہ شخص یہ سنکر
بولا کیا آپ سمجھتے ہیں میں دیوانہ ہوں (حقیقت میں دیوانہ تھا جب تو نیک بات سنی) نووی نے کہا شاید وہ
منافق ہوگا یا بیوقوف سخت گنوار ہوگا وہ یہی سمجھا کہ اعوذ باللہ صرف جنون ہی کا علاج ہے عَن
سُلَیمَانَ بنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِندَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ اَحَدُھُمَا
یَغضَبُ وَیَحمَرُّ وَجھُہٗ فَنَظَرَ اِلَیہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّی لَاَعلَمُ کَلِمَۃً لَو قَالَھَا
لَذَھَبَ ذَا عَنہُ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ فَقَامَ اِلَی الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّن سَمِعَ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَدرِی مَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اٰنِفًا قَالَ اِنِّی لَاَعلَمُ
کَلِمَۃً لَو قَالَھَا لَذَھَبَ ذَا عَنہُ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ فَقَالَ لَہُ الرَّجُلُ
اَمَجنُونًا تَرَانِی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ
سنکر جاکر اس شخص سے بیان کیا (جو غصہ ہوا تھا) وہ بولا کیا تو مجھکو مجنون سمجھتا ہے عَنِ الاَعمَشِ
بِھٰذَا الاِسنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا

بَاب خَلقِ الاِنسَانِ خَلقًا لَا یَتَمَالَکُ

انسان اسطرح پیدا ہوا کہ اختیار نہیں رکھ سکتا عَن اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَمَّا صَوَّرَ اللّٰہُ اٰدَمَ فِی الجَنَّۃِ تَرَکَہٗ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَن یَترُکَہٗ فَجَعَلَ اِبلِیسُ یُطِیفُ
بِہٖ یَنظُرُ مَا ھُوَ فَلَمَّا رَاٰہُ اَجوَفَ عَرَفَ اَنَّہٗ خُلِقَ خَلقًا لَا یَتَمَالَکُ ترجمہ انس سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت میں تو اسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اسکا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اوسکے گرد گہومنا اور اُس کیطرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ اسطرح پیدا کیا گیا ہے جو تہم نہ سکیگا (یعنے شہوت اور غضب میں اپنے تئین سنبہال نہ سکیگا یا وسوسون سے اپنے تئین بچا نہ سکیگا (نووی) عَنْ حَمَّادٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی جو گذرا

بَاب النَّھْیِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْہِ مونہہ پر مارنے کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْہَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بہائی سے لڑے تو اوسکے منہ سے بچا رہے ف یعنی منہ پر نہ مارے اس لیے کہ منہ کی مار سے بعضے وقت عقل میں فتور آجاتا ہے اور کبہی عیب ہوجاتا ہے جو ہر وقت نمایان رہتا ہے اسیطرح بچہ یا بی بی یا غلام لونڈی کو مارتے وقت منہ پر نہ مارنا چاہیے (نووی) عَنْ اَبِی الزِّنَادِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُکُمْ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَّقِ الْوَجْہَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلَا یَلْطِمَنَّ الْوَجْہَ ترجمہ جب کوئی تم میں اپنے بہائی سے لڑے تو منہ پر طمانچہ نہ مارے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِیِّ صلعم قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْہَ فَاِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں اپنے بہائی سے لڑے تو اوسکے منہ سے بچا رہے اسلیے کہ اللہ تعالے نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے ف نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اسکا حکم کتاب الایمان میں وضاحت سے بیان ہوچکا اور بعض علماء ایسی احادیث کی تاویل نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہم اوپر ایمان لاتے ہیں کہ وہ حق ہیں اور انکا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ ایسا معنے مراد ہے جو لائق ہے خدا کے صفت ہونیکے اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور اسی میں احتیاط ہے اور سلامتی ہے اور بعض انکی تاویل کرتے ہیں جیسے لائق ہے اللہ تعالی کی تنزیہ کے کیونکہ اسکی مثل کوئی شے نہیں ہے مازری نے کہا یہ حدیث اس لفظ سے ثابت ہے اور بعضون نے یون روایت کیا ہے اللہ تعالی نے آدم کو رحمان کی صورت پر بنایا اور یہ لفظ

اہلحدیث کے نزدیک ثابت نہیں ہے اور شاید یہ غلطی نقل بالمعنی سے پیدا ہوئی مازری نے کہا ابن قتیبہ نے اس حدیث
میں غلطی کی اور اُسکو ظاہر پر چلایا اور کہا کہ اللہ تعالی کی ایک صورت ہے لیکن اور صورتوں کیطرح نہیں اور
یہ قول ظاہر الفساد ہے اسواسطے کہ صورت سے ترکیب لازم آتی ہے اور ہر مرکب حادث ہے اور اللہ عزوجل حادث نہیں
ہے تو صورت دار بھی نہ ہوگا اور یہ قول اُنکا مجسمہ کیطرح ہے کہ اللہ تعالی جسم ہے نہ اور اجسام کیطرح اُنہوں نے
دیکھا کہ اہل سنت کہتے ہیں اللہ تعالی شے ہے نہ اور شیا کیطرح تو بڑھا دیا اور کہنے لگے وہ جسم ہے نہ اور
اجسام کیطرح حالانکہ شے اور جسم میں بڑا فرق ہے شے حدوث کو مقتضی نہیں ہے اور جسم وصورت ترکیب
کو مقتضی ہیں اور ترکیب سے حدوث لازم آتا ہے اور تعجب ہے ابن قتیبہ سے کہ اُنہوں نے کہا اللہ تعالی کی صورت
ہے نہ اور صورتوں کیطرح حالانکہ ظاہر حدیث کا اون کی راے پر یہ مضمون ہے کہ اللہ تعالی نے آدم کو
اپنی صورت پر بنایا تو دونوں صورتیں نظیر ہوئیں ایک دوسرے کی پھر یہ کہنا کہ اوسکی صورت اور صورتوں
کیطرح نہیں ہے تناقض ہے اور اون سے کہا جاویگا کہ صورت ہے نہ اور صورتوں کی طرح اس سے کیا مراد
ہے اگر یہ غرض ہے کہ وہ مرکب نہیں ہے تو صورت نہ ہوئی حقیقۃً اس صورت میں یہ لفظ ظاہر پر نہ رہا اور تاویل
ہوگئی اور اختلاف کیا ہے علمانے اسکی تاویل میں بعض کہتے ہیں ضمیر صورتہ میں اوس شخص کیطرف پھرتی
ہے جسکو مار پڑی تو مطلب صاف ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت آدم کو اُسی شخص کی صورت پر بنایا تھا اور بعضوں
نے کہا آدم علیہ السلام کیطرف پھرتی ہے یعنے اللہ تعالی نے آدم کو بنایا اوسکی صورت پر یعنی آدم کی
کی صورت پر اور یہ تاویل ضعیف ہے اور بعضوں نے کہا ضمیر اللہ تعالی کیطرف پھرتی ہے اور اضافت تشریف
اور اختصاص کیلئے ہے جیسے کہتے ہیں ناقۃ اللہ تعالی کا اور کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہیں واللہ اعلم بالصواب مترجم
کہتا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے اور احادیث صفات اور اسکے ظاہری معنے پر ہمارا ایمان
ہے اور ہم تاویل نہیں کرتے سلف کا یہی مذہب ہے اور امام نووی نے جو ظاہری معنی کی نفی سلف سے نقل
کی اوس سے ظاہر متعارف کی نفی منظور ہے جو مخلوقات سے خاص ہے نہ ظاہر معنے لغوی ورنہ یہ نقل غلط ہے
اور انتہاء فی الاستواء میں ہم نے ائمہ سلف کے بہت قول نقل کیے ہیں جو کہتے ہیں احادیث صفات اپنے
ظاہر پر محمول ہیں اور مازری کا اعتراض ابن قتیبہ پر غلط ہے اسلیے کہ وہ صورت جو پروردگار کی ہے ویسی
ہی ہے جیسے پروردگار خود یا اسکا سمع یا بصر یا ہاتھ یا قدم جیسے اُن اشیاء سے ترکیب لازم نہیں آتی ویسی
صورت سے بھی لازم نہیں آتی اور جسم کا اطلاق خداوند تعالی پر احادیث میں نہیں آیا پس ہم کیونکر اپنے

ول سے اطلاق کرین گے اور ہم جسم کی نفی بھی نہین کرتے اسلیے کہ جو صفت پروردگار کے لیے نہین آئی اوسکا
اثبات اور اوسکی نفی دونون بے دلیل ہین اور جسم کی نفی اگر اسوجہ سے ہے کہ اوس سے حدوث یا ترکیب لازم
آتی ہے تو اور صفات سے بھی جیسے اوترنا چڑہنا بات کرنا آنا جانا سننا دیکھنا ان صفات سے بھی لازم آتی
ہے حالانکہ ان صفات کے ثبوت پر اہل سنت کا اجماع ہے اب یہ اعتراض مازری کا کہ جب صورت اللہ تعالی
کی لاکالصور ہوئی تو آدم اوس کی صورت پر کیونکر ہون گے ناسمجہی سے ہے کس لیے کہ یہ تشبیہ صرف اطلاق
لفظ مین ہے نہ مراد اور حقیقت مین جیسے کوئی کہے اللہ بھی سنتا ہے آدمی بھی سنتا ہے اللہ کا بھی ہاتہ ہے
آدمی کا بھی ہاتہ ہے اور یہ تشبیہ درحقیقت تشبیہ نہین ہے بلکہ صرف اشتراک لفظ ہے حدیث مین مجازاً اسکو
کاف تشبیہ سے تعبیر کیا ورنہ یہ حدیث لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ کے مخالف ہوجاوے گی امام شوکانی نے سحادیث مین علٰے
صُوْرَتِہٖ کی ضمیر آدم کے طرف پہیری ہے اور ایک قول یہ بھی لکہا ہے کہ صُوْرَتِہٖ سے صفت مراد ہے پر یہ تاویل
کچھ نہین ہے کس لیے کہ ایسے تاویلات سے حدیث کا مضمون خراب ہوتا ہے اور وجہ پر نہ مارنے کی کوئی وجہ نہین
نکلتی سراج الوہاج مین علامہ ابو الطیب نے فرمایا کہ راجح طریقہ سلف ہے یعنے جاری کرنا ان احادیث کا
اپنے ظاہری معنون پر بغیر تاویل اور تعطیل اور تکییف اور تمثیل کے اور اس مین کوئی قباحت نہین ہے واللہ
اعلم عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ
فَلْیَجْتَنِبِ الْوَجْهَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے
اپنے بہائی سے لڑے تو اوس کے منہ سے بچا رہے (یعنی منہ پر نہ مارے) باب الْوَعِیْدِ الشَّدِیْدِ
لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَیْرِ حَقٍّ جو شخص لوگون کو ناحق ستاوے اوسکا عذاب عَنْ هِشَامِ بْنِ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ
قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰی اُنَاسٍ وَقَدْ اُقِیْمُوْا فِی الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلٰی رُءُوْسِهِمُ الزَّیْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا
قِیْلَ یُعَذَّبُوْنَ فِی الْخَرَاجِ فَقَالَ اَمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ
اللّٰهَ یُعَذِّبُ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا ترجمہ ہشام بن حکیم بن حزام شام کے ملک مین کچھ
لوگون پر گذرے وہ دہوپ مین کہڑے کیے گئے تہے اور اون کے سرون پر تیل ڈالا گیا تہا انہون نے پوچہا یہ کیا
ہے لوگون نے کہا سرکاری محصول دینے کے لیے انکو سزا دی جاتی ہے انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے اللہ عذاب کرے گا اون لوگون کو جو دنیا مین لوگون کو عذاب کرتے
ہین (یعنے ناحق تو اس مین وہ عذاب داخل نہین ہے جو حداً یا قصاصاً یا تعزیراً ہو) عَنْ

هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنَ الْاَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَاْنُهُمْ قَالُوْا حُبِسُوْا فِي الْجِزْيَةِ فَقَالَ هِشَامٌ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہہ ہے کہ وہ عجم کے کاشتکار تھے اور تیل ڈالنے کا ذکر نہین ہے **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ وَاَمِيْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَلٰى فِلَسْطِيْنَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهُ فَاَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوْا **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ اون دنون حاکم وہان کا عمیر بن سعد تہا جو والی تہا فلسطین کا (فلسطین کہتے ہین بیت المقدس اور اوس کے اطراف کے شہرون کو) ہشام بن حکیم اوس کے پاس گئے اور یہ حدیث بیان کی اوس نے حکم دیا وہ لوگ چہوڑ دیے گئے **عَنْ** عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلٰى حِمْصٍ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ النَّبَطِ فِيْ اَدَاءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا **ترجمہ** وہی اس مین یہ ہے کہ ہشام بن حکیم نے ایک شخص کو دیکھا جو حمص کا حاکم تہا وہ کاشتکارون کو دہوپ مین عذاب دیرہا تہا جزیہ دینے کے لیے

بَابٌ مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِيْ مَسْجِدٍ اَوْ سُوْقٍ اَمْسَكَ بِنِصَالِهَا مجمع مین ہتہیار لیے جاوے تو اوسکی احتیاط رکہے **عَنْ** جَابِرٍ يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ایک شخص تیر لیکر مسجد مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونکی پیکانون کو پکڑلے **ف** تاکہ کسی کو صدمہ نہ پہونچے نووی نے کہا جس سے ضرر کا احتمال ہو اسکا یہی حکم ہے ہمارے زمانے مین بندوق یا تفنگچہ مجمع مین بہر کر نہ لیجانا چاہیے۔ **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِاَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ اَبْدٰى نُصُوْلَهَا فَاُمِرَ اَنْ يَاْخُذَ بِنُصُوْلِهَا كَيْ لَا يَخْدِشَ مُسْلِمًا **ترجمہ** ایک شخص مسجد مین تیر لیکر آیا اونکی پیکانین کہولے ہوے آپ نے فرمایا اون کی پیکانین تہام لے تاکہ کسی مسلمان کو چرکہ نہ لگے **عَنْ** جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا اِلَّا وَهُوَ اٰخِذٌ بِنُصُوْلِهَا وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک شخص کو تیر بانٹتا تہا مسجد مین کہ تیر لیکر جب نکلے تو اون کی

پیکان تھام لیا کرے عن ابی موسیٰ ان رسول اللہ صلعم قال اذا مرّ احدکم فی مجلس او سوق و بیدہ نبل فلیأخذ بنصالھا ثم لیأخذ بنصالھا ثم لیأخذ بنصالھا قال ابو موسیٰ واللہ ما متنا حتی سددنا بعضنا فی وجوہ بعض ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے مسجد یا بازار میں گزرے اور ہاتھ میں تیر ہوں تو چاہیے کہ اون کی گانسی اپنے ہاتھ میں پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے پھر گانسی پکڑ لیوے تین بار فرمایا تاکید کے لیے ابو موسیٰ نے کہا قسم خدا کی ہم نہیں مرے یہانتک کہ ہمنے تیر کو لگایا ایک دوسرے کے مونہہ پر یعنی آپس میں لڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف کیا عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مرّ احدکم فی مسجدنا او سوقنا و معہ نبل فلیمسک علی نصالھا بکفہ ان یصیب احدا من المسلمین منھا او قال لیقبض علی نصالھا ترجمہ وہی جو گذرا باب النھی عن الاشارۃ بالسلاح الی مسلم۔ کسی مسلمان کو ہتیار سے ڈرانے کی ممانعت عن ابی ھریرۃ یقول قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم من اشار الی اخیہ بحدیدۃ فان الملٰئکۃ تلعنہ حتی یدعہ وان کان اخاہ لابیہ وامہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے بہائی کو لوہے سے ڈراوے (یعنی ہتیار سے) اوس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں جب تک اوس سے باز نہ آوے اگرچہ وہ اوسکا سگا بہائی ہو اور اوسکا مارنا منظور نہو لیکن صرف ڈرانے میں اتنا بڑا گناہ ہے معاذ اللہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ وہی جو گذرا عن ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشیر احدکم الی اخیہ بالسلاح فانہ لا یدری احدکم لعل الشیطان ینزع فی یدہ فیقع فی حفرۃ من النار ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے بہائی کو نہ دہمکاوے ہتیار سے معلوم نہیں شیطان اوسکے ہاتھ کو ڈگا دے (اور ہتیار چل جاوے) پھر جہنم کے گڈھے میں جاوے باب فضل ازالۃ الاذی عن الطریق۔ راہ میں سے موذی چیز ہٹانے کا ثواب عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی بطریق وجد غصن شوک

عَلَی الطَّرِیْقِ فَاَخَّرَہٗ فَشَکَرَ اللّٰہُ لَہٗ فَغَفَرَ لَہٗ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راہ میں جا رہا تہا اوس نے راہ پر ایک شاخ دیکہی کانٹوں کی تو اوسکو سرکا دیا اللہ تعالی نے اس نیکی کو قبول کیا اور اسکو بخشدیا (نووی نے کہا مسلمانوں کو ہر ایک طرح فائدہ دینے میں بہی ثواب ہے) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَۃٍ عَلٰی ظَھْرِ طَرِیْقٍ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَاُنَحِّیَنَّ ھٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ لَا یُؤْذِیْھِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ ترجمہ آپ نے فرمایا ایک شخص نے راہ میں کانٹوں کی ڈالی دیکہی تو کہا قسم خدا کی میں اسکو ہٹا دوں گا مسلمانوں کے اٹھنے جانیکی راہ سے تاکہ اون کو تکلیف نہ ہو اللہ تعالی نے اسکو جنت میں داخل کیا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّۃِ فِیْ شَجَرَۃٍ قَطَعَھَا مِنْ ظَھْرِ الطَّرِیْقِ کَانَتْ تُؤْذِی النَّاسَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں ایک شخص کو مزے اوڑاتے دیکہا جس نے ایک درخت کو راہ میں سے کاٹ دیا تہا جس سے تکلیف ہوتی تہی لوگوں کو عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ شَجَرَۃً کَانَتْ تُؤْذِی الْمُسْلِمِیْنَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَھَا فَدَخَلَ الْجَنَّۃَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تہا ایک شخص آیا اور وہ درخت کاٹ ڈالا وہ جنت میں گیا عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَنْتَفِعُ بِہٖ قَالَ اعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ + ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا اے نبی اللہ کے مجہکو کوئی بات ایسی بتلایئے جس سے فائدہ اوٹہاؤں آپ نے فرمایا مسلمانوں کی راہ سے کوڑا ہٹا دے عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ اَنَّ اَبَا بَرْزَۃَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَسٰی اَنْ تَمْضِیَ وَاَبْقٰی بَعْدَکَ فَزَوِّدْنِیْ شَیْئًا یَنْفَعُنِی اللّٰہُ بِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِفْعَلْ کَذَا اِفْعَلْ کَذَا اَبُوْبَکْرٍ نَسِیَہٗ وَاَمِرَّ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں نہیں جانتا شاید آپ کی وفات ہو جاوے اور میں آپکے بعد زندہ رہوں تو کوئی بات ایسی بتلایئے جس سے اللہ تعالی مجہکو نفع دیوے آپ نے فرمایا ایسا کر ایسا کر (راوی بہول گیا

اور حکم کیا ایذا دینے والی چیز کو راہ سے ہٹانے کا **باب** تحریم تعذیب الھرۃ ونحوھا من
الحیوان الذی لا یؤذی جو جانور ستاتا نہ ہو اسکو تکلیف دینا حرام ہے جیسے بلی کو **عن**
عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عذبت امرأۃ فی ھرۃ سجنتھا حتی
ماتت فدخلت فیھا النار لا ھی اطعمتھا وسقتھا اذ ھی حبستھا ولا ھی ترکتھا تاکل
من خشاش الارض **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کے لیے
جسکو اوسنے قید کیا تھا یہانتک کہ وہ مرگئی پھر وہ عورت جہنم میں گئی اس عورت نے اوس بلی کو نہ کھانا
دیا نہ پانی قید میں اور نہ چھوڑا کہ زمین کے کیڑوں کو کھاتی **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بمثلہ حدیث جویریۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عذبت امرأۃ فی ھرۃ اوثقتھا فلم تطعمھا ولم تسقھا ولم تدعھا تاکل
من خشاش الارض **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ اوس بلی کو باندہ دیا تھا **عن** ابی ھریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت
امرأۃ النار من جراء ھرۃ لھا او ھر ربطتھا فلا ھی اطعمتھا ولا ھی ارسلتھا ترمرم من
خشاش الارض حتی ماتت ھزلا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک عورت دوزخ میں گئی ایک بلی کے سبب سے جسکو اوسنے باندہ دیا تھا پھر نہ اوسکو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ
وہ زمین کے کیڑے چبائی یہانتک کہ دبلی ہو ہو کر مرگئی **باب** تحریم الکبر غرور کرنا حرام
ہے **عن** ابی سعید الخدری وابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
العز ازارہ والکبریاء رداؤہ فمن ینازعنی عذبتہ **ترجمہ** ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عزت پروردگار کی ازار ہے اور بزرگی اوسکی چادر ہے
(یعنی یہ دونوں اوسی کی صفتیں ہیں) پھر پروردگار فرماتا ہے جو کوئی یہ دو نو صفتیں اختیار کرے میں
اوسکو عذاب دونگا (نووی نے کہا اس حدیث سے غرور پر سخت وعید نکلی اور یہ ثابت ہوا کہ غرور حرام ہے
اور یہ صفت خاص پروردگار کی ہے ف مراد ازار سے کبر یا ردنی کہ بلکل قدیم سنت و خوش نما
باب النھی عن تقنیط الانسان من رحمۃ اللہ تعالی اللہ کی رحمت سے کسی کو ناامید کرنا

حرام ہے **عن** جندب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حدث ان رجلا قال والله لا
یغفر الله لفلان وان الله قال من ذا الذی یتالی علی ان لا اغفر لفلان فانی قد غفرت
لفلان واحبطت عملک او کما قال **ترجمہ** جندب سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے
فرمایا ایک شخص بولا قسم الله کی الله تعالے فلانے کو نہین بخشے گا الله تعالی نے فرمایا کون ہے وہ جو قسم کہاتا
ہے کہ مین فلانے کو نہ بخشون گا مین نے اسکو بخشدیا اور تیرے (جسنے قسم کہائی تہی) اعمال لغو کردیے
(بیکار) **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ الله تعالی اگر چاہے تو بے
توبہ کے بہی گناہ معاف ہوسکتے ہین اور معتزلہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ کبائر سے اعمال صالحہ حبط
ہوجاتے ہین اور اہلسنت کا یہ مذہب ہے کہ اعمال صرف کفر سے حبط ہوتے ہین اور اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا
ہے کہ اوسکی نیکیاں برائیون کے سامنے گر گئین یا اوسنے اور کوئی کام ایسا کیا ہوگا جس سے وہ کافر ہوگیا
ہوگا یا یہ حکم اگلے اُمتون کے لیے تہا انتہے **باب** فضل الضعفاء والخاملین ناتوانون اور
گمنام شخصون کی فضیلت **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رب اشعث
مدفوع بالابواب لو اقسم علی الله لابره **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم
نے فرمایا بہت لوگ پریشان بال غبار آلودہ دروازون پر سے دہکیلے ہوئے ایسے ہین کہ اگر خدا کے اعتماد
پر کسی بات کی قسم کہا بیٹہین تو خدا اون کی قسم کو سچا کر دیوے **ف** یعنی بعض بندگان خدا ظاہر
کے تئین ایسے ذلیل اور برے ہین کہ کوئی دروازے پر نہ کہڑا ہونے دیوے اور باطن کے ایسے صاف ہین کہ خدا
جل جلالہ کو اون کی خاطرداری منظور رہتی ہے اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان بدظاہر
کو حقیر نہ جاننے **س** خاکساران جہان را بحقارت منگر — تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد
مگر یہ بہی نہ چاہیے کہ خلاف شرع فقیرون کو ولی اور قطب عوام کیطرح اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرت نے
اس حدیث مین یعنی پریشان مو خاکسارون کو مقبول فرمایا اور یہ نہین فرمایا کہ شراب خوار یا مدک یا بہنگ
پینے والے داڑہی منڈے بہی ایسے ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گمنامی
حقتعالی کو پسند ہے (تحفة الاخیار) **باب** النہی عن قول هلک الناس یہ کہنا منع ہے
کہ لوگ تباہ ہوئے **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا قال الرجل
هلک الناس فهو اهلکهم قال ابو اسحاق لا ادری اهلکهم بالنصب او اهلکهم بالرفع

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی یہ کہے لوگ ہلاک ہوئے (حقارت
سے اپنے تئین عمدہ جانکر اور جو افسوس یا رنج سے دین کی خرابی پر کہے تو منع نہین ہے) تو وہ خود سب سے
زیادہ ہلاک ہونے والا ہے عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو گذرا بَابُ
الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ ہمسایہ کا حق عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُوَرِّثَنَّهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام مجھکو نصیحت کرتے رہے ہمسایہ کے
کے ساتھہ سلوک کرنے کی یہانتک کہ مین سمجھا وہ ہمسایہ کو وارث بنا دینگے ف یعنی یہانتک ہمسایہ کے
کے ساتھہ احسان کرنے کی تاکید کی کہ مین سمجھا ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہو جاویگا اس حدیث مین
حق ہمسائگی کی نہایت تاکید ہے عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ
وہی جو گذرا عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي
بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ ترجمہ ابن عمر سے بھی ایسے ہی روایت ہے عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ
ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جب تو گوشت پکاوے تو شوربا
بہت رکھہ اور خیال رکھہ اپنے ہمسایون کا عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي أَوْصَانِي إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا
فَأَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَأَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ ترجمہ ابوذر
سے روایت ہے میرے جانی دوست نے مجھکو وصیت کی کہ جب گوشت پکاوے تو شوربا بہت رکھہ اور اپنے ہمسایہ کے
گھر والون کو دیکھہ انکو اس مین سے بھیج (جانی دوست سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین) بَابُ
اسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ ملاقات کیوقت کشادہ پیشانی سے ملنا عَنْ أَبِي ذَرٍّ
قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ
بِوَجْهٍ طَلْقٍ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احسان اور نیکی کو کم
مت سمجھہ (یعنے ثواب سے خالی نہین) اور یہ بھی ایک احسان ہے کہ اپنے بھائی سے ملے کشادہ پیشانی
کے ساتھہ بَابُ اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ اچھے کام مین سفارش کرنا
مستحب ہے عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا أَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَى جُلَسَائِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبَّ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی حاجت لیکر آتا تو آپ اپنے ساتھیوں سے فرماتے سفارش کرو تمکو ثواب ہوگا اور اللہ تعالی تو اپنے پیغمبر کی زبان پر وہی حکم کرے گا جو چاہتا ہے ف یعنی میں تو وہی کرونگا جو حق ہے لیکن تم اپنا ثواب مت کھو سفارش کرو نووی نے کہا شفاعت یعنی سفارش بادشاہ اور حاکم اور ہر شخص کے پاس درست ہے اگرچہ ظلم روکنے کے لیے یا سزا کو معاف کرنے کے لیے یا کسی کو کچھ دلوانے کے لیے ہو لیکن حد دین سفارش حرام ہے اسیطرح ناحق کرنے کے لیے باب اسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِيْنَ نیک صحبت کا حکم عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السُّوءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک مصاحب اور بد مصاحب کی مثال ایسی ہے جیسے مشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی مشک والا یا تجھے یوں ہی دیگا تحفہ کے طور پر سونگھنے کے لیے یا تو اوس سے خرید لیگا اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دیگا یا بری بو تجھ کو سونگھنا پڑے گی ف یعنی عطار کے پاس جو کوئی بیٹھے تو فائدے سے خالی نہیں اگر عطر نہ خریدے تو خوشبو ہی سہی یہی مثال نیک شخص کی ہے کہ عالم یا درویش یا حکیم کے صحبت میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوتا ہے اور بھٹی پھونکنے والا بد شخص کیطرح ہے بد کی صحبت میں نقصان ضرور ہوتا ہے اگر بدی نہ سیکھے جب بھی اوسکا اثر ضرور ہوتا ہے اور ادنی درجہ یہ ہے کہ نیکی اور عبادت کی لذت کم ہو جاتی ہے ۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مشک پاک ہے اور اسپر اجماع ہے علماء کا لیکن شیعہ سے اوسکی نجاست منقول ہے اور انکا قول باطل ہے حدیث سے اور اجماع سے اور ہمیشہ مسلمان مشک لگاتے ہوئے آئے اور بیچتے ہوئے انتہی مختصرا

باب فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ بیٹیوں کے پالنے کی فضیلت عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ

ابْنَتَیْہَا فَلَمْ تَأْکُلْ مِنْہَا شَیْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاہَا فَدَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُہُ حَدِیثَہَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِیَ مِنَ الْبَنَاتِ
بِشَیْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَیْہِنَّ کُنَّ لَہُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میرے پاس
ایک عورت آئی اوسکی دو بیٹیان اوس کے ساتھہ تہین اوس نے مجہہ سے سوال کیا میرے پاس کچہہ نہ تہا ایک
کہجور تہی وہی مین نے اوسکو دیدی اوس نے وہ کہجور بیکر دو ٹکڑے کی اور ایک ایک ٹکڑا دونون بیٹیون
کو دیدیا اور آپ کچہہ نہ کہایا پہر اوٹہی اور چلی بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
مین نے اوس عورت کا حال آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو مبتلا ہو بیٹیون مین (یعنی اوسکی بیٹیان ہون
پہر وہ اون کے ساتھہ نیکی کرے (اون کو پالے دین کی تعلیم کرے نیک شخص سے نکاح کردے) تو وہ
قیامت کے دن اوسکی آڑ ہونگی جہنم سے عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ جَاءَتْنِی مِسْکِیْنَۃٌ تَحْمِلُ
ابْنَتَیْنِ لَہَا فَأَطْعَمْتُہَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ کُلَّ وَاحِدَۃٍ مِنْہُمَا تَمْرَۃً وَرَفَعَتْ إِلَی
فِیہَا تَمْرَۃً لِتَأْکُلَہَا فَاسْتَطْعَمَتْہَا ابْنَتَاہَا فَشَقَّتِ التَّمْرَۃَ الَّتِی کَانَتْ تُرِیدُ أَنْ تَأْکُلَہَا
بَیْنَہُمَا فَأَعْجَبَنِی شَأْنُہَا فَذَکَرْتُ الَّذِی صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِنَّ اللّٰہَ قَدْ أَوْجَبَ لَہَا بِہَا الْجَنَّۃَ أَوْ أَعْتَقَہَا مِنَ النَّارِ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت
ہے ایک فقیرنی میرے پاس آئی اپنے دونون بیٹیون کو لیے ہوے مین نے اوسکو تین کہجورین دین اوس نے ہر ایک
بیٹی کو ایک ایک کہجور دی اور تیسری کہجور کہانے کے لیے منہہ سے لگائی اتنے مین اوسکی بیٹیون نے اوہ کہجور
بہی مانگی کہانے کو اوس نے اوس کہجور کے جسکو خود کہانا چاہتی تہی دو ٹکڑے کیے مجہے یہہ حال دیکہکر تعجب
ہوا مین نے جو اوس نے کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے اس کام
سے اوس کے لیے جنت واجب کردی یا اوسکو جہنم سے آزاد کردیا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ حَتَّی تَبْلُغَا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ أَنَا وَہُوَ وَضَمَّ
أَصَابِعَہُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو لڑکیون کو
پالے اون کے جوان ہونے تک قیامت کے دن مین اور وہ اس طرح سے آوینگے اور آپ نے اپنی اونگلیون کو
ملایا (یعنی میرا اوسکا ساتہہ ہوگا قیامت کے دن) مسلمان کو چاہیے کہ اگر خود اوسکی لڑکیان ہون تو خیر
ورنہ دو یتیم لڑکیون کو پالے اور جوان ہونے پر اون کا نکاح کردیوے تا کہ حضرت صلعم کا ساتہہ اوسکو نصیب

باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه جس شخص کا بچہ مرے اور وہ صبر کرے عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يموت لاحد من المسلمين ثلثة من الولد فتمسه النار الا تحلة القسم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچہ مر جاویں اوسکو جہنم کی آگ نہ لگے گی مگر قسم اوتارنے کے لیے (یعنے اللہ تعالی نے جو فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر نہ گذرے سو جب بھی اسکا بھی گذر دوزخ پر سے ہوگا پر اور کسیطرح کا عذاب نہ ہوگا عن الزهري باسناد مالك ومعنى حديثه الا ان في حديث سفيان فيلج النار الا تحلة القسم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لنسوة من الانصار لا يموت لاحداكن ثلثة من الولد فتحتسبه الا دخلت الجنة فقالت امراة منهن او اثنان يا رسول الله قال او اثنان ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے فرمایا تم میں سے جس کے تین لڑکے مر جاویں اور وہ خدا کی رضامندی کے واسطے صبر کرے تو جنت میں جاویگی ایک عورت بولی یا رسول اللہ اگر دو بچے مریں آپنے فرمایا دو بھی سہی عن ابي سعيد الخدري قال جاءت امراة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ذهب الرجال بحديثك فاجعل لنا من نفسك يوما ناتيك فيه تعلمنا مما علمك الله قال اجتمعن يوم كذا وكذا فاجتمعن فاتاهن رسول الله صلى الله عليه وسلم فعلمهن مما علمه الله ثم قال ما منكن من امراة تقدم بين يديها من ولدها ثلاثة الا كانوا لها حجابا من النار فقالت امراة واثنين واثنين واثنين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم واثنين واثنين واثنين ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ساری باتیں آپ کی مرد ہی سنا کرتے ہیں تو ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر کیجیے جس دن ہم آپ کے پاس آیا کریں اور آپ ہمکو وہ باتیں سکھا دیں جو اللہ تعالی نے آپکو سکھلائیں آپنے فرمایا اچھا فلانے دن تم جمع ہونا وہ جمع ہوئیں رسول اللہ صلعم اونکے پاس تشریف لائے پھر فرمایا تم میں سے جس عورت نے اپنے آگے تین بچے بھیجے (یعنے تین بچے اوسکے مر گئے) تو وہ اوس کی آڑ ہو جاویں گے جہنم سے ایک عورت بولی اور دو بچے دو بچے دو بچے آپنے

فرمایا اور دو بچے دو نبچے دو چھوٹے بیٹے اون کا بہی یہی حکم ہے عن ابی هريرة قال ثلثة لم
يبلغوا الحنث ترجمہ وہی جو گذرا اس مین اشارہ یا دہ ہو کہ وہ تین بچے سیلانے نہو ئی ہون عن
ابی حسان قال قلت لابی هريرة انه قد مات لی ابنان فما انت محدثی عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم بحديث تطيب به انفسنا عن موتانا قال قال نعم صغارهم
دعاميص الجنة يتلقى احدهم اباه او قال ابويه فياخذ بثوبه او قال بيده كما
اخذ انا بصنفة ثوبك هذا فلا يتناهى او قال ينتهي حتى يدخله الله اباه الجنة
وفی رواية سويد حدثنا ابو السليل ترجمہ ابو حسان سے روایت ہے مین نے ابو ہریرہ سے کہا میرے
دو بیٹے مر گئے تو تم مجھ سے حدیث نہین بیان کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس سے ہمارا دل خوش ہو
انہون نے کہا اچھا چھوٹے بچے تو جنت کے کیڑے ہین (یعنی جنت سے جدا نہونگے جیسے پانی کا کیڑا پانی
سے جدا نہین ہوتا) وہ اپنے باپون سے ملین گے یا ماں باپ سے اور انکا کپڑا پکڑ ین گے یا ہاتھ جیسے مین اس
وقت تیرے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہون پھر چھوڑین گے یہانتک کہ اللہ انکو اور اون کے باپون کو
جنت مین داخل کرے گا عن التيمي بهذا الاسناد وقال فهل سمعت من رسول الله
صلى الله عليه وسلم شيئا تطيب به انفسنا عن موتانا قال نعم ترجمہ وہی جو
گذرا عن ابی هريرة قال اتت امراة النبي صلى الله عليه وسلم بصبي
لها فقالت يا نبي الله ادع الله له فلقد دفنت ثلاثة فقال دفنت ثلاثة قالت
نعم قال لقد احتظرت بحظار شديد من النار قال عمر من بينهم عن جده و
قال الباقون عن طلق لم يذكروا الجد ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک عورت ایک بچہ
لیکر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا اے نبی اللہ کے دعا کیجیے اسکے لیے (عمر دراز
ہونے کی) کیونکہ مین تین بچون کو گاڑ چکی ہون آپ نے فرمایا تو نے تین بچون کو گاڑا وہ بولی ہان آپ نے
فرمایا تو نے ایک مضبوط آڑ کر لی جہنم سے عن ابی هريرة رضی الله تعالى عنه قال
جاءت امراة الى النبي صلى الله عليه وسلم بابن لها فقالت يا رسول الله انه
يشتكي واني اخاف عليه قد دفنت ثلاثة قال لقد احتظرت بحظار شديد
من النار قال زهير عن طلق ولم يذكر الكنية ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے

ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میری اس بیٹی کے لیے دعا فرمایئے وہ بیمار ہی اور میں ڈرتی ہون کہیں مر نہ جاوے میں تین بچون کو گاڑ چکی ہون آپ نے فرمایا تو نے تو ایک مضبوط روک کر لی جہنم کی

باب اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا اَحَبَّہٗ اَھْلُ السَّمَآءِ

جب خداوند کریم کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو آسمان کے فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہین

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّہٗ قَالَ فَیُحِبُّہٗ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِی السَّمَآءِ فَیَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ فَیُحِبُّہٗ اَھْلُ السَّمَآءِ قَالَ ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰہُ عَبْدًا دَعَا جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْہُ قَالَ فَیُبْغِضُہٗ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ فِیْ اَھْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْہُ قَالَ فَیُبْغِضُوْنَہٗ ثُمَّ تُوْضَعُ لَہُ الْبَغْضَآءُ فِی الْاَرْضِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں محبت کرتا ہون فلانے بندے سے تو بھی اوس سے محبت کر پھر جبرئیل علیہ السلام محبت کرتے ہین اوس سے اور آسمان میں منادی کرتے ہین اللہ تعالی محبت کرتا ہے فلانے سے تم بھی محبت کرو اس سے پھر آسمان والے فرشتے اوس سے محبت کرتے ہین بعد اوسکے زمین والون کے دلون میں وہ مقبول ہوجاتا ہے اور جب اللہ تعالی دشمنی رکھتا ہے کسی بندے سے تو جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلان کا دشمن ہون تو بھی اوسکا دشمن ہو پھر وہ بھی اوسکے دشمن ہوجاتے ہین پھر منادی کر دیتے ہین آسمان والون میں کہ اللہ تعالی فلان شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اوس سے دشمنی رکھو وہ بھی اوسکے دشمن ہوجاتے ہین بعد اوسکے زمین والون کے دلون میں اوسکی دشمنی جم جاتی ہے یعنی زمین میں بھی جو اللہ کے نیک بندے یا فرشتے ہین وہ اوسکے دشمن رہتے ہین سچ ہے

(از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت　　از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت)

عَنْ سُہَیْلٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ حَدِیْثَ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَیَّبِ لَیْسَ فِیْہِ ذِکْرُ الْبُغْضِ **ترجمہ** وہی جو گذرا

عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ قَالَ کُنَّا بِعَرَفَۃَ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَھُوَ عَلَی الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ فَقُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اِنِّیْ اَرَی اللّٰہَ تَعَالٰی یُحِبُّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ وَمَا ذَاکَ قُلْتُ لِمَا لَہٗ مِنَ الْحُبِّ فِیْ قُلُوْبِ النَّاسِ قَالَ بِاَبِیْکَ اَنْتَ اِنِّیْ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ

يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ عَنْ سُهَيْلٍ ترجمہ ابو صالح
سے روایت ہے ہم عرفات مین تھے تو عمر بن عبد العزیز جو حاجیون کے سردار تھے نکلو لوگ کھڑے ہو گئے اون
کے دیکھنے کو مین نے اپنے باپ سے کہا اے باپ مین سمجھتا ہون اسد تعالی دوست رکھتا ہے عمر بن عبد العزیز کو
باپ نے پوچھا کیون مین نے کہا اس واسطے کہ لوگون کے دلون مین اونکی محبت پڑ گئی ہے اونہون نے کہا قسم
تیرے باپ کی تو نے ابوہریرہ سے سنا ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اسد علیہ وسلم کی پھر بیان کیا اوسی طرح
جیسے اوپر گذرا **بَاب** الْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ روحون کے جھنڈ جھنڈ ہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ
وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا روحون
کے جھنڈ کے جھنڈ ہین پھر جنہون نے اون مین سے ایکدوسرے کی پہچان کی تہی وہ دنیا مین بھی دوست ہوتی ہین اور
جو وہان الگ تہین یہان بھی الگ رہتی ہین **ف** پہچان سے یہ غرض کہ ایک صفات کی تہین یا
سعادت اور شقاوت مین موافق تہین غرض یہ کہ اچھی روحین دنیا مین بھی آپس مین دوست ہوتی ہین
اور بری بری کی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِحَدِيْثٍ يَرْفَعُهُ قَالَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ
وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا وَالْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ
فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم نے فرمایا لوگون کی بھی مثال ایسی ہے جیسے کانون کی سونے اور چاندی کی جاہلیت کے زمانے
مین جو لوگ بہتر تھے اسلام کے زمانے مین بھی وہی بہتر ہین (یعنی جو اوسوقت مین شریف اور نیک ذات
اور خوش خلق تھے یا شجاع اور بہادر تہے وہ اسلام مین بھی ایسے ہین) جب سمجھدار ہون اور روحون کے
جھنڈ جھنڈ الگ ہین پھر جن روحون کو ایک دوسرے کے وہان پہچان تہی دنیا مین بھی اون مین الفت
ہوئی اور جو وہان غیر تہین وہ یہان بھی غیر ہین **بَاب** اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ آدمی اوسی کے
ساتھ ہوگا جس سے دوستی رکہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ حُبَّ
اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک گنوار نے رسول اسد
صلے اسد علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب ہے آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے وہ بولا

اللہ اور اُس کے رسول کی محبت آپ نے فرمایا تو اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکہے گو اوسکے اعمال کم ہون عَنْ
انسٍ قال قال رجلٌ یا رسول اللہ متی الساعۃ قال وما اعددت لھا فلم یذکر کثیرا قال
ولکنی احب اللہ ورسولہ قال فانت مع من احببت ترجمہ وہی جو گزرا اس مین یہ ہے کہ اُس گنوار
نے بہت سامان نہ کیا اور کہا لیکن مین محبت رکھتا ہون اللہ اور اُسکے رسول سے ف نووی نے کہا اللہ اور
اوس کے رسول کی محبت کی فضیلت یہ ہے کہ اون دونون کے حکم پر چلے اور جس سے منع کیا ہے اُس سے باز رہے
اور شرع پر قائم رہے اور محبت مین صالحین کے یہ ضرور نہین کہ اون کے برابر اعمال کرے ورنہ وہ تو اُنکی
مثل ہو جاویگا بیت احب الصالحین ولست منہم لعل اللہ یرزقنی صلاحا عَنْ
انس بن مالکٍ ان رجلا من الاعراب اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال
ما اعددت لھا من کبیر احمد علیہ نفسی ترجمہ وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ اُس گنوار نے
کہا مین نے تو قیامت کے لیے کوئی بڑا سامان نہین کیا ہے جس پر اپنی تعریف کرون عَنْ انس بن مالکٍ
قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ متی الساعۃ قال وما
اعددت لھا قال حب اللہ ورسولہ قال فانک مع من احببت قال انس فما فرحنا بعد
الاسلام فرحا اشد من قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانک مع من احببت قال انس
فانا احب اللہ ورسولہ وابا بکر وعمر فارجو ان اکون معھم وان لم اعمل باعمالھم
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
قیامت کب ہے آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا طیار کیا ہے وہ بولا اللہ تعالی اور اوس کے رسول کی
محبت کو آپ نے فرمایا تو تو اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکہے۔ انس نے کہا ہم اسلام کے بعد کسی چیز سے
اتنا خوش نہین ہوئے جتنا اس حدیث کے سننے سے ہوئے انس نے کہا مین تو محبت رکھتا ہون اللہ سے اور اس
رسول سے اور ابوبکر اور عمر سے اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن مین اون کے ساتھ ہون گو مین نے اون کے
سے اعمال نہین کیے عَنْ انس بن مالکٍ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر قول انس
فانا احب وما بعدہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ انس بن مالکٍ قال بینما انا ورسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خارجین من المسجد فلقینا رجلا عند سدۃ المسجد فقال یا رسول اللہ متی
الساعۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اعددت لھا قال فکان الرجل استکان ثم قال

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَعْدَدْتُ لَہَا کَثِیْرَ صَلٰوۃٍ وَّلَا صِیَامٍ وَّلَا صَدَقَۃٍ وَّلٰکِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونو مسجد سے نکل رہے تھے اتنے مین ایک شخص ہمکو ملا مسجد کے سایبان کے پاس اور بولا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی آپنے فرمایا تونے کیا سامان طیار کیا ہے قیامت کے لیے یہ سنکر وہ شخص دب گیا پھر بولا یا رسول اللہ مینے تو کچھ بہت نماز اور روزہ اور صدقہ طیار نہین کیا البتہ مین محبت رکھتا ہون اللہ سے اور اوس کے رسول سے آپنے فرمایا پس تو اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِہٰذَا الْحَدِیْثِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَرٰی فِیْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَّلَمَّا یَلْحَقْ بِہِمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اوس شخص کے باب مین جو محبت رکھے ایک قوم سے اور اوس قوم سے عمل نہ کرے آپنے فرمایا آدمی اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ ترجمہ ابو موسی سے بھی ایسے ہی روایت ہے

باب اَلثَّنَاءُ عَلَی الصَّالِحِ لَا تَضُرُّہٗ نیک آدمی کی تعریف دنیا مین اوسکو خوشی ہے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ یَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَیْرِ وَیَحْمَدُہُ النَّاسُ عَلَیْہِ قَالَ تِلْکَ عَاجِلُ بُشْرَی الْمُؤْمِنِ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا آپ کیا فرماتے ہین اوس شخص کے باب مین جو اچھے اعمال کرتا ہے اور لوگ اوسکی تعریف کرتے ہین آپنے فرمایا یہ بالفعل خوشخبری ہے مومن کو (یعنے آخرت مین جو ثواب اور اجر ہے وہ تو الگ رہی یہ دنیا ہی مین خوشی ہے اوس کے لیے کہ لوگ اوسکی تعریف کرتے ہین عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ بِاِسْنَادِ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ مِّثْلَ حَدِیْثِہٖ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِہِمْ عَنْ شُعْبَۃَ غَیْرِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَیُحِبُّہُ النَّاسُ عَلَیْہِ وَفِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَیَحْمَدُہُ النَّاسُ کَمَا قَالَ حَمَّادٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

کتاب القدر

کتاب تقدیر کے بیان مین

عن عبد اللہ قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق اِنّ احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ اربعین یوماً ثم یکون فی ذلک علقۃ مثل ذلک ثم یکون فی ذلک مضغۃ مثل ذلک ثم یرسل الملک فینفخ فیہ الروح ویؤمر باربع کلمات بکتب رزقہ وعملہ واجلہ وشقی او سعید فوالذی لا الٰہ غیرہ اِنّ احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتّٰی ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل النار فیدخلھا واِنّ احدکم لیعمل بعمل اھل النار حتّٰی ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل الجنۃ فیدخلھا ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ سچے ہین سچے کیے ہوئے بیشک تم مین ہر ایک آدمی کا نطفہ اوسکی مان کے پیٹ مین چالیس دن جمع رہتا ہے پہر چالیس دن مین لوہو کی پہٹکی ہو جاتا ہے پہر چالیس دن مین گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پہر خدا تعالیٰ اوس کیطرف فرشتے کو بہیجتا ہے وہ اوس مین روح پہونکتا ہے اور چار باتون کا اوسکو حکم ہوتا ہے کہ اوسکی روزی لکہتا ہے (یعنی محتاج ہوگا یا مالدار) اور اوسکی عمر لکہتا ہے کہ کتنا جیے گا اور اوسکے عمل لکہتا ہے کہ کیا کیا کرے گا اور یہ لکہتا ہے کہ نیک بخت (بہشتی) ہوگا یا بدبخت (دوزخی) ہوگا سو مین قسم کہاتا ہون اوسکی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون مین سے کوئی بہشتیون کے کام کرتا ہے یہانتک کہ اوس مین اور بہشت مین ہاتہہ بہر کا فرق رہ جاتا ہے (یعنے بہت قریب ہو جاتا ہے) پہر تقدیر کا لکہا اوسپر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہے پہر دوزخ مین جاتا ہے اور مقرر کوئی آدمی عمر بہر دوزخیون کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ دوزخ مین اور اوس مین سوائے ایک ہاتہہ بہر کے کچہ فرق نہین رہتا ہے پہر تقدیر کا لکہا اوسپر غالب ہوتا ہے سو بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہے پہر بہشت مین جاتا ہے **ف** اس حدیث مین انسان کی ابتدا و انتہا اور تقدیر کا بیان ہے عوام لوگ اسکا مطلب خصوصاً تقدیر کا بہید نہین سمجہ سکتے اس کے بوجہنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت کیا چاہیے کہ جب خاتمہ پر مدار ٹہیرا تو کوئی اپنی عبادت و بندگی پہ گہمنڈ نہ کرے اسواسطے کہ خاتمے

کا حال کیا معلوم ہے کہ کیا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نہ جاننا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اسکا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان کہتے ہیں کہ جب خاتمہ پر بات رہی تو جوانی میں عیش کیا چاہیے ضعیفی میں توبہ کر لیں گے سو یہ شیطان نے انکو دھوکا دیا ہے اسواسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہاں سے یقین ہوا شاید جوانی میں موت آجاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہے عاقل آدمی اگر غور کرے تو اسکو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہیں اسواسطے کہ شاید ہمیں نفس نفس واپسین ہو یا الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین (التحفۃ الاخیار) **عن** الاعمش بھذا الاسناد قال فی حدیث وکیع ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین لیلۃ وقال فی حدیث معاذ عن شعبۃ اربعین لیلۃ او اربعین یوما واما فی حدیث جریر وعیسی اربعین یوما **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** حذیفۃ بن اسید یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل الملک علی النطفۃ بعد ما تستقر فی الرحم باربعین او خمسۃ واربعین لیلۃ فیقول یا رب اشقی او سعید فیکتبان فیقول ای رب اذکر او انثی فیکتبان ویکتب عملہ واثرہ واجلہ ورزقہ ثم تطوی الصحف فلا یزاد فیھا ولا ینقص **ترجمہ** حذیفہ بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتہ نطفہ کے پاس جاتا ہے جب وہ بچہ دان میں جم جاتا ہے چالیس یا پینتالیس دن کے بعد اور کہتا ہے اے رب اسکو بدبخت لکھوں یا نیک بخت پھر جو پروردگار کہتا ہے ویسا ہی لکھتا ہے پھر کہتا ہے مرد لکھوں یا عورت پھر جو پروردگار فرماتا ہے ویسا لکھتا ہے اور اسکا عمل اور عمر اور روزی لکھتا ہے پھر کتاب لپیٹ دی جاتی ہے نہ اوس سے کوئی چیز بڑھتی ہے نہ گھٹتی **عن** عبد اللہ بن مسعود یقول الشقی من شقی فی بطن امہ والسعید من وعظ بغیرہ فاتی رجلا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ حذیفۃ بن اسید الغفاری فحدثہ بذلک من قول ابن مسعود فقال وکیف یشقی رجل بغیر عمل فقال لہ الرجل اتعجب من ذلک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا مر بالنطفۃ ثنتان واربعون لیلۃ بعث اللہ الیھا ملکا فصورھا وخلق سمعھا وبصرھا وجلدھا ولحمھا وعظامھا ثم قال یا رب اذکر ام انثی فیقضی ربک ما شاء ویکتب الملک فیقول یا رب اجلہ فیقول ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یقول یا رب رزقہ فیقضی ربک ما شاء ویکتب الملک ثم یخرج الملک بالصحیفۃ فی یدہ فلا یزید

علی امرٍ دٗ لا ینقص ترجمہ عبد اللہ بن مسعود کہتے تہے بدبخت وہ ہی جو اپنی ماں کے پیٹ سے بدبخت ہی اور
نیک بخت وہ ہی جو دوسرے سے نصیحت پاوی۔ عامر بن واثلہ عبد اللہ بن مسعود سے یہ سُنکر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایک صحابی پاس آئے جنکو حذیفہ بن اسید غفاری کہتے تہے اور اون سے یہ حدیث بیان کی
کہا بغیر عمل کے آدمی کیسے بدبخت ہوگا۔ حذیفہ بولے تو اس سے تعجب کرتا ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب نطفہ پر بیالیس راتین گذر جاتی ہین تو اللہ تعالی ایک فرشتہ بہیجتا ہے اُس
کے پاس وہ اوسکی صورت بناتا ہے اور اوسکے کان آنکہہ اور کہال اور گوشت اور ہڈی بناتا ہی پہر عرض
کرتا ہے ای پروردگار یہ مرد ہو یا عورت پہر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکہہ لیتا ہے
پہر عرض کرتا ہے ای پروردگار اوسکی عمر کیا ہے پہر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کرتا ہے اور فرشتہ
لکہہ لیتا ہے پہر عرض کرتا ہے ای پروردگار اوس کی روزی کیا ہے پہر جو پروردگار چاہتا ہے وہ
حکم کر دیتا ہے اور فرشتہ لکہہ لیتا ہے پہر وہ فرشتہ اپنے ہاتہہ مین یہ کتاب باہر لیکر نکلتا ہے اور
اُس سے کوئی امر نہ بڑہتا ہے نہ گہٹتا ہے عن عبد اللہ بن مسعودٍ یقول وساق الحدیث بمثل حدیث
عمرو بن الحارث ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی سریحۃ حذیفۃ بن اسیدٍ الغفاری
فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باذنی ھاتین یقول ان النطفۃ تقع فی
الرحم اربعین لیلۃ ثم یتسور علیھا الملک قال زھیر حسبتہ قال الذی یخلقھا
فیقول یا رب اذکر او انثی فیجعلہ اللہ ذکرا او انثی ثم یقول یا رب اسوی او
غیر سوی فیجعلہ اللہ سویا او غیر سوی
ثم یقول یا رب ما رزقہ ما اجلہ ما خلقہ ثم
یجعلہ اللہ شقیا او سعیدا ترجمہ ابو سریحہ حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہی مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے ان دونون کانون سے آپ فرماتے تہے نطفہ ماں کے پیٹ مین چالیس راتون
تک یون ہی رہتا ہے پہر فرشتہ اوسپر اوترتا ہے یعنی وہ فرشتہ جو اُسکو بناتا ہے وہ کہتا ہے ای
پروردگار یہ مرد ہوگا یا عورت پہر اللہ تعالی اوسکو مرد کرتا ہے یا عورت پہر وہ فرشتہ کہتا ہی ای پروردگار
یہ پورا ہو یا ناقص پہر اللہ تعالی اُسکو پورا کرتا ہے یا ناقص پہر کہتا ہے ای پروردگار اوسکی روزی
کیا ہے اوسکی عمر کیا ہے اُسکی اخلاق کیسے ہین پہر اللہ تعالی اُسکو بدبخت کرتا ہے یا نیک بخت عن

حذيفة بن اسيد الغفاري صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع الحديث الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان ملكا موكلا بالرحم اذا اراد الله ان يخلق شيئا باذن الله لبضع و
اربعين ليلة ثم ذكر نحو حديثهم **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہو کہ ایک فرشتہ جو موکل ہے رحم
پر جب اللہ تعالی کچہ پیدا کرنا چاہتا ہو چالیس پر کئی راتون کے بعد پہر بیان کیا وہی جو گذرا **عن**
انس بن مالك ورفع الحديث انه قال ان الله قد وكل بالرحم ملكا فيقول اي رب نطفة
اي رب علقة اي رب مضغة فاذا اراد الله ان يقضي خلقا قال قال الملك اي رب
ذكر او انثى شقي او سعيد فما الرزق فما الاجل فيكتب كذلك في بطن امه **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے رحم پر ایک فرشتے کو مقرر کیا
ہے وہ کہتا ہے اے رب ابہی نطفہ ہو اے رب اب لہو کی پہٹکی ہے اے رب اب گوشت کی بوٹی ہے پہر
جب اللہ تعالی کچہ پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے یہ مرد ہو یا عورت نیک ہے یا بد اوسکی
روزی کیا ہے اوسکی عمر کیا ہے پہر جو حکم ہوتا ہے ویسا ہی لکہہ لیا جاتا ہے اپنی ماں کے پیٹ مین
عن علي قال كنا في جنازة في بقيع الغرقد فاتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقعد
وقعدنا حوله ومعه مخصرة فنكس فجعل ينكت بمخصرته ثم قال ما منكم من احد
ما من نفس منفوسة الا وقد كتب الله مكانها من الجنة والنار والا وقد كتبت
شقية او سعيدة قال فقال رجل يا رسول الله افلا نمكث على كتابنا وندع العمل
فقال من كان من اهل السعادة فسيصير الى عمل اهل السعادة ومن كان من اهل
الشقاوة فسيصير الى عمل اهل الشقاوة فقال اعملوا فكل ميسر اما اهل السعادة
فييسرون لعمل اهل السعادة واما اهل الشقاوة فييسرون لعمل اهل الشقاوة ثم
قرأ فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى واما من بخل واستغنى
وكذب بالحسنى فسنيسره للعسرى **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے ہم بقیع مین تہے (بقیع
مدینہ منورہ کا قبرستان ہے) ایک جنازے کے ساتھ اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
آپ بیٹہے ہم بہی آپکے گرد بیٹہے آپکے پاس ایک چہڑی تہی آپ سر جہکا کر بیٹہے اور چہڑی سے زمین
پر لکیرین کرنے لگے پہر آپنے فرمایا تم مین سے کوئی ایسا نہین ہے کوئی جان ایسی نہین ہے جسکا

اللہ نے ٹھکانا نہ لکھدیا ہو جنت میں یا دوزخ میں اور یہ نہ لکھدیا ہو کہ نیک بخت ہی یا بدبخت ہو ایک شخص بولا
یا رسول اللہ پھر ہم اپنے لکھے پر کیوں بھروسا نہ کریں اور عمل کو چھوڑ دیں (یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا
بے فائدہ ہے جو قسمت میں ہے وہ ضرور ہوگا) آپ نے فرمایا جو نیک بختوں میں سے ہے وہ نیکوں کا کام شتابی کریگا
اور جو بدبختوں میں سے ہے وہ بدوں کا کام جلدی کرے گا اور فرمایا عمل کرو ہر ایک کو آسانی دی
گئی ہے لیکن نیکوں کو آسان کیا جاویگا نیکوں کے اعمال کرنا اور بدوں کو آسان کیا جاویگا بدوں
کے اعمال کرنا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی سو جس نے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنی اسلام کو سچا جانا)
سو اوس کو ہم آسان کر دینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پرواہ بنا اور نیک دین کو اوس نے جھوٹا
جانا تو اوسپر ہم آسان کر دینگے کفر کی سخت راہ **ف** اصحاب یہ سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو
عمل بے فائدہ چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں اسواسطے
کہ خدا نے عالم میں چیزوں کو پیدا کیا اور ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنے حکمت کی
بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھہ سبب ہے بینائی کا اور کان سبب ہے شنوائی
کا اور زہر سبب ہے موت کا اسیطرح نیک عمل سبب ہے بہشت کا اور بدعمل سبب ہے دوزخ کا تو معلوم
ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہیں اسیطرح رزق مقدر ہے اور کسب کرنا اسکا سبب ہے اور کوئی اس
کو مخالف تقدیر کے نہیں جانتا غرض کہ ان احادیث کی رو سے اہل سنت کا عقیدہ ثابت ہوتا کہ تقدیر
حق ہے اور اسپر ایمان لانا واجب ہے اور اس میں بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف
عقل تقدیر کا بھید سمجھ نہیں سکتی اکثر یہ بات چلی آتی ہے کسی نے حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ سے پوچھا
تقدیر کو آپ نے فرمایا کہ اندھیری رات میں سمندر میں مت گھس یعنے تقدیر کا بھید دریافت کرنا
آدمی کا مقدور نہیں۔ اس حدیث سے یہی نکلا کہ تقدیر کے بھروسے پر کوشش اور محنت کا چھوڑ دینا
دین اسلام کے برخلاف ہے کیونکہ آپ نے صحابہ کو کوشش اور عمل کرنے کا حکم فرمایا دین اسلام کی تعلیم
یہ ہے کہ اسباب کے حاصل کرنے میں جہاں تک ممکن ہو اور جائز ہو کوشش کرے اور باوجود اس
کوشش کے اپنے تدبیر پر غرہ نہ ہو اور اللہ تعالی کی تقدیر پر بھروسا رکھے ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ
دین اسلام کی تعلیم میں خوشی ہی خوشی ہے دیکھو اسی مسئلہ قدر میں مخالف فرقوں کو جب وہ
ناکام ہوتے ہیں کتنا ملال ہوتا ہے اور اپنے اسباب کے خراب ہو جانے پر کیسا رنج کرتے ہیں پر

مومنون کو کچہ رنج نہین وہ جانتے ہین کہ صرف کوشش سے کامیابی نہین ہوتی بلکہ اللہ تعالی کی تقدیر بہی ضرور ہی اور جو لوگ تقدیر کو نہین مانتے ہم اون سے یون بحث کرتے ہین کہ بہلا اگر تقدیر نہ ہو تو ہر سبب کا مسبب ہو جانا چاہیے حالانکہ کسی سبب کا دنیا مین یہ حال نہین کہ ہمیشہ مسبب اوس کے بعد ہو اگر سب تیر کہلتے ہین پر نہین مرتے ہیضہ ہوتا ہے پر نہین مرتے نقض ہوتا ہے پر ہیضہ نہین ہوتا پانی خراب ہوتا ہے پر وبا نہین ہوتی پانی اور ہوا دونون اچہے ہوتے ہین پر ہیضہ ہو جاتا ہے کوئی دوا کسی اثر کا ہمیشہ سبب نہین مثلاً کونین سے ہمیشہ بخار نہین جاتا کافور سے ہمیشہ وبا کو فائدہ نہین ہوتا بلکہ ہم یہ کہتے ہین کہ جو سبب عوام کی نظر مین بہت یقینی ہین وہ بہی ہمیشہ مسبب کو مستلزم نہین ہین مثلاً آگ ہمیشہ نہین جلاتے جیسے ایک قسم کا روغن لگا لیتے ہین یا بہیگی لکڑی کو جلاتین تو نہین جلاتے وہ لوگ یہ کہتے ہین کہ یہان ایک مانع موجود ہی ہم یہ جواب دیتے ہین کہ سوا اس مانع کے اور بہی ہزارون موانع نکلتے آتے ہین پہر اکیلی نار جلانے کے سبب کیونکر ٹہیری اور موانع اسقدر غیر محصور ہین کہ انکا منضبط کرنا اسی طرح تسلسل اسباب پر علم کا محیط ہونا دشوار ہے اور جو صرف سبب سے کام چلے تو چاہیے کہ کوئی سبب بالفعل موجود نہ ہو اس لیے کہ اسکا ہونا موقوف ہی اوس کے سبب کے ہونے پر پہر اس کا ہونا اوس کے سبب کے ہونے پر پس ایک ذراسی بات کا ہونا موقوف ہی اسباب اور امور غیر متناہیہ کے ہونے پر اور امور غیر متناہیہ زمان متناہی مین کیونکر پائے جا سکتے ہین اب اگر زمانہ ازل مین غیر متناہی ہے تو ہر ایک سبب واجب بالغیر ہے اور اسکا سبب بہی واجب بالغیر ہوگا کیونکہ وہ سبب ہے دوسرے سبب کا اور اسباب غیر متناہی ہین اس لیے کہ زمانہ غیر متناہی فرض کیا ہے پس واجب بالغیر پایا گیا بدون واجب بالذات کے اور یہ محال ہے کہ ما بالغیر یا ما بالعرض بدون ما بالذات کے پایا جاوے اور جب ما بالذات کو مانا تو تسلسل اسباب جاتا رہا اور سبب ہین ما بالذات کی تاثیر سے کوئی مانع نرہا اور ساری اسباب کی تاثیر اوسی ما بالذات کی مرضی کے تابع رہی اور یہی عین ایمان ہے عَنْ ح مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ مَعْنَاهُ قَالَ فَاَخَذَ عُوْدًا وَلَمْ يَقُلْ مِخْصَرَةً قَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ اِلَّا وَقَدْ عَلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ

والنار قالوا یا رسول اللہ فلم نعمل افلا نتکل قال لا اعملوا فکل میسر لما خلق لہ ثم قرأ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی الی قولہ فسنیسرہ للعسری ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بیٹھے تھے آپکے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے زمین پر لکیرین کر رہے تھے آپنے اپنا سر اٹھایا پھر فرمایا تم میں سے کوئی جان ایسی نہیں ہے جسکا ٹھکانا معلوم ہو گیا ہو (یعنی اللہ تعالی کے علم میں) کہ جنت میں ہے یا جہنم میں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ہم عمل کیوں کریں بھروسا نہ کر لیں آپنے فرمایا نہیں عمل کرو ہر ایک کو آسان کیا گیا ہے وہ جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے پھر آپنے یہ آیت پڑھی فاما من اعطی واتقی (جسکا ترجمہ اوپر مذکور ہوا) عن منصور والاعمش انہما سمعا سعد بن عبیدۃ یحدثہ عن ابی عبد الرحمن السلمی عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ ترجمہ وہی جو گذرا عن جابر قال جاء سراقۃ بن مالک بن جعشم قال یا رسول اللہ بین لنا دیننا کانا خلقنا الآن فیما العمل الیوم افیما جفت بہ الاقلام وجرت بہ المقادیر ام فیما نستقبل قال لا بل فیما جفت بہ الاقلام وجرت بہ المقادیر قال ففیم العمل قال زھیر ثم تکلم ابو الزبیر بشیء لم افھمہ فسالت ما قال فقال اعملوا فکل میسر ترجمہ جابر سے روایت ہے سراقہ بن مالک بن جعشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا دین بیان کیجیے گویا ہم اب پیدا ہوئے ہیں ہم جو عمل کرتے ہیں تو اس مقصد کے لیے کرتے ہیں جسکو لکھکر قلم سوکھہ گئی اور تقدیر جاری ہو گئی یا اس مقصد کے لیے جو آگے ہونے والا ہے (اور پہلے سے اوسکی نسبت کچھ نہیں قرار پایا) آپنے فرمایا نہیں بلکہ اوس مقصد کے لیے عمل کرو جسکو لکھکر قلم سوکھہ گئی اور تقدیر جاری ہو چکی سراقہ نے کہا پھر عمل سے کیا فائدہ ہے زہیر نے کہا ابو الزبیر نے کچھ بات کہی جسکو میں نہیں سمجھا میں نے پوچھا لوگوں سے کیا کہا انہوں نے کہا عمل کرو ہر ایک شخص کے لیے آسان کیا گیا ہے عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا المعنی وفیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عامل میسر لعملہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ہر ایک کام کرنے والے کے لیے اسکا کام آسان کیا گیا ہے عن عمران بن حصین قال قیل یا رسول اللہ اعلم اھل الجنۃ من اھل النار قال فقال نعم قال قیل ففیم یعمل العاملون قال کل میسر لما خلق لہ

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جنت والوں کا اور دوزخ والوں
کا علم ہو گیا ہے (خداوند تعالیٰ کو) آپ نے فرمایا ہاں لوگوں نے کہا پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کرتے ہیں
آپ نے فرمایا ہر شخص کے لیے وہی کام آسان کیا گیا ہے جس کے لیے پیدا ہوا اب اگر اوس کے ہاتھ سے اچھے
کام ہو رہے ہیں تو امید ہوتی ہے کہ اوسکی تقدیر میں جنتی ہونا لکھا گیا ہے اور جو برے کام ہو رہے ہیں تو خیال
ہوتا ہے کہ اوس کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھا ہے ہمکو تقدیر کا علم نہیں حاصل یہ ہے کہ ہمارے اعمال گو
تقدیر سے خارج نہیں وہ بھی بہ تقدیر الٰہی ہیں اور عذاب و ثواب اوس اختیار پر ہے جو بعالم اسباب ہمکو
دیا گیا ہے اور چونکہ تقدیر تک ہمارا علم نہیں پہونچتا اس لیے ہم سارے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں
اور اوسکی جزا اور سزا پانے کے مستحق ہیں عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ
حَمَّادٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ
أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ
فِيهِ أَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرِ مَا سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ
نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ
أَفَلَا يَكُونُ ظُلْمًا قَالَ فَفَزِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَزَعًا شَدِيدًا وَقُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلْقُ اللّٰهِ وَمِلْكُ يَدِهِ
فَلَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ فَقَالَ لِي يَرْحَمُكَ اللّٰهُ إِنِّي لَمْ أُرِدْ بِمَا سَأَلْتُكَ إِلَّا
لِأَحْزِرَ عَقْلَكَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا يَا
رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ أَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ
مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ
فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ وَتَصْدِيقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَنَفْسٍ وَ
مَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ترجمہ ابو الاسود دیلی سے روایت ہے مجھ سے عمران بن
حصین نے کہا تم کیا سمجھتے ہو آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اور مشقت اٹھا رہے ہیں آیا وہ بات
فیصلہ پا چکی اور گذر گئی اگلی تقدیر کے رو سے یا آگے ہونے والی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
حدیث سے اور حجت سے میں نے کہا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گذر گئی عمران نے کہا تو پھر ظلم لازم آیا اس
لیے کہ خدا تعالیٰ نے جب کسی کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھ دیا تو پھر وہ اوس کے خلاف کیونکر عمل کر سکتا ہے

یہ سُنکر مین بہت گھبرایا اور مین نے کہا ظلم نہین ہی اسوجہ سے کہ ہر ایک چیز اسکی بنائی ہوئی ہے اور اسی کے ملک ہے اوس سے کوئی پوچھہ نہین سکتا اور لوگون سے البتہ پوچھہ سکتی مین عمران نے کہا خدا تجھہ پر رحم کرے مین نے یہ اس لیے پوچھا کہ تیری عقل کو آزماؤن دو شخص مُزینہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہین اور محنت اٹھا رہے ہین آیا اسکا فیصلہ ہو چکا اور تقدیر مین وہ بات گذر چکی یا آیندہ ہونے والا ہے اس حکم کے رو سے جسکو پیغمبر لیکر آئے اور اُنپر حجت ثابت ہو چکی آپ نے فرمایا نہین بلکہ اس بات کا فیصلہ ہو چکا اور اسکی تصدیق اللہ کی کتاب سے ہوتی ہے اللہ تعالی نے فرمایا قسم ہے جان کی اور قسم ہے اوسکی جس نے بنایا اسکو پھر بتا دی اوسکو برائی اور بھلائی **عن** اَبِی ھُرَیرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَہٗ عَمَلُہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ ثُمَّ یُخْتَمُ عَمَلُہٗ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مدت تک اچھی کام کیا کرتا ہی یعنے جنتیون کے کام پھر اسکا خاتمہ دوزخیون کے کام پر ہوتا ہے اور آدمی مدت تک جہنمیون کے کام کیا کرتا ہے پھر اسکا خاتمہ جنتیون کے کام پر ہوتا ہے **عن** سَھْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَھُوَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ النَّارِ فِیْمَا یَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی لوگون کی نظر مین جنتیون کے سے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور آدمی لوگون کی نظر مین جہنمیون کے سے کام کرتا ہے اور وہ جنتی ہوتا ہے

باب حِجَاجِ اٰدَمَ وَمُوْسٰی عَلَیْہِمَا السَّلَامُ حضرت آدم اور حضرت موسی علیہما السلام کا مباحثہ **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی یَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَیَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّۃِ فَقَالَ لَہٗ اٰدَمُ اَنْتَ اِصْطَفَاکَ اللّٰہُ بِکَلَامِہٖ وَخَطَّ لَکَ بِیَدِہٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدَّرَہُ اللّٰہُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَقَالَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ عُمَرَ وَابْنِ عَبْدَۃَ قَالَ اَحَدُھُمَا خَطَّ وَقَالَ الْاٰخَرُ کَتَبَ لَکَ التَّوْرَاۃَ بِیَدِہٖ **ترجمہ**

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم اور حضرت موسیٰ سے بحث ہوئی حضرت موسیٰ نے کہا اے آدم تم ہماری باپ ہو تم نے ہمکو محروم کیا اور جنت سے نکالا اگیہون کہا کر حضرت آدم نے کہا تم موسیٰ ہو تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام سے خاص کیا اور توراۃ تمہاری واسطے اپنے ہاتھ سے لکھی تم مجھہ کو طعنہ دیتے ہو اوس کام پر جو اللہ تعالیٰ نے میری قسمت مین میری پیدایش سے چالیس برس پہلے لکھدیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آدم علیہ السلام بحث مین غالب آئی موسیٰ علیہ السلام پر ف اللہ تعالیٰ نے توراۃ شریف کو اپنے ہاتہہ سے لکہا اس مقام پر اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دونون ہاتہہ ہین اور دونون داہنے ہین اور ہاتہہ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فقہ اکبر مین کہا کہ ہاتہہ کی تاویل نعمت اور قدرت سے نکرین گے کیونکہ یہ قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے۔ امام نووی نے جو کہا کہ اسکا ظاہر مراد نہین ہے تو ظاہر سے ظاہر متعارف مقصود ہے یعنی جسمانی ہاتہہ جیسا ہمارا ہاتہہ ہے یہ بیشک مراد نہین ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفت کسی مخلوق کی ذات اور صفت کی مشابہ نہین ہو سکتی اور یہ مطلب نہین کہ ظاہر معنے لغوی مراد نہین ہے اسلیے کہ اگر ظاہر معنی لغوی مراد نہو تو تاویل کرنے والون مین اور اہل حدیث مین کوئی فرق باقی نہین رہتا اور بہت ائمہ حدیث نے تصریح کر دی ہے کہ تمام صفات الٰہی اپنے ظاہر پر محمول ہین تو ید کا ترجمہ ہاتہہ سے اور وجہ کا منہ سے اور عین کا آنکہہ سے اور قدم کا پاؤن سے کر سکتے ہین اسمین خلاف کیا اسمین مگر اس جاہل نے جو معاند ہے اور غور نہین کرتا سلف علیہ الرحمۃ کے اقوال مین اور ہمنے اس مسئلہ کو مفصل کتاب الانتہاء فی الاستواء مین بیان کیا ہے قاضی عیاض نے کہا کہ یہ مباحثہ اپنے ظاہر پر محمول ہے اور شاید یہ دونون پیغمبر ایک جگہہ جمع ہوے ہون اور حدیث معراج مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات پیغمبرون سے ثابت ہے آسمان مین اور بیت المقدس مین تو یہ امر بعید نہین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو زندہ رکہا ہو جیسے شہدا کے باب مین آیا ہے اور احتمال ہے کہ یہ مباحثہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی مین ہوا ہو اور انہون نے خدا سے دعا کی ہو کہ اون کو حضرت آدم سے ملا دین۔ اور یہ جو حضرت آدم نے کہا کہ چالیس برس پہلے میری پیدایش سے میری قسمت مین لکھا گیا تو یہ توراۃ شریف مین لکھا ہے کیونکہ توراۃ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدایش سے چالیس برس پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس ہاتہہ سے لکھی اور تقدیر کا لکھنا مراد نہین ہے اسلیے کہ تقدیر جو حکم الٰہی مین تہی وہ تو ازلی ہے (نووی) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى

أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَغْوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بحث کی آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے تو آدم موسیٰ پر غالب ہوئے موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو جنہوں نے گمراہ کیا لوگوں کو اور جنت سے نکلوایا ان کو آدم علیہ السلام نے کہا تم وہی موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر بات کا علم دیا اور ان کو برگزیدہ کیا لوگوں پر اپنا پیغمبر کر کے موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہاں آدم علیہ السلام نے کہا تو پھر مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام پر جو میرے پیدا ہونے سے پہلے میری تقدیر میں لکھدیا گیا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى قَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَأَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَأَعْطَاكَ الْأَلْوَاحَ فِيهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللَّهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ مُوسَى بِأَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَتَلُومُنِي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسیٰ علیہما السلام نے بحث کی اپنے پروردگار کے پاس تو آدم علیہ السلام غالب ہوگئے موسیٰ علیہ السلام پر موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم وہی آدم ہو جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح تم میں پھونکی اور تمکو سجدہ کرایا فرشتوں سے (یہ سجدہ سلامی کا سجدہ نہ عبادت کا اور سلامی کا سجدہ اسوقت جائز تھا ہمارے دین میں سوا خدا کے دوسرے کو سجدہ کرنا حرام ہوگیا) اور تمکو اپنی جنت میں رہنے کو جگہ دی پھر تم نے اپنی خطا کی وجہ سے لوگوں کو زمین پر اوتارا آدم علیہ السلام نے کہا تم وہ موسیٰ ہو جنکو اللہ تعالیٰ نے چن لیا اپنا پیغمبر کر کے اور کلام کر کے اور تم کو اللہ تعالیٰ نے تورات شریف کی تختیاں دیں جن میں ہر بات کا بیان ہے اور تم کو اپنے نزدیک کیا سرگوشی کے لیے اور تم کیا سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ نے تورات کو میرے پیدا ہونے سے کتنی مدت پہلے لکھا ہے حضرت موسیٰ نے کہا چالیس برس پہلے آدم علیہ السلام

نے کہا تمنے توریت میں نہیں پڑہا کہ آدم نے اپنے رب کے فرمانے کے خلاف کیا اور بہٹک گیا حضرت موسی نے کہا
کیوں نہیں میں نے پڑہا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا پہر تم مجہ کو ملامت کرتے ہو اُس کام کے کرنے پر جو میری
تقدیر میں اللہ نے میرے پیدا ہونے سے چالیس برس پہلے لکہدیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو
آدم غالب آئے موسی پر **ف** نووی نے کہا اگر کوئی ہم میں سے گناہ کرے پہر یہی جواب دیوے جو حضرت
آدم علیہ السلام نے دیا تو کیا اوس سے ملامت اور عقوبت جاتی رہیگی جواب یہ ہے کہ نہیں جاویگی کیونکہ وہ دنیا
میں ہے جو دار التکلیف ہے اور آدم علیہ السلام تو مرچکے تہے اور انکا گناہ اللہ تعالی نے بخشدیا تہا اسوجہ سے اونکو
ملامت نہ ہی **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتج آدم وموسى
فقال له موسى انت آدم الذي اخرجتك خطيئتك من الجنة فقال له آدم انت موسى
الذي اصطفاك الله برسالته وبكلامه ثم تلومني على امر قد قدر علي قبل ان اخلق
فحج آدم موسى **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسی نے
تقریر کی موسی علیہ السلام نے کہا تم وہی آدم ہو جو گناہ کی وجہ سے جنت سے نکلے آدم نے کہا تم وہی موسی
ہو جنکو اللہ تعالی نے چنا رسالت اور کلام سے پہر تم مجہ کو ملامت کرتے ہو اوس کام پر جو میری تقدیر
میں لکہا گیا میری پیدایش سے پہلے تو حضرت آدم علیہ السلام غالب ہوئے موسی پر **عن** ابی هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعنى حديثهم **عن** ابی هريرة عن النبي صلى
الله عليه وسلم نحو حديثهم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كتب الله مقادير الخلائق قبل ان
يخلق السموات والارض بخمسين الف سنة قال وعرشه على الماء **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمرو بن عاص سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اللہ تعالی نے
مخلوقات کی تقدیر کو لکہا آسمان اور زمین کے بنانے سے پچاس ہزار برس پہلے اوسوقت پروردگار کا
عرش پانی پر تہا **ف** نووی نے کہا یہ تقدیر کی کتابت کا زمانہ ہے نہ اصل تقدیر کا وہ تو ازلی ہے
اوسکی کوئی ابتدا نہیں اس حدیث سے یہ نکلا کہ خداوند تعالی کا عرش آسمان اور زمین کے وجود سے
پہلے تہا اور وہ عرش پانی پر تہا اب معلوم نہیں کہ پانی سے پہلے کس چیز پر تہا اس کی خبر ہمکو اللہ اور
رسول نے نہیں دی **عن** ابی هانئ بهذا الاسناد مثله غير انهما لم يذكرا وعرشه

عَلَى الْمَاءِ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین پانی پر عرش ہونیکا بیان نہین ہے **باب** تَحْرِیْفِ اللّٰہِ تَعَالٰی الْقُلُوْبَ کَیْفَ شَاءَ دل اللہ تعالی کے اختیار مین ہین عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ یَقُوْلُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ کُلَّھَا بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ کَقَلْبٍ وَّاحِدٍ یُصَرِّفُہٗ کَیْفَ یَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِکَ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے آدمیون کے دل پروردگار کی دو انگلیون کے بیچ مین ہین جیسے ایک دل ہوتا ہے پروردگار انکو پہراتا ہے جس طرح چاہتا ہے پہر آپ نے فرمایا یا اللہ دلون کے پہرانے والے ہمارے دلون کو پہرا دے اپنی اطاعت پر **ف** یعنے انسان کا دل بہی اسکے قابو مین نہین وہ بہی خداوند کریم کے ہاتہہ مین ہے وہ چاہتا ہے تو ہدایت کی راہ پر لگا دیتا ہے اور چاہتا ہے تو گمراہی کیطرف پہیر دیتا ہے غرض یہہ ہے کہ دل کا خیال بہی خداوند کیطرف سے ہے عمل کا تو کیا ذکر ہے اللہ تعالی قرآن مین فرماتا ہے تم کسی کام کو چاہ بہی نہین سکتے جبتک خداوند تعالی نہ چاہے یہ حدیث احادیث صفات مین سے ہے اور اوپر کئی بار بیان ہو چکا کہ سلف کا مذہب ان آیات اور احادیث مین یہہ ہے کہ وہ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہین اور اون کی کیفیت کا علم خدا کو ہے بیشک خدا کی اونگلیان ہین جیسے اوسکی ہاتہہ ہین پر نہ ہاتہہ کی حقیقت ہمکو معلوم ہے نہ اونگلیون کی اور وہ پاک ہے مخلوقات کی مشابہت سے اور جنہون نے تاویل کی ہے وہ کہتے ہین اونگلیون سے مراد یہان قدرت ہے اور اختیار ہے اور ان لوگون نے یہ نہ سمجہا کہ قدرت کا تثنیہ اور جمع کیونکر ہوگا قرآن مین صاف صیغہ تثنیہ موجود ہے دونون ہاتہہ اوسکے کہلے ہین اور اور حدیث مین اصابع کا لفظ جو جمع ہے اصبع کی موجود ہے **باب** کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ ہر ایک چیز تقدیر سے ہے عَنْ طَاوُسٍ اَنَّہٗ قَالَ اَدْرَکْتُ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُوْنَ کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ شَیْءٍ بِقَدَرٍ حَتّٰی الْعَجْزُ وَالْکَیْسُ اَوِ الْکَیْسُ وَالْعَجْزُ ترجمہ طاوس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابیون کو پایا وہ کہتے تہے ہر چیز تقدیر سے ہے اور مین نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے یہانتک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنے بعضا آدمی ہوشیار اور
عقلمند ہوتا ہے بعضا بیوقوف کاہل یہ بھی تقدیر سے ہے) عن ابی ھریرۃ قال جاء مشرکو قریش
یخاصمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القدر فنزلت یوم یسحبون فی النار علی وجوھھم
ذوقوا مس سقر انا کل شیء خلقناہ بقدر ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے قریش کے مشرک
جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تقدیر میں تو یہ آیت اتری جس دن گھسیٹے جاوینگے
اوندھے منہ جہنم میں اور کہا جاویگا چکھو جہنم کا لگنا ہمنے پیدا کیا ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ (اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اس آیت میں قدر سے یہی تقدیر مراد ہے اور بعضوں نے اس کے معنے یہ کیے ہیں کہ ہمنے ہر چیز
کو اوسکے انداز پر پیدا کیا یعنے جتنا مناسب تھا) باب قدر علی ابن آدم حظہ من الزنا
انسان کی تقدیر میں زنا کا حصہ لکھا جانا عن ابن عباس قال ما رأیت شیئا اشبہ باللمم
مما قال ابو ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ کتب علی ابن آدم حظہ
من الزنا ادرک ذلک لا محالۃ فزنا العینین النظر وزنا اللسان النطق والنفس تمنی و
تشتھی والفرج یصدق ذلک او یکذبہ قال عبد فی روایتہ ابن طاوس عن ابیہ سمعت
ابن عباس ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جو اللہ تعالی نے فرمایا جو لوگ بچتے ہیں بڑے بڑے گناہوں
سے اور لمم میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو خدا تعالی بڑی بخشش والا ہے میں سمجھتا ہوں لمم کے معنے وہ
ہیں جو ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے ہر ایک آدمی کے لیے زنا میں
سے اسکا حصہ لکھدیا ہے جو ضرور ہونیوالا ہے تو زنا آنکھوں کی دیکھنا ہے (اجنبی عورت کو شہوت سے)
اور زنا زبان کی باتیں کرنا ہے (اجنبی عورت سے شہوت کے ساتھ) اور زنا نفس کی خواہش کرنا ہے
اور فرج انکو سچا کرتی ہے یا جھوٹا ف یعنی اگر فرج حرام فرج میں داخل کی تو یہ زنا میں بھی
ثابت ہو گئیں اور جو جماع نہ کیا صرف یہی باتیں ہوئیں تو وہ حقیقۃً زنا نہیں ہیں بلکہ مجازاً ہیں اور
یہ باتیں لمم میں داخل ہیں جن سے انسان بہت کم بچ سکتا ہے اور اگر بڑے گناہوں سے بچے تو اللہ
تعالی اس لمم کو بخشدیگا اور بعضوں نے کہا لمم سے گناہ کا عزم مراد ہے یعنے دل میں گناہ کا خیال آوے
لیکن خدا سے ڈر کر نہ کرے تو یہ خیال معاف ہو جاویگا واللہ اعلم عن ابی ھریرۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال کتب علی ابن آدم نصیبہ من الزنا مدرک ذلک لا محالۃ فالعینان

زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَى وَالْقَلْبُ يَهْوِي وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی تقدیر میں اسکا حصہ زنا کا لکھدیا گیا ہے جسکو وہ خواہ مخواہ کریگا تو آنکھوں کی زنا دیکھنا ہے اور کانوں کی زنا سننا ہے اور زبان کی زنا بات کرنا ہے اور ہاتھ کی زنا پکڑنا (اور چھونا) ہے اور پاؤں کی زنا جانا ہے (فاحشہ کیطرف) اور دل کی زنا خواہش اور تمنا ہے اور شرمگاہ ان باتوں کو سچ کرتی ہے یا جھوٹ

باب حُكْمِ الْاَطْفَالِ بِحَيْنٍ کا بیان کہ وہ جنتی ہیں یا دوزخی اور فطرت کا بیان

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ اِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ اَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر یعنے اوس عہد پر جو روز خون سے لیا گیا تہا یا اُس سعادت اور شقاوت پر جو خاتمہ میں ہونے والی ہے یا اسلام پر یا اسلام کی قابلیت پر پہر اوس کے ماں باپ اوسکو یہودی بناتے ہیں اور نصرانی بناتے ہیں اور مجوس بناتے ہیں جیسے جانور چار پاؤں والا وہ ہمیشہ سالم جانور جنتا ہے کسی کو تم دیکھتے ہو کان کٹا ہوا پیدا ہوا پہر ابوہریرہ کہتے تہے تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ یعنی اللہ کی پیدائش جسپر بنایا لوگوں کو اسکی پیدائش نہیں بدلتی عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً وَلَمْ يَذْكُرْ جَمْعَاءَ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ اِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ يَقُولُ اقْرَءُوا فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ اِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پہر اس کے

ماں باپ اسکو یہودی بناتے ہیں نصرانی بناتے ہیں مشرک بناتے ہیں ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر وہ بچہ اس سے
پہلے مرجاوے آپ نے فرمایا خدا جانے وہ کیا کام کرتا **ف** تو اللہ تعالی کی مرضی چاہے اسکو جنت میں
بھیجاوے چاہے جہنم میں۔ بچوں کے باب میں جو بلوغ سے پہلے مرجاویں علماء کا اختلاف ہے نووی نے کہا
مسلمانوں کے بچے تو اجماعاً جنتی ہیں اور مشرکوں کے بچوں میں تین مذہب ہیں اکثر کا یہ قول ہے کہ وہ
اپنے ماں باپ کے ساتھ جہنم میں جاویں گے اور بعضوں نے توقف کیا ہے اور صحیح جسپر محققین ہیں
یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں۔ اور حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ اس میں جہنم میں جانیکا ذکر نہیں ہے بلکہ اسکا مطلب
یہ ہے کہ اگر وہ جوان ہوتے تو اللہ کو معلوم ہے کیا عمل کرتے لیکن وہ جوان نہیں ہوئے تو جنتی ہیں اور
خضر نے جس لڑکے کو مارا اوس کے ماں باپ تو مسلمان تھے اور حدیث میں جو اوسکو کافر کہا ہے اسکا مطلب
یہ ہے کہ اگر وہ بڑا ہوتا تو کافر ہوتا اور ماں باپ کو بھی کافر کر دیتا **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ
حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا وَهُوَ عَلَى الْمِلَّةِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ
اِلَّا عَلٰى هٰذِهِ الْمِلَّةِ حَتّٰى يُبَيِّنَ عَنْهُ لِسَانُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ
لَيْسَ مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّا عَلٰى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ حَتّٰى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهٗ **ترجمہ** وہی جو گذرا
اس میں یہ ہے کہ ہر ایک بچہ اسلام کی ملت پر یا اس ملت پر پیدا ہوتا ہے یہانتک کہ وہ زبان سے باتیں کرنے
لگے **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّوْلَدُ يُوْلَدُ
عَلٰى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ كَمَا تُنْتِجُوْنَ الْاِبِلَ فَهَلْ تَجِدُوْنَ فِيْهَا
جَدْعَاءَ حَتّٰى تَكُوْنُوْا اَنْتُمْ تَجْدَعُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَّمُوْتُ صَغِيْرًا
قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو پیدا ہوتا ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اوس کے ماں باپ اسکو یہودی بنا دیتے ہیں اور نصرانی
جیسے اونٹ جنتے ہیں کوئی اون میں کان کٹا پیدا ہوتا ہے بلکہ تم اونکے کان کاٹتے ہو لوگوں نے
عرض کیا یا رسول اللہ جو بچہ چھٹپنے میں مرجاوے آپ نے فرمایا اللہ تعالی جانتا ہے ایسے بچے کیا اعمال کرتے
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهٗ اُمُّهٗ
عَلَى الْفِطْرَةِ وَاَبَوَاهُ بَعْدُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ فَاِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ

كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهٗ اُمُّهٗ يَلْكُزُهُ الشَّيْطَانُ فِىْ حِضْنَيْهِ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ترجمہ وہی اتنا زیادہ
ہے کہ اگر اوس کے ماں باپ مسلمان ہون تو بچہ مسلمان رہتا ہے اور ہر ایک بچہ کو جب اوسکی ماں جنتی ہے تو شیطان
اوس کے کوکھون مین ٹھونسا دیتا ہے مگر حضرت مریم اور اون کے بیٹے عیسی علیہما السلام کو شیطان ٹھونسا نہ دے
سکا عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ
فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا گیا مشرکون کے بچون کا حال آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے وہ (بڑے ہوکر) کیا عمل کرتے
عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ وَابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ
وَمَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِيْنَ مَنْ يَمُوْتُ مِنْهُمْ صَغِيْرًا فَقَالَ
اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ترجمہ وہی جو گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ اِذْ
خَلَقَهُمْ ترجمہ ابن عباس سے بھی ایسی ہی روایت ہے عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِىْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ
طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لڑکا جس
کو حضرت خضر نے قتل کیا کافر پیدا ہوا تھا (یعنے بڑا ہوکر کافر ہوجاتا) اور اگر جیتا تو اپنے ماں باپ
کو شرارت اور کفر مین پھنسا دیتا ف یہان یہ اشکال ہے کہ جب اوسکی تقدیر مین خداوند تعالیٰ نے
یہ لکھدیا تھا کہ وہ چھٹپن مین مارا جاویگا تو بڑا ہوکر کافر کیونکر ہوتا اور اسکا جواب یہ ہے کہ تقدیر مین یہ
بھی لکھا ہوگا کہ اگر یہ نہ مارا جاویگا تو کافر ہوجاویگا عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ
تُوُفِّىَ صَبِىٌّ فَقُلْتُ طُوْبٰى لَهٗ عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِيْنَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهِ اَهْلًا وَلِهٰذِهِ اَهْلًا
ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک بچہ مر گیا مین نے کہا خوشی ہو اوس کو وہ تو جنت کی چڑیون
مین سے ایک چڑیا ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نہین جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت
کو پیدا کیا اور جہنم کو اور ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ لوگ بنائے عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ

قالت دعي رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى جنازة صبي من الأنصار فقلت يا رسول
الله طوبى لهذا عصفور من عصافير الجنة لم يعمل السوء ولم يدركه قال أو غير ذلك يا عائشة إن الله خلق للجنة
أهلا خلقهم لها وهم في أصلاب آبائهم وخلق للنار أهلا خلقهم لها وهم في أصلاب آبائهم ترجمہ
ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بچے کے جنازے پر بلائے گئے جو انصار
میں سے تھا میں نے کہا یا رسول اللہ خوشی ہو اسکو یہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہو گا نہ اس نے برائی
کی نہ برائی کی عمر تک پہونچا آپ نے فرمایا اور کچھ کہتی ہے اے عائشہ اللہ تعالی نے جنت کے لیے لوگوں کو
بنایا اون کو جنت کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور جہنم کے لیے لوگوں کو بنایا اون کو
جہنم کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے عن طلحة بن يحيى بإسناد وكيع
نحو حديثه ترجمہ وہی جو گذرا **باب** الأجل والرزق لا تزيد ولا تنقص عن
القدر عمر اور روزی تقدیر سے زیادہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے عن عبد الله قال قالت
أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم اللهم أمتعني بزوجي رسول الله صلى
الله عليه وسلم وبأبي أبي سفيان وبأخي معاوية قال فقال النبي صلى الله عليه و
سلم قد سألت الله لآجال مضروبة وأيام معدودة وأرزاق مقسومة لن يعجل شيئا
قبل حله أو يؤخر شيئا عن حله ولو كنت سألت الله أن يعيذك من عذاب في النار
أو عذاب في القبر كان خيرا أو أفضل قال وذكرت عنده القردة قال مسعر وأراه
قال والخنازير من مسخ فقال إن الله لم يجعل لمسخ نسلا ولا عقبا وقد كانت القردة و
الخنازير قبل ذلك ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے ام المومنین ام حبیبہ نے کہا یا اللہ مجھکو فائدہ اٹھانے
دے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے باپ ابو سفیان اور میرے بھائی معاویہ سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالی سے وہ چیزیں مانگیں جنکی میعادیں مقرر ہو چکیں اور دن معین
ہو گئے اور روزیاں بٹ گئیں کسی چیز کو اللہ تعالی اوس کے وقت سے پیشتر نہیں کرنے کا اور نہ اوس کے
وقت سے دیر میں کرے گا اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھکو دوزخ کے عذاب بچا دے یا قبر کے عذاب سے
تو بہتر ہوتا یا افضل ہوتا اور آپ کے سامنے ذکر آیا بندروں کا اور سوروں کا کہ وہ آدمی میں جو
مسخ ہو گئے تھے آپ نے فرمایا جو لوگ بندر اور سور ہو گئے تھے اونکی نسل یا اولاد نہیں چلی اور بندر

اور سور تو اون سے پہلے بھی موجود تہے ف یعنی عمر اور روزی تو مقرر ہی گہٹ بڑہ نہین سکتی اوس کیلیے دعا کرنا
فضول ہی ہو رہا اپنی مغفرت اور بخشش کے لیے کرنا بہتر ہے اگرچہ مغفرت اور بخشش بہی تقدیر مین لکہی گئی ہے
لیکن اوسکی دعا کرنا عبادت مین داخل ہے اور طول عمر کی دعا کرنا عبادت نہین ہہ اور یہ جو حدیث مین آیا
کہ ناتا ملانے سے عمر بڑہتی ہے اوسکی تاویل اوپر گذر چکی اور شاید وہ عمر بڑہتی ہو جو لوح محفوظ مین لکہی گئی
ہہ اور اوسکو گہٹا اور بڑہا دیتا ہو لیکن جو علم الٰہی مین ہہ وہ گہٹ بڑہ نہین سکتی - یہ جو فرمایا کہ بندر اور سور وہ لوگ
یا اون کی اولاد مین نہین ہین جو مسخ ہوگئے تہے مراد اون سے بنی اسرائیل کے لوگ ہین جن پر عذاب ہوا تہا پر وہ
سب تین روز مین ہلاک ہوگئے تہے اون کی نسل نہین چلی اب جو بندر اور سور موجود ہین یہ حیوان ہین جن
کی نسل بنی اسرائیل سے پہلے دنیا مین چلی آتی ہے (نووی مختصرا) عن مسعر بهذا الاسناد غير
ان فی حديثه عن ابن بشر و وكيع جميعا من عذاب فی النار و عذاب فی القبر ترجمہ وہی جو
گذرا عن عبد الله بن مسعود قال قالت ام حبيبة اللهم متعنی بزوجی رسول الله صلى
الله عليه وسلم وبابی ابی سفيان وباخی معاوية فقال لها رسول الله صلى الله عليه
وسلم انك سالت الله لآجال مضروبة وآثار موطوءة وارزاق مقسومة لا يعجل شيئا منها
قبل حله ولا يؤخر منها شيئا بعد حله ولو سالت الله ان يعافيك من عذاب فی النار
وعذاب فی القبر لكان خيرا لك قال فقال رجل يا رسول الله القردة والخنازير هی مما مسخ
فقال النبی صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل لم يهلك قوما او يعذب قوما فيجعل لهم
نسلا وان القردة والخنازير كانوا قبل ذلك ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ام المومنین
ام حبیبہ نے کہا یا اللہ تو مجہکو فائدہ اوٹہانے دے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے باپ ابو سفیان
سے اور میرے بہائی معاویہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے اون باتون کے لیے کہا جن
کی میعادین مقرر ہین اور قدم تک جو چلنے لکہے ہوئے ہین اور روزیان بٹی ہوئی ہین اون مین سے کسی چیز کو
اللہ اوسکے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد دیر سے کرنے والا نہین اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجہکو بچاوے جہنم کے عذاب
سے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا ایک شخص بولا یا رسول اللہ بندر اور سور اون لوگون مین سے ہین جو مسخ ہوئے تہے
آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو ہلاک کیا یا عذاب دیا اون کی نسل نہین چلائی اور بندر اور سور تو اون
لوگون سے پہلے موجود تہے عن سفيان بهذا الاسناد غير انه قال وآثار مبلوغة قال

اى فى معبد وروى بعضهم قبل حلة اى كزلة ترجمه وهى جو گذرا **باب** الايمان بالقدر
تقدير پر بهروسا كرنى كا حكم **عن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن
القوى خير و احب الى الله من المؤمن الضعيف و فى كل خير احرص على ما ينفعك واستعن
بالله ولا تعجز وان اصابك شئ فلا تقل لو انى فعلت كان كذا وكذا ولكن قل قدر الله
وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشيطان **ترجمه** ابو هريره سے روايت ہے رسول الله صلى الله عليه وسلم
نے فرمايا زبردست مسلمان (زبردست سے مراد وہ ہے جسكا ايمان قوى ہو الله تعالى پر بهروسا كرتا ہو آخرت كى كامون
مين ہمت والا ہو) الله كے نزديك بہتر اور الله تعالى كو زياده پسند ہے ناتوان مسلمان سے اور ہر ايك طرح كا مسلمان
بہتر ہے حرص كر اون كامون كى جو تجهكو مفيد ہين (يعنى آخرت مين فائده دينگى) اور مدد مانگ الله سے اور
ہمت مت ہار اور جو تجهپر كوئى مصيبت آوے تو يون مت كہہ اگر مين ايسا كرتا ايسا كرتا تو يہ مصيبت كاہيكو آتى ليكن
يون كہہ الله تعالى كى تقدير مين ايسا ہى تہا جو اوسنے چاہا كيا اگر مگر كرنا شيطان كے ليے راه كہولتا ہے
(يعنى جو اس اعتقاد سے كہے كہ اسباب كى تاثير مستقل ہے اور اگر يہ سبب ہوتا تو مصيبت نہ آتى تو وه اسلام
سے نكل گيا اس ليے كہ ہر ايك كام اسكى مشيت كے بغير نہين ہوتا اور جو الله تعالى كى مشيت پر اعتقاد ركہتا
ہے اور جانتا ہے كہ اسباب كى تاثير بهى اسى كے حكم سے ہے اسكو اگر مگر كہنا جائز ہے اور اوسكى مثال يہ ہے
كہ مومن كہتا ہے بارش اچهى ہوئى اب كے غلہ بہت ہوگا اور كافر بهى كہتا ہے پر مومن كا كہنا اور اعتقاد
سے ہے اور كافر كا كہنا اور اعتقاد سے اور جو اعتقاد كافر كا ہے اوس اعتقاد سے يہ كلمہ كہنا درست نہين اور
اور مومن كے اعتقاد سے درست ہے)

كتاب العلم

كتاب علم كے بيان مين

باب النهى عن اتباع متشابه القرآن قرآن مين جو متشابہ آيتين ہين اون مين كهوج كرنا منع ہے
عن عائشة قالت تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الذى انزل عليك
الكتاب منه آيات محكمات هن ام الكتاب و اخر متشابهات فاما الذين
فى قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة و ابتغاء تاويله وما يعلم

تَاْوِیْلَہٗ اِلَّا اللّٰہُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ سَمَّی اللّٰہُ فَاحْذَرُوْھُمْ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی پروردگار وہ ہے جسنے تجہپر کتاب اوتاری اس مین بعضی آیتین مضبوط ہین محکم وہ تو جڑ ہین کتاب کی اور بعضی متشابہ (گول گول ہا چہپے مطلب کی) پہر جن لوگون کے دل مین گمراہی ہے وے کہوج کرتے ہین متشابہ آیتون کا فساد چاہتے ہین اور اسکا مطلب چاہتے ہین حالانکہ اسکا مطلب کوئی نہین جانتا اللہ کے سوا اور جو پکے علم والے ہین وہ کہتے ہین ہم ایمان لائے اوسپر سب آیتین ہمارے پروردگار کے پاس سے آئین ہین اور نصیحت وہی سنتے ہین جو عقل رکہتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اون لوگون کو دیکہو جو کہوج کرتے ہین متشابہ آیتون کا تو ان سے بچو وہ وہی لوگ ہین جنکو اللہ تعالی نے بتلایا **ف** متشابہ کے معنی مین علما کے بہت سے اقوال ہین بعض یہ کہتے ہین کہ متشابہ اون حرفون کا نام ہے جو اوائل سور مین ہین جیسے الم اور المرا اور کہیعص ان کا علم سوا خدا کے کسی کو نہین ہے سلف کا یہی قول ہے اور حدیث سے بہی یہی نکلتا ہے اور یہ اصح الاقوال ہے اور بعضون نے کہا کہ متشابہ قصص اور امثال ہین اور محکم حلال اور حرام اور وعد اور وعید اور بعضون نے کہا متشابہ مشترک الفاظ مین جیسے قرء اور لمس وغیرہ غزالی نے کہا کہ صفات کی آیتین بہی متشابہ ہین جنکے ظاہری معنے سے جہت یا تشبیہ نکلتی ہے اور وہ تاویل کے محتاج ہین امام فخر الدین رازی نے کہا کہ ہر ایک فرقہ اپنے مفید مذہب آیتون کو محکم کہتا ہے اور دوسرے کی مفید آیتون کو متشابہ بتلاتا ہے بہر حال محکم اور متشابہ کے تعین مین بڑا اختلاف ہے اور ہمنے اوسکی تفصیل انتہا فی الاستوا مین کی ہے اس حدیث سے یہی نکلا کہ گمراہون اور اہل بدعت کی ساتہہ ملنا منع ہے اور مراد کہوج کرنے سے یہ ہے جو فساد کے لیے کہوج کرے لوگون کو بہکانے کے لیے اور جو سمجہنے کے لیے پوچہے تو وہ کہوج نہین ہے بہر جو فساد کے لیے پوچہے اوسکو جواب نہ دین بلکہ سزا دین جیسے حضرت عمر نے صبیغ بن عسل کو سزا دی **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ھَجَّرْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَیْنِ اخْتَلَفَا فِیْ اٰیَۃٍ فَخَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْرَفُ فِیْ وَجْھِہِ الْغَضَبُ فَقَالَ اِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِاخْتِلَافِھِمْ فِی الْکِتَابِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو

سے روایت ہے ایک دن مین سویرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے دو شخصون کی آواز سنی جو ایک آیت
مین جھگڑ رہے تھے آپ باہر نکلے اور آپکے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا تھا آپنے فرمایا تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے
اللہ کی کتاب مین جھگڑا کرنے سے یعنی جو نفسانیت اور فساد کی نیت سے ہو یا لوگون کو بہکانے کے لیے لیکن
مطلب کی تحقیق کے لیے اور دین کے احکام نکالنے کے لیے درست ہے انووی عن جُندُبِ بن
عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ
قُلُوبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا ترجمہ جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پڑھو قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کرین اور جب تمہارے دل اور زبان مین
اختلاف پڑے تو اوٹھہ کھڑے ہو ف یعنی قرآن اوسوقت تک پڑھو جب تک دل لگے حضور آوے اور
جب دل نہ لگے تو خالی زبان سے رٹنا بے لطف ہے بلکہ خوف ہے غلط پڑھ جانیکا عن جُندُبٍ یعنی
ابْنَ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ
قُلُوبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا ترجمہ وہی جو گذرا عن اَبِي عِمْرَانَ قَالَ قَالَ لَنَا جُنْدُبٌ
وَنَحْنُ غِلْمَانٌ بِالْكُوفَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا
ترجمہ ابو عمران نے کہا جندب نے ہم سے بیان کیا اور ہم بچے تھے کوفے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا وہی جو گذرا عن عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْغَضَ
الرِّجَالِ اِلَى اللهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سب مردون مین برا اللہ کے نزدیک وہ مرد ہے جو بڑا لڑاکا جھگڑالو ہو ف ناحق لوگون سے لڑے
اور فساد نکالے دین مین ہو یا دنیا مین لیکن حقیقت دین کی ظاہر کرنا اور حضرت کی سنت پر عمل کرنا جھگڑا
نہیں ہے بلکہ ثواب ہے اور جو شخص حضرت کی سنت پر عمل کرنے والے سے جھگڑے وہ خود ملعون اور مردود ہے
عن اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَاتَّبَعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا
رَسُولَ اللهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا البتہ تم چلوگے اگلی امتون کی راہون پر یعنی گناہون مین اور دین کی مخالفت مین
نہ یہ کہ کفر اختیار کروگے بالشت کے برابر بالشت کے اور ہاتھہ برابر ہاتھہ کے یہان تک کہ اگر وہ گوہ کے

سوراخ مین گہسین تم بہی اون کے ساتھہ گہسو گے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ اگلی امتون سے مراد یہود اور نصاریٰ ہین آپنے فرمایا اور کون ہے **ف** ترمذی نے کہا یہ حدیث معجزہ ہے آپکا جیسا آپنے فرمایا تہا ویسا ہی ہوا مترجم کہتا ہے ہمارے زمانے مین تو یہ حدیث ایسی پوری ہوئی جس مین کسیکو شک نہ رہی ہند کے مسلمانون نے خصوصًا حیدرآباد اور علی گڈہ وغیرہ کے مسلمانون نے ہر بات مین نصاریٰ کی مشابہت شروع کردی کیا کہانے مین کیا پینے مین کیا پہننے مین یہانتک کہ بعض مسلمانون کو دیکہکر دہوکا ہوتا ہے کہ یہ نصرانی تو نہین ہے افسوس اسپر ہے کہ اس بددینی اور بے حمیتی کے ساتھہ عقل سلیم سے کام بہی لینا چہوڑ دیا اگر نصاریٰ کی مشابہت ایسی ہی پسند ہے تو عمدہ باتون مین اُن کی تقلید کرتے اون کا سا اتفاق اون کی سی اولوالعزمی اون کا سا علم حاصل کرتے یہ تو سب بالائے طاق رکہا صرف لباس اور وضع اور اکل وشرب مین جو ایک آسان امر ہے اون کی مشابہت کرتے ہین اور یہ نہین سمجہتے کہ اپنی قوم کی وضع اپنی قوم کا لباس جو خود ایک قومی عزت ہے جسکو بلا وجہ چہوڑنا انتہی درجہ کی بیحیائی اور بے غیرتی ہے عقلمندی کا تو یہ کام تہا کہ نصاریٰ کی طرح وہ علم حاصل کرتے جس سے اونکی دنیاوی قوت اور شوکت درست ہوتی اور دین کی عظمت روز بروز بڑہتی مسجدین آباد ہوتین مدرسے بنائے جاتے قومی اتفاق کو ترقی ہوتی جسپر تمام دنیاوی اور دینی بہلائیون کا مدار ہے اور جو کوئی نیا لباس اختیار کرتے تو اپنی رائے سے تمام فائدون پر نظر کرکے ایک نیا لباس ایجاد کرتے نہ یہ کہ بیوقوفون کی طرح اندہا دہند نصاریٰ کی تقلید کرتے اللہ تعالیٰ مسلمانون کی آنکہہ کہولے وہ جدہر جا رہے ہین یہ راہ ترقی اور بہبودی کی نہین ہے ترقی اون کی جس زمانہ مین ہوئی تہی اوسکی تاریخ حدیث کی کتابون مین صاف طرح سے موجود ہے پس لازم ہے کہ حدیث پر عمل کرین اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روش اختیار کرین **عن** زید بن اسلم بھٰذا الاسناد نحوہ **عن** عطاء فذکر الاحادیث نحوہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ ہلک المتنطعون قالہا ثلاثا **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تباہ ہوئے بال کی کہال نکالنے والے یعنی بیفائدہ موشگافی کرنے والے حد سے زیادہ بڑہنے والے تعصب کرنے والے تین بار یہ فرمایا

باب رفع العلم فی اٰخر الزمان اخیر زمانہ مین علم کی کمی ہونا **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم ویثبت الجہل ویشرب الخمر ویظہر الزنا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اوٹھ جاویگا (یعنے دین کا علم لوگ کم حاصل کرینگے
دنیا میں غرق ہوجاوینگے) اور جہالت قائم ہوجاویگی اور شراب پیا جاویگا اور زنا ظاہر کھلم کھلا ہوگی
فائدہ اس زمانہ میں یہ سب باتیں موجود ہیں دین کے علم کا تو یہ حال ہے کہ اکثر لوگ اپنی اولاد کو دینی تعلیم
نہیں دیتے عقائد ضروری تک نہیں سکھاتے حدیث و تفسیر پڑھانے کا تو کیا ذکر ہے۔ شراب کا یہ حال ہے کہ
معاذ اللہ کوئی امیر غریب ایسا کم ہے جو نشے کا استعمال نہ کرتا ہو امیروں اور نوابوں کا یہ حال ہے کہ بلا مبالغہ
کہنا صحیح ہوگا کہ سو میں ننانوے شرابی ہیں زنا کا یہ حال ہے کہ علانیہ فسق و فجور کا بازار گرم ہے فوحش
بے شرم نہیں نہ کوئی عیب ہے لاحول و لا قوۃ۔ یا اللہ اب اپنے رسول کے نائب کو جلدی بھیج کہ وہ تیرے دین کو
پھر زندہ کریں **عن** انس بن مالك قال الا احدثكم حديثا سمعته من رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا يحدثكم احد بعدي سمعه منه ان من اشراط الساعة ان يرفع
العلم ويظهر الجهل ويفشو الزنا ويشرب الخمر ويذهب الرجال ويبقى النساء حتى
يكون لخمسين امرأة قيم واحد **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا کیا میں تم سے
ایک حدیث بیان نکروں جسکو میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے بعد کوئی شخص ایسا تم
سے حدیث بیان کریگا جس نے اسکو سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں
میں سے یہ ہے کہ علم اوٹھ جاویگا اور جہالت پھیل جاوے گی اور زنا کھلم کھلا ہوگی اور شراب پیا جاویگا
اور مرد کم ہوجاوینگے یہانتک کہ پچاس عورتوں کے لیے ایک مرد ہوگا جو اون کی خبر گیری کرے گا (یعنی
لڑائیوں میں مرد بہت مارے جاوینگے اور عورتیں رہ جاوینگی) **عن** انس عن النبي صلى الله
عليه وسلم وفي حديث ابن بشر وعبدة لا يحدثكموه احد بعدي سمعت رسول الله صلى
الله صلى الله عليه وسلم يقول فذكر بمثله **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عبد الله وابي موسى
قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بين يدي الساعة اياما يرفع فيها العلم
وينزل فيها الجهل ويكثر فيها الهرج والهرج القتل **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ
اشعری رضی اللہ عنہم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے کچھ دن ایسے ہونگے جن
میں علم اوٹھ جاویگا اور جہالت اوترے گی اور کشت و خون بہت ہوگا **عن** شقيق قال كنت
جالسا مع عبد الله وابي موسى وهما يتحدثان فقالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

مثل حدیث وکیع وابن نمیر عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن ابی وائل قال انی لجالس مع عبد اللہ وابی موسی وہما یتحدثان
فقال ابو موسی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتقارب الزمان ویقبض العلم وتظہر
الفتن ویلقی الشح ویکثر الھرج قالوا ما الھرج قال القتل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہو جاویگا زمانہ اور اٹھا لیا جاویگا علم یعنی زمانہ قیامت کے
قریب ہو جاویگا اور عالم میں فساد پھیلیں گے اور دلوں میں بخیلی ڈالدی جاویگی اور لوگ زکوۃ اور خیرات نہ
دیں گے اور ہرج بہت ہوگا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہرج کیا ہے آپنے فرمایا کشت وخون عن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتقارب الزمان ویقبض العلم ثم ذکر مثلہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یتقارب
الزمان ویقبض العلم ثم ذکر مثل حدیثہما ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ
کلھم قال عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث الزہری عن حمید عن ابی ھریرۃ
غیر انہم لم یذکروا ویلقی الشح ترجمہ وہی جو گذرا اس میں بخیلی کا ذکر نہیں ہے
عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم بقبض
العلماء حتی اذا لم یترک عالما اتخذ الناس رؤسا جہالا فسئلوا فافتوا بغیر علم
فضلوا واضلوا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
اللہ تعالی اس طرح علم نہ اٹھاویگا کہ لوگوں کے دلوں سے چھین لیوے لیکن اس طرح اٹھاویگا کہ عالموں
کو اٹھا لیگا یہانتک کہ جب کوئی عالم نہ رہیگا تو لوگ اپنے سردار جاہلوں کو بنا لیویں گے وہ بن جانے
فتوی دیں گے اور خود گمراہ ہونگے اور وں کو بھی گمراہ کریں گے ف یعنی علم کا اٹھنا یہ نہیں کہ عالموں
کے دلوں سے سلب ہو جاوے گا بلکہ عالم مر جاویں گے اور جاہل رہ جاویں گے اسلام میں اس سے زیادہ مصیبت کوئی
نہیں ہے کہ دیندار عالم کا انتقال ہووے اس حدیث میں یہ بھی بیان ہے کہ قیامت کے قریب اکثر سردار جاہل
ہوں گے سو یہ وہی وقت ہے کہ بادشاہ اور نواب اور امیر وہی ہوتے ہیں جو انتہا کے جاہل اور قرآن

وحدیث سے نا واقف ہیں ہندوستان میں تو ایک اور اندھیر ہے کہ عالم کے ہوتے ہوئے اوس کی قدر و منزلت نہیں کرتے اور جاہلوں کو اپنا امام اور مفتی اور قاضی بناتے ہیں لاحول ولا قوۃ اکثر مسجدوں میں دیکھا گیا کہ عالم اور مولوی موجود ہیں لیکن لوگ جاہلوں کو آگے کرتے ہیں اور اون کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں حدیث کے رو سے یہ سب گمراہ ہیں خدا تعالی اُنکو ہدایت کرے ہندوستان میں اسوقت امیروں اور نوابوں میں کوئی ایک عالم نہیں ہے سوا جناب سید علامہ مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر کے اللہ تعالی اون کی عمر و اقبال میں برکت دیوے اُن کی ذات سے ہندوستان میں علم حدیث پھیل رہا ہے صحاح ستہ کا ترجمہ بھی اُنہی کی سعی و کوشش اور تائید سے ہو رہا ہے اور صدہا کتابیں حدیث اور تفسیر کی تالیف فرما کر شائقین کو للہ تقسیم کر رہے ہیں ہند کے مسلمانوں کو اس نعمت عظمی کا شکر گذار ہونا چاہیے اور اُنکی خیر خواہی اور مدد پر ہر وقت مستعد رہنا چاہیے اور اُن کے لیے دعاء خیر کرنا چاہیے آمین یارب العلمین

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهُ فَرَدَّ عَلَيْنَا الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عن عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا يَا ابْنَ أُخْتِي بَلَغَنِي أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو مَارٌّ بِنَا إِلَى الْحَجِّ فَالْقَهُ فَسَائِلْهُ فَإِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِلْمًا كَثِيرًا قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَاءَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرْوَةُ فَكَانَ فِيمَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَيُبْقِي فِي النَّاسِ رُءُوسًا جُهَّالًا يُفْتُونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ بِذَلِكَ أَعْظَمَتْ ذَلِكَ وَأَنْكَرَتْهُ قَالَتْ أَحَدَّثَكَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا قَالَ عُرْوَةُ حَتَّى إِذَا كَانَ قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ فَالْقَهُ ثُمَّ فَاتِحْهُ حَتَّى تَسْأَلَهُ عَنِ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَاءَلْتُهُ فَذَكَرَهُ لِي نَحْوَ مَا حَدَّثَنِي بِهِ فِي مَرَّتِهِ الْأُولَى قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا أَخْبَرْتُهَا بِذَلِكَ قَالَتْ مَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ

اَرَادَہُ لَمْ یَزِدْ فِیْہِ شَیْئًا وَلَمْ یَنْقُصْ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے مجھ سے حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا اے بھانجے میرے مجھے خبر ہوئی ہے کہ عبداللہ بن عمرو ہمارے اوپر گذریں گے حج کے لیے تم ان سے ملو اور علم کی باتیں پوچھو کیونکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت علم کی باتیں حاصل کی ہیں عروہ نے کہا میں ان سے ملا اور بہت سی باتیں پوچھیں جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیں عروہ نے کہا ان باتوں میں یہ بھی ایک حدیث تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی علم لوگوں سے ایک ہی دفعہ نہیں چھین لیگا لیکن عالموں کو اٹھا لیگا ان کے ساتھ علم بھی اٹھ جاویگا اور لوگوں کے سردار جاہل رہ جاویں گے جو بغیر علم کے فتوی دینگے پھر گمراہ ہونگے اور گمراہ کرینگے عروہ نے کہا جب میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ سے بیان کی انہوں نے اسکو بڑا سمجھا اور اس حدیث کا انکار کیا اس خیال سے کہ کہیں عبداللہ بن عمرو کو شبہ نہ ہوا ہو یا انہوں نے حکمت کی کتابوں میں یہ مضمون پڑھا ہو اور غلطی سے اسکو حدیث قرار دیا ہو) اور کہا کہ عبداللہ بن عمرو نے تجھ سے یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے عروہ نے کہا جب دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہ نے مجھ سے کہا جا عبداللہ بن عمرو سے مل پھر یہانتک کہ پوچھ ان سے وہ حدیث جو علم کے باب میں انہوں نے تجھ سے بیان کی تھی عروہ نے کہا میں پھر عبداللہ سے ملا اور ان سے یہ حدیث پوچھی انہوں نے اسی طرح بیان کیا جیسے پہلی بار مجھ سے بیان کیا تھا عروہ نے کہا جب میں نے حضرت عائشہ سے یہ بیان کیا تو انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمرو کو سچا جانتی ہوں اور انہوں نے اس حدیث میں نہ زیادتی کی نہ کمی کی (حضرت عائشہ صدیقہ نے پہلی بار جو انکار کیا وہ اس وجہ سے نہ تھا کہ عبداللہ بن عمرو کو جھوٹا سمجھا بلکہ اس خیال سے کہ شاید انکو شبہ نہ ہو گیا ہو جب دوبارہ بھی انہوں نے حدیث کو اوسی طرح بیان کیا تو وہ خیال جاتا رہا)

باب مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً اَوْ سَیِّئَۃً جو شخص اچھی بات جاری کرے یا بری بات جاری کرے

عن جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِمُ الصُّوْفُ فَرَاٰی سُوْءَ حَالِہِمْ قَدْ اَصَابَتْہُمْ حَاجَۃٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَاَبْطَؤُا عَنْہُ حَتّٰی رُئِیَ ذٰلِکَ فِیْ وَجْہِہٖ قَالَ ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّۃٍ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوْا حَتّٰی عُرِفَ السُّرُوْرُ فِیْ وَجْہِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَعُمِلَ بِہَا بَعْدَہٗ کُتِبَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِہَا وَلَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِہِمْ شَیْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً فَعُمِلَ بِہَا

٣٥٩٦

بَعْدَہٗ کُتِبَ عَلَیْہِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا وَلَا یَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْئٌ ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے
روایت ہے کچھ گنوار لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ کمل پہنے ہوئے تھے آپنے اون کا برا حال
دیکھا اور اون کی محتاجی دریافت کی تو لوگون کو رغبت دلائی صدقہ دینے کی لوگون نے صدقہ دینے مین
دیر کی یہانتک کہ اس بات کا رنج آپکے چہرے پر معلوم ہوا پھر ایک انصاری شخص ایک تھیلی روپیون کی
لیکر آیا پھر دوسرا آیا یہانتک کہ تار بندہ گیا (صدقہ اور خیرات کا) آپکے چہرے پر خوشی معلوم ہونے لگی پھر
آپنے فرمایا جو شخص اسلام مین اچھی بات نکالے (یعنے عمدہ بات کو جاری کرے جو شریعت کرو سے ثواب ہے)
پھر لوگ اوسکے بعد اوسپر عمل کرین تو اسکو اتنا ثواب ہوگا جتنا سب عمل کرنیوالون کو ہوگا اور عمل کرنیوالون
کے ثواب مین کچھ کمی نہ ہوگی اور جو اسلام مین بری بات نکالے (مثلاً بدعت یا گناہ کی بات) اور لوگ اوسکے
بعد اوسپر عمل کرین تو تمام عمل کرنے والون کے برابر گناہ اوسپر لکھا جاویگا اور عمل کرنیوالون کا گناہ کچھ کم
نہ ہوگا **ف** خلاصہ مطلب اسحدیث کا یہ ہے کہ جس چیز کی شرع مین خوبی ثابت ہو اوسکو جو کوئی رواج
دیگا تو اوسکو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور اُس مرد انصاری
سے وہ جاری ہوئی اور یہ مطلب اسکا نہین کہ جس کام کی اصل شرع سے ثابت نہ ہو اسکو لوگ اپنے دل مین اچھا
سمجھکر رواج دیوین اور اسحدیث کو بدعت کی خوبی کے لیے دلیل پکڑین (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا جو
شخص نیک کام جاری کرے خواہ یہ کام اوس سے پہلے دوسرے نے کیا ہو یا نہ کیا ہو جیسے تعلیم علم یا عبادت
یا ادب اوسکا یہی حکم ہے خواہ لوگ اوس کی زندگی مین اوسپر عمل کرین یا اوسکے مرنے کے بعد ہر طرح
اسکو ثواب پہونچیگا عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَثَّ عَلَی الصَّدَقَۃِ
بِمَعْنٰی حَدِیْثِ جَرِیْرٍ ترجمہ جریر سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور لوگون کو ترغیب
دی صدقہ دینے کی پھر بیان کیا اوسی طرح جیسے اوپر گذرا عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّۃً صَالِحَۃً یُعْمَلُ بِھَا بَعْدَہٗ ثُمَّ ذَکَرَ تَمَامَ الْحَدِیْثِ
ترجمہ وہی مضمون ہے عَنْ جَرِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَعَا اِلٰی ھُدًی
کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی
ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اٰثَامِھِمْ شَیْئًا

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہدایت کیطرف بلاوے اوسکو ہدایت پر چلنے والوں کا بھی ثواب ملیگا اور چلنیوالوں کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص گمراہی کیطرف بلاوے اوسکو گناہ پر چلنیوالوں کا بھی گناہ ہوگا اور چلنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا ؎

كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالاسْتِغْفَارِ

ذکر الٰہی اور توبہ اور استغفار کی کتاب

بَابُ الْحَثِّ عَلَى ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے خیال کے پاس ہوں (یعنے اوس کے گمان اور اٹکل کے ساتھ نووی نے کہا یعنے بخشش ہے اور قبول سے اوس کے ساتھ ہوں) اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں (رحمت اور توفیق اور ہدایت اور حفاظت سے) جب وہ مجھکو یاد کرتا ہے اگر وہ مجھکو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اوسکو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجمع میں مجھکو یاد کرتا ہے تو میں اُسکو اوس مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اوس کے مجمع سے بہتر ہے (یعنے فرشتوں کے مجمع میں) **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معتزلہ نے دلیل پکڑی ہے کہ فرشتے پیغمبروں سے افضل ہیں اور ہماری اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ پیغمبر فرشتوں سے افضل ہیں اور اس حدیث سے فضیلت ملائکہ کی انبیا پر نہیں نکلتی بلکہ عوام مومنین پر کیونکہ اکثر ذکر کرنیوالوں میں پیغمبر موجود نہیں رہتے **ف** اور جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اوس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ مجھسے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باع (دونوں ہاتھ کے پھیلاؤ کے برابر) اوس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اُس کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں **ف** نووی نے کہا یہ حدیث صفات میں سے ہے اور محال ہے یہاں ظاہری معنے (یعنے متعارف اور مشہور ظاہری معنی جو مخلوق میں سمجھا جاتا ہے) اور مطلب اسکا یہ ہے کہ

جو سیر نزدیک ہوتا ہے عبادت سے مین اوس کے نزدیک ہوتا ہون رحمت اور توفیق اور اعانت سے پہر اگر وہ نزدیک
نزدیک ہوتا ہے تو مین اور رحمت زیادہ کرتا ہون اور دوڑ کر آنے سے یہ مراد ہے کہ رحمت کا دریا اوسپر بہا دیتا
ہون غرض یہ کہ عبادت سے زیادہ اوس کا اجر دیتا ہون انتہے نووی نے کہا اسکے ساتھ ہونے سے جو قرآن
مین آیا ہے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ علم اور احاطہ سے ساتھ ہونا مراد ہے عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَ
لَمْ يَذْكُرْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا ترجمہ وہی جو گذرا اس مین ہاتھ اور
باع کا ذکر نہیں ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ
وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ جِئْتُهُ أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعَ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعز شانہ ارشاد فرماتا ہے جب کوئی
بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے مین ایک ہاتھ اوس کی طرف بڑھتا ہون اور جب وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے
تو مین ایک باع بڑھتا ہون اور جب وہ ایک باع بڑھتا ہے تو مین اور جلدی آتا ہون اوس کی طرف عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ
يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيرُوا هَذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی راہ مین جا رہے تھے آپ ایک پہاڑ پر گذرے جسکو جمدان (بضم جیم وسکون میم)
کہتے تھے آپ نے فرمایا چلو یہ جمدان ہے آگے بڑھ گئے مفرد لوگون نے عرض کیا مفرد کون ہین یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا جو مرد اللہ کی یاد بہت کرتے ہین اور جو عورتین اللہ کی یاد بہت کرتی ہین

بَابٌ فِي أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى اللہ تعالیٰ کے نامون کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ
يُحِبُّ الْوِتْرَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ مَنْ أَحْصَاهَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے ننانوے نام ہین جو کوئی انکو یاد کر لیوے وہ جنت مین
جاویگا اور اللہ تعالیٰ طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق عدد کو ف امام ابوالقاسم قشیری نے
کہا اس مین دلیل ہے کہ اسم عین مسمی ہے اسلئے کہ اگر غیر ہوتا تو وہ غیر کے اسماء ہوتے اور اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے دیکھو لِلّٰہِ الاَسماءُ الحُسنیٰ خطابی نے کہا سب میں مشہور اسم یہی ہے کیونکہ اور سب اسماء اسکیطرف نسبت دیے جاتے ہیں
اور مروی ہے کہ اسم اعظم اللہ ہے ابو القاسم طبری نے کہا سب اسم اللہ کیطرف منسوب کیے جاتے ہیں یون کہتے ہیں
کہ رؤف اور کریم اللہ کے نام ہیں اور یہ نہیں کہتے کہ رؤف یا کریم کا نام اللہ ہے اور اتفاق کیا ہے علماء نے
کہ اس حدیث میں اسماء الٰہی کا حصر نہیں بلکہ اون کے سوا اور بھی نام ہیں اور مقصود یہ ہے کہ ان ننانوے
ناموں کو جو کوئی یاد کرے گا وہ جنت میں جاویگا اور ابن عربی مالکی نے کہا کہ اللہ کے ہزار نام ہیں اور تعیین
ان اسماء کی مختلف فیہ ہے اور بعضوں نے کہا مخفی ہے جیسے شب قدر اور اسم اعظم اور یاد کرنے سے مراد حفظ کرنا
ہے اور بعضوں نے کہا دعا کرنا ان ناموں سے اور بعضوں نے کہا ایمان لانا اور اطاعت کرنا اور عمل کرنا
اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے طاق کو اور اسیوجہ سے اکثر عبادتیں طاق ہیں جیسے پانچ نمازیں تین
بار طہارت سات بار طواف سات بار سعی ایام تشریق بھی تین ہیں سات بار رمی زکوٰۃ کا نصاب پانچ وسق
یا پانچ اوقیہ یا پانچ اونٹ (نووی مختصرًا) حصن حصین میں یہ ننانوے نام یون مذکور ہیں هو الله
الذی لا اله الا هو الرحمن الرحیم۔ الملك القدوس السلام المؤمن المهیمن
العزیز الجبار المتکبر الخالق البارئ المصور الغفار القهار الوهاب
الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السمیع
البصیر الحکم العدل اللطیف الخبیر الحلیم العظیم الغفور الشکور
العلی الکبیر الحفیظ المقیت الحسیب الجلیل الکریم الرقیب المجیب
الواسع الحکیم الودود المجید الباعث الشهید الحق الوکیل القوی
المتین الولی الحمید المحصی المبدئ المعید المحیی الممیت الحی القیوم الواجد الماجد
الواحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول الآخر الظاهر الباطن
الوالی المتعالی البر التواب المنتقم العفو الرؤف مالك الملك ذو الجلال
والاکرام المقسط الجامع الغنی المغنی المانع الضار النافع النور الهادی
البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور عن ابی هریرة عن النبی صلی الله
علیه وسلم قال ان لله تسعة وتسعین اسما مائة الا واحدا من احصاها دخل
الجنة وزاد همام عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه وتر یحب الوتر

ترجمہ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا **باب العزم فی الدعاء ولا یقل ان شئت** یوں دعا کرنا منع
ہے کہ اگر تو چاہے تو بخش مجھکو عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم
فلیعزم فی الدعاء ولا یقل اللھم ان شئت فاعطنی فان اللہ لا مستکرہ لہ ترجمہ انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو قطعی طور سے دعا کرے (یعنی یوں
کہے یا اللہ بخشدے مجھکو) اور یوں نہ کہے اگر تو چاہے بخشدے مجھکو اس لیے کہ اللہ تعالی پر کوئی جبر کرنے والا نہیں (تو
وہ جو کام کرتا ہے اپنی خوشی اور مرضی سے کرتا ہے پس بندے کو یہ شرط لگانا کیا ضرور ہے اس میں ایک طرح
کی بے پروائی نکلتی ہے غلام کو چاہیے کہ اپنے آقا سے گڑگڑا کر مانگے) عن ابی ھریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعا احدکم فلا یقل اللھم اغفرلی ان شئت ولکن
لیعزم المسئلۃ ولیعظم الرغبۃ فان اللہ لا یتعاظمہ شیء اعطاہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو یوں نہ کہے یا اللہ بخشدے مجھکو اگر چاہے تو بلکہ
مطلب حاصل ہونیکا یقین رکھکر مانگے اس لیے کہ اللہ کے نزدیک کوئی بات بڑی نہیں جسکو وہ دیوے عن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم اللھم اغفرلی
ان شئت اللھم ارحمنی ان شئت لیعزم فی الدعاء فان اللہ صانع ما شاء لا مکرہ لہ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے یا اللہ مجھکو
بخشدے اگر تو چاہے یا اللہ مجھپر رحم کر اگر تو چاہے بلکہ صاف طور بلا شرط مانگے اس لیے کہ اللہ تعالی جو چاہتا ہے
کرتا ہے کوئی اوس پر زور ڈالنے والا نہیں **باب کراھۃ تمنی الموت** موت کی آرزو کرنا
منع ہے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت
لضر نزل بہ فان کان لا بد متمنیا فلیقل اللھم احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی و
توفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے جو اوس پر آوے اگر ایسی ہی خواہش ہو تو یوں
کہے یا اللہ جلا مجھکو جب تک جینا میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھکو جب مرنا میرے لیے بہتر ہو عن انس
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال من ضر اصابہ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا
عن النضر بن انس وانس یومئذ حی قال قال انس لولا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم قال لا یتمنین احدکم الموت لتمنیۃ ترجمہ نضر بن انس سے روایت ہے انس اون دنون زندہ تھے وہ کہتے تھے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا تو مین مرنے کی آرزو کرتا نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اگر دین کی آفت ہو یا فتنہ مین پڑنے کا ڈر ہو تو موت کی آرزو کرنا جائز ہے اور ایسا سلف کے بعض لوگون نے کیا ہے دین کی خرابی کے ڈر سے لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور قضاء الٰہی سے راضی رہے عن قیس بن ابی حازم قال دخلنا علی خباب وقد اکتوی سبع کیات فی بطنہ فقال لو ما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہانا ان ندعو بالموت لدعوت بہ ترجمہ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے ہم خباب بن الارت کے پاس گئے انہون نے سات داغ لگائے تھے (کسی بیماری کیوجہ سے) اپنے پیٹ مین تو کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع نہ کیا ہوتا موت کی آرزو کرنے سے تو مین موت کے لیے دعا کرتا عن اسمٰعیل بھذا الاسناد ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت ولا یدع بہ من قبل ان یاتیہ انہ اذا مات احدکم انقطع عملہ وانہ لا یزید المومن عمرہ الا خیرا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے موت کی آرزو نہ کرے اور نہ موت آنے سے پہلے موت کی دعا کرے کیونکہ جو کوئی تم مین سے مرجاتا ہے اسکا عمل ختم ہوجاتا ہے اور مومن کو عمر زیادہ ہونے سے بھلائی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ وہ زیادہ نیکیان کرتا ہے

باب من احب لقاء اللہ جو شخص اسے ملنے کی آرزو رکھتا ہے

عن عبادۃ بن الصامت ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اوس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اوس سے ملنا ناپسند کرتا ہے عن عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ فقلت یا نبی اللہ اکراھیۃ الموت فکلنا یکرہ

الموت قال ليس كذلك ولكن المؤمن إذا بشر برحمة الله ورضوانه وجنته أحب
لقاء الله فأحب الله لقاءه وإن الكافر إذا بشر بعذاب الله وسخطه كره لقاء الله و
كره الله لقاءه ۔ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص اللہ تعالی سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالی بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی
اس سے ملنا نہیں چاہتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ موت کو تو ہم میں سے سب ناپسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ
مطلب یہ نہیں بلکہ مومن جب اسکا اخیر وقت آجاتا ہے اوسکو خوشخبری دیا جاتا ہے اللہ کی رحمت اور رضامندی
کی اور جنت کی تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے اور بیماری اور دنیا کے مکروہات سے جلد خلاص پانا اللہ
بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور کافر کا جب اخیر وقت آتا ہے اوسکو خبر دیجاتی ہے اسکے عذاب اور غصہ
کی تو وہ اللہ تعالی سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ عزوجل بھی اوس سے ملنا پسند نہیں کرتا ۔ عن قتادة
بهذا الإسناد عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحب
لقاء الله أحب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه والموت قبل لقاء
الله ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ موت پہلے ہوتی ہے پھر اللہ تعالی سے ملاقات ہوتی ہے ۔ عن
عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بمثله ترجمہ وہی جو گذر چکا ۔ عن
شريح بن هانئ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحب لقاء
الله أحب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه قال فأتيت عائشة فقلت
يا أم المؤمنين سمعت أبا هريرة يذكر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا
إن كان كذلك فقد هلكنا فقالت إن الهالك من هلك بقول رسول الله صلى
الله عليه وسلم وما ذاك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحب لقاء الله أحب
الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه وليس منا أحد إلا وهو يكره الموت
فقالت قد قاله رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس بالذي تذهب إليه ولكن
إذا شخص البصر وحشرج الصدر واقشعر الجلد وتشنجت الأصابع فعند ذلك من
أحب لقاء الله أحب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه ترجمہ
شریح بن ہانی سے روایت ہے ابوہریرہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی اللہ سے ملنا چاہتا ہے

اسہ بہی اوس سی ملنا چاہتا ہے اور جو کوئی اسہ تعالے سے ملنا ناپسند کرتا ہی اسہ بہی اُس سے ملنا ناپسند کرتا ہی شریح
حدیث ابو ہریرہ رضی اسہ عنہ سے سنکر حضرت عائشہ پاس گیا اور کہا ای ام المومنین ابو ہریرہ نے ہم سے وہ حدیث
بیان کی رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم سے کہ اگر وہ حدیث ٹہیک ہو تو ہم سب تباہ ہوگئے اونہوں نے کہا رسول اسہ
صلے اسہ علیہ وسلم کے فرمانے سے جو ہلاک ہوا وہی حقیقت میں ہلاک ہوا کہہ تو وہ کیا ہی میں نے کہا رسول اسہ صلعم نے فرمایا جو
اسہ تعالی سی ملنا چاہتا ہے اسہ بہی اوسی ملنا چاہتا ہے اور جو اسہ سی ملنا نہیں چاہتا اسہ بہی اوس سے
ملنا نہیں چاہتا اور ہم میں سی تو کوئی ایسا نہیں ہے جو مرنے کو برا نہ سمجہے حضرت عائشہ نے کہا بیشک رسول
اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے لیکن اسکا مطلب یہ نہیں ہے جو تو سمجہتا ہے بلکہ جب آنکہیں پہر جاویں
اور دم رک جاوے سینہ میں اور رونگٹے بدن پر کہڑے ہوجاویں اور اونگلیاں ٹیڑہی ہوجاویں (یعنی
نزع کی حالت میں) اوس وقت جو اسہ سی ملنا پسند کرے اسہ بہی اوس سے ملنا پسند کرتا ہی اور جو اسہ سے
ملنا ناپسند کرے اسہ بہی اوس سے ملنا ناپسند کرتا ہے عَنْ مُطَرِّفٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ
عَبْثَرٍ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ
لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ ترجمہ ابو موسی کہ بہی ایسی
ہی روایت ہی

باب فَضْلِ الذِّكْرِ وَالتَّقَرُّبِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اسہ تعالی کی یاد اور قرب کی فضیلت

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ
يَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِيْ ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی رسول
اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا اسہ تعالی فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اوسکے
ساتہہ ہوں (علم اور سمع اور مدد اور توفیق اور اجابت سی) جب وہ مجہے بلاوے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ
مِنْهُ ذِرَاعًا وَاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّيْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا اَوْ بُوْعًا وَاِذَا اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً
ترجمہ ابو ہریرہ سی روایت ہی رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا اسہ تعالی فرماتا ہے جب کوئی بندہ
ایک بالشت برابر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتہہ برابر اوسکے نزدیک ہوجاتا ہوں اور جب
وہ ایک ہاتہہ مجہسی نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باع یا بوع (دونوں ہاتہوں کی پہیلائی کے برابر) اُس سے
نزدیک ہوجاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اوسکے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہوں۔

فائدہ یہ حدیث مع شرح اوپر گذر چکی **عن** معتمر عن ابیہ بھذا الاسناد ولم یذکر اذا
اتانی یمشی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ عزوجل انا عند ظن عبدی بی وانا معہ حین یذکرنی
فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہم
وان اقترب الی شبرا اقتربت الیہ ذراعا وان اقترب الی ذراعا اقتربت الیہ باعا
وان اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالی فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ
مجھکو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسکو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھکو جماعت میں یاد کرتا ہے
تو میں اسکو اس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جو وہ میرے نزدیک ایک بالشت ہوتا ہے اخیر تک
عن ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اللہ عزوجل من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا وازید ومن جاء بالسیئۃ فجزاؤہ سیئۃ
مثلہا او اغفر ومن تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت
منہ باعا ومن اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ ومن لقینی بقراب الارض خطیئۃ لا یشرک
بی شیئا لقیتہ بمثلہا مغفرۃ **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی
فرماتا ہے جو شخص نیکی کرے میں اسکی دس نیکیاں لکھتا ہوں یا زیادہ اور جو برائی کرے اوس کی ایک ہی
برائی لکھی جاتی ہے یا معاف کر دیتا ہوں اور جو شخص مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے میں اوس سے ایک
ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک باع نزدیک ہوتا ہوں اور جو میرے
پاس چلتا ہوا آتا ہے میں اس کے پاس دوڑتا جاتا ہوں اور جو مجھ سے ملے زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ لیکن
شرک نہ کرتا ہو تو میں اوتنی ہی بخشش کے ساتھ اس سے ملوں گا **فائدہ** سبحان اللہ مالک عزوجل کی کیا
عنایت اور پرورش ہے اور کیسی رحمت ہے اپنے غلاموں پر اے میرے مالک میرے مولی میرے آقا میرے سید
میرے پاس اتنے گناہ ہیں جو زمین سے بھی شاید زیادہ ہوں اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہے جو تیری درگاہ
میں پیش کرنے کے لائق ہو پھر میں کیا کروں میرا بھروسا تو تیری اسی حدیث پر ہے میں تیرا شریک کسی کو
نہیں کرتا ہوں اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں میرے خداوند حبیب میں تیرا غلام ہوں اور تیری غلامی کو اپنی

عزت سمجھتا ہون پہر مین کسی اور غلام کو تیری برابر کیسے کر سکتا ہون جہان مین سب تیرے غلام ہین تو ہی اکیلا مالک
اور آقا ہے مین اپنے آقا کو چھوڑ کر غلامون سے کیون مانگون غلامون کی کیون عبادت کرون عبادت کے
لائق غلام کیسے ہو سکتا ہے عبادت کے لائق تو مالک اور آقا ہوتا ہے اور مالک اور آقا کوئی نہین سوا تیری
عن الاعمش بھذا الاسناد نحوہ غیر انہ قال فلہ عشر امثالھا او ازید ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا **باب** کراھۃ الدعاء بتعجیل العقوبۃ فی الدنیا دنیا مین عذاب ہو جانے کی
دعا کرنا مکروہ ہے **عن** انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم عاد
رجلا من المسلمین قد خفت فصار مثل الفرخ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل
کنت تدعو بشیء او تسالہ ایاہ قال نعم کنت اقول اللھم ما کنت معاقبی بہ فی الاخرۃ
فعجلہ لی فی الدنیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سبحان اللہ لا تطیقہ او لا
تستطیعہ افلا قلت اللھم اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار
قال فدعا اللہ فشفاہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت
کی جو بیماری سے چوزے کی طرح ہو گیا تھا یعنے بہت ضعیف اور ناتوان ہو گیا تھا آپ نے اوس سے فرمایا
تو کچھ دعا کیا کرتا تھا یا خدا تعالی سے کچھ سوال کیا کرتا تھا وہ بولا ہان مین یہ کہا کرتا تھا یا اللہ جو کچھ تو مجھکو آخرت
مین عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا ہی مین کر لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ تجھے اتنی
طاقت کہان ہے کہ خدا کا عذاب اوٹھا سکے (دنیا مین) تو نے یہ کیون نہ کہا یا اللہ مجھکو دنیا مین بھی بھلائی
دے اور آخرت مین بھی بھلائی دے اور مجھکو بچا دے جہنم کے عذاب سے پہر آپ نے اوس کے لیے دعا کی اللہ
عز وجل سے اللہ تعالے نے اوسکو اچھا کر دیا **ف** یہ بندے کی نادانی ہے کہ مالک سے ایسا سوال کرے کہ آخرت
کے بدلے دنیا مین عذاب کر دیوے بندے کی بساط کیا وہ مالک کے عذاب کو کیونکر سہہ سکتا ہے اے میرے
مالک تو جانتا ہے کہ مین کیسا ضعیف اور ناتوان ہون میرا دل کیسا کمزور ہے مین ذرہ سی بیماری اور دکھ
درد کا بھی تحمل نہین کر سکتا تو اپنے فضل و کرم سے اور تو اپنی بادشاہت کے صدقے سے اپنے اس غلام
کو آزاد کر دے دنیا اور آخرت کی تکلیف سے اے میرے بادشاہ مین تیرے صدقے مجھکو بچا دے دنیا اور
آخرت دونون کے صدمون سے اور مجھے اپنی پناہ مین کر لے ہر ایک دکھ اور درد اور بیماری اور عذاب
سے تیری پناہ نہایت مضبوط ہے اے میرے مالک تیرے اس غلام کو سوا تیرے اور کسی کی پناہ کام آتی ہے

نہ اس غلام کو سوائے تیری پناہ کی اور کسی غلام کی پناہ درکار ہے عَنْ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ يَعُوْدُهٗ وَقَدْ صَارَ كَالْفَرْخِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حُمَيْدٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا اللّٰهَ لَهٗ فَشَفَاهُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ فَضْلِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ ذکر الٰہی جس مجلس میں ہو اوس کی فضیلت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَلٰٓئِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَتَتَبَّعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَئُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا اَوْ صَعِدُوْا اِلَى السَّمَآءِ قَالَ فَيَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَّكَ فِي الْاَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيَسْاَلُوْنَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْاَلُوْنِيْ قَالُوْا يَسْاَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَاَوْا جَنَّتِيْ قَالُوْا لَا اَيْ رَبِّ قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِيْ قَالُوْا وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ قَالَ وَمِمَّا يَسْتَجِيْرُوْنَنِيْ قَالُوْا مِنْ نَّارِكَ يَا رَبِّ قَالَ وَهَلْ رَاَوْا نَارِيْ قَالُوْا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِيْ قَالُوْا وَيَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ وَاَعْطَيْتُهُمْ مَا سَاَلُوْا وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ يَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّآءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُوْلُ وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو سیر کرتے پہرتے ہیں جنکو اور کچھ کام نہیں وہ ذکر الٰہی کی مجلسوں کو ڈھونڈھتے ہیں پہر جب کسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں ذکر الٰہی ہوتا ہے وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور ایک کو ایک گہیر لیتے ہیں یہانتک کہ اون کے پروں سے زمین سے لیکر آسمان تک جگہ بہر جاتی ہے جب لوگ اُس مجلس سے جدا ہو جاتے ہیں تو وہ فرشتے اوپر چڑھتے ہیں اور آسمان پر جاتے ہیں پروردگار جل وعلا اون سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے ف اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ ذات الٰہی ہماری اوپر ہے آسمانوں کے اوپر عرش پر تمام اہل اسلام کا اسپر اتفاق ہے بجز

چند جہمیون اور پچہلے کتنے ملاؤن کے جو منطق اور کلام پڑہکر اس اجماع سے نکل گئے **ف** تم کہان سے آئے وہ عرض کرتے ہین ہم تیرے بندون کے پاس سے آئے زمین مین جو کہ وہ تیری پاکی بولتے ہین اور تیری بڑائی کر رہے ہین اور لا الہ الا اللہ کہہ رہے ہین اور تیری تعریف کر رہے ہین (یعنی سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر پڑہ رہے ہین) اور تجہہ سے کچہ مانگتے ہین پروردگار فرماتا ہے مجہہ سے کیا مانگتے ہین فرشتے عرض کرتے ہین تجہہ سے جنت مانگتے ہین پروردگار فرماتا ہے کیا اونہون نے میری جنت کو دیکہا ہے فرشتے عرض کرتے ہین اونہون نے تو نہین دیکہا اے مالک ہماری پروردگار فرماتا ہے پہر اگر وہ میری جنت کو دیکہتے تو کیا حال ہوتا اون کا فرشتے عرض کرتے ہین وہ تیری پناہ مانگتے ہین پروردگار فرماتا کس چیز سے پناہ مانگتے ہین فرشتے عرض کرتے ہین تیری آگ سے ای مالک ہماری پروردگار فرماتا ہے کیا اونہون نے میری آگ کو دیکہا ہے فرشتے کہتے ہین نہین پروردگار فرماتا ہے پہر اگر وہ دیکہتے میری آگ کو تو اون کا حال کیا ہوتا فرشتے عرض کرتے ہین وہ تیری بخشش چاہتے ہین پروردگار فرماتا ہے (صدقے اوس کے کرم اور فضل اور عنایت کے) مین نے اون کو بخشدیا اور جو وہ مانگتے ہین وہ دیا اور جس سے پناہ مانگتے ہین اوس سے پناہ دی پہر فرشتے عرض کرتے ہین اے مالک ہمارا اون لوگون مین ایک فلان بندہ بہی تہا جو گنہگار ہے وہ اودہر سے نکلا تو اون کے ساتہہ بیٹہہ گیا تہا پروردگار فرماتا ہے مین نے اوسکو بہی بخشدیا وہ لوگ ایسے ہین جنکا ساتہی بدنصیب نہین ہوتا **فائدہ** اس حدیث سے ذکر الٰہی کی فضیلت اور ذاکرین کے ساتہہ بیٹہنے کی فضیلت نکلی ذکر دو طرح سے ہے ایک زبان سے دوسرے دل سے اور اختلاف ہے کہ کونسا افضل ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ آہستہ زبان سے ذکر کرنا دل لگا کر سب سے افضل ہے اور ذکر قلبی کو بہی ملائکہ لکہتے اور اوسکی کوئی نشانی ہے جس سے ملائکہ اوسکو پہچان لیتے ہین (نووی مختصرًا)

باب أَكْثَرِ دُعَائِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آپ اکثر کون سی دعا کرتے

عن عَبْدِ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ قَتَادَةُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا يَقُولُ اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ وَكَانَ أَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيهِ **ترجمہ** عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے قتادہ نے انس سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی دعا زیادہ مانگتے انس نے

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کوئی کلام بتایئے جسکو مین کہا کرون آپنے فرمایا یہ کہا کر لَا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا
بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ وہ گنوار بولا ان کلمون مین تو میرے مالک کی تعریف ہے میرے لیے بتایئے آپنے فرمایا کہ
اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ۔ موسیٰ نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا کہ عَافِنِیْ کا مجھکو خیال آتا ہے
پر یاد نہین **عَنْ** اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُ
مَنْ اَسْلَمَ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ **ترجمہ** ابو مالک اشجعی سے روایت
ہے اونہون نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی مسلمان ہوتا اوسکو یہ سکہلاتے اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ
لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ **عَنْ** اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَہُ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ اَمَرَہٗ اَنْ یَّدْعُوَ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ
وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ **ترجمہ** وہی اسمین یہ ہے کہ جو کوئی مسلمان ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اوسکو نماز سکہلاتے پہر ان کلمون کے ساتھ دعا کرنے کا حکم کرتے اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ
وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ **عَنْ** اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ
اَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَقُوْلُ حِیْنَ اَسْئَلُ رَبِّیْ قَالَ قُلِ اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ
وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَیَجْمَعُ اَصَابِعَہٗ اِلَّا الْاِبْھَامَ فَاِنَّ ھٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَکَ دُنْیَاکَ وَ
اٰخِرَتَکَ **ترجمہ** ابو مالک اشجعی سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکے پاس ایک
شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ مین کیا کہون جب اپنے رب سے مانگون آپنے فرمایا کہہ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ
وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ اور آپ اون کلمون کو فرماتے وقت ایک ایک اونگلی بند کرتے جاتے تہے تو سب بند
کرلین صرف انگوٹہا رہ گیا آپنے فرمایا یہ کلمے دنیا اور آخرت دونون کے فائدے تیرے لیے اکٹہا کردینگے
عَنْ سَعْدٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ
اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَۃٍ فَسَاَلَہٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِہٖ کَیْفَ یَکْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ
حَسَنَۃٍ قَالَ یُسَبِّحُ مِائَۃَ تَسْبِیْحَۃٍ فَتُکْتَبُ لَہٗ اَلْفُ حَسَنَۃٍ وَّیُحَطُّ عَنْہُ اَلْفُ خَطِیْئَۃٍ **ترجمہ** سعد
بن ابی وقاص سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے آپنے فرمایا کیا تم مین سے کوئی عاجز
ہے ہزار نیکیان ہر روز کرنے سے ایک شخص نے آپکے پاس بیٹہنے والون مین سے پوچھا کیونکر ہم مین سے کوئی

ہزار نیکیاں کرے گا آپ نے فرمایا سو بار سبحان اللہ کہے تو ہزار نیکیاں اس کے لیے لکھی جاویں گی اور ہزار گناہ اس کے مٹے جاویں گے

باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن

قرآن کی تلاوت اور ذکر کے لیے جمع ہونے کی فضیلت

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفس عن مؤمن کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سہل اللہ لہ بہ طریقا الی الجنۃ وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینہم الا نزلت علیہم السکینۃ وغشیتہم الرحمۃ وحفتہم الملئکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ ومن بطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مومن پر سے کوئی سختی دنیا کی دور کرے تو اللہ تعالی اوس سے آخرت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کرے گا اور جو شخص مفلس کو مہلت دیوے (یعنے اوس سے تقاضا اور سختی نہ کرے اپنے قرض کے لیے) اللہ تعالے اوس پر آسانی کرے گا دنیا اور آخرت میں اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب ڈھانپیگا تو اللہ اوسکا عیب ڈھانپیگا دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالی بندے کی مدد میں رہے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے گا اور جو شخص راہ چلے علم حاصل کرنے کے لیے (یعنے دین کا علم خالص خدا کے لیے) اللہ تعالے اوس کے لیے جنت کا رستہ سہل کر دیگا اور جو لوگ جمع ہوں کسی اللہ کے گھر میں اللہ کی کتاب پڑھیں اور ایک دوسرے کو پڑھاویں تو اون پر خدا کی رحمت اوترے گی اور رحمت اون کو ڈھانپ لیگی اور فرشتے اون کو گھیر لینگے اور اللہ تعالی اون لوگوں کا ذکر کریگا اپنے پاس رہنے والوں میں (یعنے فرشتوں میں) اور جسکا عمل کوتاہی کرے تو اوسکا خاندان (نسب) کچھ کام آویگا

ف یعنی پیغمبروں اور بزرگوں کی اولاد ہونا کچھ مفید نہیں بلکہ عمل عمدہ کرنا چاہیے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد میں قرآن پڑھنے کے لیے جمع ہونا افضل ہے ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور مالک نے اوسکو مکروہ کہا ہے اور بعض مالکیہ نے امام مالک کے قول کی تاویل کی ہے (مترجم کہتا ہے کہ امام مالک کو شاید یہ حدیث نہیں پہونچی یا اون کا مطلب یہ ہوگا کہ پکار کر قرآن پڑھنا اس طرح سے کہ نمازیوں کو تکلیف ہو مکروہ ہے) اور مسجد کا حکم ہے اگر مدرسہ یا رباط میں

لوگ جمع ہوں قرآن پڑھنے کے لیے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث معاویۃ غیر ان حدیث ابی اسامۃ لیس فیہ ذکر التیسیر علی

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن الاغر ابی مسلم انہ قال اشھد علی ابی ھریرۃ وابی سعید الخدری انھما شھدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یقعد قوم یذکرون اللہ عز وجل الا حفتھم الملائکۃ وغشیتھم الرحمۃ ونزلت علیھم السکینۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ ترجمہ ابو مسلم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں ابوہریرہ اور ابوسعید خدری پر اون دونوں نے گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے فرمایا جو لوگ بیٹھ کر یاد کریں اللہ تعالی کو اون کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ (اطمینان اور دل کی خوشی) اترتی ہے اور اللہ تعالی اپنے فرشتوں میں اون کا ذکر کرتا ہے عن شعبۃ بھذا الاسناد نحوہ ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی سعید الخدری قال خرج معاویۃ علی حلقۃ فی المسجد فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ قال آللہ ما اجلسکم الا ذاک قالوا واللہ ما اجلسنا الا ذاک قال اما انی لم استحلفکم تھمۃ لکم وما کان احد بمنزلتی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقل عنہ حدیثا منی وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علی حلقۃ من اصحابہ فقال ما اجلسکم قالوا جلسنا نذکر اللہ ونحمدہ علی ما ھدانا للاسلام ومن بہ علینا قال آللہ ما اجلسکم الا ذاک قال اما انی لم استحلفکم تھمۃ لکم ولکنہ اتانی جبریل فاخبرنی ان اللہ عز وجل یباھی بکم الملائکۃ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے معاویہ نے مسجد میں ایک حلقہ دیکھا (لوگوں کا) پوچھا تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو وہ بولے ہم بیٹھے ہیں اللہ تعالی کی یاد کرنے کو معاویہ نے کہا تم اسی لیے بیٹھے ہو اور کچھ کام کے لیے وہ بولے نہیں قسم خدا کی صرف خدا کی یاد کے لیے بیٹھے ہیں معاویہ نے کہا میں نے تم کو اس لیے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا اور میرا جو رتبہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس رتبہ کے لوگوں میں کوئی مجھ سے کم حدیث کا روایت کرنے والا نہیں (یعنے میں سب لوگوں سے کم حدیث روایت کرتا ہوں) ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے حلقہ پر نکلے اور پوچھا تم کیوں بیٹھے ہو وہ بولے ہم بیٹھے ہیں اللہ جل وعلا کی یاد کرتے ہیں اور اوسکی تعریف کرتے ہیں اور شکر کرتے ہیں کہ

اوس نے ہمکو اسلام کی راہ بتلائی اور ہمارے اوپر احسان کیا آپ نے فرمایا قسم اللہ تعالی کی تم اسلیے بیٹھے ہو یا
اور کسیکام کیلیے وہ بولے قسم اللہ کی ہم تو صرف اسیواسطے بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا میں نے تمکو اس لیے قسم نہیں
دی کہ تمکو جھوٹا سمجھا بلکہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالی تم لوگوں کی فضیلت
بیان کر رہا ہے فرشتوں کے سامنے ف زہے قسمت اون لوگوں کی کہ مالک نے اون کی یاد کی اور اون
کی خوبی بیان کی غلام کو اس سے زیادہ کون سی نعمت ہوگی کہ مالک اوس سے خوش ہو اور اوسکی ثنا اور صفت
بیان کرے یا اللہ اون لوگوں کی طفیل سے ہماری بھی مغفرت کر گو ہم بڑے گنہگار ہیں پر ہیں یا الٰہی
تیرے بندے اور غلام ہیں سوا تیرے نہ کسی کی عبادت کرتے ہیں نہ کسی سے مراد مانگتے ہیں نہ کسی کو مصیبت
کیوقت پکارتے ہیں نہ کسی کو ہر جگہہ اور ہر وقت حاضر اور ناظر جانتے ہیں تو ہی روزی دینے والا
ہے اور تو ہی اولاد دینے والا اور تو ہی جلانیوالا اور مارنے والا اور تو ہی بیماری سے چنگا کرنے
والا اور تو ہی درد اور مصیبت کو دور کرنے والا ہمارا نماز اور روزہ اور صدقہ اور خیرات اور دعا
اور سب عبادتیں تیرے ہی لیے اور تجھی سے ہیں سوا تیرے نہ ہم کسی سے دعا کرتے ہیں نہ اوٹھتے بیٹھتے سوا
تیرے اور کسیکا نام لیتے ہیں پس رحم کر اے مالک اور اے آقا اور اے شاہنشاہ اور اے مربی
اور اے مولی اپنے قصوروار غلاموں پر تیرے اچھے غلاموں کے پاس تو اچھے عمل بھی ہیں اور
ہمارے پاس تو ایک عمل بھی ایسا نہیں جسکو ہم تیری درگاہ عالیہ میں پیش کریں ہم خالی ہاتھ ہیں بیچارے
گناہوں کے مارے قصوروں میں دبے ہوے خطاؤں سے لدے ہوے ہمارا بیڑا پار کرنے والا کون ہے سوا
تیرے اور ہمارا ہاتھ پکڑنیوالا اور ہمارا سنبھالنیوالا کون ہے سوا تیرے تو ہی اگر ہماری بیچارگی پر
رحم کرے تو ہمارا ٹھکانا لگے ورنہ ہمنے جو کام کیے ہیں تو اون کو خوب جانتا ہے ہم جانتے ہیں کہ
وہ کام نہایت برے ہیں اور ہمکو سوا شرمندگی اور عاجزی اور اقرار کے اور کیا جواب ہے اے مالک
ہمارے ہم سراسر تقصیروار اور قصوروار ہیں اور ہمارے پاس کچھ پونجی نہیں ہے پر ایسے محتاج
بے سامان ننگے غلاموں کا ٹھکانا کہاں ہے اور کون اونکو پوچھتا ہے سوا تیرے تو ہی رحم کرنیوالا
ہے تو ہی مالک ہے

باب اسْتِحْبَابِ الاِسْتِغْفَارِ وَالاِسْتِكْثَارِ مِنْهُ خدا سے مغفرت
مانگنے کی فضیلت **عن** الاَغَرِّ المُزَنِیِّ رَضِیَ اللهُ تَعَالیٰ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ اَنَّ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللهَ فِی الْيَوْمِ

مِائَةَ مَرَّةٍ ترجمہ اغرمزنی سے روایت ہے وہ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے دل پر پردہ ہوجاتا ہے (یعنی خدا سے کبھی غافل ہوجاتا ہوں) اور میں خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں ف نووی نے کہا آپ کی شان یہ تھی کہ ہر لحظہ خدا کی یاد میں رہیں اور اس میں کبھی غفلت ہوجاتی تو آپ اوسکو گناہ سمجھتے اور اس سے استغفار کرتے اور بعضوں نے کہا کہ آپ امت کے فکر میں مصروف ہوجاتے یا جہاد کے فکر اور سامان میں یا دشمن کے ملانے کی تدبیروں میں اگرچہ یہ بھی بڑی عبادتیں ہیں پر آپ کے بلند مرتبہ میں یہ نزول ہے آپ استغفار کرتے اور اسی واسطے کہا گیا ہے حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ اور بعضوں نے کہا اس پردہ سے سکینہ مراد ہے اور استغفار اظہار عبودیت کے لیے ہے محاسبی نے کہا انبیا اور ملائکہ کا خوف عظمت الٰہی سے ہے اگرچہ وہ عذاب سے بے خوف ہیں انتہے مختصرا

باب التَّوْبَةِ باب توبہ کے بیان میں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّيْ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو توبہ کرو اللہ کی طرف کیونکہ میں توبہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ہر دن میں سو بار فائدہ نووی نے کہا اوپر آپ کی استغفار کی وجہ گذر چکی اور وہی توبہ کی وجہ ہے ہم لوگوں کو توبہ کی زیادہ احتیاج ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ توبہ کی تین شرطیں ہیں ایک تو یہ کہ گناہ سے باز آوے دوسری اوس پر نادم ہو تیسری عہد کرے کہ بار دیگر نہ کرے گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک شرط اور ہے وہ یہ کہ اُس بندے کو وہ حق ادا کرے یا اوس سے معاف کرالیوے انتہے عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص توبہ کرے پہلے اس سے کہ آفتاب پچھم سے نکلے تو اللہ اوسکو معاف کرے گا (بعد آفتاب کے پچھم سے نکلنے کے توبہ قبول نہ ہوگی اسیطرح جان کنی یعنی نزع کیوقت توبہ قبول نہ ہوگی نہ اوسکی وصیت نافذ ہوگی)

باب اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ آہستہ سے ذکر کرنا افضل ہے

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَ وَاَنَا خَلْفَهُ وَاَنَا اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ

ابن قیس الا ادلک علی کنز من کنوز الجنۃ فقلت بلی یا رسول اللہ فقال قل لا حول و لا قوۃ الا باللہ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں لوگ پکار کر تکبیر کہنے لگے آپ نے فرمایا اے لوگو نرمی کرو اپنی جانوں پر یعنے آہستہ سے ذکر کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے ہو تم پکارتے ہو اسکو جو (ہر جگہ ہے) سنتا ہے نزدیک ہے اور تمہارے ساتھ ہے (یعنی علم اور احاطہ سے (نووی)) ابو موسی نے کہا میں آپکے پیچھے تھا اور میں لا حول و لا قوۃ الا باللہ کہہ رہا تھا آپ نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس میں تجھکو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلاؤں میں نے عرض کیا بتلائیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ (یہ کلمہ تفویض کا ہے اور اس میں اقرار ہے کہ اور کسی کو نہ طاقت ہے نہ قدرت اسوجہ سے خدا تعالی کو بہت پسند ہے) **عن** عاصم بهذا الاسناد نحوه **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی موسی انھم کانوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھم یصعدون فی ثنیۃ قال فجعل رجل کلما علا ثنیۃ نادی لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر قال فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم لا تنادون اصم ولا غائبا قال فقال یا ابا موسی او یا عبد اللہ بن قیس الا ادلک علی کلمۃ من کنز الجنۃ قلت ما ھی یا رسول اللہ فقال لا حول ولا قوۃ الا باللہ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے وہ لوگوں کے ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور چڑھ رہے تھے ایک گھاٹی پر ایک شخص جب کسی گھاٹی پر چڑھتا تو آواز سے پکارتا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بہرے کو یا غائب کو نہیں پکارتے ہو پھر آپ نے فرمایا اے ابو موسی یا اے عبداللہ بن قیس میں تجھکو ایک کلمہ بتلاؤں جو جنت کا خزانہ ہے میں نے عرض کیا وہ کونسا کلمہ ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ **عن** ابی موسی قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحوہ **عن** ابی موسی قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فذکر نحو حدیث عاصم **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فذکر الاحادیث وقال فیہ والذی تدعونہ اقرب الی احدکم من عنق راحلۃ احدکم ولیس فی حدیثہ ذکر لا حول ولا قوۃ الا باللہ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ جسکو تم پکارتے ہو وہ تم سے زیادہ

قریب ہے تمہاری اونٹ کی گردن سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ مجاز ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا نحن
اقرب الیہ من حبل الورید اور مراد یہ ہے کہ وہ سنتا ہے **مترجم** کہتا ہے کہ اس قسم کی آیات اور احادیث جن
مین خداوند تعالیٰ کی معیت اور قرب کا ذکر ہے باتفاق سلف اور خلف معیت اور قرب علمی پر محمول
ہین ہرہ وہ جہمیون کی دلیل کیونکر ہو سکتی ہین جو معاذ اللہ خداوند کریم کو ہر جگہہ ذات سے سمجھتے ہین
اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ خداوند کریم کی ذات مقدس بالائے عرش ہے اور اسکا علم اور سمع اور بصر
ہر چیز سے متعلق ہے وہ ہر جگہہ حاضر ہے بحضور علمی اور ناظر ہے **عن** ابی موسی الاشعری قال
قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلک علی کلمۃ من کنوز الجنۃ او قال
علی کنز من کنوز الجنۃ فقلت بلی فقال لا حول ولا قوۃ الا باللہ **ترجمہ** ابو موسی اشعری
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا مین تجھکو بتلاؤن ایک کلمہ جنت کے خزانون
مین سے یا ایک خزانہ جنت کے خزانون مین سے مین نے عرض کیا بتلایے آپنے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا
باللہ **باب** الدعوات والتعوذ دعاؤن اور اعوذ باللہ کا بیان **عن** ابی بکر انہ
قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی دعاء ادعو بہ فی صلاتی قال قل اللھم
انی ظلمت نفسی ظلما کبیرا وقال قتیبۃ کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر
لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم **ترجمہ** ابو بکر سے روایت ہے انہون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایک دعا سکھلایے جس کو مین پڑھا کرون
اپنی نماز مین آپنے فرمایا یہ کہا کر یا اللہ مین نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا ہے یا بہت ظلم کیا ہے اور
گناہون کو کوئی نہین بخشتا سوا تیرے تو بخشدے مجھے اپنے پاس کی بخشش سے اور رحم کر مجھپر تو بخشنے
والا مہربان ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول ان ابا بکر الصدیق قال
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی یا رسول اللہ دعاء ادعو بہ فی صلاتی وفی
بیتی ثم ذکر بمثل حدیث اللیث غیر انہ قال ظلما کثیرا **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا اس مین یہ ہے کہ جسکو مین پڑھا کرون اپنی نماز مین اور اپنے گھر مین **عن** عائشۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بھؤلاء الدعوات اللھم فانی اعوذ بک من فتنۃ
النار وعذاب النار وفتنۃ القبر وعذاب القبر ومن شر فتنۃ الغنی ومن شر فتنۃ الفقر واعوذ بک

بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ فَاِنِّي اَعُوْذُبِكَ اخیر تک یعنی یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون جہنم کے فتنہ سے اور عذاب سے جہنم کے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے فتنے سے اور فقیری کے فتنے کی برائی سے ف امیری کا فتنہ یہ ہے کہ مال و دولت مین مشغول ہو کر خدا تعالی کو بہول جاوے مال کا حق ادا نہ کرے اور فقیری کا فتنہ یہ ہے کہ تنگ ہو کر ناشکری کرنے لگے ف اور پناہ مانگتا ہون مین تیری دجال مسیح کے فتنے کے شر سے یا اللہ میرے گناہون کو دہو دے برف اور اولے کے پانی سے اور پاک کر دے میرا دل گناہون سے جیسے تونے پاک کرو یا سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دور کر دے گناہو کو مجہسے جیسے تونے دور کیا مشرق کو مغرب سے (پورب کو پچہم سے) یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری سستی اور بڑہاپے اور گناہ اور قرضداری سے ف کیونکہ آدمی قرضداری مین جہوٹا وعدہ کرتا ہے اور کبہی ادا کرنے سے پہلے مرجاتا ہے اور کبہی قرضخواہ کو دہوکا دیتا ہے نووی نے کہا ان حدیثون سے یہ نکلا کہ دعا کرنا اور پناہ مانگنا مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور ایک طائفہ زہاد کا یہ قول ہے کہ دعا نہ کرنا افضل ہے اور قضائے الہی پر راضی رہنا بہتر ہے مترجم کہتا ہے یہ قول غلط ہے خود قرآن شریف مین ہے اُدْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ اور صدہا حدیثین دعا کے باب مین وارد ہین اور تمام پیغمبرون نے دعا کی ہے بلکہ بہت حدیثون سے نکلتا ہے کہ دعا قضا کو پہیر دیتی ہے اور ان طائفہ زہاد نے اسپر غور نہ کیا کہ خدا کی قضا سے راضی رہنا دعا کے مانع نہین ہے کس لیے کہ رضا کے یہ معنی ہین کہ جو خدا کریم کرے اوسپر شکوہ اور شکایت نہ کرے اور کوئی لفظ خلاف ادب نہ نکالے اور دعا مقتضائے عبودیت ہے اور دعا سے بندہ اور مولی مین تعلق زیادہ ہوتا ہے اور مولی اپنے غلام کے گڑگڑانے سے بہت خوش ہوتا ہے بلکہ مجہے ڈر ہے کہ دعا نہ کرنے مین مولی ناراض نہ ہو جاوے کس لیے کہ دعا نہ کرنا اور کچہ نہ مانگنا استکبار اور غرور کی نشانی ہے اور دعا عام ہے کہ دل سے ہو یا زبان سے کیونکہ مالک دل کی باتین بہی خوب جانتا ہے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من
العجز والکسل والجبن والھرم والبخل واعوذ بک من عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی
اور سستی اور نامردی اور بڑھاپے (اوس بڑھاپے سے جس میں عقل و ہوش جاتا رہے اور عبادت نہ ہو سکے) اور
بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے سے عن انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ تعوذ من اشیاء ذکرھا والبخل ترجمہ
وہی جو گذرا عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بھؤلاء الدعوات
اللھم انی اعوذ بک من البخل والکسل وارذل العمر وعذاب القبر وفتنۃ المحیا والممات
ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یتعوذ من سوء القضاء ومن درک الشقاء ومن شماتۃ الاعداء ومن جھد البلاء قال
عمرو فی حدیثہ قال سفیان اشک انی زدت واحدۃ منھا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری قضا سے پناہ مانگتے تھے اور بدبختی میں پڑنے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے
سے اور بلا کی سختی سے عن خولۃ بنت حکیم السلمیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا نزل احدکم منزلا فلیقل اعوذ بکلمات
اللہ التامات من شر ما خلق لم یضرہ شیء حتی یرتحل من منزلہ ذلک ترجمہ خولہ
بنت حکیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی منزل میں
اوترے پھر کہے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کی برائی سے اوس کے جو اللہ نے پیدا کیا تو اوس کو
کوئی چیز نقصان نہ پہونچاوے گی یہانتک کہ وہ کوچ کرے اوس منزل سے عن خولۃ بنت
حکیم السلمیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا انھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اذا نزل احدکم منزلا فلیقل اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق فانہ
لا یضرہ شیء حتی یرتحل منہ ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
انہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما لقیت من عقرب
لدغتنی البارحۃ قال اما لو قلت حین امسیت اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما

خلق کے شر سے ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولا یا رسول اللہ مجھ کو بڑی تکلیف پہونچی اس بچھو سے جس نے کل رات کو مجھ کو کاٹا آپ نے فرمایا اگر تو شام کو یہ کہہ لیتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو تجھے ضرر نہ کرتا یا کاٹتا تو تکلیف نہ ہوتی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رجل یا رسول اللہ لدغتنی عقرب بمثل حدیث ابن وہب ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب الدعاء عند النوم سوتے وقت کی دعا عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اخذت مضجعک فتوضأ وضوءک للصلوٰۃ ثم اضطجع علی شقک الایمن ثم قل اللھم انی اسلمت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجأت ظہری الیک رغبۃ ورہبۃ الیک لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت واجعلھن من اٰخر کلامک فان مت من لیلتک مت وانت علی الفطرۃ قال فرددتھن لاستذکرھن فقلت امنت برسولک الذی ارسلت قال قل امنت بنبیک الذی ارسلت

ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سونے کو جاوے تو وضو کر جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر داہنے کروٹ پر لیٹ اور کہہ اللھم انی اخیر تک یعنی یا اللہ میں نے اپنا مونہہ رکھ دیا تیرے لیے اور اپنا کام سونپ دیا تجھ کو اور تجھ پر بھروسا کیا تیرے ثواب کی خواہش سے تیرے عذاب سے ڈر کر سوا تیرے کوئی ٹھکانا اور پناہ نہیں تجھ سے ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے اوتاری اور تیرے نبی پر جسکو تو نے بھیجا اور اخیر بات یہی دعا ہو پھر اگر تو مر جاوے اُس رات تو مریگا اسلام پر اور خاتمہ بخیر ہوگا) براء نے کہا میں نے ان کلموں کو دو بار پڑھا یاد کرنے کے لیے تو نبیک کے بدلے برسولک کہا آپ نے فرمایا نبیک کہہ ف کیونکہ ذکر اور دعا میں وہی لفظ کہنا چاہیے جو وارد ہے اور شاید دعا آپ کو وحی سے معلوم ہوئی ہو اسلیے آپ نے لفظ بدلنا جائز نہ رکھا بعضوں نے اس روایت سے یہ دلیل کی ہے کہ حدیث کی روایت بالمعنی درست نہیں جو درست کہتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ رسول کے معنے اور ہیں نبی کے اور ہیں تو یہ نقل بالمعنی کہاں ہے النووی مختصرا عن البراء بن عازب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث غیر ان منصورا اتم حدیثا وزاد فی حدیث حصین وان اصبح اصاب خیرا ترجمہ وہی جو گذرا عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ اَنْ يَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ
اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً
اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ
اَرْسَلْتَ فَاِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهِ مِنَ اللَّيْلِ ترجمہ
براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا کہ رات کو سوتے وقت یہ کہا کرے
اللّٰهم اسلمت آخر تک عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ
يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ
فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا ترجمہ براء بن عازب سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اے فلانے جب تو اپنے بچھونے پر جاوے تو یہ دعا
پڑھ جو اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ اگر تو مر جاوے گا مرے گا اسلام پر اور جو صبح کو اٹھے گا تو بہتری پر
اٹھیگا عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا بِمِثْلِهِ
وَلَمْ يَذْكُرْ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الْبَرَاءِ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيٰى وَبِاسْمِكَ
اَمُوْتُ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ترجمہ
براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لیٹتے تو فرماتے اللّٰهم باسمك آخر تک یعنی یا اللہ تیرے نام کے ساتھ
جیتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور جب جاگتے تو فرماتے الحمد لله الذي آخر تک یعنی شکر اس
خدا کا جس نے ہم کو جلایا مر کر (سلا کر کیونکہ سونا بھی ایک طرح کی موت ہے) اور اسی کی طرف مر کے اٹھنا
ہے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ
اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَ
اِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عُمَرَ
فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِيْ رِوَايَتِهِ
عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے ایک شخص کو
سوتے وقت یہ کہا پڑھنے کو اللّٰهم خلقت نفسي آخر تک یعنی یا اللہ تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی

مارلیگا اور تیرے لیے ہی جینا اور مرنا اگر تو جلاوے اوسکو تو اپنی حفاظت مین رکھہ اور جو مارے تو بخشدے اُسکو یا اللہ مین تندرستی چاہتا ہون تجھسے ایک شخص اون سے بولا تمنے یہ دعا عمر رضی اللہ عنہ سے سنی اُنہون نے کہا اُن سے سُنی جو عمر سے بہتر تھے یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ صَالِحٍ يَاْمُرُنَا اِذَا اَرَادَ اَحَدُنَا اَنْ يَّنَامَ اَنْ يَّضْطَجِعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَكَانَ يَرْوِيْ ذٰلِكَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سہیل سے روایت ہے ابو صالح جب ہم مین سے کوئی سونے لگتا تو کہتے داہنی کروٹ پر سووُ اور یہ دعا پڑہو اللّٰہم رب السمٰوات اخیر تک یعنی اے اللہ مالک آسمانون کے اور مالک زمین کے اور مالک بڑے عرش کے اے مالک ہمارے اور مالک ہر چیز کے چیرنے والے دانے اور گٹہلی کے (درخت اگانے کے لیے) اور اتارنیوالے توراۃ اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہون مین تیری ہر چیز کے شر سے جس کی پیشانی تو تہامے ہے (یعنے تیرے اختیار مین ہے) تو سب سے پہلے ہے تیرے پہلے کوئی شے نہین تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کوئی شے نہین (یعنے ازلی اور ابدی ہے) تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی شے نہین تو باطن ہے (یعنے لوگون کی نظر سے چھپا ہوا) تجھہ سے ورے کوئی شے نہین (یعنے تجھسے زیادہ چھپی ہوئی) ادا کردے قرض ہمارا اور امیر کردے ہمکو محتاجی دور کرکے ابو صالح اس دعا کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے تہے اور ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** نووی نے کہا اس حدیث مین پروردگار عز شانہ کے لیے آخر کا لفظ آیا ہے امام ابوبکر باقلانی نے کہا آخر کے معنے باقی اپنی صفات سے ساتھہ علم و قدرت وغیرہ کے جیسے ازل مین تہا اور بعد مخلوقات کے مرنے اور اُن کے علوم اور حواس کے مٹنے اور اون کے اجسام کے جدا ہو جانے کے پروردگار رہیگا الستا ین رہیگا اور معتزلہ نے اس سے یہ دلیل کی ہے کہ جسم بالکل فنا ہو جاوے گا اور اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ جسم بالکل فنا نہ ہوگا بلکہ وہ جدا جدا ہو جاوے گا اور یہان مراد اون کی صفات کا فنا ہونا ہے **مترجم** کہتا ہے کہ معتزلہ کا قول دلیل عقلی کے رو سے بہی مردود ہے کیونکہ حکمت جدید اور قدیم دونو

کے اتفاق سے ثابت ہو کہ جواہر فنا نہیں ہو سکتے صورت مین فنا سے وہی انحلال اور بطلان ترکیب اور انعدام
صفات مراد ہے جو اہل حق کا مذہب ہو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا اِذَا اَخَذْنَا مَضْجَعَنَا اَنْ نَّقُوْلَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَقَالَ مِنْ
شَرِّ کُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو وہی جو اوپر گذری اس مین یہ ہو کہ پناہ
مانگتا ہون مین ہر جانور کے شر سے جسکی پیشانی تو تھامے ہوئے ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ اَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُوْلِیْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ
السَّبْعِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہو حضرت فاطمہ زہرا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین ایک خدمتگار مانگنے کو آپنے فرمایا یہ دعا پڑھ لیا کر اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ اخیر تک جو
اوپر گذری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا
اَوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَلْیَاْخُذْ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فَلْیَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهٗ وَلْیُسَمِّ اللّٰهَ فَاِنَّهٗ لَا
یَعْلَمُ مَا خَلَفَهٗ بَعْدَهٗ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّضْطَجِعَ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ وَلْیَقُلْ
سُبْحَانَكَ رَبِّیْ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا
فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِیْنَ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنے بچھونے پر جاوے تو اپنے تہبند کا کنارا پکڑے اور اوس سے اپنا بچھونا جھاڑے
اور بسم اللہ کہے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا اوس کے بعد اوس کے بچھونے پر کون سی چیز آئی جب لیٹنے لگے تو داہنی
کروٹ پر لیٹے اور کہے سُبْحَانَكَ رَبِّیْ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ
اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِیْنَ یعنے پاک ہو تو اے پروردگار میرے تیرا نام لیکر مین کروٹ
زمین پر رکھتا ہون اور تیرے نام سے اوٹھاؤن گا اگر تو میری جان روک لیوے تو اوسکو بخشدے اور جو چھوڑ دے
(یعنی بدن مین آنے کے لیے) تو اوس کی حفاظت کر جس سے حفاظت کرتا ہے اپنے نیک بندون کی عَنْ
عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ثُمَّ لِیَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ فَاِنْ اَحْیَیْتَ
نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَاٰوَانَا فَکَمْ
مِمَّنْ لَّا کَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ ترجمہ انس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر جاتے

تو فرماتے شکر ہے اوس خدا کا جس نے ہمکو کھلایا اور پلایا اور کافی ہوا ہمارے لیے اور ٹھکانا دیا ہمکو کتنے لوگ ایسے ہیں جنکے لیے نہ کوئی کافی ہے نہ کوئی ٹھکانا ہے

بَابٌ فِي الْاَدْعِيَةِ دعاؤں کا بیان

عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهِ اللّٰهَ قَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ **ترجمہ** فروہ بن نوفل اشجعی سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا کرتے تھے اللہ سے انہوں نے کہا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں برائی سے اس کام کے جو میں نے کیا اور جو میں نے نہیں کیا ؛

عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُوْ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ **ترجمہ** وہی جو گذرا

عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ **ترجمہ** وہی جو گذرا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ اخیر تک یعنی اے پروردگار میں تیرا فرمانبردار ہو گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسا کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد سے دشمنوں سے لڑا اے مالک میرے میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کوئی برحق معبود نہیں سوا تیرے اس بات سے کہ تو بھٹکا دیوے مجھکو تو وہ زندہ ہے جو کبھی نہیں مرتا اور جن اور آدمی مرتے ہیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَاَسْحَرَ يَقُوْلُ سَمَّعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور صبح ہوتی تو فرماتے سن لیا سننے والے نے اللہ کی حمد اور اوسکی حسن بلا کو اے رب ہمارے ساتھ رہ ہمارے (یعنے مدد سے) اور فضل کر ہم پر پناہ مانگتا ہوں میں تیری جہنم سے

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَ
جَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَئِيْ
وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ
وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ **ترجمہ** ابو موسیٰ
اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے اللّٰہم اغفر لی اخیر تک یعنی یا اللہ بخشدے میری چوک
اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھ سے اپنے حال میں ہوئی اور بخشدے اوس چیز کو جسکو تو مجھ سے
زیادہ جانتا ہے یا اللہ بخشدے میرے ارادے کے گناہ اور میری ہنسی کے گناہ کو اور میری بھول چوک اور قصد کو
اور یہ سب میری طرف ہے اے مالک میرے بخشدے میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے گناہوں کو اور جسکو تو مجھ سے زیادہ
جانتا ہے تو آگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کرنیوالا اور تو ہر چیز پر قادر ہے **ف** نووی نے کہا یہ دعا
آپ نے تواضع کی راہ سے کی اور کمال کے فوت کو اپنے گناہ قرار دیا یا مراد وہ سہو ہے جو آپ سے ہوا یا جو امر نبوت
سے پہلے واقع ہوئے ہر حال میں آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشے ہوئے ہیں اور یہ دعا تواضع کی راہ سے
ہے کیونکہ دعا عبادت ہے تحفۃ الاخیار میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت
کے واسطے یا ترک اولےٰ کے خیال سے ایسی دعائیں کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اوتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے
نزدیکان را بیش بود حیرانی یہی معنے ہیں بندگی کے کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا رہے اور اپنے
قصور کا خواہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اقرار کیا کرے **عَنْ** شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو
گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ
الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ
شَرٍّ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اَللّٰہُمَّ اَصْلِحْ
اخیر تک یعنی یا اللہ میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری
دنیا جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دے میری آخرت کو جس میں میری بازگشت ہے اور کردے
زندگی کو میرے واسطے بہتری میں زیادتی کا سبب اور کردے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا
سبب (یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ

يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاکدامنی
اور دل کی تونگری **عن** اَبِي اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ ابْنَ مُثَنّٰى قَالَ فِي رِوَايَتِهِ
وَالْعِفَّةَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَا اَقُولُ لَكُمْ
اِلَّا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُبِكَ
مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِي تَقْوٰهَا
وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ
وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا **ترجمہ** زید بن ارقم نے کہا
میں تم سے وہی کہوں گا جو آپ فرماتے تھے۔ آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی
اور نامردی اور بخیلی اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ میرے نفس کو تقویٰ دے اور پاک کر دے اسکو
تو اسکا بہتر پاک کرنے والا ہے تو اسکا آقا اور مولیٰ ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اوس علم سے جو
فائدہ نہ دے اور اس دل سے جو تیرے سامنے نہ جھکے اور اس جی سے جو آسودہ نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول
نہ ہو **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ
الْحَسَنُ فَحَدَّثَنِي الزُّبَيْدُ اَنَّهُ حَفِظَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي هٰذَا لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَاَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ
مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ
فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب شام ہوتی تو فرماتے ہمنے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی شکر ہے خدا کا کوئی سچا معبود نہیں
سوا اللہ تعالیٰ کے جو اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہیں اوسی کی سلطنت ہے اوسی کو تعریف لائق ہے اور وہ ہر
چیز پر قادر ہے اے پروردگار میں تجھ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہوں اور اس رات کے بعد کی اور پناہ
اس رات کی برائی سے اور اُس کے بعد کی برائی سے اے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے
کی برائی سے اے پروردگار میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور جب صبح

موقی تو یہی دعا کرتے لیکن یون فرماتے صبح کی ہمنے اور صبح کی خدا کے ملک نے اخیر تک اور بجاے رات کے دن فرماتے اعن عبد اللہ قال کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امسی قال امسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ قال اراہ قال فیھن لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر رب اسألک خیر ما فی ھذہ اللیلۃ وخیر ما بعدھا واعوذ بک من شر ما فی ھذہ اللیلۃ وشر ما بعدھا رب اعوذ بک من الکسل و سوء الکبر رب اعوذ بک من عذاب فی النار وعذاب فی القبر واذا اصبح قال ذلک ایضا اصبحنا واصبح الملک للہ عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امسی قال امسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللھم انی اسألک من خیر ھذہ اللیلۃ وخیر ما فیھا واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم وسوء الکبر وفتنۃ الدنیا وعذاب القبر قال الحسن بن عبید اللہ وزادنی فیہ زبید عن ابراھیم بن سوید عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد اللہ رفعہ انہ قال لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا الٰہ الا اللہ وحدہ اعز جندہ ونصر عبدہ وغلب الاحزاب وحدہ فلا شیء بعدہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی سچا معبود نہین سوا اللہ تعالی کے وہ اکیلا ہے اوسنے عزت دی اپنے لشکر کو اور مدد کی اپنے بندے کی اور مغلوب کیا کافرون کی جماعتون کو اوسنے اکیلے اوس کے بعد کوئی شے نہین ہے عن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اللھم اھدنی وسددنی واذکر بالھدی ھدایتک الطریق والسداد سداد السھم ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھسے کہہ یا اللہ ہدایت کر مجھکو اور سیدھا کر دے مجھکو اور فرمایا کہ اس دعا مانگتے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی کا دھیان کیا کر ف یعنے جیسے کہین جانا منظور ہوتا ہے تو سیدھے اوسیطرف چلتے ہین داہنے بائین نہین جھکتے اسیطرح خدا سے ہدایت مانگتے وقت راہ راست کا دھیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہونچ جاوے

شرع پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کیطرف میل نہ کرے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کا دھیان کرے
یعنے جیسے تیر سیدھا نشانے پر پہونچتا ہے داہنے بائین نہین جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل راستی کا خیال چاہیے
کہ باطل دخل نہ پاوے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو حاصل دل کا حضور ہو (تحفۃ
الاخیار) مترجم کہتا ہے کہ اسوقت مین راہ راست پر قائم رہنا بڑی مشکل ہے گمراہ کرنے والے اور راہ
راست سے بھٹکا دینے والے بہت پھیل گئے ہین پر خداوند تعالی نے اپنے فضل و کرم سے اس زمانہ مین حدیث شریف
کی کتابون کا ترجمہ کرا یا اب مسلمان کو چاہیے کہ موضح القرآن اور ترجمہ حدیث کو دیکھین اور اوسپر عمل کرین
اگر قرآن اور صحیح بخاری پر قائم رہین تو راہ راست سے کبھی نہ بہکینگے عن عاصم بن کلیب
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰى
وَالسَّدَادَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب التَّسْبِيْحِ اَوَّلَ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ
اول روز اور سوتے وقت تسبیح کہنا عن جُوَيْرِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا
بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَا زِلْتِ
عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ
اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ترجمہ ام المومنین جویریہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے اون کے پاس سے نکلے جب آپنے صبح کی نماز پڑہی وہ اپنی نماز کی جگہہ مین
تہین پھر آپ چاشت کے وقت لوٹے دیکھا تو وہ وہین بیٹھی ہین آپنے فرمایا تم اسی حال مین رہین جب سے
مین نے تمکو چھوڑا جویریہ نے کہا ہان آپنے فرمایا مین نے تمہارے بعد چار کلمے کہے تین بار اگر وہ تولے جاوین
اون کلمون کے ساتھہ جو تونے آج اب تک کہے ہین البتہ وہی بھاری پڑین گے وہ کلمے یہ ہین سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ یعنے مین خدا کی پاکی بولتا ہون خوبیون کے ساتھہ
اوسکے مخلوقات کے شمار کے برابر اور اوس کی رضامندی اور خوشی کے برابر اور اوسکی عرش کے تول کے
برابر اور اوسکے کلمات کی سیاہی کے برابر (یعنے بے انتہا اسلیے کہ خدا کے کلمون کی کوئی حد نہین سارا
سمندر اگر سیاہی ہو وہ ختم ہو جاوے اور خدا کے کلمے تمام نہ ہون) عن جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَلَّى الْغَدَاةَ اَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ غَيْرَ

أَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ رِضَى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى فِي يَدِهَا وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ إِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَنْ تُكَبِّرَا اللهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیمار ہو گئیں یا انہوں نے شکایت کی اس تکلیف کی جو ان کو ہوتی تھی چکی پیسنے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے وہ گئیں تو آپ کو نہ پایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ملیں اور ان سے یہ حال بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے بیان کیا حضرت فاطمہ کے آنیکا حال یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اپنے بچھونے پر جا چکے تھے ہم نے چاہا کھڑے ہوں آپ نے فرمایا اپنی جگہہ پر رہو پھر آپ ہمارے بیچ میں بیٹھ گئے (یعنی میاں بی بی کے بیچ میں) یہانتک کہ میں نے آپکے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی آپ نے فرمایا میں تم دونوں کو وہ نہ بتاؤں جو بہتر ہے اس سے جو مانگا تم نے اپنے خادم سے جب تم دونوں لیٹو تو تکبیر کہو چونتیس بار اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار یہ تمہارے لیے بہتر ہے ایک خادم سے **ف** سبحان اللہ حضرت فاطمہ زہرا کا مرتبہ اللہ جل جلالہ کے پاس کتنا بلند ہوگا انہوں نے دنیا میں کوئی راحت نہیں اٹھائی ہمیشہ مشقت اور تکلیف سے بسر کی اور جب حضرت علی کی فراغت اور دولت کا زمانہ آیا اس سے پیشتر وہ دنیا سے گذر گئیں اور اپنے پدر بزرگوار سے مل گئیں یا اللہ بخشدے ہم کو حضرت فاطمہ زہرا کی طفیل سے اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین **عَنْ** شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَلِيٌّ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ وَ

حدیث عطاء عن مجاهد عن ابن ابی لیلی قال قلت له ولا لیلة صفین **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ حضرت علی نے کہا مین نے اس وظیفہ کو کبھی نہین چھوڑا لوگون نے کہا صفین کی رات مین بھی (جو بڑی پریشانی کی رات تھی صبح کو معاویہ سے جنگ تھی) انہون نے کہا صفین کی رات مین بھی مین نے یہ وظیفہ ناغہ نہین کیا **عن** ابی هریرة رضی الله تعالی عنه ان فاطمة اتت النبی صلی تسأله خادما وشکت العمل فقال ما الفیتیه عندنا قال الا ادلک علی ما هو خیر لک من خادم تسبحین ثلاثا وثلاثین وتحمدین ثلاثا وثلاثین وتکبرین اربعا وثلاثین حین تاخذین مضجعک **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین ایک خادم مانگنے کو اور شکایت کی کہ مجھے بہت کام کرنا پڑتا ہے آپ نے فرمایا میرے پاس تو خادم نہین ہے البتہ مین تجھ کو وہ چیز بتاتا ہون جو خادم سے بہتر ہے ۳۳ بار تسبیح کہہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر جب تو سونے لگے **عن** سهیل بهذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو گذرا **باب** استحباب الدعاء عند صیاح الدیک مرغ چلاتے وقت دعا مانگنا **عن** ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا سمعتم صیاح الدیکة فسلوا الله من فضله فانها رأت ملکا واذا سمعتم نهیق الحمار فتعوذوا بالله من الشیطان فانها رأت شیطانا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ تعالی سے اسکا فضل مانگو کیونکہ مرغ فرشتے کو دیکھتا ہے **ف** تو فرشتے کے سامنے دعا کا حکم کیا اس امید سے کہ فرشتہ بھی دعا مین شریک ہوگا اور اس سے یہ نکلا کہ صالحین کے حضور مین دعا مستحب ہے (نووی) **باب** دعاء الکرب سختی کی دعا **عن** ابن عباس ان نبی الله صلی الله علیه وسلم کان یقول عند الکرب لا اله الا الله العظیم الحلیم لا اله الا الله رب العرش العظیم لا اله الا الله رب السموات ورب الارض رب العرش الکریم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سختی اور مشکل کے وقت یہ دعا پڑھتے لا الہ الا اللہ اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہین سوا اللہ کے جو بڑی عظمت والا بردبار ہے کوئی سچا معبود نہین سوا اللہ کے جو بڑے عرش کا مالک ہے کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کے جو مالک ہے آسمان کا اور مالک ہے زمین کا اور مالک ہے عرش کا جو عزت والا ہے **عن** هشام بهذا الاسناد وحدیث معاذ بن هشام اتم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ بِھِنَّ وَیَقُوْلُھُنَّ عِنْدَ الْکَرْبِ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُعَاذِ بْنِ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ قَتَادَۃَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمون کو سختی کے وقت کہتے پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذری ہمین رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا حَزَبَہٗ اَمْرٌ قَالَ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِیْہِ وَزَادَ مَعَھُنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی بڑا کام پیش آتا تو یہی دعا پڑھتے اس مین اتنا زیادہ ہے لا الہ الا اللہ رب العرش الکریم

باب فَضْلِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سبحان اللہ وبحمدہ کی فضیلت

عن اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْکَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَی اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ اَوْ لِعِبَادِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ **ترجمہ** ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا کلام افضل ہے آپنے فرمایا جسکو اللہ تعالی نے چنا اپنے فرشتون کے لیے یا بندون کے لیے سبحان اللہ وبحمدہ۔ **عن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ اَحَبَّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ **ترجمہ** اس مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا مین تجھکو نہ بتلاؤن وہ کلام جو بہت پسند ہے اللہ کو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ بتلایے مجھکو وہ کلام جو اللہ تعالی کو بہت پسند ہے آپنے فرمایا بہت پسند اللہ تعالی کو یہ کلام ہے سبحان اللہ وبحمدہ

باب فَضْلِ الدُّعَاءِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ پیٹھ پیچھے دعا کرنے کی فضیلت

عن اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یَدْعُوْ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَکُ وَلَکَ بِمِثْلٍ **ترجمہ** ابی الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہین ہے جو اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے اوسکے دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہے اور تجھکو بھی یہی ملیگا (کیونکہ پیٹھ پیچھے دعا کرنا اخلاص کی دلیل ہے اور اخلاص کا ثواب بیحد ہے) **عن** اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ دَعَا لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ بِہٖ اٰمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ **ترجمہ** اس مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا جو کوئی دعا کرے اپنے بھائی کے لیے اوسکی پیٹھ پیچھے تو موکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے ایسی ہی دعا تجھکو بھی ملے گی **عن** صَفْوَانَ وَھُوَ ابْنُ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ اُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَاَتَيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فِيْ مَنْزِلِهِ
فَلَمْ اَجِدْهُ وَوَجَدْتُ اُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ اَتُرِيْدُ الْحَجَّ الْعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا
بِخَيْرٍ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ
مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ اٰمِيْنَ
وَلَكَ بِمِثْلٍ قَالَ فَخَرَجْتُ اِلَى السُّوْقِ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ يَرْوِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے روایت ہے اور انکے نکاح میں ام الدردا
تہیں انہوں نے کہا میں شام کو آیا تو ابوالدرداء کے مکان کو گیا وہ نہیں ملے لیکن ام درداء ملیں انہوں نے
مجھ سے کہا تم اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہو میں نے کہا ہاں ام درداء نے کہا تو میرے لیے دعا کرنا کس لیے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے اور اس
کے سر کے پاس ایک فرشتہ متعین ہے جب وہ اپنے بھائی کی بہتری کی دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے آمین
اور تجھ کو بھی ایسی ہی ملیگا پھر میں بازار کو نکلا تو ابوالدرداء سے ملا انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایسا ہی روایت کیا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ عَنْ
صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ ترجمہ وہی جو گذرا بَاب اِسْتِحْبَابِ الْحَمْدِ
بَعْدَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ کہانے یا پینے کے بعد خدا کا شکر کرنا مستحب ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ
يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا ترجمہ انس بن مالک
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ راضی ہوتا ہے بندے سے جب
وہ کہانا کہا کر اسکا شکر کرے یا پی کر اسکا شکر کرے (یعنی صبح یا شام کسی وقت کے کہانے کے بعد)
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِنَحْوِهٖ ترجمہ وہی جو گذرا بَاب
اِسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ مَا لَمْ يَعْجَلْ جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ
فَلَا اَوْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اور میری دعا

قبول نہ ہوں یا قبول نہ ہوگی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستجاب لاحدکم ما لم یعجل فیقول قد دعوت ربی فلم یستجب لی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے وہ قبول نہیں ہوئی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یزال یستجاب للعبد ما لم یدع باثم او قطیعۃ رحم ما لم یستعجل قیل یا رسول اللہ ما الاستعجال قال یقول قد دعوت وقد دعوت فلم ار یستجیب لی فیستحسر عند ذلک ویدع الدعاء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا ناتا توڑنے کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ جلدی کے کیا معنے آپ نے فرمایا یوں کہے میں نے دعا کی میں نہیں سمجھتا کہ وہ قبول ہو پھر ناامید ہو جاوے اور دعا چھوڑ دے یہ مالک کو ناگوار ہوتا ہے پھر وہ قبول نہیں کرتا بندے کو چاہیے کہ اپنے مالک سے ہمیشہ فضل و کرم کی امید رکھے اگر دنیا میں دعا نہ قبول ہوگی تو آخرت میں اسکا صلہ ملیگا

باب اکثر اھل الجنۃ والنار

جنتیوں اور دوزخیوں کا بیان عن اسامۃ ابن زید رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمت علی باب الجنۃ فاذا عامۃ من دخلھا المساکین واذا اصحاب الجد محبوسون الا اصحاب النار فقد امر بھم الی النار وقمت علی باب النار فاذا عامۃ من دخلھا النساء ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا وہاں جو دیکھا تو اکثر وہ لوگ اوس کے اندر ہیں جو دنیا میں مسکین ہیں اور امیر مالدار لوگ روکے گئے ہیں (یعنی جو جنتی ہیں وہ بھی روکے گئے ہیں حساب کتاب کے لیے) اور جو دوزخی ہیں انکو تو دوزخ میں لے جانیکا حکم ہوچکا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ ہیں عن ابن عباس یقول قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم اطلعت فی الجنۃ فرایت اکثر اھلھا الفقراء و اطلعت فی النار فرایت اکثر اھلھا النساء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو وہاں کے لوگ اکثر وہ تھے جو فقیر ہیں (دنیا میں) اور میں نے دوزخ کو جھانکا تو وہاں اکثر عورتیں تھیں عن ایوب بھذا الاسناد عن ابن عباس ان

النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطلع فی النار فذکر مثل حدیث ایوب عن ابن عباس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی التیاح
قال کان لمطرف بن عبد اللہ امرأتان فجاء من عند احدہما فقالت الاخریٰ جئت
من عند فلانۃ فقال جئت من عند عمران بن حصین فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان اقل ساکنی الجنۃ النساء ترجمہ ابو التیاح سے روایت ہے مطرف بن عبد اللہ
کی دو عورتین تھین وہ ایک عورت کے پاس سے آئے اور دوسری بولی تو فلانی عورت کے پاس سے آتا ہے مطرف نے
کہا مین عمران بن حصین کے پاس سے آیا انہون نے حدیث بیان کی ہمسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جنت کے رہنے والون مین عورتین بہت کم ہین عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما
قال کان من دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم انی اعوذ بک من زوال نعمتک
وتحول عافیتک وفجاءۃ نقمتک وجمیع سخطک ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہ تھی اللہم انی اعوذ بک اخیر تک یعنی یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون
تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت اور صحت دی ہوئی پلٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے
اور سب تیرے غضب اسے کاموں سے عن ابی التیاح قال سمعت مطرفا یحدث انہ کانت
لہ امرأتان بمعنی حدیث معاذ ترجمہ وہی جو گذرا عن اسامۃ بن زید قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ترکت بعدی فتنۃ ھی اضر علی الرجال من النساء
ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے اپنے بعد مردون کو نقصان
پہنچانے والا عورتون سے زیادہ کوئی فتنہ نہین چھوڑا اسلئے اکثر خلاف شرع کام کراتی ہین اور جو مرد
زن مرید ہوتے ہین انکو مجبور کر دیتی ہین عن اسامۃ بن زید بن حارثۃ وسعید بن زید بن
عمرو بن نفیل انہما حدثا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما ترکت بعدی
فی الناس فتنۃ اضر علی الرجال من النساء ترجمہ وہی جو گذرا عن سلیمان التیمی
بہذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الدنیا حلوۃ خضرۃ وان اللہ مستخلفکم
فیہا فینظر کیف تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنۃ بنی اسرائیل کانت

فِي النِّسَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشَّارٍ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا (ظاہر مین) شیرین اور سبز ہے (جیسے تازہ میوہ) اللہ تعالیٰ تمکو حاکم کرنے والا ہے دنیا مین پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو **ف** ایسا ہی ہوا کہ مسلمانون کی حکومت مشرق سے مغرب تک پھیل گئی پھر اون کے برُے اعمال کیوجہ سے اُسکو تنزل ہوا اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے دوسر قوم کو حکومت دی اب مسلمان جابجا خوار اور ذلیل اور غیر قوم کے محکوم ہین اس سے دین اسلام کی تصدیق ہوتی ہے کہ جیسا مخبر صادق نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمانون کا دین حق اور سچ ہے جب تک وہ اپنے دین پر قائم تھے اون کی حکومت اور عزت روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور جب سے انہون نے دین چھوڑ دیا باپ دادا کی رسمون کے پابند ہو گئے کافرون کے چال چلن اختیار کی ساری حکومت اور عزت خاک مین مل گئی **ف** تو بچو دنیا سے (یعنے ایسی دنیا سے جو خدا تعالیٰ سے غافل کر دیوے) اور بچو عورتون سے اس لیے کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا عورتون سے شروع ہوا

بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْغَارِ غار والون کا قصہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَامْرَأَتِي وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا أَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَأَنِّي نَأَى بِي ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَأَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَتَعِبْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ

وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ عَنْهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ
لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيْرًا بِفَرَقِ
أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ أَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهٗ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهٗ
حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا فَجَاءَنِيْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ حَقِّيْ قُلْتُ اذْهَبْ إِلٰى تِلْكَ
الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ فَقُلْتُ إِنِّيْ لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ
ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرِعَاءَهَا فَأَخَذَهٗ فَذَهَبَ بِهٖ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ
فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تین آدمی جا رہے تہے اتنے مین مینہ آیا وہ پہاڑ مین ایک غار تہا اوس مین گہس گئی پہاڑ پر سے
ایک پتہر گرا اور غار کے موہنہ پر آگیا اور موہنہ بند ہو گیا ایک نے دوسرون سے کہا اپنے نیک اعمال کا
خیال کرو جو خدا کے لیے کیے ہون اور دعا مانگو اون اعمال کے وسیلے شاید اللہ تعالی اس پتہر کو کہولدے
تمہارے لیے تو ایک نے اون مین سے کہا میرے ماں باپ بوڑہے ضعیف تہے اور میری جورو اور میرے چہوٹے
چہوٹے لڑکے تہے کہ مین اون کے واسطے بہیڑ بکریان چرایا کرتا تہا پہر جب مین شام کے قریب چرا لاتا تہا تو
اون کا دودہ دوہتا تہا سو اول اپنی ماں باپ سے شروع کرتا تہا تو اون کو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا تہا
اور البتہ ایک دن مجہکو درخت نے دور ڈالا یعنے چارہ بہت دور ملا سو مین گہر مین نہ آیا یہانتک کہ مجہ کو
شام ہو گئی تو مین نے ماں باپ کو سوتا پایا پہر مین نے دودہ دوہا جس طرح دوہا کرتا تہا تو مین دودہ لایا اور ماں
باپ کے سر کے پاس کہڑا ہوا مجہکو برا لگا کہ مین اونکو نیند سے جگاؤن اور برا لگا کہ اون سے پہلے لڑکون
کو پلاؤن اور لڑکے بہوک کے مارے شور کرتے تہے میرے دونو پیرون کے پاس سو اسی طرح برابر میرا
اور اون کا حال رہا صبح تک یعنے مین اون کی انتظار مین دودہ لیے رات بہر کہڑا رہا اور لڑکے روتے
چلاتے رہے نہ مین نے پیا نہ لڑکون کو پلایا سو الہی اگر تو جانتا ہی کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضامندی
کے واسطے مین نے کی تہی تو اس پتہر سے ایک روزن کہولدے جس مین سے ہم آسمان کو دیکہین تو خدا تعالی نے
اوس مین ایک روزن کہولدیا اور اونہون نے اوس مین سے آسمان کو دیکہا دوسرے نے کہا الہی ماجرا
یہ ہے کہ میرے ایک چچا کی بیٹی تہی جس سے مین محبت کرتا تہا جیسے مرد عورت سے کرتے ہین یعنے مین اوس کا
کمال عاشق تہا سو اوس کی طرف مائل ہو کر مین نے اوسکی ذات کو چاہا یعنے حرامکاری کا ارادہ کیا اوس نے

نہ مانا اور کہا جب تک سو اشرفیاں نہ دیگا میں راضی نہ ہونگی میں نے کوشش کی اور سو اشرفیاں کما کر اوسکے پاس لایا جب میں نے اوس کی ٹانگیں اٹھائیں (یعنے جماع کے ارادے سے) اوس نے کہا اے خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مت توڑ مہر کو مگر حق سے (یعنی بغیر نکاح کے بکارت مت زائل کر) تو میں اوٹھہ کھڑا ہوا اوسکے اوپر سے الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لیے کیا تو ایک روزن اور کھولدے ہمارے لیے خدا تعالیٰ نے اور روزن کھولدیا (یعنے وہ روزن بڑا ہوگیا) **تیسرے** نے کہا الٰہی میں نے ایک شخص سے مزدوری لی ایک فرق (وہ برتن جس میں سولہ [۱۶] رطل اناج آتا ہے) چانول پر جب وہ اپنا کام کرچکا اوس نے کہا میرا حق دے میں نے فرق بھر چانول اوسکے سامنے رکھے اوس نے نہ لیے میں اون چانولوں کو بوتا رہا (اوس میں برکت ہوئی) یہانتک کہ میں نے اوس مال سے گائے بیل اور اون کے چرانے والے غلام اکٹھے کیے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے ڈر اور میرا حق مت مار میں نے کہا جا اور گائے بیل اور چرانے والے سب تو لیلے وہ بولا خدا جبار سے ڈر اور مجھسے ٹھٹھا مت کر میں نے کہا میں ٹھٹھا نہیں کرتا وہ گائے بیل اور چرانے والوں کو تو لے لے اوس نے اونکو لے لیا پھر اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لیے کیا تو جتنا باقی ہے روزن وہ بھی کھولدے حقتعالیٰ نے اوسکو بھی کھولدیا (اور وی لوگ اوس غار سے باہر نکلے **ف** اس حدیث میں بہت کام کے فائدے ہیں **اول** یہ کہ سخت مصیبت میں اور نہایت بلا میں جسکی کوئی تدبیر نہ ہوسکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ کرے حق تعالیٰ اوسکو نجات دیگا **دوسرے** یہہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جورو لڑکون کے حق پر مقدم ہے اور بڑی نیکیوں میں داخل ہے **تیسرے** یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پسند ہے **چوتھے** یہ کہ حق والوں کا حق ادا کرنا رضائے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے **پانچویں** یہ کہ جو بالک کے بدون اجازت اوسکا اناج بودے تو اوس کے حاصلات کا مالک بھی مالک ہے (تحفۃ الاخیار) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث ابی ضمرۃ عن موسیٰ بن عقبۃ وکا دوالی حدیثہم وخرجوا یمشون وفی حدیث صالح یتماشون الا عبید اللہ فان فی حدیثہ وخرجوا ولم یذکر بعدہ شیئا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انطلق ثلاثۃ رھط ممن کان قبلکم حتی اواھم

الميّتُ وانتقص الحديثَ بمعنى حديث نافع عن ابن عمر غير انّه قال قال رجل منهم اللّهمّ كان لي ابوان شيخان كبيران فكنتُ لا اغبق قبلهما اهلاً ولا مالاً وقال فامتنعت منّي حتّى المّت بها سنة من السّنين فجاءتني فاعطيتها عشرين ومائة دينار وقال فثمرت اجره حتّى كثرت منه الاموال فارتعجت وقال فخرجوا من الغار يمشون

ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم سے پہلے تین گنبے والے چلے یہانتک کہ اونکو رات ہوگئی ایک غار میں پھر بیان کیا سارا قصہ جیسے اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص بولا یا اللہ میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے میں اون سے پہلے رات کو کسی کو دودھ نہ پلاتا نہ گھروالوں کو نہ غلاموں کو اور یہ کہ اوس عورت نے میرا کہنا نہ مانا یہانتک کہ ایک سال قحط میں گرفتار ہوئی اور میرے پاس آئی میں نے اوسکو ایک سو بیس دینار دیے اور یہ کہ میں نے اوس مزدور کی اجرت کو بویا یہانتک کہ بہت سے مال اوس سے حاصل ہوئے اور وہ گڑ گڑ کرنے لگے آخیر میں یہ کہ پھر وہ نکلے غار میں سے چلتے ہوئے

كتاب التوبة

کتاب توبہ کے بیان میں

ف نووی نے کہا کتاب الایمان میں گذرا ہے کہ توبہ کے تین رکن ہیں ایک گناہ سے باز آنا دوسرے کیے پر شرمندہ ہونا تیسرے قصد کرنا کہ اب نہ کروں گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک رکن اور ہے کہ اوس حق سے چھٹنا اور توبہ تمام گناہوں سے واجب ہے فی الفور خواہ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اور ایک گناہ سے توبہ صحیح ہے اگرچہ دوسرے گناہ پر اصرار کرتا ہو اور توبہ کے بعد اگر پھر گناہ کرے تو دوسرا گناہ لکھا جاوے گا اور توبہ باطل نہ ہوگی (نووی مختصراً) **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلّى الله عليه وسلّم انّه قال قال الله عزّ وجلّ انا عند ظنّ عبدي بي وانا معه حيث يذكرني والله لله افرح بتوبة عبده من احدكم يجد ضالّته بالفلاة ومن تقرّب الىّ شبرًا تقرّبت اليه ذراعًا ومن تقرّب الىّ ذراعًا تقرّبت اليه باعًا واذا اقبل الىّ يمشي اقبلت اليه اهرول **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے فرمایا میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھہ ہوں اور میں اوس کے ساتھہ ہوں
(علم سے) جہاں وہ میری یاد کرے اور البتہ اللہ تعالی اپنے بندے کی توبہ سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے
کوئی خالی زمین میں اپنا گما ہوا جانور پاوے اور جو شخص میری طرف ایک بالشت نزدیک ہو میں اوس کی
طرف ایک ہاتہہ نزدیک ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتہہ نزدیک ہو تو میں ایک باع (دونوں ہاتہہ کا پہیلاو)
نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اوس کی طرف آتا ہوں۔
(اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهٖ اِذَا وَجَدَهَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالی تم میں سے جب کوئی توبہ کرے تو اُس سے زیادہ خوش ہے جتنا کوئی
تم میں سے اپنا گما ہوا جانور پانے سے خوش ہوتا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ ترجمہ وہی جو گذرا عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ دَخَلْتُ
عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ اَعُوْدُهٗ وَهُوَ مَرِیْضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِیْثَیْنِ حَدِیْثًا عَنْ نَفْسِهٖ وَحَدِیْثًا عَنْ رَّسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا
بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِیْ اَرْضٍ دَوِیَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهٗ رَاحِلَتُهٗ عَلَیْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ
فَنَامَ فَاسْتَیْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اَدْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِیَ
الَّذِیْ كُنْتُ فِیْهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى سَاعِدِهٖ لِیَمُوْتَ فَاسْتَیْقَظَ وَعِنْدَهٗ
رَاحِلَتُهٗ عَلَیْهَا زَادُهٗ وَطَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا
بِرَاحِلَتِهٖ وَزَادِهٖ ترجمہ حارث بن سوید سے روایت ہے میں عبد اللہ کے پاس گیا اون کے پوچھنے کو وہ
بیمار تہے اونہوں نے مجہہ سے دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اونہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے البتہ اللہ تعالی اپنے مومن بندے
کی توبہ سے اُس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص ایک ڈپیر میدان میں (جہاں نہ سایہ ہو نہ پانی)
جو ہلاک کرنے والا ہو سو جاوے اور اوس کے ساتھہ اُس کا اونٹ ہو جس پر اوسکا کہانا اور پانی ہو جب
وہ جاگے تو اپنا اونٹ نہ پاوے پہر اوسکو ڈہونڈہے یہانتک کہ پیاسا ہو جاوے پہر کہے میں لوٹ جاؤں
اُس جگہہ جہاں تہا اور سوتے سوتے مر جاؤں پہر اپنا سر اپنے بازو پر رکہے مرنے کے لیے پہر جو جاگے

تو اپنا اونٹ پاس پاوے اوس پر اوسکا توشہ ہو کہانا بھی اور پانی بھی تو اللہ تعالی کو مومن بندہ کی توبہ سے
اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے یعنی اس شخص کو اپنے اونٹ اور توشہ ملنے سے ہوتی ہے عَنِ الاَعْمَشِ بِہٰذَا
الاِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ رَجُلٍ بِدَوِّیَّۃٍ مِنَ الاَرْضِ عَنِ الحَارِثِ بْنِ سُوَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنِی عَبْدُ اللّٰہِ
حَدِیْثَیْنِ اَحَدُہُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالاٰخَرُ عَنْ نَفْسِہٖ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَلّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ عَبْدِہِ المُؤْمِنِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ ترجمہ وہی
جو گذرا عَنْ سِمَاکٍ قَالَ خَطَبَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِیْرٍ فَقَالَ لَلّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ عَبْدِہٖ مِنْ
رَجُلٍ حَمَلَ زَادَہٗ وَمَزَادَہٗ عَلٰی بَعِیْرٍ ثُمَّ سَارَ حَتّٰی کَانَ بِفَلَاۃٍ مِنَ الاَرْضِ فَاَدْرَکَتْہُ القَائِلَۃُ
فَنَزَلَ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَۃٍ فَغَلَبَتْہُ عَیْنُہٗ وَانْسَلَّ بَعِیْرُہٗ فَاسْتَیْقَظَ فَسَعٰی شَرَفًا فَلَمْ یَرَ شَیْئًا ثُمَّ
سَعٰی شَرَفًا ثَانِیًا فَلَمْ یَرَ شَیْئًا ثُمَّ سَعٰی شَرَفًا ثَالِثًا فَلَمْ یَرَ شَیْئًا فَاَقْبَلَ حَتّٰی اَتٰی مَکَانَہُ الَّذِیْ
قَالَ فِیْہِ فَبَیْنَمَا ہُوَ قَاعِدٌ اِذْ جَاءَہٗ بَعِیْرُہٗ یَمْشِیْ حَتّٰی وَضَعَ خِطَامَہٗ فِیْ یَدِہٖ فَلَلّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا
بِتَوْبَۃِ العَبْدِ مِنْ ہٰذَا حِیْنَ وَجَدَ بَعِیْرَہٗ عَلٰی حَالِہٖ قَالَ سِمَاکٌ فَزَعَمَ الشَّعْبِیُّ اَنَّ النُّعْمَانَ رَفَعَ
ہٰذَا الحَدِیْثَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا اَنَا فَلَمْ اَسْمَعْہُ ترجمہ سماک سے روایت ہے نعمان
بن بشیر نے خطبہ پڑہا تو کہا البتہ اللہ کو اپنے بندے کی توبہ سے اوس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جسکا توشہ اور
توشہ دان ایک اونٹ پر ہیں وہ چلے اور ایک ایسے میدان میں پہونچے جہان کہانا اور پانی نہ ہو اور دوپہر کا
وقت ہو جاوے وہ اوترے اور ایک درخت کے تلے سو جاوے اوس کی آنکہہ لگ جاوے اور اونٹ چلدیوے
سب جاگے اور ایک اونچان پر چڑہے تو اونٹ نہ پاوے پہر دوسرے اونچان پر چڑہے کچہہ نہ دیکہے پہر تیسرے اونچان
پر چڑہے کچہہ نہ دیکہے پہر لوٹ کر اپنے اوسی جگہہ میں آوے جہان سو رہا تہا اور وہ بیٹہا ہوا تہے میں اسکا
اونٹ چلتا ہوا آوے یہانتک کہ اپنی نکیل اوس کے ہاتہہ میں دیدے البتہ اللہ تعالی کو بندے کی توبہ
سے اوس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جب وہ اپنا اونٹ اوسیطرح پاتا ہے سماک نے کہا شعبی نے کہا
نعمان نے یہ حدیث مرفوع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لیکن میں نے تو نعمان سے مرفوع کرتے نہیں
سُنا عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ تَقُوْلُوْنَ بِفَرَحِ
رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْہُ رَاحِلَتُہٗ تَجُرُّ زِمَامَہَا بِاَرْضٍ قَفْرٍ لَیْسَ بِہَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَعَلَیْہَا
لَہٗ طَعَامٌ وَشَرَابٌ فَطَلَبَہَا حَتّٰی شَقَّ عَلَیْہِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَۃٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُہَا

فوجدها متعلقة به قلنا شديدا يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انه
والله لله اشد فرحا بتوبة عبده من الرجل براحلته قال جعفر حدثنا عبيد الله بن
اياد عن ابيه ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیا کہتے ہو اوس
شخص کو کتنی خوشی ہوگی جبکہ اونٹ بھاگ جاوے اپنی نکیل کھینچتا ہوا ایسے اوپر میدان میں جہان نہ
کھانا ہو نہ پانی اور اوسکا کھانا اور پانی سب اوسی اونٹ پر ہو پھر وہ اوسکو ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک
جاوے آخر وہ اونٹ ایک درخت کی جڑ پر سے گذرے اور اوسکی نکیل اوس جڑ سے اٹک جاوے پھر وہ شخص
اوس اونٹ کو اوس درخت سے اٹکا ہوا پاوے ہم لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اوس شخص کو بہت
خوشی ہوگی آپ نے فرمایا خبردار ہو البتہ قسم اللہ کی اللہ کو اپنے بندے کی توبہ سے اوس شخص سے زیادہ خوشی
ہوتی ہے عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لله اشد فرحا
بتوبة عبده حين يتوب اليه من احدكم كان على راحلته بارض فلاة فانفلتت منه
وعليها طعامه وشرابه فايس منها فاتى شجرة فاضطجع في ظلها قد ايس من راحلته
فبينا هو كذلك اذ هو بها قائمة عنده فاخذ بخطامها ثم قال من شدة الفرح اللهم
انت عبدي وانا ربك اخطأ من شدة الفرح ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالی کو زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندے کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے تم
میں سے اوس شخص سے جو اپنے اونٹ پر سوار ہو ایک صاف بے آب و دانہ جنگل میں پھر وہ اونٹ نکل بھاگے
اوسی پر اوسکا کھانا اور پانی ہو آخر وہ اوس سے نا امید ہوکر ایک درخت کے تلے آنکر لیٹ رہے اوس سایہ
میں اور اونٹ سے بالکل نا امید ہو گیا ہو وہ اوسی حال میں ہو کہ یکایک اونٹ اوس کے سامنے آنکر کھڑا
ہو جاوے اور وہ اوس کی نکیل تھام لیوے پھر خوشی کے مارے بھول کر غلطی سے کہنے لگے یا اللہ تو میرا
بندہ ہے میں تیرا رب ہوں خوشی کے سبب سے ایسی غلطی کرے یعنے یوں کہنا تھا یا اللہ تو میرا رب ہے
میں تیرا بندہ ہوں پر خوشی سے زبان میں اولٹا نکل جاوے عن انس بن مالك ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال لله اشد فرحا بتوبة عبده من احدكم اذا استيقظ على
بعيره قد اضله بارض فلاة ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا البتہ اللہ تعالی کو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندے کی توبہ سے بہ نسبت اوس شخص کے تم میں

والضيعات نسينا كثيرا قال ابوبكر فوالله انا لنلقى مثل هذا فانطلقت انا وابوبكر حتى
دخلنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت نافق حنظلة يا رسول الله فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم وما ذاك قلت يا رسول الله نكون عندك تذكرنا بالجنة والنار
كانا رأي عين فاذا خرجنا من عندك عافسنا الازواج والاولاد والضيعات نسينا
كثيرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ان لو تدومون على ما
تكونون عندي وفي الذكر لصافحتكم الملائكة على فرشكم وفي طرقكم ولكن
يا حنظلة ساعة وساعة ثلاث مرار **ترجمہ** حنظلہ اسیدی سے روایت ہے وہ محرروں میں سے تھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہوں نے کہا ابوبکر صدیق مجھ سے ملے اور پوچھا کیسا ہے تو اے حنظلہ میں نے کہا حنظلہ
تو منافق ہوگیا (یعنے بے ایمان) ابوبکر نے کہا سبحان اللہ تو کیا کہتا ہے میں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہمکو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے
ہیں پھر جب ہم آپکے پاس سے نکل جاتے ہیں تو بی بیوں اور اولاد اور کاروبار میں مصروف ہوتے ہیں
تو بہت بھول جاتے ہیں ابوبکر نے کہا قسم خدا کی ہمارا بھی یہی حال ہے پھر میں اور ابوبکر دونوں چلے یہاں
تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حنظلہ منافق ہوگیا آپ نے
فرمایا کیا مطلب ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپکے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہم کو یاد دلاتے ہیں
دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں پھر جب ہم آپکے پاس سے چلے جاتے ہیں تو بی بیوں
اور بچوں اور کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت باتیں بھول جاتی ہیں آپنے فرمایا قسم اوسکی جس
کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم سدا ایسے رہو اوسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی میں
رہو البتہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہارے فرشوں پر اور تمہارے راہوں میں لیکن اے حنظلہ ایک
ساعت دنیا کا کاروبار اور ایک ساعت یاد پروردگار تین بار یہ فرمایا **ف** تو آپ کے فرمانے سے
معلوم ہوا کہ یہ نفاق نہیں ہے بلکہ دنیاداری کا لازمہ ہے اگر ہر دم حضوری میں رہو تو دنیا کے سارے
کاروبار معطل ہو جاویں پس غفلت بھی حکمت ہے **بیت** غفلت جہان اگر نبودے ❊
از عمر دمے بسر نبودے **عن** حنظلة رضي الله تعالى عنه قال كنا عند رسول الله صلى
الله عليه وسلم فوعظنا فذكر النار قال ثم جئت الى البيت فضاحكت الصبيان و

لَا عَبَثُ الْمَرْأَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ اَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ وَاَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذْكُرُ فَلَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَافَقَ حَنْظَلَةُ فَقَالَ مَهْ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيْثِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فَقَالَ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً لَوْ كَانَتْ تَكُوْنُ قُلُوْبُكُمْ كَمَا تَكُوْنُ عِنْدَ الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطُّرُقِ **ترجمہ** حنظلہ سے روایت ہے ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے نصیحت کی اور دوزخ کا ذکر کیا پھر میں گھر میں آیا اور بچوں سے ہنسا اور بی بی سے کھیلا پھر میں نکلا تو ابوبکر ملے میں نے ان سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے بھی ایسا ہی کیا پھر ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا آپ نے فرمایا کیا کہتا ہے میں نے سارا حال بیان کیا ابوبکر نے کہا میں نے بھی حنظلہ کی طرح کیا آپ نے فرمایا اے حنظلہ ایک ساعت یاد کی ہے اور ایک ساعت غفلت کی اگر تمہارے دل اسی طرح رہیں جیسے وعظ کے وقت ہوتے ہیں تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں یہاں تک کہ راہوں میں تم کو سلام کریں **عَنْ** حَنْظَلَةَ التَّمِيْمِيِّ الْاُسَيْدِيِّ الْكَاتِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَذَكَّرَنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب سَعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى اللہ تعالیٰ کی رحمت غضب سے زیادہ ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو بنایا تو اپنی کتاب میں لکھا اور وہ کتاب اوس کے پاس ہے عرش کے اوپر کہ میری رحمت غضب پر غالب ہو گی **ف** اس حدیث سے جہمیوں کا مذہب باطل ہوتا ہے اور اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ غَضَبِيْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری رحمت میرے غضب سے آگے بڑھ گئی ہے (یعنی رحمت زیادہ ہے) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهِ عَلٰى نَفْسِهِ فَهُوَ مَوْضُوْعٌ عِنْدَهُ اِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوقات

کو بنا چکا تو اپنی کتاب میں لکہا اپنے اوپر وہ کتاب اوس کے پاس رکہی ہے کہ میری رحمت غالب ہوگی میرے
غضب پر عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ وَاَنْزَلَ فِی الْاَرْضِ جُزْءًا
وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ یَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰی تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْیَةَ
اَنْ تُصِیْبَهٗ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے
اللہ تعالی نے رحمت کے سو حصے کیے ہیں تو ننانوے حصے اپنے پاس رکہے اور زمین میں ایک حصہ اتارا
اوسی حصے سے خلقت ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ جانور اپنا کہر اوٹہا لیتا ہے کہ بچہ کو نہ لگ
جاوے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَیْنَ خَلْقِهٖ وَخَبَأَ عِنْدَهٗ مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے سو رحمتیں پیدا کیں تو ایک اون
میں سے اپنی مخلوقات کو دی اور ایک کم سو اپنے پاس چہپا رکہیں عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً
بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ
الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَةً یَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کی سو رحمتیں ہیں اون میں سے ایک
رحمت اوتاری جنوں اور آدمیوں اور جانوروں اور کیڑوں میں اوسی ایک رحمت کی وجہ سے آپس میں
ایک دوسرے پر دیا کرتے ہیں اور رحم کرتے ہیں اور اوسی رحمت کی وجہ سے جانور وحشی اپنے بچے سے محبت
کرتا ہے اور ننانوے رحمتیں اللہ تعالی نے اوٹہا رکہیں جو اپنے بندوں پر رحم کرے گا قیامت کے دن
عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ بِهَا یَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَیْنَهُمْ وَتِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ
ترجمہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالی کی سو رحمتیں ہیں تو ایک رحمت کی وجہ سے خلق اللہ آپس میں رحم کرتے ہیں اور ننانوے رحمتیں
قیامت کے لیے ہیں عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ یَوْمَ

خلق السموات والارض مائة رحمة كل رحمة طباق ما بين السماء والارض فجعل منها
في الارض رحمة فبها تعطف الوالدة على ولدها والوحش والطير بعضها على بعض فاذا
كان يوم القيمة اكملها بهذه الرحمة ترجمہ سلمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ تعالی نے جس دن آسمان اور زمین بنائے اوسدن سو رحمتیں پیدا کیں ہر ایک رحمت اتنی بڑی
ہے جتنا فاصلہ آسمان اور زمین میں ہے تو اون میں سے ایک رحمت زمین میں کی جس کے سبب سے ماں بچہ سے
محبت کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ
تعالی اوسکو پورا کرے گا اس رحمت سے عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه انه قدم
على رسول الله صلى الله عليه وسلم بسبي فاذا امرأة من السبي تبتغي اذا وجدت صبيا
في السبي اخذته فالصقته ببطنها وارضعته فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
اترون هذه المرأة طارحة ولدها في النار قلنا لا والله وهي تقدر على ان لا تطرحه
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لله ارحم بعباده من هذه بولدها ترجمہ حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ایک عورت اون میں سے
ڈھونڈھتی تھی جب ایک بچہ کو پاتی اون قیدیوں میں سے تو اوسکو اوٹھالیتی اور پیٹ سے لگاتی اور
دودھ پلاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے فرمایا کیا سمجھتے ہو یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈالدیگی
ہمنے کہا نہیں قسم خدا کی وہ کبھی ڈال نہ سکے گی آپنے فرمایا البتہ اللہ تعالی اپنے بندوں پر زیادہ مہربان
ہے اوس سے جتنی یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے ف اے مالک ہمارے اسی حدیث کے بھروسے پر ہم
جیتے ہیں تو اپنی رحمت سے ہم کو خلاص دے جہنم سے اور قبر کے عذاب سے اور پہونچا دے ہمکو جنت میں
عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو يعلم المؤمن ما عند الله من
العقوبة ما طمع بجنته احد ولو يعلم الكافر ما عند الله من الرحمة ما قنط من
جنته احد ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر مومن کو معلوم ہو جو اللہ کے پاس عذاب ہے البتہ جنت کی طمع کوئی نہ کرے اور کافر کو اگر معلوم ہو جو
اللہ کے پاس رحمت ہے البتہ اوس کی جنت سے کوئی نا امید نہ ہو عن ابي هريرة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال قال رجل لم يعمل حسنة قط لاهله

إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ اللهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللهُ لَهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہین کی تھی وہ جو مرنے لگا تو اپنے لوگون سے بولا مجھے جلاکر راکھ کر دینا پھر آدھی راکھ جنگل مین اڑادینا اور آدھی سمندر مین کیونکہ قسم خدا کی اگر خدا مجھ کو پاوے گا تو ایسا عذاب کریگا کہ ویسا عذاب دنیا مین کسی کو نہین کرنے کا جب وہ شخص مر گیا اوس کے لوگون نے ایسا ہی کیا اللہ تعالے نے جنگل کو حکم دیا اوس نے سب اکھٹا کر دی پھر سمندر کو حکم دیا اوس نے بھی اکھٹا کر دی پھر پروردگار نے اوس شخص سے فرمایا تو نے ایسا کیون کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار اور تو خوب جانتا ہے پروردگار نے اوس کو بخشدیا ف نووی نے کہا اوس شخص کو اللہ کی قدرت مین شک نہ تھا کیونکہ اللہ تعالی کی قدرت مین شک کرنیوالا کافر ہے تو پانے سے مراد عذاب کا مقدر کرنا یا قدر کے معنے تنگ کریگا جیسے فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ یا اوس نے یہ کلام بحالت دہشت اور خوف کیا جب اوس کے حواس جاتے رہے تھے تو مثل غافل اور ناسی کے ہوا اور بعضون نے کہا یہ مجاز ہے اور بعضون نے کہا یہ شخص صفات اللہ کا جاہل تھا اور جاہل صفت کی تکفیر مین اختلاف ہے لیکن منکر صفت کی تکفیر پر اتفاق ہے اور بعضون نے کہا یہ شخص زمانہ فترت کا تھا اور قبل ورود شرع کے تکلیف نہین ہے اور بعضون نے کہا شاید اوس وقت کی شرع مین کافر کی مغفرت جائز ہو انتہے مختصراً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوا ذٰلِكَ بِهِ فَقَالَ لِلْأَرْضِ أَدِّي مَا أَخَذْتِ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ أَوْ قَالَ مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ بِذٰلِكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي جَمِيعًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے گناہ کیے تھے جب مرنے لگا تو اپنے بیٹے کو وصیت کیا کہ مرنے کے بعد مجھکو جلانا پھر میری راکھ (باریک پیسنا پھر دریا مین ہوا مین اوڑادینا کیونکہ قسم خدا کی اگر پروردگار نے تنگ پکڑا مجھ کو تو ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا

اوسکے بیٹون نے ایسا ہی کیا اللہ تعالی نے زمین سے فرمایا جو تو نے اوسکی خاک لی ہے وہ اکٹھا کردے
پہر وہ (پورا ہوکر) کہڑا ہوگیا اللہ تعالی نے اوس سے فرمایا تو نے ایسا کیون کیا وہ بولا تیرے ڈرسے ای
پروردگار پہر اللہ تعالی نے اوسکو بخشدیا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِیْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَا هِیَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِیَ
اَرْسَلَتْهَا تَاْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ قَالَ الزُّهْرِیُّ ذٰلِكَ لِئَلَّا یَتَّکِلَ رَجُلٌ
وَّلَا یَیْاَسَ رَجُلٌ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت جہنم
مین گئی ایک بلی کے سبب سے جس کو اوس نے باندہ دیا تہا پہر نہ کہانا دیا اوسکو نہ چہوڑا اوسکو کہ وہ زمین
کے کیڑے کہالے یہانتک کہ وہ مرگئی۔ زہری نے کہا ان دونون حدیثون سے یہ نکلتا ہے کہ انسان کو اپنے
نیک اعمال پر مغرور نہ ہونا چاہیے نہ برائیون کی وجہ سے مایوس ہونا چاہیے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَسْرَفَ عَبْدٌ عَلٰی نَفْسِهٖ
بِنَحْوِ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ اِلٰی قَوْلِهٖ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ حَدِیْثَ امْرَاَةٍ فِیْ قِصَّةِ الْهِرَّةِ وَ
فِیْ حَدِیْثِ الزُّبَیْدِیِّ قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِکُلِّ شَیْءٍ اَخَذَ مِنْهُ شَیْئًا اَدِّ مَا اَخَذْتَ مِنْهُ **ترجمہ**
وہی جو گذرا اس روایت مین بلی کا قصہ نہین ہے اور یہ ہے کہ اللہ تعالی نے ہر ایک سے کہا جو تو نے اوسکی راکہہ
کا حصہ لیا ہے وہ داخل کر **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا فِیْمَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ رَاشَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّوَلَدًا فَقَالَ لِوَلَدِهٖ
لَتَفْعَلُنَّ مَا اٰمُرُکُمْ بِهٖ اَوْ لَاُوَلِّیَنَّ مِیْرَاثِیْ غَیْرَکُمْ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاحْرِقُوْنِیْ وَاَکْثَرُ
عِلْمِیْ اَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ اسْحَقُوْنِیْ وَاذْرُوْنِیْ فِی الرِّیْحِ فَاِنِّیْ لَمْ اَبْتَهِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرًا وَّاِنَّ اللّٰهَ یَقْدِرُ
عَلٰی اَنْ یُّعَذِّبَنِیْ قَالَ فَاَخَذَ مِنْهُمْ مِیْثَاقًا فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ بِهٖ وَرَبِّیْ فَقَالَ اللّٰهُ مَا حَمَلَكَ
عَلٰی مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتُكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ غَیْرُهَا **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے وہ
حدیث بیان کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تم سے پہلے ایک شخص تہا کہ جسکو اللہ تعالی نے
مال اور اولاد دیا تہا اوس نے اپنی اولاد سے کہا تم وہ کام کرنا جو مین حکم دیتا ہون ورنہ مین اپنے مال کا
وارث اور کسی کو کردونگا جب مین مرجاؤن تو مجہہ کو جلانا اور مجہے بہت یاد ہے کہ یہ بہی کہا پہر پیسنا
اور ہوا مین اوڑا دینا کیونکہ مین نے خدا کے پاس کوئی نیکی آگے نہین بہیجی اور جو اللہ تعالی مجہہ پر قدرت

پاویگا تو مجکو عذاب کرے گا پھر اوس نے اس بات کا اقرار اپنی اولاد سے لیا انہوں نے ایسا ہی کیا جب وہ مرگیا قسم میرے رب کی اللہ تعالی نے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اللہ تعالی نے اس کو اور کچھ عذاب نہ دیا **عن** قتادة ذكروا جميعا بإسناد شعبة نحو حديثه وفي حديث شيبان وأبي عوانة أن رجلا من الناس رغسه الله مالا وولدا وفي حديث التيمي فإنه لم يبتئر عند الله خيرا قال فسرها قتادة لم يدخر عند الله خيرا وفي حديث شيبان فإنه والله ما ابتأر عند الله خيرا وفي حديث أبي عوانة ما امتأر بالميم **ترجمہ** قتادہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے اس میں بجائے رشہ اللہ کے رغسہ اللہ ہے یعنے دیا تھا اوسکو اللہ تعالے نے اور لم یبتہر کے بدلے لم یبتئر ہے یعنے کوئی نیکی نہیں جمع کی اور ما ابتأر اور ما امتأر اور معنی وہی ہے جو اوپر گذرا

باب قبول التوبة من الذنوب وإن تكررت الذنوب والتوبة

بار بار گناہ کرے اور بار بار توبہ تو بھی قبول ہوگی **عن** أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم فيما يحكي عن ربه عز وجل قال أذنب عبد ذنبا فقال اللهم اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى أذنب عبدي ذنبا فعلم أن له ربا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب ثم عاد فأذنب فقال أي رب اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى عبدي أذنب ذنبا فعلم أن له ربا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب ثم عاد فأذنب فقال أي رب اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى أذنب عبدي ذنبا فعلم أن له ربا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب اعمل ما شئت فقد غفرت لك قال عبد الأعلى لا أدري أقال في الثالثة أو الرابعة اعمل ما شئت **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے اپنے رب سے روایت کیا کہ ایک بندے نے گناہ کیا اور کہا یا اللہ میرا گناہ بخشدے پروردگار نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اسکا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پھر اس نے گناہ کیا اور کہا اے مالک میرے میرا گناہ بخشدے پروردگار نے فرمایا میرے بندے نے ایک گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اسکا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پھر اوس نے گناہ کیا اور کہا اے پالنے والے میرے میرا گناہ بخشدے پروردگار نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ اسکا ایک پروردگار ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے اے بندے اب تو جو چاہے عمل کر میں نے تجھے بخش دیا عبد الاعلی نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا مجھے یاد نہیں تیسری بار یا چوتھی بار یہ فرمایا اب جو چاہے عمل کر **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر سو بار گناہ کرے یا ہزار بار کرے تو اوس کی توبہ قبول ہے اور گناہ معاف ہو جاوے گا اور جو سب گناہوں کے بعد ایک توبہ کرے تو بھی صحیح ہے اور یہ جو فرمایا اب تو جو چاہے عمل کر اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تو گناہ کے بعد توبہ کرتا جاویگا

مین بخشتا ماؤن گا عن ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان عبدا اذنب ذنبا بمعنی حدیث حماد بن سلمۃ وذکر ثلاث مرات اذنب ذنبا وفی الثالثۃ قد غفرت لعبدی فلیعمل ما شاء ترجمہ وہی جوگذرا اس مین یہ ہے کہ مین بخشدیا اپنے بندے کو اب وہ جو چاہے عمل کرے عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیئ النھار ویبسط یدہ بالنھار لیتوب مسیئ اللیل حتی تطلع الشمس من مغربھا ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ عزت اور بزرگی والا اپنا ہاتھ پہیلاتا ہے رات کو تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور ہاتھ پہیلاتا ہے دن کو تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہانتک کہ آفتاب نکلے پچہم سے ف اوسوقت توبہ کا دروازہ بند ہوجاوے گا۔ ہاتھ پہیلانا اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے جیسے کہ صفات الٰہی جنکا ذکر اوپر ہوچکا اور کیفیت اوسکے ہاتھ پہیلانے کی مجہول ہے جیسے اوس کی ذات کی کیفیت مجہول ہے اور تاویل کرنے والے یہ کہتے ہین کہ ہاتھ پہیلانے سے توبہ قبول کرنا مراد ہے نووی نے کہا یہ مجاز ہے اس لیے کہ جارحہ کا ہاتھ یعنے جیسا ہمارا ہاتھ ہے گوشت اور پوست اور رگون کا یہ محال ہے اللہ تعالے کی ذات مین انتہے بیشک ایسا ہاتھ جیسے مخلوق کا ہے ویسا اللہ کا ہاتھ نہین پر ہم یہ نہین تسلیم کرتے کہ ید کا اطلاق اوسکے ہاتھ پر مجاز ہے اگر ایسا ہو تو جن کے ہاتھ پر پایا لگہے ہاتھ پر بہی ید کا اطلاق مجازا ہونا چاہیے کس لیے کہ اون کا ہاتھ بہی ہمارے ہاتھ کا سا نہین ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہین کہ ید کا اطلاق ان تمام ہاتھون پر حقیقۃً ہے پر ہر ایک حقیقت دوسرے سے مختلف ہے اور یہ لفظ کے اور کوئی اسم مشترک نہین ہے جیسے عین کا اطلاق مختلف معنون پر عن شعبۃ بھذا الاسناد نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب غیرۃ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان

عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس احد احب الیہ المدح من اللہ عزوجل من اجل ذلک مدح نفسہ ولیس احد اغیر من اللہ من اجل ذلک حرم الفواحش ما ظھر منھا وما بطن ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو تعریف کرنا اتنا پسند نہین ہے جتنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کیونکہ وہ لائق ہے تعریف کا اور سب اپنے عیب موجود ہین تو تعریف کے لائق نہین ہین اسی

ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری اس میں اسمار کی حدیث کا ذکر نہیں ہے عَنْ اَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا شَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ اسماء سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی چیز غیرت مند نہیں ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَغَارُ لِلْمُؤْمِنِ وَاللّٰهُ اَشَدُّ غَيْرًا ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن غیرت کرتا ہے مومن کے لیے اور اللہ تعالیٰ کو
سب سے زیادہ غیرت ہے عَنِ الْعَلَاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا بَابُ
قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ نیکیوں سے برائیاں مٹنے کا بیان عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ فَنَزَلَتْ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ
اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ اَلِيَ
هٰذِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک شخص
نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تب یہ آیت اتری
اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ اخیر تک یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں طرف اور رات کی ساعت میں
بیشک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت ہے نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے ایک شخص
بولا یا رسول اللہ یہ اسی شخص کے لیے خاص ہے آپ نے فرمایا نہیں جو کوئی عمل کرے میری امت میں سے (تو)
نیکیوں سے مراد اس آیت میں نماز ہے اور مجاہد نے کہا وہ یہ کلمے ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (نووی) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَنَّهٗ اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ اِمَّا قُبْلَةً اَوْ مَسًّا بِيَدٍ اَوْ شَيْئًا كَاَنَّهٗ يَسْاَلُ عَنْ
كَفَّارَتِهَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ ترجمہ وہی اس میں یہ
ہے کہ اوس شخص نے اوس عورت کا بوسہ لیا تھا یا ہاتھ سے مساس کیا تھا یا کچھ اور کیا تھا اور اس نے اسکا
کفارہ پوچھا تب یہ آیت اتری عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَصَابَ رَجُلٌ مِنِ
امْرَاَةٍ شَيْئًا دُوْنَ الْفَاحِشَةِ فَاَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ
اَتَى اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ

یزید والمعتمر ترجمہ سلیمان تیمی سے روایت ہے وہی جو گذری اس میں یہ ہے کہ ایک شخص ایک عورت سے
مرتکب ہوا سب باتوں کا سوا زنا کے وہ حضرت عمر پاس آیا انکو یہ کام بہت بڑا معلوم ہوا پھر ابوبکر پاس آیا
انکو بھی بڑا معلوم ہوا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا۔
عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یا رسول اللہ انی عالجت امرأۃ فی اقصی المدینۃ وانی اصبت منہا ما دون ان امسہا
فانا ہذا فاقض فی ما شئت فقال لہ عمر لقد سترک اللہ لو سترت نفسک قال
فلم یرد النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فقام الرجل فانطلق فاتبعہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم رجلا دعاہ وتلا علیہ ہذہ الآیۃ اقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من
اللیل ان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین فقال رجل من القوم یا نبی
اللہ ہذا لہ خاصۃ قال بل للناس کافۃ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک شخص رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک عورت سے مزہ اٹھایا مدینہ کے کنارے
اور میں نے سب باتیں کیں سوا جماع کے اب میں حاضر ہوں جو چاہیے میرے باب میں حکم کیجیے حضرت عمر نے
کہا اللہ نے تیرا گناہ ڈھانپا تو بھی اگر ڈھانپتا تو بہتر ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا تب
وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا آپ نے اوس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا اور بلایا اور یہ آیت پڑھی اقم الصلوۃ
طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین۔ ایک شخص بولا
یا رسول اللہ کیا یہ حکم خاص اس کے لیے ہے آپ نے فرمایا نہیں سب لوگوں کے لیے ہے عن عبد اللہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث ابی الاحوص وقال فی حدیثہ فقال معاذ
یا رسول اللہ ہذا لہذا خاصۃ او لنا عامۃ قال بل لکم عامۃ ترجمہ وہی جو گذرا
اس میں یہ ہے کہ معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم خاص اسکے لیے ہے یا ہمارے سب کے واسطے ہے
آپ نے فرمایا نہیں سب کے لیے ہے عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اصبت حدا فاقمہ علی قال وحضرت الصلوۃ
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی الصلوۃ قال یا رسول اللہ انی اصبت حدا
فاقم فی کتاب اللہ قال ہل حضرت معنا الصلوۃ قال نعم قال قد غفر لک ترجمہ

انس سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے حد کا کام
کیا تو مجھپر حد قائم کیجیے اور نماز کا وقت آگیا تہا پہر اوس نے نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
جب نماز پڑہ چکا تو عرض کیا یا رسول اللہ مین نے حد کا کام کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق مجھے حد لگائیے
آپ نے فرمایا تو نماز مین ہمارے ساتھہ تہا وہ بولا ہان آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بخشدیا تجھکو عن
أبي أمامة قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ونحن قعود معه إذ جاء
رجل فقال يا رسول الله إني أصبت حدًّا فأقمه علي فسكت عنه رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثم أعاد فقال يا رسول الله إني أصبت حدًّا فأقمه فسكت عنه
وقال ثالثة وأقيمت الصلوة فلما انصرف نبي الله صلى الله عليه وسلم قال أبو أمامة
فاتبع الرجل رسول الله حين انصرف واتبعت رسول الله صلى الله عليه وسلم أنظر
ما يرد على الرجل فلحق الرجل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إني
أصبت حدًّا فأقمه علي قال أبو أمامة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم أرأيت
حين خرجت من بيتك أليس قد توضأت فأحسنت الوضوء قال بلى يا رسول الله قال
ثم شهدت الصلوة معنا قال نعم يا رسول الله قال فقال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم فإن الله قد غفر لك حدك أو قال ذنبك ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مسجد مین تہے اور ہم لوگ بہی بیٹہے تہے آپ کے ساتھہ اتنے مین ایک شخص آیا اور کہنے لگا
یا رسول اللہ مجھسے حد کا کام ہوا ہے تو حد لگائیے مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر چپ ہو رہے
اوس نے پہر کہا یا رسول اللہ مین نے حد کا کام کیا تو حد لگائیے مجھپر آپ چپ ہو رہے اوس نے تیسری بار
بہی ایسا ہی کہا اتنے مین نماز کہڑی ہوئی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچہے چلا جب آپ فارغ ہوئے اور
مین بہی آپ کے پیچہے چلا یہ دیکہنے کو کہ آپ کیا جواب دیتے ہین اوس شخص کو پہر وہ
شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے حد کا کام کیا تو مجھکو حد لگائیے
ابوامامہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت تو اپنے گہر سے نکلا تہا تو نے اچہی طرح
سے وضو نہین کیا وہ بولا کیون نہین یا رسول اللہ آپ نے فرمایا پہر تو نے ہمارے ساتھہ نماز پڑہی

اوسکو مقرر کیا یہ جھگڑا فیصلہ کرنے کے لیے اوسنے کہا دونوں ملکوں تک ناپو اور جس ملک سے قریب ہو وہ وہیں کا ہے ناپا تو وہ اُس ملک سے قریب تھا جہاں کا ارادہ رکھتا تھا آخر رحمت کے فرشتے اوسکو لے گئے - قتادہ نے کہا حسن نے کہا ہم سے بیان کیا لوگوں نے کہ جب وہ مرنے لگا تو اپنے سینہ کے بل بڑھا تاکہ اوس ملک سے نزدیک ہو جاوے) **ف** نووی نے کہا یہ مذہب ہے اہل علم کا اور اسپر اجماع ہے کہ عمداً خون کرنے والے کی توبہ مقبول ہے اور اس میں کسی نے خلاف نہیں کیا سو حضرت ابن عباس کے اور بعض سلف سے جو منقول ہے کہ توبہ قبول نہ ہوگی تو یہ زجراً ہے تاکہ لوگ خون سے باز رہیں اور قرآن میں جو آیا ہے فجزاءُہٗ جہنّم خالداً فیہا اُس سے توبہ کا بطلان نہیں نکلتا کیونکہ آیت کا مضمون یہ ہے کہ قتل عمد کی یہ سزا ہے اب چاہے وہ سزا اللہ تعالی دیوے چاہے معاف کردیوے البتہ اگر قتل کو حلال جانتا ہو تو وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا بالاجماع اور بعضوں نے کہا ہمیشہ رہنے سے آیت میں دیر تک رہنا مراد ہے اور یہہ تاویل ضعیف ہے - اس حدیث سے یہ نکلا کہ تائب کو وہ ملک چھوڑ دینا مستحب ہے جہاں گناہ کی عادت ہوگئی ہو اور اہل خیر اور صلاح کی صحبت عمدہ چیز ہے انتہے مختصراً **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ نَفْسًا فَجَعَلَ یَسْاَلُ هَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَاَتٰی رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْاَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ اِلٰى قَرْيَةٍ فِيْهَا قَوْمٌ صَالِحُوْنَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاٰى بِصَدْرِهٖ ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ اِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ اَهْلِهَا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو مارا پھر پوچھنے لگا میری توبہ صحیح ہوسکتی ہے آخر ایک راہب پاس آیا اوس سے پوچھا وہ بولا تیری توبہ صحیح نہیں اوس نے راہب کو بھی مار ڈالا پھر لگا پوچھنے اور ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کیطرف چلا جہاں نیک لوگ رہتے تھے رستہ میں اوسکو موت آئی تو اپنا سینہ آگے بڑھایا اور مرگیا پھر جھگڑا کیا اُس میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں نے لیکن وہ اچھے گاؤں کیطرف نزدیک نکلا تو اونہی لوگوں میں کیا گیا **عَنْ** قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ وَزَادَ فِيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِيْ وَاِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِيْ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالی نے گناہ کی زمین کیطرف حکم

بہیجا کہ تو دور ہوجا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہوجا **ف** اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہے دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو وہان سے ہجرت کرنا مستحب ہے تاکہ بد یارون کی صحبت سے اور اسکو بلا مین نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتون کو علم غیب نہین اگر انکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے بحث نہ کرتے چوتہے یہ کہ مدعی اور مدعی علیہ کو پنچایت کرنا درست ہے پانچوین یہ کہ رحمت الٰہی کی کوئی حد نہین اور جس بندے نے خالص دل سے توبہ کی اور سے دریاے رحمت اور مغفرت جوش مین آیا (تحفۃ الاخیار)

باب فِدَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْكَافِرِيْنَ مسلمانون کا فدیہ کافر ہونگے

عن اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ دَفَعَ اللّٰہُ اِلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا فَیَقُوْلُ هٰذَا فِکَاکُکَ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالی ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا اور فرماوے گا یہ تیرا چہٹکارا ہے جہنم سے **عن** قَتَادَةَ اَنَّ عَوْنًا وَسَعِیْدَ بْنَ اَبِیْ بُرْدَةَ حَدَّثَاہُ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَبَا بُرْدَةَ یُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمُوْتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰہُ مَکَانَہُ النَّارَ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا قَالَ فَاسْتَحْلَفَہُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّ اَبَاہُ حَدَّثَہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَفَ لَہُ قَالَ فَلَمْ یُحَدِّثْنِیْ سَعِیْدٌ اَنَّہُ اسْتَحْلَفَہُ وَلَمْ یُنْکِرْ عَلٰی عَوْنٍ قَوْلَہُ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے عون اور سعید بن ابی بردہ اوسوقت موجود تہے جب ابو بردہ نے عمر بن عبد العزیز سے حدیث بیان کی اپنے باپ ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے سنکر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان نہین مرے گا مگر اللہ تعالی اوس کی جگہہ پر ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم مین داخل کرے گا۔ عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو قسم دلائی تین بار اوس اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہین ہے کہ تمہارے باپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اونہون نے قسم کہالی۔ سعید نے یہ نہین کہا کہ عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو قسم دی نہ عون کی بات کا انکار کیا (عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو قسم دی مزید اطمینان کے لیے کیونکہ اس حدیث مین بشارت عظیمہ ہے مومنون کے لیے شافعی نے کہا کہ یہ حدیث سے مسلمانون کو بڑی امید ہے) **عن** اَبِیْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ عَفَّانَ

وَقَالَ عَوْنُ بْنُ عُتْبَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰه
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِذُنُوبٍ أَمْثَالِ الْجِبَالِ فَيَغْفِرُهَا
اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فِيمَا أَحْسِبُ أَنَا قَالَ أَبُو رَوْحٍ لَا أَدْرِي مِمَّنِ الشَّكُّ
قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ أَبُوكَ حَدَّثَكَ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ ترجمہ ابو بردہ سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ (ابو موسی اشعری
رضی اللہ عنہ) سے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن مسلمانون میں سے
کچھ لوگ پہاڑون کے برابر گناہ لیکر آوینگے اللہ تعالی اُن کو بخشدیگا اور اون گناہون کو یہود اور نصاری
پر ڈالدے گا ف یعنی اون گناہون کی مثل جو یہود اور نصاری نے گناہ کیے ہون گے وہ معاف
نہون گے اور اُنکی وجہ سے جہنم مین جاوینگے اور یہ تاویل ضرور ہے کس لیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَا تَزِرُ
وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى اور یہ جو فرمایا کہ کافر چھٹکارا ہوگا مسلمان کا اسکا مطلب ہے کہ جب مسلمان جنت
مین جاوے گا تو ایک کافر جہنم مین جاوے گا تاکہ جہنم بہر جاوے اور اوس کے لوگون کی تعداد پوری
ہو یہ مختصر ہے امام نووی کی کلام کا اور ظاہر حدیث یہ ہے کہ کافر مسلمانون کے فدیہ بنین گے اور اللہ
تعالی مسلمانون کو بخشدیگا اور اون کو جہنم مین ڈالے گا اور یہ آیت کے خلاف نہین ہے کس لیے کہ کافر
تو اپنے اعمال کیوجہ سے جہنمی ہوچکے تہے اب اونپر اور بوجہا ڈالنا درحقیقت بوجہا نہین ہے موجب
مثل مشہور کے۔ چون آب از سر گذشت چہ یک نیزہ وچہ یکدست عن صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ
قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوٰى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ حَتّٰى يَضَعَ
عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ رَبِّ أَعْرِفُ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا
عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَإِنِّي أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى صَحِيفَةَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ
فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللّٰهِ ترجمہ صفوان بن
محرز سے روایت ہے ایک شخص نے عبداللہ بن عمر سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا
ہے سرگوشی کے باب مین (یعنے خدا تعالے جو قیامت کے دن اپنے بندہ سے سرگوشی کرے گا) اونہون
نے کہا مین نے آپ سے سنا آپ فرماتے تہے مومن قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لایا جاوے گا یہانتک

کہ ایک ناپردہ اوس پر کہدیگا اور اُس سے اقرار کراویگا اُسکے گناہون کا اور کہیگا تو پہچانتا ہے اپنے
گناہون کو وہ کہیگا اے رب مین پہچانتا ہون پروردگار فرماویگا تو مین نے چھپادیا اُن گناہون کو تجھپر دنیا
مین اور اب مین بخشدیتا ہون اُنکو آج کے دن تیرے لیے پھر وہ نیکیون کی کتاب دیا جاویگا اور کافر اور
منافقون کے لیے تو مخلوقات کے سامنے منادی ہوگی کہ یہ وہی لوگ ہین جنہون نے جھوٹ بولا اللہ تعالیٰ پر

باب حدیث توبۃ کعب بن مالک وصاحبیہ کعب بن مالک اور اُن کے دونون یارون کی توبہ کا
بیان **عن** ابن شہاب قال ثم غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک وھو یرید
الروم ونصاری العرب بالشام قال ابن شہاب فاخبرنی عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب
ان عبد اللہ بن کعب وکان قائد کعب من بنیہ حین عمی قال سمعت کعب بن مالک
یحدث حدیثہ حین تخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک قال کعب
ابن مالک لم اتخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ غزاھا قط الا فی غزوۃ تبوک
غیر انی قد تخلفت فی غزوۃ بدر ولم یعاتب احدا تخلف عنہ انما خرج رسول اللہ صلی
علیہ وسلم والمسلمون یریدون عیر قریش حتی جمع اللہ بینھم وبین عدوھم علی غیر میعاد
ولقد شہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ العقبۃ حین تواثقنا علی الاسلام
وما احب ان لی بھا مشہد بدر وان کانت بدر اذکر فی الناس منھا وکان من خبری
حین تخلفت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک انی لم اکن قط اقوی
ولا ایسر منی حین تخلفت عنہ فی تلک الغزوۃ واللہ ما جمعت قبلھا راحلتین قط حتی
جمعتھما فی تلک الغزوۃ فغزاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حر شدید واستقبل
سفرا بعیدا ومفازا واستقبل عدوا کثیرا فجلی للمسلمین امرھم لیتاھبوا اھبۃ
غزوھم فاخبرھم بوجھھم الذی یرید والمسلمون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کثیر ولا یجمعھم کتاب حافظ یرید بذلک الدیوان قال کعب فقل رجل یرید ان یتغیب
الا یظن ان ذلک سیخفی لہ ما لم ینزل فیہ وحی من اللہ عز وجل وغزا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تلک الغزوۃ حین طابت الثمار والظلال فانا الیھا اصعر فتجھز رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون معہ وطفقت اغدو لکی اتجھز معھم فارجع ولم اقض شیئا

وأقول في نفسي أنا قادر على ذلك إذا أردت فلم يزل ذلك يتمادى بي حتى استمر بالناس الجد
فأصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم غاديا والمسلمون معه ولم أقض من جهازي شيئا ثم
غدوت فرجعت ولم أقض شيئا فلم يزل ذلك يتمادى بي حتى أسرعوا وتفارط الغزو فهممت أن أرتحل فأدركهم فياليتني
فعلت ثم لم يقدر ذلك لي فطفقت إذا خرجت في الناس بعد خروج رسول الله صلى الله عليه وسلم يحزنني أني لا أرى لي أسوة إلا
رجلا مغموصا عليه في النفاق أو رجلا ممن عذر الله من الضعفاء ولم يذكرني حتى
بلغ تبوك فقال وهو جالس في القوم بتبوك ما فعل كعب بن مالك قال رجل من بني سلمة
يا رسول الله حبسه برداه والنظر في عطفيه فقال له معاذ بن جبل بئس ما قلت والله
يا رسول الله ما علمنا عليه إلا خيرا فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينما هو على
ذلك رأى رجلا مبيضا يزول به السراب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كن
أبا خيثمة فإذا هو أبو خيثمة الأنصاري وهو الذي تصدق بصاع التمر حين لمزه
المنافقون فقال كعب بن مالك فلما بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد توجه
قافلا من تبوك حضرني بثي فطفقت أتذكر الكذب وأقول بم أخرج من سخطه غدا
وأستعين على ذلك كل ذي رأي من أهلي فلما قيل لي إن رسول الله صلى الله عليه
وسلم قد أظل قادما زاح عني الباطل حتى عرفت أني لن أنجو منه بشيء أبدا فأجمعت
صدقه وصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم قادما وكان إذا قدم من سفر بدأ بالمسجد
فركع فيه ركعتين ثم جلس للناس فلما فعل ذلك جاءه المخلفون فطفقوا يعتذرون
إليه ويحلفون له وكانوا بضعة وثمانين رجلا فقبل منهم رسول الله صلى الله عليه
وسلم علانيتهم وبايعهم واستغفر لهم ووكل سرائرهم إلى الله حتى جئت
فلما سلمت تبسم تبسم المغضب ثم قال تعال فجئت أمشي حتى جلست بين يديه فقال
لي ما خلفك ألم تكن قد ابتعت ظهرك قال قلت يا رسول الله إني والله لو جلست
عند غيرك من أهل الدنيا لرأيت أني سأخرج من سخطه بعذر لقد أعطيت جدلا
ولكني والله لقد علمت لئن حدثتك اليوم حديث كذب ترضى به عني ليوشكن الله
أن يسخطك علي ولئن حدثتك حديث صدق تجد علي فيه إني لأرجو فيه عقبى

الله والله ما كان لي عذر والله ما كنت قط أقوى ولا أيسر مني حين تخلفت عنك قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم أما هذا فقد صدق فقم حتى يقضي الله فيك فقمت وثار رجال
من بني سلمة فاتبعوني فقالوا لي والله ما علمناك أذنبت ذنبا قبل هذا لقد عجزت في
أن لا تكون اعتذرت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بما اعتذر إليه المخلفون فقد
كان كافيك ذنبك استغفار رسول الله صلى الله عليه وسلم لك قال فوالله ما زالوا
يؤنبونني حتى أردت أن أرجع إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأكذب نفسي ثم قلت
لهم هل لقي هذا معي من أحد قالوا نعم لقيه معك رجلان قالا مثل ما قلت وقيل
لهما مثل ما قيل لك قال قلت من هما قالوا مرارة بن ربيعة العامري وهلال بن أمية
الواقفي قال فذكروا لي رجلين صالحين قد شهدا بدرا فيهما أسوة قال فمضيت
حين ذكروهما لي فقال ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلمين عن كلامنا أيها
الثلاثة من بين من تخلف عنه قال فاجتنبنا الناس وقال تغيروا لنا حتى تنكرت
لي في نفسي الأرض فما هي بالأرض التي أعرف فلبثنا على ذلك خمسين ليلة فأما
صاحباي فاستكانا وقعدا في بيوتهما يبكيان وأما أنا فكنت أشب القوم وأجلدهم
فكنت أخرج فأشهد الصلوة وأطوف في الأسواق ولا يكلمني أحد وآتي رسول الله صلى الله
عليه وسلم فأسلم عليه وهو في مجلسه بعد الصلوة فأقول في نفسي هل حرك شفتيه برد
السلام أم لا ثم أصلي قريبا منه وأسارقه النظر فإذا أقبلت على صلاتي نظر إلي
وإذا التفت نحوه أعرض عني حتى إذا طال علي ذلك من جفوة المسلمين مشيت حتى
تسورت جدار حائط أبي قتادة وهو ابن عمي وأحب الناس إلي فسلمت عليه فوالله ما
رد علي السلام فقلت له يا أبا قتادة أنشدك بالله هل تعلمني أني أحب الله ورسوله
قال فسكت فعدت فناشدته فسكت فعدت فناشدته فقال الله ورسوله أعلم
ففاضت عيناي وتوليت حتى تسورت الجدار فبينا أنا أمشي في سوق المدينة إذا نبطي
من نبط أهل الشام ممن قدم بالطعام يبيعه بالمدينة يقول من يدل على كعب بن
مالك قال فطفق الناس يشيرون له إلي حتى جاءني فدفع إلي كتابا من ملك غسان

وكنت كاتبا فقرأته فإذا فيه أما بعد فإنه قد بلغنا أن صاحبك قد جفاك ولم يجعلك
الله بدار هوان ولا مضيعة فالحق بنا نواسك قال فقلت حين قرأتها وهذه أيضا من
البلاء فتيممت بها التنور فسجرتها بها حتى إذا مضت أربعون من الخمسين واستلبث
الوحي إذا رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتيني فقال إن رسول الله صلى الله
عليه وسلم يأمرك أن تعتزل امرأتك قال فقلت أطلقها أم ماذا أفعل قال لا بل
اعتزلها فلا تقربنها قال فأرسل إلى صاحبي بمثل ذلك قال فقلت لامرأتي الحقي
بأهلك فكوني عندهم حتى يقضي الله في هذا الأمر قال فجاءت امرأة هلال بن أمية
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت له يا رسول الله إن هلال بن أمية شيخ ضائع ليس
له خادم فهل تكره أن أخدمه قال لا ولكن لا يقربنك فقالت إنه والله ما به حركة
إلى شيء ووالله ما زال يبكي منذ كان من أمره ما كان إلى يومه هذا قال فقال لي بعض
أهلي لو استأذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في امرأتك فقد أذن لامرأة هلال بن
أمية أن تخدمه قال فقلت لا أستأذن فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم وما يدريني ماذا
يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استأذنته فيها وأنا رجل شاب قال فلبثت
بذلك عشر ليال فكمل لنا خمسون ليلة من حين نهي عن كلامنا قال ثم
صليت صلاة الفجر صباح خمسين ليلة على ظهر بيت من بيوتنا فبينا أنا جالس على
الحال التي ذكر الله منا قد ضاقت علي نفسي وضاقت علي الأرض بما رحبت سمعت
صوت صارخ أوفى على سلع يقول بأعلى صوته يا كعب بن مالك أبشر قال فخررت
ساجدا وعرفت أن قد جاء فرج قال وآذن رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس
بتوبة الله علينا حين صلى صلاة الفجر فذهب الناس يبشروننا فذهب قبل صاحبي
مبشرون وركض رجل إلي فرسا وسعى ساع من أسلم قبلي وأوفى على الجبل فكان
الصوت أسرع من الفرس فلما جاءني الذي سمعت صوته يبشرني نزعت له ثوبي
فكسوتهما إياه ببشارته والله ما أملك غيرهما يومئذ واستعرت ثوبين
فلبستهما فانطلقت أتامم رسول الله صلى الله عليه وسلم يتلقاني الناس فوجا

فوجا يهنئوني بالتوبة ويقولون لتهنك توبة الله عليك حتى دخلت المسجد فإذا رسول
الله صلى الله عليه وسلم جالس في المسجد وحوله الناس فقام طلحة بن عبيد الله يهرول
حتى صافحني وهنأني والله ما قام رجل من المهاجرين غيره قال فكان كعب لا ينساها
لطلحة قال كعب فلما سلمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو يبرق وجهه
من السرور ويقول أبشر بخير يوم مر عليك منذ ولدتك أمك قال فقلت أمن عندك
يا رسول الله أم من عند الله فقال لا بل من عند الله وكان رسول الله صلى الله عليه و
سلم إذا سر استنار وجهه حتى كأن وجهه قطعة قمر قال وكنا نعرف ذلك قال
فلما جلست بين يديه قلت يا رسول الله إن من توبتي أن أنخلع من مالي صدقة
إلى الله وإلى رسوله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمسك
عليك بعض مالك فهو خير لك قال فقلت فإني أمسك سهمي الذي بخيبر قال
وقلت يا رسول الله إن الله إنما أنجاني بالصدق وإن من توبتي أن لا أحدث
إلا صدقا ما بقيت قال فوالله ما علمت أن أحدا من المسلمين أبلاه الله في صدق
الحديث منذ ذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم أحسن مما أبلاني الله وو
الله ما تعمدت كذبة منذ قلت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم إلى يومي هذا
وإني لأرجو أن يحفظني الله فيما بقي قال فأنزل الله عز وجل لقد تاب الله على
النبي والمهاجرين والأنصار الذين اتبعوه في ساعة العسرة ثم تاب عليهم إنه
بهم رؤوف رحيم وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى إذا ضاقت عليهم الأرض بما
رحبت وضاقت عليهم أنفسهم وظنوا أن لا ملجأ من الله إلا إليه ثم تاب عليهم
ليتوبوا إن الله هو التواب الرحيم يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين
قال كعب والله ما أنعم الله علي من نعمة قط بعد إذ هداني الله للإسلام أعظم في نفسي
من صدقي رسول الله صلى الله عليه وسلم أن لا أكون كذبته فأهلك كما هلك
الذين كذبوا إن الله قال للذين كذبوا حين أنزل الوحي شر ما قال لأحد و
قال الله سيحلفون بالله لكم إذا انقلبتم إليهم لتعرضوا عنهم إنهم رجس ٣ ومأواهم

٣ فأعرضوا عنهم

جَهَنَّمَ جَزَآءً بِمَا کَانُوا یَکْسِبُونَ یَحْلِفُونَ لَکُمْ لِتَرْضَوا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَرْضٰی
عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ قَالَ کَعْبٌ کُنَّا خُلِّفْنَا اَیُّهَا الثَّلٰثَةُ عَنْ اَمْرِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ حَلَفُوْا لَهٗ فَبَایَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَاَرْجَاَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰی قَضَی اللّٰهُ فِیْهِ فَبِذٰلِکَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَی الثَّلٰثَةِ
الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا وَلَیْسَ الَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ وَاِنَّمَا هُوَ تَخْلِیْفُهٗ
اِیَّانَا وَاِرْجَاؤُهٗ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهٗ وَاعْتَذَرَ اِلَیْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ **ترجمہ** ابن شہاب سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا تبوک کا (تبوک ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے پندرہ منزل پر
شام کے رستہ میں) اور آپ کا ارادہ تہا روم اور عرب کے نصاریٰ کو دہمکانے کا شام میں ابن شہاب نے کہا
مجہہ سے بیان کیا عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے اون سے بیان کیا عبداللہ بن کعب نے جو کعب
کو پکڑ کر چلایا کرتے تہے اون کے بیٹون مین سے جب کعب اندہے ہو گئے تہے اونہون نے کہا مین نے سنا کعب بن
مالک سے وہ اپنا حال بیان کرتے تہے جب پیچہے رہ گئے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نہ جانے غزوہ
تبوک مین کعب بن مالک نے کہا مین کسی جہاد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے نہین رہا سوا غزوہ تبوک
کے البتہ بدر مین مین پیچہے رہا پر آپ نے کسی پر غصہ نہین کیا جو پیچہے رہ گیا تہا اور بدر مین تو آپ مسلمانون
کے ساتہہ قریش کا قافلہ لوٹنے کے لیے نکلے تہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کو اون کے دشمنون سے بہڑا دیا۔
(اور وہ قافلہ نکل گیا) ہم وقت اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ موجود تہا لیلۃ العقبہ مین (لیلۃ العقبہ
وہ رات ہے جب آپ نے انصار سے بیعت لی تہی اسلام پر اور آپ کی مدد کرنے پر یہ بیعت جمرۂ عقبہ کے پاس جو منیٰ میں ہے
دو بار ہوئی پہلی بار مین بارہ انصاری تہے اور دوسری بار مین ستر انصاری تہے) اور مین نہین چاہتا کہ اس
رات کے بدلے مین جنگ بدر مین شریک ہوتا گو جنگ بدر لوگون مین اس رات سے زیادہ مشہور ہے (یعنے لوگ اسکو
افضل کہتے ہین) اور میرا قصہ غزوہ تبوک سے پیچہے رہنے کا یہ ہے کہ جب یہ غزوہ ہوا تو مین سب سے زیادہ طاقتدار اور
مالدار تہا قسم خدا کی اسسے پہلے میرے پاس دو اونٹنیان کبہی نہین ہوئین اور اس لڑائی کے وقت میرے پاس دو
اونٹنیان تہین آپ اس لڑائی کے لیے چلے سخت گرمی کے دنون مین اور سفر بہی لنبا تہا اور راہ مین جنگل تہے
(اور دور دراز جنمین پانی کم ملتا اور ہلاکت کا خوف ہوتا) اور مقابلہ تہا بہت دشمنون سے اس لیے آپ نے مسلمانون
سے کہولکر فرما دیا کہ مین اس لڑائی کو جاتا ہون حالانکہ آپ کی یہ عادت تہی کہ اور لڑائیون مین اپنا ارادہ صاف صاف

نہ فرماتے مصلحت سے تاکہ خبر مشہور نہ ہو تا کہ وہ اپنی طیاری کر لین پہر اون سے کہدیا کہ فلانی طرف انکا جانا پڑے گا اسوقت آپ کے ساتھہ بہت سے مسلمان تہے اور کوئی دفتر نہ تہا جس مین اون کے نام لکہے ہوتے تو ایسے شخص کم تہے جو غائب رہنا چاہتے اور گمان کرتے کہ یہ امر پوشیدہ رہیگا جب تک اللہ پاک کی طرف سے کوئی وحی نہ اترے اور یہ جہاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کیا جب پہل پک گئے تہے اور سایہ خوب تہا اور مجہکو ان چیزون کا بہت شوق تہا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طیاری کی اور مسلمانون نے بہی آپکے ساتھہ طیاری کی مین نے بہی صبحکو نکلنا شروع کیا اس ارادے سے کہ مین بہی اون کے ساتھہ طیاری کرون لیکن ہر روز مین لوٹ آتا اور کچہہ فیصلہ نہ کرتا اور اپنے دلمین یہ کہتا کہ مین جب چاہون جا سکتا ہون (کیونکہ سامان سفر کا میرے پاس موجود تہا) یونہی ہوتا رہا یہانتک کہ لوگ برابر کوشش کرتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی صبح کیوقت نکلے اور مسلمان بہی آپکے ساتھہ نکلے اور مینے کوئی طیاری نہین کی پہر صبحکو مین نکلا اور لوٹ کر آگیا اور کوئی فیصلہ نہین کیا میرا یہی حال رہا یہانتک کہ لوگون نے جلدی کی اور سب مجاہدین آگے نکل گئے اسوقت مینے بہی کوچ کا قصد کیا کہ اون سے ملجاؤن تو کاش مین ایسا کرتا لیکن میری تقدیر مین نہ تہا بعد اوسکے جب مین باہر نکلتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد تو مجہکو رنج ہوتا کیونکہ مین کوئی پیروی کے لائق نہ پاتا مگر ایسا شخص جسپر منافق ہونے کا گمان تہا یا معذور ضعیف اور ناتوان لوگون مین سے خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (راہ مین) میری یاد کہین نہ کی یہانتک کہ آپ تبوک مین پہونچے آپ لوگون مین بیٹہے ہوئے تہے اسوقت فرمایا کعب بن مالک کہان گیا ایک شخص بولا بنی سلمہ مین سے یارسول اللہ اوسکی چادرون نے اسکو روک رکہا وہ اپنے دونون کنارون کو دیکہتا ہے (یعنی اپنے لباس اور نفس مین مشغول اور مصروف ہے) معاذ بن جبل نے یہ سنکر کہا تو نے بری بات کہی قسم خدا کی یارسول اللہ ہم تو کعب بن مالک کو اچہا سمجہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر چپ ہو رہے اتنے مین آپنے ایک شخص کو دیکہا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے آرہا تہا اور ریتی کو اڑا رہا تہا (چلنے کی وجہ سے) آپنے فرمایا ابو خیثمہ ہے پہر وہ ابو خیثمہ ہی تہا اور ابو خیثمہ وہ شخص تہا جسنے ایک صاع کہجور صدقہ دی تہی جب منافقون نے اوسپر طعنہ کیا تہا کعب بن مالک نے کہا جب مجہے یہ خبر پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے لوٹے مدینہ کیطرف تو میرا رنج بڑہ گیا مینے جہوٹ باتین بنانا شروع کین کہ کوئی بات ایسی کہون جس سے آپ کا غصہ مٹ جاوے کل کے روز اور اس امر کے لیے مین نے ہر ایک عقلمند شخص سے مدد لینا شروع کی اپنے گہر والون مین سے

یعنی اون سی بہی صلاح لی کہ کیا بات بناؤن) جب لوگون نے مجہہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب آن
پہونچے اُسوقت سارا جہوٹ کافور ہوگیا اور مین سمجہ گیا کہ اب کوئی جہوٹ بنا کر مین آپسے نجات نہین پاونگا
آخر مین نے نیت کرلی سچ بولنے کی اور صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جب آپ سفر سے آتے تو
پہلے مسجد مین جاتے اور دو رکعتین پڑہتے پہر لوگون سے ملنے کے لیے بیٹہتے جب آپ یہ کر چکے تو جو لوگ پیچہے رہ
گئے تہے انہون نے اپنے عذر بیان کرنے شروع کیے اور قسمین کہانے لگے ایسے اسی پر چند آدمی تہے آپنے
اونکی ظاہر کی بات کو مان لیا اور اون سے بیعت کی اور اون کے لیے دعا کی مغفرت کی اور اون کی نیت (یعنی
دل کی بات کو) خدا کے سپرد کیا یہان تک کہ مین بہی آیا جب مینے سلام کیا تو آپنے تبسم کیا لیکن وہ تبسم جیسے
غصے کی حالت مین کرتے ہین پہر آپنے فرمایا آ مین چلتا ہوا آیا اور آپکے سامنے بیٹہا آپنے فرمایا تو کیون پیچہے
رہ گیا تو نے تو سواری بہی خرید کرلی تہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر مین آپکے سوا کسی اور شخص کے
پاس دنیا کے لوگون مین سے بیٹہتا تو یہ مین خیال کرتا کہ کوئی عذر بیان کرکے اوس کے غصے سے نکل جاؤنگا
اور مجہے اللہ تعالی نے زبان کی قوت دی ہے (یعنی مین عمدہ تقریر کرسکتا ہون اور خوب بات بنا سکتا ہون)
لیکن قسم خدا کی مین جانتا ہون کہ اگر مین کوئی جہوٹ بات آپسے کہدون اور آپ خوش ہوجاوین مجہسے تو
قریب ہے خدا تعالے آپ کو میرے اوپر غصہ کردے گا (یعنی اللہ تعالی آپ کو بتلا دے گا کہ میرا عذر غلط اور
جہوٹ تہا اور آپ ناراض ہوجاوین گے) اور اگر مین آپسے سچ سچ کہون گا تو بیشک آپ غصے ہون گے
لیکن مجہے امید ہے کہ اللہ تعالی اوسکا انجام بخیر کرے گا قسم خدا کی مجہے کوئی عذر نہ تہا قسم خدا کی مین
کبہی نہ اتنا طاقتدار تہا نہ اتنا مالدار تہا جتنا اُسوقت تہا جب آپسے پیچہے رہ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کعب نے سچ کہا پہر آپنے فرمایا اچہا جا یہانتک کہ اللہ حکم دیوے تیری باب مین مین کہڑا ہوا اور
چند لوگ بنی سلمہ کے دوڑ کر میرے پیچہے ہوئے اور مجہسے کہنے لگے قسم خدا کی ہم نہین جانتے کہ تم نے اس سے
پہلے کوئی قصور کیا ہو تو تم عاجز کیون ہوگئے اور کوئی عذر کیون نہ کر دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے سامنے جیسے اور لوگون نے جو پیچہے رہ گئے تہے عذر بیان کیے اور تیرا گناہ مٹنے کے لیے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا استغفار کافی تہا قسم خدا کی وہ لوگ مجہکو ملامت کرنے لگے یہان تک کہ مینے قصد کیا
پہر لوٹون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور اپنے تئین جہوٹا کرون (اور کوئی عذر بیان کرون) پہر
لیکن مینے اون لوگون سے کہا کسی اور کا بہی ایسا حال ہوا ہے جو میرا ہوا ہے اونہون نے کہا ہان

دو شخص اور ہین اونہون نے بھی وہی کہا جو تو نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے بھی وہی فرمایا جو تجھ سے فرمایا مین نے پوچھا وہ دو شخص کون ہین اونہون نے کہا مرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ واقفی ان لوگون نے ایسے دو شخصون کا نام لیا جو نیک تہے اور بدر کی لڑائی مین موجود تہے اور پیروی کے قابل تھے جب اون لوگون نے ان دونون شخصون کا نام لیا تو مین چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کو منع کر دیا تہا کہ ہم تینون آدمیون سے کوئی بات نکرے اون لوگون مین سے جو پیچھے رہ گئے تھے تو لوگون نے ہم سے پرہیز شروع کی اور انکا حال ہمارے ساتھ بالکل بدل گیا یہانتک کہ زمین بھی گویا بدل گئی وہ زمین ہی نرہی جسکو مین پہچانتا تہا پچاس راتون تک ہمارا یہی حال رہا میرے دونون ساتھی تو عاجز ہو گئے اور اپنے گہرون مین بیٹھ رہے روتے ہوئے لیکن مین تو سب لوگون مین کم سن اور زوردار تہا مین نکلا کرتا تہا اور نماز کے لیے بھی آتا اور بازارون مین پہرتا پر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتا اور آپ کو سلام کرتا اور آپ اپنی جگہہ مین بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور دل مین یہ کہتا کہ آپ نے اپنی لبون کو ہلایا سلام کا جواب دینے کے لیے یا نہین ہلایا پہر آپ کے قریب نماز پڑہتا اور دزدیدہ نظر سے دکنکیون سے آپ کو دیکہتا تو جب مین نماز مین ہوتا آپ میری طرف دیکھتے اور جب مین آپ کی طرف دیکہتا تو آپ منہ پہیر لیتے یہانتک کہ جب مسلمانون کی سختی مجھپر لنبی ہوئی تو مین چلا اور ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑہا ابو قتادہ میرے چچازاد بہائی تہے اور سب لوگون سے زیادہ مجھکو اون سے محبت تہی مین نے اونکو سلام کیا تو قسم خدا کی اونہون نے سلام کا جواب تک نہ دیا (سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع اور عاشق ایسے ہوتے ہین کہ آپ کے ارشاد کے سامنے بہائی بیٹے کی مروت بہی نہین کرتے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی محبت نہو تو ایمان کس کام کا ہے آپ کی حدیث جب معلوم ہو جاوے کہ صحیح ہے تو مجتہد اور مولوی کا قول جو اوس کے خلاف ہو دیوار پر مارنا چاہیے اور حدیث پر چلنا چاہیے) مین نے اون سے کہا اے ابو قتادہ مین تم کو قسم دیتا ہون اللہ کی تم یہ نہین جانتے کہ مین اللہ اور اوسکے رسول سے محبت رکھتا ہون وہ خاموش رہے مین نے دوبارہ قسم دی وہ خاموش رہے پہر سہ بارہ قسم دی تو بولے اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے (یہ بھی کعب سے نہین بولے بلکہ خود اپنی مین بات کی) آخر میری آنکھون سے آنسو نکل پڑے اور مین پیٹھ موڑ کر چلا اور دیوار پر چڑہا مین مدینہ کے بازار مین جا رہا تہا تو ایک کسان شام کے کسانون مین سے جو مدینہ مین اناج بیچنے کے لیے آیا تہا کہنے لگا کعب بن مالک کا گہر مجھکو کون بتا دے گا لوگون نے اوسکو اشارہ شروع کیا یہانتک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھ

ایک خط دیا غسان کے بادشاہ کا مین منشی تہا مین نے اوسکو پڑہا اوس مین یہ لکہا تہا بعد حمد و نعت کے کعب کو معلوم ہو ہم کو یہ خبر پہونچی ہے کہ تمہارے صاحب نے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) تمپر جفا کی ہے اور خدا تعالے نے تم کو ذلت کی گہر مین نہین کیا نہ اوس جگہہ جہان تمہارا حق ضائع ہو تو تم ہم سے ملجاؤ ہم تمہاری خاطرداری کرینگے مین نے جب یہ خط پڑہا تو کہا یہ بہی ایک بلا ہے اور اوس خط کو مین نے چولہے مین جلا دیا جب پچاس دن مین سے چالیس دن گذر گئے اور وحی نہ آئی تو ایکا ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام لانیوالا میرے پاس آیا اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو حکم کرتے ہین کہ اپنی بی بی سے علیحدہ رہو مین نے کہا مین اوسکو طلاق دیدون یا کیا کرون وہ بولا نہین طلاق مت دو صرف الگ رہو اور اوس سے صحبت مت کرو اور میرے دونون یارون کے پاس بہی یہی پیام گیا مین نے اپنی بی بی سے کہا تو اپنے عزیزون مین چلی جا اور وہین رہو یہانتک کہ اللہ تعالی اس باب مین کوئی حکم دیوے ہلال بن امیہ کی بی بی یہ سُنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ہلال بن امیہ ایک بوڑہا بیکار شخص ہے اوسکے پاس کوئی خادم بہی نہین تو کیا آپ برا سمجہتے ہین اگر مین اوس کی خدمت کیا کرون آپ نے فرمایا مین خدمت کو برا نہین سمجہتا لیکن وہ تجہسے صحبت نہ کرے وہ بولی قسم خدا کی اوسکو کسی کام کا خیال نہین اور قسم خدا کی وہ اوس دن سے اب تک رو رہا ہے میرے گہر والون نے کہا کاش تم بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بی بی کے پاس رہنے کی اجازت لو کیونکہ آپ نے ہلال بن امیہ کی عورت کو اوسکی خدمت کرنے کی اجازت دیدی مین نے کہا مین کبہی اجازت نہ لونگا آپ سے اپنی بی بی کے لیے اور معلوم نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماوینگے اگر مین اجازت لون اپنی بی بی کے لیے اور مین جوان آدمی ہون پہر دس راتون تک مین اوسی حال مین رہا یہانتک کہ پچاس راتین پوری ہوئین اوس تاریخ سے جب سے آپ نے منع کیا تہا ہمسے بات کرنے سے پہر پچاسوین رات کو صبح کے وقت مین نے نماز پڑہی اپنے ایک گہر کے چہت پر مین اسی حال مین بیٹہا تہا جو اللہ تعالے نے ہمارا حال بیان کیا کہ میرا جی تنگ ہو گیا تہا اور زمین مجہپر تنگ ہو گئی تہی باوجودیکہ اتنی کشادہ ہے اتنے مین مین نے ایک پکارنے والے کی آواز سُنی جو سلع پر چڑہا (سلع ایک پہاڑ ہے مدینہ مین) اور بلند آواز سے پکارا اے کعب بن مالک خوش ہو جا یہ سُنکر مین سجدے مین گرا اور مین نے پہچانا کہ خوشی آئی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو خبر کی کہ اللہ نے ہمکو معاف کیا جب آپ فجر کی نماز پڑہ چکے لوگ چلے ہم کو خوشخبری دینے کے لیے تو

تو میری دونون یارون کے پاس چند خوش خبری دینے والے گئے اور ایک شخص نے میرے پاس گھوڑا دوڑایا اور ایک دوڑنیوالا دوڑا اسلم کے قبیلے سے میری طرف اور اسکی آواز گھوڑے سے جلدی مجھہ کو پہونچی جب وہ شخص آیا جس کی آواز مین نے سُنی تھی خوشخبری کی تو مین نے اپنے دونون کپڑے اُتارے اور اُسکو پہنا دیے اوسکی خوشخبری کے صلہ مین قسم خدا کی اوسوقت میرے پاس وہی دو کپڑے تھے مین نے دو کپڑے مانگے کے لیے اور انکو پہنا اور چلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کی نیت سے لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے گروہ گروہ اور مجھکو مبارک باد دیتے جاتے تھے معافی کی اور کہتے تھے مبارک ہو تم کو اللہ کی معافی کی تمہارے لیے یہانتک کہ مین مسجد مین پہونچا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے تھے اور آپ کے پاس لوگ تھے طلحہ بن عبید اللہ مجھکو دیکھتے ہی کھڑے ہوئے اور دوڑے یہانتک کہ مصافحہ کیا مجھ سے اور مجھکو مبارکباد دی قسم خدا کی مہاجرین مین سے اونکے سوا کوئی شخص کھڑا نہین ہوا تو کعب طلحہ کے اس احسان کو نہین بھولتے تھے کعب نے کہا جب مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ کا منہ خوشی سے چمک دمک رہا تھا آپ نے فرمایا خوش ہو جا آج کے دن سے جو تیرے لیے بہتر دن ہے جب سے تیری ماں نے تجھہ کو جنا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ معافی آپ کی طرف سے ہے یا اللہ جل جلالہ کیطرف سے آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کیطرف سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہو جاتے تو آپ کا چہرہ چمک جاتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو پہچان لیتے (یعنے آپ کی خوشی کو) جب مین آپ کے سامنے بیٹھا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میری معافی کی خوشی مین مین اپنے مال کو صدقہ کر دون اللہ اور اسکے رسول کے لیے آپ نے فرمایا تھوڑا مال اپنا رکھہ لے مین نے عرض کیا تو مین اپنا حصہ خیبر کا رکھہ لیتا ہون اور مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آخر سچائی نے مجھے نجات دی اور میری توبہ مین یہ بھی داخل ہے کہ ہمیشہ سچ کہون گا جب تک زندہ رہون کعب نے کہا قسم خدا کی مین نہین جانتا کہ اللہ تعالی نے کسی مسلمان پر ایسا احسان کیا ہو سچ بولنے مین جب سے مین نے یہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسا عمدہ طرح سے مجھ پر احسان کیا قسم خدا کی مین نے اُسوقت سے کوئی جھوٹ قصدًا نہین بولا جب سے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آج کے دن تک اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالی باقی زندگی مین بھی مجھکو جھوٹ سے بچا دے گا کعب نے کہا اللہ تعالی نے یہ آیتین اوتارین لَقَد تَّابَ اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ اخیر تک یعنے بیشک اللہ تعالی نے معاف کیا نبی اور مہاجرین اور انصار کو جنہون نے ساتھ دیا نبی کا مفلسی کے وقت

یہانتک کہ فرمایا وہ مہربان ہے رحم والا اور اللہ تعالے نے معاف کیا اون تین شخصون کو جو پیچھے ڈالے گئے
یہانتک کہ جب زمین اونپر تنگ ہوگئی باوجود کشادگی کے اور اون کی جی بہی تنگ ہوگئی اور سمجھے کہ اب کوئی
بچاؤ نہین اللہ سے مگر اوسی کیطرف پہر اللہ نے معاف کیا اونکو تاکہ وہ توبہ کرین بیشک اللہ تعالی بخشنے والا
مہربان ہے اے ایمان والو ڈرو اللہ تعالی سے اور ساتھہ رہو سچون کے کعب نے کہا قسم خدا کی اللہ تعالے
نے اس سے بڑہ کر کوئی احسان مجھپر نہین کیا بعد اسلام کے جو اتنا بڑا ہو میرے نزدیک اس بات سے کہ مین نے
نے سچ بولدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جہوٹ نہین بولا ورنہ تباہ ہوتا جیسے جہوٹے تباہ ہوئے
اللہ تعالی نے جہوٹون کی جب وحی اوتری تو ایسی برائی کی کسیکی نہ کی تو فرمایا جب تم لوٹ کر آئے تو وہ
قسمین کہانے لگے تاکہ تم کچہہ نہ بولو اون سے سو نہ بولو اون سے وہ ناپاک ہین اون کا ٹہکانا جہنم ہے یہ بدلہ ہے
اون کی کمائی کا قسمین کہاتے ہین تمسے کہ تم خوش ہوجاؤ اون سے سو اگر تم خوش ہوجاؤ اون سے تب بہی
اللہ تعالی خوش نہین ہوگا بدکارون سے کعب نے کہا ہم پیچھے ڈالے گئے تینون آدمی لوگون سے جنکا عذر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا جب اونہون نے قسم کہائی تو بیعت کی اون سے اور استغفار کیا اونکے
لیے اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈال رکہا (یعنے ہمارا مقدمہ ڈال رکہا) یہانتک کہ اللہ تعالے
نے فیصلہ کیا اسی سبب سے اللہ تعالی نے فرمایا کہ معاف کیا اون تینون کو جو پیچھے ڈالے گئے اور اس
لفظ سے (یعنے خُلِّفُوا سے) یہ مراد نہین ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مراد وہی ہے ہمارے مقدمہ کا
پیچھے رہنا اور ڈال رکہنا آپ کا اسکو بہ نسبت اون لوگون کے جنہون نے قسم کہائی اور عذر کیا آپ سے اور
آپ نے قبول کیا اون کے عذر کو عَنِ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهُ
حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَزَادَ
فِيْهِ عَلَى يُوْنُسَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُرِيْدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى
بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيْثِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ أَبَا خَيْثَمَةَ وَلُحُوْقَهُ
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو گذرا اسمین اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اکثر جب کسی جہاد مین جاتے تو دوسری جگہہ جانا ظاہر کرتے تھے جو جہوٹ بہی نہ ہوتا اور مصلحت سوا اسکے
فرماتے ہے اس لڑائی مین آپ نے صاف صاف فرمادیا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ

كنت من اصيب بصره وكان اعلم قومه واوعاهم لاحاديث اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت ابي كعب بن مالك وهو احد الثلاثة الذين تيب عليهم يحدث انه لم يتخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة غزاها قط غير غزوتين فساق الحديث وقال فيه وغزا رسول الله صلى الله عليه وسلم بناس كثير يزيدون على عشرة آلاف ولا يجمعهم ديوان حافظ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہی کہ کعب بن مالک اپنی قوم مین سب سے زیادہ علم رکھتے تہے اور سب سے زیادہ انکو حدیثین یاد تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کعب بن مالک اون تین شخصون مین سے تہے جنکو اللہ تعالے نے معاف کیا وہ حدیثین بیان کرتے تہے کہ وہ نہین پیچہے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی لڑائی مین سوا دو لڑائیون کے پہر بیان کیا وہی قصہ اس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے آدمیون کے ساتہ جہاد کیا جن کی تعداد دس ہزار سے زیادہ تہی اور کسی دفتر مین اون کا نام نہ تہا ف ابو زرعہ رازی نے کہا ستر ہزار آدمی تہے ابن اسحاق نے کہا تیس ہزار تہے اور یہی مشہور ہے نووی نے کہا اس حدیث سے بہت سے فائدے نکلے ۱ غنیمت کا مباح ہونا ۲ فضیلت اہل بدر اور اہل عقبہ کی ۳ بغیر قسم دیے قسم کہانا ۴ لڑائی کے وقت امام کا اپنے مقصد کو چہپانا ۵ نیک بات کی جو فوت ہو جاوے آرزو کرنا ۶ مسلمان کی غیبت کوئی کرے تو اوس کو رد کرنا جیسے معاذ نے کیا ۷ سچائی کی فضیلت ۸ سفر سے آتے وقت مسجد مین جا کر دو رکعت پڑہنا ۹ مجلس عام مین بیٹہنا ۱۰ ظاہر پر حکم کرنا ۱۱ اہل بدعت سے ملاقات ترک کرنا اور سلام و کلام نہ کرنا ۱۲ اپنے اوپر رونا گناہ کے ڈر سے ۱۳ کنکیون سے دیکہنا نماز نہین توڑتا ۱۴ سلام بہی کلام ہے ۱۵ اطاعت اللہ اور رسول کی عزیز داری پر مقدم ہے ۱۶ کلام مین یہ ضرور ہے کہ دوسرے سے بات کرنے کی نیت ہو ۱۷ کاغذ کا جس مین اللہ کا نام ہو جلانا درست ہے ۱۸ ایسی بات کو چہپانا جس مین فساد کا ڈر ہو ۱۹ عورت سے کہنا اپنے عزیزون مین جا طلاق نہین ہے جب تک طلاق کی نیت نہ ہو ۲۰ عورت اپنے خوشی سے خاوند کی خدمت کر سکتی ہے یعنے اوس پر جبر نہین ہے ۲۱ صحبت وغیرہ کو کنایے سے بیان کرنا بہتر ہے ۲۲ احتیاط کرنا بہتر ہے ۲۳ سجدہ شکر کرنا مستحب ہے ۲۴ خوشخبری دینا مستحب ہے ۲۵ مبارکبادی دینا مستحب ہے ۲۶ خوشخبری دینے والے سے سلوک کرنا ۲۷ قسم کی تخصیص نیت سے ہو جاتی ہے ۲۸ عاریت جائز ہے ۲۹ کپڑون کی عاریت درست ہے ۳۰ لوگون کا جمع ہونا امام کے پاس ۳۱ اہل فضل کے لیے جب اوٹھ کہڑا

ہونا مستحب ہے اور میں نے اس باب میں ایک رسالہ مستقل لکھا ہے ۲۲ مصافحہ ملاقات کے وقت مسنون ہے ۲۳ امام کا خوش ہونا اپنے لوگوں کی خوشی سے ۲۴ خوشی کے وقت صدقہ دینا ۲۵ تمام مال کا صدقہ نہ کرنا ۲۶ سب صدقہ کرنے سے منع کرنا جس سبب سے معافی ہوئی ہو اوسکا خیال رکھنا جیسے کعب نے سچائی کا خیال کیا

باب فی حدیث الافک حضرت عائشہ صدیقہ پر جو تہمت ہوئی تھی اسکا بیان

عن سعید بن المسیب وعروۃ بن الزبیر وعلقمۃ بن وقاص وعبید اللہ بن عبد اللہ ابن عتبۃ بن مسعود عن حدیث عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قال لہا اہل الافک ما قالوا فبرأہا اللہ مما قالوا وکلہم حدثنی طائفۃ من حدیثہا وبعضہم کان اوعی لحدیثہا من بعض واثبت اقتصاصا وقد وعیت عن کل واحد منہم الحدیث الذی حدثنی وبعض حدیثہم یصدق بعضا ذکروا ان عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یخرج سفرا اقرع بین نسائہ فایتہن خرج سہمہا خرج بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ قالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فاقرع بیننا فی غزوۃ غزاہا فخرج فیہا سہمی فخرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذلک بعد ما انزل الحجاب فانا احمل فی ہودجی وانزل فیہ مسیرنا حتی اذا فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غزوۃ وقفل ودنونا من المدینۃ اذن لیلۃ بالرحیل فقمت حین اذنوا بالرحیل فمشیت حتی جاوزت الجیش فلما قضیت من شانی اقبلت الی الرحل فلمست صدری فاذا عقدی من جزع ظفار قد انقطع فرجعت فالتمست عقدی فحبسنی ابتغاؤہ واقبل الرہط الذین کانوا یرحلون لی فحملوا ہودجی فرحلوہ علی بعیری الذی کنت ارکب وہم یحسبون انی فیہ قالت وکانت النساء اذ ذاک خفافا لم یہبلن ولم یغشہن اللحم انما یاکلن العلقۃ من الطعام فلم یستنکر القوم ثقل الہودج حین رحلوہ ورفعوہ وکنت جاریۃ حدیثۃ السن فبعثوا الجمل وساروا ووجدت عقدی بعد ما استمر الجیش فجئت منازلہم ولیس بہا داع ولا مجیب فتیممت منزلی الذی کنت فیہ وظننت ان القوم سیفقدونی فیرجعون الی فبینا انا جالسۃ فی منزلی غلبتنی عینی فنمت وکان صفوان بن المعطل السلمی ثم الذکوانی

قد عرّس من وراء الجيش فادّلج فأصبح عند منزلي فرأى سواد انسان نائم فأتاني فعرفني
حين رآني وقد كان يراني قبل ان يضرب الحجاب عليّ فاستيقظت باسترجاعه
حين عرفني فخمّرت وجهي بجلبابي ووالله ما كلّمني كلمة ولا سمعت منه كلمة غير
استرجاعه حتّى أناخ راحلته فوطئ على يدها فركبتها فانطلق يقود بي الراحلة
حتّى أتينا الجيش بعد ما نزلوا موغرين في نحر الظهيرة فهلك من هلك في شأني
وكان الذي تولّى كبره عبد الله بن أبيّ ابن سلول فقدمنا المدينة فاشتكيت
حين قدمنا المدينة شهرا والناس يفيضون في قول أهل الإفك ولا أشعر بشيء من
ذلك وهو يريبني في وجعي أنّي لا أعرف من رسول الله صلّى الله عليه وسلّم اللطف
الذي كنت أرى منه حين أشتكي إنّما يدخل رسول الله صلّى الله عليه وسلّم
فيسلّم ثمّ يقول كيف تيكم فذاك يريبني ولا أشعر بالشرّ حتّى خرجت بعد ما نقهت
خرجت معي أمّ مسطح قبل المناصع وهو متبرّزنا ولا نخرج إلّا ليلا إلى ليل وذلك قبل
أن نتّخذ الكنف قريبا من بيوتنا وأمرنا أمر العرب الأول في التنزّه وكنّا نتأذّى
بالكنف أن نتّخذها عند بيوتنا فانطلقت أنا وأمّ مسطح وهي بنت أبي رهم بن
المطّلب بن عبد مناف وأمّها بنت صخر بن عامر خالة أبي بكر الصدّيق وابنها
مسطح بن أثاثة بن عبّاد بن المطّلب فأقبلت أنا وبنت أبي رهم قبل بيتي حين
فرغنا من شأننا فعثرت أمّ مسطح في مرطها فقالت تعس مسطح فقلت لها بئس ما
قلت أتسبّين رجلا قد شهد بدرا قالت أي هنتاه أولم تسمعي ما قال قلت
وماذا قال قالت فأخبرتني بقول أهل الإفك فازددت مرضا إلى مرضي فلمّا رجعت
إلى بيتي فدخل عليّ رسول الله صلّى الله عليه وسلّم ثمّ قال كيف تيكم
قلت أتأذن لي أن آتي أبويّ قالت وأنا حينئذ أريد أن أستيقن الخبر من قبلهما
فأذن لي رسول الله صلّى الله عليه وسلّم فجئت أبويّ فقلت لأمّي يا أمّتاه ما يتحدّث
الناس قالت يا بنيّة هوّني عليك فوالله لقلّ ما كانت امرأة قطّ وضيئة عند
رجل يحبّها ولها ضرائر إلّا أكثرن عليها قالت قلت سبحان الله وقد تحدّث الناس

بِطُهْرٍ قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ
أَبْكِي وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ
اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ
قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ
أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ لَهُمْ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُمْ أَهْلُكَ
وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ
وَإِنْ تَسْأَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ
أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ
عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي فِي رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي
أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ
عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ
فَقَالَ أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ
مِنْ إِخْوَانِنَا الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ
الْخَزْرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ لَعَمْرُ
اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ
فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ
فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَ
سَكَتَ قَالَتْ وَبَكَيْتُ يَوْمِي ذٰلِكَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ بَكَيْتُ لَيْلَتِي
الْمُقْبِلَةَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَأَبَوَايَ يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي

فبينما هما جالسان عندي وانا ابكي استاذنت علي امراة من الانصار فاذنت لها فجلست تبكي

قالت فبينا نحن على ذلك دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم ثم جلس قالت

ولم يجلس عندي منذ قيل لي ما قيل وقد لبث شهرا لا يوحى اليه في شاني بشيء قالت

فتشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم حين جلس ثم قال اما بعد يا عائشة فانه بلغني

عنك كذا وكذا فان كنت بريئة فسيبرئك الله وان كنت الممت بذنب فاستغفري

الله وتوبي اليه فان العبد اذا اعترف بذنب ثم تاب تاب الله عليه قالت فلما

قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم مقالته قلص دمعي حتى ما احس منه قطرة فقلت

لابي اجب عني رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما قال فقال والله ما ادري ما اقول لرسول الله

صلى الله عليه وسلم فقلت لامي اجيبي عني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت و

الله ما ادري ما اقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت وانا جارية حديثة السن

لا اقرا كثيرا من القران اني والله لقد عرفت انكم قد سمعتم بهذا حتى استقر

في انفسكم وصدقتم به فان قلت لكم اني بريئة والله يعلم اني بريئة لا تصدقوني

بذلك ولئن اعترفت لكم بامر والله يعلم اني بريئة لتصدقونني واني والله ما اجد

لي ولكم مثلا الا كما قال ابو يوسف فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون

قالت ثم تحولت واضطجعت على فراشي قالت وانا والله حينئذ اعلم اني بريئة

وان الله مبرئي ببراءتي ولكن والله ما كنت اظن ان ينزل في شاني وحي يتلى

ولشاني كان احقر في نفسي من ان يتكلم الله عز وجل في بامر يتلى ولكن كنت ارجو

ان يرى رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم رؤيا يبرئني الله بها قالت فوالله ما رام

رسول الله صلى الله عليه وسلم مجلسه ولا خرج من اهل البيت احد حتى انزل الله عز و

جل على نبيه صلى الله عليه وسلم فاخذه ما كان ياخذه من البرحاء عند الوحي

حتى انه ليتحدر منه مثل الجمان من العرق في اليوم الشاتي من ثقل القول الذي

انزل عليه قالت فلما سري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يضحك فكان اول

كلمة تكلم بها ان قال ابشري يا عائشة اما الله فقد براك فقالت لي امي قومي اليه

فقلت واللہ لا اقوم الیہ ولا احمد الا اللہ ھو الذی انزل برائتی قال فانزل اللہ عز وجل
ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ منکم لا تحسبوہ شرا لکم بل ھو خیر لکم عشر آیات فانزل
اللہ عز وجل ھذہ الآیات برائتی قالت فقال ابوبکر وکان ینفق علی مسطح لقرابتہ
منہ وفقرہ واللہ لا انفق علیہ شیئا ابدا بعد الذی قال لعائشۃ فانزل اللہ عز وجل
ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یؤتوا اولی القربی الی قولہ الا تحبون ان یغفر
اللہ لکم قال حبان بن موسی قال عبد اللہ بن المبارک ھذہ ارجی آیۃ فی کتاب اللہ
فقال ابوبکر واللہ انی لاحب ان یغفر اللہ لی فرجع الی مسطح النفقۃ التی کان ینفق علیہ
وقال لا انزعھا منہ ابدا قالت عائشۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال زینب
بنت جحش زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن امری ما علمت او ما رایت فقالت یا رسول
اللہ احمی سمعی وبصری واللہ ما علمت الا خیرا قالت عائشۃ وھی التی کانت تسامینی من
ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعصمھا اللہ بالورع وطفقت اختھا حمنۃ بنت جحش
تحارب لھا فھلکت فیمن ھلک قال الزھری فھذا ما انتھی الینا من امر ھؤلاء الرھط
وقال فی حدیث یونس احتملتہ الحمیۃ **ترجمہ** سعید بن المسیب اور عروہ بن زبیر اور علقمہ بن
وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے اون سب لوگون نے حضرت عائشہ کی
حدیث روایت کی جب اون پر تہمت کی تہمت کرنیوالون نے اور کہا جو کہا پھر اللہ تعالی نے پاک کیا اون کو
اونکی تہمت سے زہری نے کہا ان سب لوگون نے ایک ایک ٹکڑا اس حدیث کا مجھہ سے روایت کیا اور
بعض اون مین سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے اس حدیث کو بعض سے اور زیادہ حافظ تھے اور عمدہ
بیان کرنے والے تھے اوسکو اور مین نے یاد رکھی ہر ایک سے جو روایت سنی اور بعض کی حدیث بعض
کو تصدیق کرتی ہے ان لوگون نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتون پر اور جس عورت کا نام پر قرعہ نکلتا
اوسکو سفر مین ساتھہ لیجاتے **ف** نووی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے مالک اور شافعی اور احمد
اور جمہور علماء کی کہ عورتون کے بارے مین قرعہ پر عمل کرنا چاہیے اسیطرح عتق اور وصیت اور
قسمت مین اور اس باب مین بہت احادیث صحیحہ اور مشہور وارد ہین ابو عبید نے کہا قرعہ پر تین پیغمبرون

سے عمل کیا ہے یونس اور زکریا اور محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ابن منذر نے کہا قرعہ کے استعمال پر گویا اجماع ہے اور حسن نے قرعہ کو رد کیا اور اسکے قول کی کوئی دلیل نہیں ہے اور ابوحنیفہ سے مشہور یہ ہے کہ قرعہ باطل ہے اور ایک روایت میں اجازت ہی ہے ابن منذر نے کہا قیاس تو قرعہ کے خلاف ہے پر قیاس کو ترک کیا احادیث سے اور سفر میں عورتوں میں قرعہ ڈالنا چاہیے ورنہ ایک کو لیجانا اور دوسری کو نہ لیجانا جائز نہیں ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور باقی علما کا اور یہی مروی ہے مالک سے اور ایک روایت اون سے یہ بھی ہے کہ خاوند کو اختیار ہے جسکو چاہے ساتھ لیجاوے انتہی مختصراً

مترجم کہتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب وہی ہے جو حدیث صحیح سے ثابت ہے اور ان کا اصول یہ ہے کہ حدیث اگرچہ ضعیف یا مرسل یا موقوف بھی ہو تو وہ قیاس سے مقدم ہے اور امام ابوحنیفہ کا مذہب کبھی حدیث کے خلاف نہیں ہے اور حنفی وہی ہے جو حدیث پر چلے کیونکہ امام ابوحنیفہ کا یہی طریقہ اور مذہب تھا اللہ اونپر رحم کرے اور انکو درجات عالیہ نصیب کرے اونہوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ حدیث کے خلاف ہمارے قول پر چلو بلکہ یہ کہا کہ جب حدیث صحیح ہو جاوے تو وہی میرا مذہب ہے

ت حضرت عائشہ نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالا ایک جہاد کے سفر میں اور میرا نام نکلا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی اور یہ ذکر اسوقت کا ہے جب پردے کا حکم اوتر چکا تھا میں اپنے ہودے میں سوار ہوتی اور راہ میں جب اوترتی تو بھی اوسی ہودے میں رہتی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے فارغ ہوئے اور لوٹے اور مدینہ سے قریب ہو گئے ایکبار آپ نے رات کو کوچ کا حکم دیا میں کھڑی ہوئی جب لوگوں نے کوچ کی خبر دی اور چلی یہاں تک کہ لشکر کے آگے بڑھ گئی جب میں اپنے کام سے فارغ ہوئی تو اپنے ہودے کیطرف آئی اور سینہ کو چھوا معلوم ہوا کہ میرا ہار ظفار کے نگینوں کا گر گیا ہے (ظفار ایک گاؤں ہے یمن میں) میں لوٹی اور اس ہار کو ڈھونڈھنے لگی اوس کے ڈھونڈنے میں مجھ کو دیر لگی اور وہ لوگ آن پہنچے جو میرا ہودہ اٹھاتے تھے اونہوں نے ہودہ اوٹھایا اور میرے اونٹ پر رکھدیا جسپر میں سوار ہوتی تھی وہ یہ سمجھے کہ میں اوسی ہودے میں ہوں اوسوقت عورتیں ہلکی (دبلی) تھیں نہ سنڈ ہی تھیں نہ موٹی کیونکہ تھوڑا کھانا کھاتی تھیں اسلیے انکو ہودے کا بوجھ عادت کے خلاف معلوم نہ ہوا جب انہوں نے اوسکو اونٹ پر لادا اور اٹھایا اور میں ایک کم سن لڑکی بھی تھی آخر لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور

جلدیے اور مین نے اپنا ہار اوسوقت پایا جب سارا لشکر چلدیا مین جو اون کے ٹہکانے پر آئی تو وہان نہ کسیکی آواز
ہے نہ کوئی آواز سننے والا ہے مین نے یہ ارادہ کیا کہ جہان بیٹھی تہی وہین بیٹھ جاؤن اور مین یہ سمجھی کہ
لوگ جب مجھے نہ پاوینگے تو یہین لوٹ کر آوین گے تو مین اوسی ٹہکانے پر بیٹھی تہی اتنے مین میری
آنکھ لگ گئی اور مین سو رہی اور صفوان بن معطل سلمی ذکوانی ایک شخص تہا وہ آرام کے لیے اخیر
رات مین لشکر کے پیچھے ٹہیرا تہا جب وہ روانہ ہوا تو صبح کو میرے ٹہکانے پر پہونچا اوسکو ایک آدمی
کا جثہ معلوم ہوا جو سو رہا ہے وہ میرے پاس آیا اور مجھکو پہچان لیا دیکھتے ہی اسلیے کہ مین پردے کا حکم
اوترنے سے پہلے اوسکے سامنے ہوا کرتی تہی مین جاگ اوٹھی اوس کے آواز سن کر جب اوس نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْن پڑہا مجہکو پہچانکر مین نے اپنا منہ ڈہانپ لیا اپنی اوڑہنی سے قسم خدا کی اوس نے کوئی بات مجھہ
سے نہین کی نہ مین نے اوس کی کوئی بات سنی سوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کہنے کے پہر اوس نے اپنا اونٹ
بٹہایا اور اپنا ہاتہہ میرے چڑہنے کے لیے بچہایا مین اونٹ پر سوار ہوگئی اور وہ پیدل چلا اونٹ کو
کہینچتا ہوا یہانتک کہ ہم لشکر مین پہونچے اور لشکر کے لوگ اوتر چکے تہے سخت دوپہر کی گرمی
مین تہی مقدمہ مین تباہ ہو جو لوگ تباہ ہوئے یعنے جنہون نے بدگمانی کی) اور قرآن مین جس کی نسبت تولی
کبرہ آیا ہے یعنے بانی مبانی اُس تہمت کا ف اللہ تعالی نے جب حضرت عائشہ کی پاکی اور عصمت
قرآن مین بیان کی تو فرمایا جس نے اوٹہایا اُسکا بڑا بوجہہ اوسکو بڑا عذاب ہے ف وہ عبداللہ بن
ابی بن سلول (منافق) تہا آخر ہم مدینہ مین آئے اور مین جب مدینہ مین پہونچی تو بیمار ہوگئی ایک مہینے
تک بیمار رہی اور لوگون کا یہ حال تہا کہ بہتان کرنے والون کی باتون مین غور کرتے اور مجھے اون کے
کسیبات کی خبر نہ تہی صرف مجھکو اس امر سے شک ہوا کہ مین نے اپنی بیماری مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی وہ شفقت نہ دیکہی جو پہلے میرے حال پر ہوتی جب مین بیمار ہوتی آپ صرف اندر آتے اور
سلام کرتے پہر فرماتے یہ عورت کیسی ہے سو اس امر سے مجہکو شک ہوتا لیکن مجھے اس خرابی کی خبر نہ تہی
یہانتک کہ جب مین دبلی ہوگئی بیماری جانے کے بعد تو مین نکلی اور میری ساتھ مسطح کی ماں بہی نکلی
مناصع کیطرف (مناصع موضع تہی مدینہ کے باہر) اور وہ پاٹخانے تہی ہم لوگون کے (پاٹخانے بننے
سے پہلے) ہم لوگ رات ہی کو نکلا کرتے اور رات ہی کو چلے آتے اور یہ ذکر اوسوقت کا ہے جب ہمارے
گہرون کے نزدیک پاٹخانے نہین بنے تہے اور ہم اگلے عربون کیطرح جنگل مین جایا کرتی (پاٹخانے

کے لیے) اور گھر کے پاس پائخانے بنانے سے نفرت رکھتے تو میں چلی اور ام مسطح میرے ساتھ تھی وہ بیٹی تھی ابی رہم بن مطلب بن عبد مناف کی اور اسکی ماں صخر بن عامر کی بیٹی تھی جو خالہ تھی حضرت ابوبکر صدیق کی (اسکا نام سلمیٰ تھا) اور اسکے بیٹے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب تھا غرض میں اور ام مسطح دونوں جب اپنے کام سے فارغ ہو چکیں تو لوٹی ہوئیں اپنے گھر کیطرف آ رہی تھیں راستے میں ام مسطح کا پاؤں اولجھا اپنی چادر میں اور بولی ہلاک ہوا مسطح میں نے کہا تو نے بری بات کہی تو برا کہتی ہے اس شخص کو جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا وہ بولی اے نادان تو نے کچھ نہیں سنا مسطح نے کیا کہا میں نے کہا کیا کہا اوس نے مجھ سے بیان کیا جو بہتان والوں نے کہا تھا یہ سنکر میری بیماری دوچند ہو گئی ایک اور بیماری بڑھی میں جب اپنے گھر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور سلام کیا اور فرمایا اب اس عورت کا کیا حال ہے میں نے کہا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں اپنی ماں باپ کے پاس جاؤں کی اور میرا اوسوقت یہ ارادہ تھا کہ میں اپنے ماں باپ کے پاس جا کر اس خبر کو تحقیق کر دوں آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اجازت دی اور میں اپنے ماں باپ کے پاس آئی میں نے اپنی ماں سے کہا اماں یہ لوگ کیا بک رہے ہیں وہ بولی بیٹا تو اسکا خیال نہ کر اور اس کو بڑی بات مت سمجھ قسم خدا کی ایسا بہت کم ہوا ہے کہ کسی مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو جو اسکو چاہتا ہو اور اوسکی سوکنیں بھی ہوں اور سوکنیں اسکے عیب نہ نکالیں میں نے کہا سبحان اللہ لوگوں نے تو یہ کہنا شروع کر دیا میں ساری رات روتی رہی صبح تک میرے آنسو نہ تھمے اور نہ نیند آئی صبحکو بھی میں رو رہی تھی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی نہیں اوتری تھی اور اون دونوں سے مشورہ لیا مجھکو جدا کرنے کے لیے (یعنی طلاق دینے کے لیے) اسامہ بن زید نے تو وہی رائے دی جو وہ جانتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بی بی کے حال کو اور اوسکی عصمت کو اور آپ کی محبت کو اوس کے ساتھ انہوں نے کہا یا رسول اللہ عائشہ آپکی بی بی ہے اور ہم تو سوا بہتری کے اور کوئی بات اوسکی نہیں جانتے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپکے اوپر تنگی نہیں کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ لونڈی سے پوچھیے تو وہ آپ سے سچ کہدیگی (لونڈی سے مراد بریرہ ہے جو حضرت عائشہ کے پاس رہتی تھی) ف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کہا کچھ حضرت عائشہ کی دشمنی سے نہیں کہا کیونکہ انکو حضرت عائشہ سے اسوقت تک کوئی ملال نہ تھا بلکہ یہی صواب تھا اون کے حق میں کہ جو اپنے نزدیک

مناسب سمجھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرین اس لیے کہ آپ کو پریشانی تھی اور آپ کی تسلی اور تشفی ضرور تھی **ف** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا اے بریرہ تو نے کبھی عائشہ سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھ کو اوس کی پاکدامنی مین شک پڑے بریرہ نے کہا قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے اگر مین ان کا کوئی کام دیکھتی کبھی تو مین عیب بیان کرتی اس سے زیادہ کوئی عیب نہین ہے کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہے آٹا چھوڑ کر گھر کا سو جاتی ہے پھر بکری آتی ہے اور اسکو کھا لیتی ہے (مطلب یہ ہے کہ اون مین کوئی عیب نہین جسکو تم پوچھتے ہو نہ اوس کے سوا کوئی عیب ہی جو عیب ہے وہ یہی ہے کہ بھولی بھالی لڑکی ہے اور کم عمری کی وجہ سے گھر کا بندوبست نہین کر سکتی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی بن سلول سے بدلا چاہا آپ نے فرمایا منبر پر اے مسلمان لوگو کون بدلہ لیگا میرا اوس شخص سے جس کی سخت بات ایذا دینے والی میرے گھر والون کی نسبت مجھ تک پہونچی قسم خدا کی مین تو اپنے گھر والی کو (یعنے حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضہ کو) نیک سمجھتا ہون اور جس شخص سے یہ لوگ تہمت لگاتے ہین (یعنے صفوان بن معطل سے) اوسکو بھی مین نیک سمجھتا ہون اور وہ کبھی میرے گھر مین نہین گیا مگر میرے ساتھ یہ سنکر سعد بن معاذ انصاری (جو قبیلہ اوس کے سردار تھے) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مین آپ کا بدلہ لیتا ہون اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم اوس مین سے ہو تو ہم اوسکی گردن مارتے ہین اور جو ہمارے بھائیون خزرج مین سے ہو وے تو آپ حکم بھیجیں ہم آپ کے حکم کی تعمیل کرینگے (یعنے اوسکی گردن مارینگے) یہ سنکر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے اور وہ خزرج قبیلے کے سردار تھے اور نیک آدمی تھے پر اوسوقت اُنکو اپنی قوم کی پچ آگئی اور کہنے لگے اے سعد بن معاذ قسم خدا کی بقا کی تو ہماری قوم کے شخص کو قتل نہ کرے گا نہ کر سکیگا یہ سنکر اُسید بن حضیر جو سعد بن معاذ کے چچازاد بھائی تھے کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے تو نے غلط کہا قسم خدا کی بقا کی ہم اوسکو قتل کرینگے اور تو منافق ہے جب تو منافقون کی طرف سے لڑتا ہے غرض کہ دونون قبیلے اوس اور خزرج کے لوگ اوٹھ کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ کشت و خون شروع ہو وے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تھے اون کو سمجھا رہے تھے اور اُن کا غصہ فرو کر رہے تھے یہانتک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ بھی خاموش ہو رہے حضرت

یعقوب کی اور حضرت عائشہ کو رنج مین اونکا نام یاد نہ آیا تو یوسف علیہ السلام کا باپ کہا جب او نہون نے
کہا تہا فَصَبۡرٌ جَمِیۡلٌ وَّاللّٰهُ الۡمُسۡتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوۡنَ یعنے اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی
مدد درکار ہے پہر مین نے کروٹ موڑ لی اور مین اپنے بچہونے پر لیٹ رہی اور مین قسم خدا کی اوسوقت
جانتی تہی کہ مین پاک ہون اور اللہ تعالی ضرور میرے پاکی ظاہر کریگا لیکن قسم خدا کی مجہے یہ گمان نہ
تہا کہ میری شان مین قرآن اوترے گا جو پڑہا جاویگا (قیامت تک) کیونکہ میری شان خود میرے
گمان مین اس لائق نہ تہی کہ اللہ جل جلالہ عزت اور بزرگی والا میرے مقدمہ مین کلام کرے اور
کلام بہی ایسا جو پڑہا جاوے البتہ مجکو یہ امید تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب مین کوئی ایسا
مضمون دیکہین گے جس سے اللہ تعالی میری پاکی ظاہر کر دیگا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا
نے کہا تو قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہہ سے نہین اوٹہے تہے اور نہ گھر والون مین سے
کوئی باہر گیا تہا کہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی بہیجی اور اوتارا قرآن کو آپ کو وحی
کی سختی معلوم ہونے لگی یہانتک کہ آپکے جسم مبارک پر سے موتی کیطرح پسینے کے قطرے ٹپکنے لگے جاڑے
کے دنون مین اوس کلام کی سختی سے جو آپ پر اوترا (اس لیے کہ بڑے شاہنشاہ کا کلام تہا) جب یہ
حالت آپ کی جاتی رہی (یعنے وحی ختم ہو چکی) تو آپ ہنسنے لگے اور اول آپنے یہ کلمہ منہ سے نکالا فرمایا
اے عائشہ خوش ہو اللہ تعالے نے تجہکو بے گناہ اور پاک فرمایا میری مان نے کہا اوٹہہ اور حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر اور شکر کر اور آپکے سر کا بوسہ لے) مینے کہا قسم خدا کی مین تو حضرت کیطرف
نہین اوٹہون گی اور نہ کسی کی تعریف کرونگی سوا اللہ تعالی کے اوسی نے میری پاکی اوتاری حضرت عائشہ
نے کہا اللہ تعالی نے اوتارا اِنَّ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡکِ عُصۡبَةٌ مِّنۡکُمۡ اخیر تک دس آیتون کو تو اللہ جل جلالہ
نے ان آیتون کو میرے پاکی کے لیے اوتارا ابوبکر صدیق نے جو مسطح سے عزیزداری کے وجہہ سے سلوک
کیا کرتے یہ کہا کہ قسم خدا کی اب مین اوسکو کچہ نہ دونگا جب اوسنے عائشہ کی نسبت ایسا کہا تو اللہ تعالی
نے یہ آیت اوتاری وَلَا یَاۡتَلِ اُولُوا الۡفَضۡلِ مِنۡکُمۡ وَالسَّعَةِ اخیر تک حبان بن موسی نے کہا عبداللہ بن مبارک
نے کہا یہ آیت بڑی امید کی ہے اللہ کی کتاب مین (کیونکہ اس مین اللہ تعالے نے ناتے دارون کے
ساتہہ سلوک کرنے مین بخشش کا وعدہ کیا) ابوبکر نے کہا قسم خدا کی مین تو یہ چاہتا ہون کہ اللہ مجہکو
بخشے پہر مسطح کو جو کچہ دیا کرتے تہے وہ جاری کر دیا اور کہا مین کبہی بند نہ کرونگا حضرت عائشہ

نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین زینب بنت جحش سے میرے باب مین پوچھا جو وہ جانتی
ہون یا انہون نے دیکھا ہو اونہون نے کہا (حالانکہ وہ سوکن تہین) یا رسول اللہ مین اپنے کان اور
آنکھہ کی احتیاط رکھتی ہون (یعنے بن سنے کوئی بات سنی ہے نہین کہتی اور نہ بن دیکھے کو دیکھی کہتی ہون)
مین تو عائشہ کو نیک ہی سمجہتی ہون حضرت عائشہ نے کہا زینب ہی ایک بی بی تہین جو میرے مقابل کی تہین حضرت کی
بی بیون مین اور اللہ تعالی نے اونکو اس تہمت سے بچایا انکی پرہیزگاری کی وجہ سے اور اُن کی بہن حمنہ بنت
جحش نے اون کے لیے تعصب کیا اور اون کے لیے لڑین تو جو لوگ تباہ ہوئے اون مین وہ بہی تہین (یعنے
تہمت مین شریک تہین) زہری نے کہا تو ان لوگون کا یہ اخیر حال ہے جو ہم کو پہنچا **ف** نووی نے
کہا اس حدیث مین جو حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کہڑے ہوئے یہ مشکل ہے کیونکہ سعد بن
معاذ غزوہ خندق کے بعد ہی مر گئے اور یہ واقعہ غزوہ بنی مصطلق کا ہے جو ۶ سنہ ہجری مین ہوا اسپر
سب اہل سیر کا اجماع ہے البتہ واقدی نے تنہا اس کے خلاف نقل کیا ہے قاضی عیاض نے کہا سعد بن
معاذ کا ذکر اس روایت مین وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ دونون بار اُسید بن حضیر نے گفتگو کی اور ابن عقبہ
نے کہا کہ غزوہ مریسیع ۴ سنہ ہجری مین تہا اور وہی خندق کا سال ہے تو احتمال ہے کہ یہ غزوہ اور حدیث
تہمت دونون غزوہ خندق سے پہلے ہون اور اسوقت سعد بن معاذ زندہ تہے اس صورت مین صحیحین
مین جو سعد بن معاذ کا ذکر ہے وہ صحیح ہوگا انتہے پہر نووی نے کہا اس حدیث سے بہت فائدے نکلے ہین
۱ حدیث کی روایت ایک جماعت سے درست ہونا اور ہر ایک سے ایک مبہم ٹکڑا اور یہ اگرچہ زہری کا فعل ہے
پر اجماع کیا مسلمانون نے اسکے قبول پر ۲ دوسرے قرعہ کا صحیح ہونا ۳ قرعہ کا واجب ہونا سفر کے
وقت جب کسی بی بی کو لے جانا منظور ہو متعدد بی بیون مین سے ۴ قضای سفر مقیم عورتون کے لیے
واجب نہ ہونا ۵ سفر مین اپنی بی بی کا ساتہہ لے جانا ۶ عورتون کا ہودے مین چڑہنا ۷ عورتون
کا جہاد مین جانا ۸ مردون کا خدمت کرنا عورتون کی سفر مین ۹ لشکر کا کوچ امیر کے حکم سے ہونا
۱۰ عورت کا جاے ضرور کے لیے بغیر اجازت خاوند کے جانا ۱۱ عورتون کا سفر مین ہار پہننا ۱۲
جو لوگ عورت کو اونٹ وغیرہ پر سوار کرین وہ اوس سے بات نہ کرین اگر محرم نہ ہو ۱۳ کم کہانے کی فضیلت
عورتون کے لیے ۱۴ لشکر مین سے بعضون کا پیچہے رہ جانا ۱۵ مدد کرنا اوسکی جو رہ جاوے ۱۶ ادب
ادب اجنبی عورتون سے بغیر بات نہ کرنا اور اون کے آگے چلنا ۱۷ آپ پیدل چلنا عورت

کو چڑھ لینا انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا دینی یا دنیاوی مصیبت پر ۱۹ عورت کا مونہہ چھپانا اجنبی مرد سے اگرچہ وہ نیک ہو ۲۰ حلف کرنا بغیر استحلاف کے ۲۱ بے ضرورت کے بری بات افشا کرنا اچھی بی بی سے ۲۲ اور حسن معاشرت کسی امر کی وجہ سے ۲۳ حسن معاشرت مین کمی کرنا ۲۴ مریض کا حال پوچھنا ۲۵ عورت کو ایک ساتھی لیکر نکلنا ۲۶ اپنے عزیز سے بیزار ہونا جب وہ بری بات کرے ۲۷ فضیلت اہل بدر کی ۲۸ عورت اپنے مان باپ کے پاس بغیر اجازت خاوند کے نہ جاوے ۲۹ تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا ۳۰ مشورہ لینا اپنے گھر والون سے اور دوستون سے ۳۱ بحث کرنا سنی ہوئی بات سے اگر اوس سے تعلق ہو اور بے تعلق منع ہے ۳۲ امام کا خطبہ پڑھنا کسی امر مہم کے لیے ۳۳ امام کا شکایت کرنا اپنی رعیت سے ۳۴ فضیلت صفوان بن معطل کی ۳۵ فضیلت سعد بن معاذ کی اور اسید بن حضیر کی ۳۶ فتنہ کو قطع کرنا اور غصہ کو روکنا ۳۷ توبہ کا قبول کرنا ۳۸ استشہاد کرنا آیات قرآنی سے ۳۹ پہلے گفتگو بڑون کے سپرد کرنا ۴۰ خوشخبری مین جلدی کرنا ۴۱ برات حضرت عائشہ کی نص قرآنی اگر کوئی اس مین شک کرے تو وہ کافر مرتد ہے باجماع اہل اسلام ابن عباس نے کہا کسی پیغمبر کی بی بی نے بدکاری نہین کی ۴۲ تجدید شکر بر وقت تجدید نعمت کے ۴۳ فضیلت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ۴۴ صلہ رحم مستحب ہونا اگرچہ وہ لوگ گنہگار ہون ۴۵ عفو کرنا گنہگارون سے ۴۶ صدقہ کا استحباب ۴۷ قسم کے خلاف کرنا اگر خلاف مین نیکی ہو اور کفارہ دینا ۴۸ فضیلت ام المومنین زینب کی ۴۹ گواہی مین ثابت قدم رہنا یعنی احتیاط سے گواہی دینا ۵۰ درستی کے دوستون سے سلوک کرنا جیسے حضرت عائشہ نے حسان سے کیا اس لیے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیرخواہ تھے اور مداح تھے ۵۱ خطبہ شروع کرنا اما بعد سے ۵۲ خطبہ شروع کرنا اللہ کی حمد اور درود شریف سے ۵۳ مسلمانون کا غصہ اپنے امام کی ذلت کے وقت ۵۴ متعصب کو برا کہنا جیسے اسید بن حضیر نے سعد بن عبادہ کو کہا اور مطلب اونکا یہ تھا کہ تم منافقون کا سا کام کرتے ہو جب تو منافقون کی طرف داری کرتے ہو نہ یہ کہ تم منافق ہو گئے تھے

مُخْتَصَرًا **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ بِإِسْنَادِهِمَا وَفِي حَدِيثِ فُلَيْحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُونُسَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُولُ إِنَّهُ قَالَ ۵

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي ... لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

وَزَادَ اَيْضًا قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُ مَا قِيْلَ لَيَقُوْلُ سُبْحَانَ
اللّٰهِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدًا وَفِيْ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مُوْعِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ وَقَالَ
عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُوْغِرِيْنَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مَا قَوْلُهٗ مُوْغِرِيْنَ قَالَ
الْوَغْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ ٭ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ پر اجابتی تہمیر حسان
رضی اللہ عنہ کی برائی کو وہ کہتی نہیں یہ شعر حسان کی ہے فَاِنَّ اَبِيْ وَوَالِدَهٗ وَعِرْضِيْ ٭ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ
مِنْكُمْ وِقَاءُ ٭ یعنے حسان کافروں سے کہتے ہیں میرے باپ اور دادا اور میری عزت یہ سب حضرت محمدؐ کی
عزت کے لیے بچاؤ ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ حسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرح اور ثنا خوان تھے
اس میں کچھ شک نہیں گو ان سے ایک قصور ہو گیا کہ وہ حضرت عائشہ کی تہمت میں شریک ہے پر اوسکی سزا
دنیا میں انکو مل گئی) حضرت عائشہ نے کہا قسم خدا کی جس مرد سے تہمت لگائی گئی (یعنے صفوان بن
معطل سے) وہ کہتا تھا سبحان اللہ قسم خدا کی میں نے کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا اور بعد اوسکے اللہ
کی راہ میں شہید مارا گیا۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَاْنِيَ الَّذِيْ
ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ
اَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَشِيْرُوْا عَلَيَّ فِيْ اُنَاسٍ اَبَنُوْا اَهْلِيْ وَايْمُ اللّٰهِ
مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَاَبَنُوْهُمْ بِمَنْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَلَا
دَخَلَ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا وَاَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِيْ سَفَرٍ اِلَّا غَابَ مَعِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ
وَفِيْهِ وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِيْ فَسَاَلَ جَارِيَتِيْ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا
عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَاْكُلَ عَجِيْنَهَا اَوْ قَالَتْ
خَمِيْرَهَا شَكَّ هِشَامٌ فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَصْدُقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتّٰى اَسْقَطُوْا لَهَا بِهٖ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ
عَلٰى تِبْرِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْاَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقُتِلَ شَهِيْدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَفِيْهِ اَيْضًا مِنَ الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِيْنَ تَكَلَّمُوْا بِهٖ مِسْطَحٌ وَحَمْنَةُ وَحَسَّانُ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ فَھُوَ الَّذِیْ کَانَ یَسْتَوْشِیْهِ وَیَجْمَعُهٗ وَھُوَ الَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَهٗ وَحَمْنَةُ

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب لوگون نے میری نسبت بیان کیا جو بیان کیا اور مجھ خبر نہ ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور تشہد پڑہا اللہ کی تعریف کی اور اوسکی صفت بیان کی جیسی اوسکے لائق ہے پھر کہا اما بعد مشورہ دو مجھ کو ان لوگون مین جنہون نے تہمت لگائی میرے گھروالون کو قسم خدا کی مین نے تو اپنے گھروالی پر کوئی برائی کبھی نہین جانی اور جس شخص سے انہون نے تہمت لگائی اوسکی بھی کوئی برائی مین نے کبھی نہین دیکھی اور نہ وہ کبھی میرے گھر مین آیا مگر اسی وقت جب مین موجود تہا اور جب مین سفر مین گیا وہ بھی میرے ساتھہ گیا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر مین آئے اور میری لونڈی سے حال پوچھا اوس نے کہا قسم خدا کی مین نے عائشہ کا کوئی عیب نہین دیکھا البتہ یہ عیب تو ہے کہ وہ سو جاتی ہین پھر بکری آتی ہے اور ان کا آٹا کہا لیتی ہے یا خمیر کہا لیتی ہے آپ کے بعضے اصحاب نے اوسے جہڑکا اور کہا سچ کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہانتک کہ صاف کہدیا وہ سب (یہ واقعہ تہمت کا) سخت سست کہا اوسکو وہ کہنے لگی سبحان اللہ قسم خدا کی مین تو عائشہ کو ایسا جانتی ہون جیسے سنار خالص سرخ سونے کی ڈلی کو جانتا ہے (یعنے بے عیب) پھر اوس مرد کو یہ خبر پہونچی جس سے تہمت کرتے تہے وہ بولا سبحان اللہ قسم خدا کی مین نے کسی عورت کا کپڑا کبھی نہین کہولا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا وہ مرد خدا تعالی کی راہ مین شہید ہوا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ تہمت کرنے والون مین مسطح تہا اور حمنہ تہی اور حسان تہا اور منافق عبد اللہ بن ابی وہ تو کہود کہود کر اس بات کو نکالتا پھر اوسکو اکہٹا کرتا اور وہی بانی مبانی تہا اور حمنہ بنت جحش

باب بَرَاءَةِ حَرَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرِّیْبَةِ

آپ کی لونڈی کی برارت اور عصمت کا بیان

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یُتَّھَمُ بِاُمِّ وَلَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم لِعَلِیٍّ اذْھَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهٗ فَاَتَاهُ عَلِیٌّ فَاِذَا ھُوَ فِیْ رَکِیٍّ یَتَبَرَّدُ فِیْھَا فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ اُخْرُجْ فَنَاوَلَهٗ یَدَهٗ فَاَخْرَجَهٗ فَاِذَا ھُوَ مَجْبُوْبٌ لَیْسَ لَهٗ ذَکَرٌ فَکَفَّ عَلِیٌّ عَنْهُ ثُمَّ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَمَجْبُوْبٌ مَا لَهٗ ذَکَرٌ

ترجمہ انس سے روایت ہے ایک شخص سے لوگ تہمت لگاتے تہے آپ کے حرم کو یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ام ولد لونڈی کو آپ نے حضرت علی سے فرمایا جا اور اوس شخص کی

معلوم ہوا کہ مٹاپے کے ساتھہ دانائی کم ہوتی ہے ایک شخص اون میں سے بولا کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالی سنتا
ہے جو ہم کہتے ہیں اور دوسرا یہ بولا اگر ہم پکاریں تو سنیگا اور چپکے سے بولیں تو نہیں سنیگا اور تیسرا بولا اگر
وہ سنتا ہے جب ہم پکار کر بولتے ہیں تو آہستہ بولیں گے جب بھی سنے گا تب اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری
وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ اَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ اخیر تک یعنے تم اس لیے نہیں چھپاتے تھے کہ تمپر گواہی دیں گے کان
اور آنکھ اور کھالیں تمہاری لیکن تمنے یہ خیال کیا کہ اللہ نہیں جانتا بہت کام جو تم کرتے ہو عن
عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ اِلٰى اُحُدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ فَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ
فِرْقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ
ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے لیے نکلے اور چند آدمی
آپکے ساتھہ کے لوٹ آئے (وہ منافق تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب انکے مقدمہ
میں دو فرقے ہوگئے بعض کہنے لگے ہم اون کو قتل کریں گے اور بعضوں نے کہا قتل نہیں کریں گے
تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری تمہارا کیا حال ہے منافقوں کے باب میں تم دو فرقے ہوگئے
اخیر تک عن شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو گذرا عن اَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانُوا اِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ
خِلَافَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اعْتَذَرُوا اِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَاَحَبُّوا اَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَنَزَلَتْ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ
يَفْرَحُونَ بِمَا اَتَوْا وَيُحِبُّونَ اَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ
الْعَذَابِ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کچھ منافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے زمانے میں ایسے تھے کہ جب آپ لڑائی پر جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور حضرت کے خلاف
گھر بیٹھنے سے خوش ہوتے پھر جب آپ لوٹ کر آتے تو آپ سے عذر کرتے اور قسم کھاتے اور یہ
چاہتے کہ لوگ اون کی تعریف کریں اون کاموں پر جو انہوں نے نہیں کیے تب اللہ تعالے
نے یہ آیت اوتاری مت سمجھ اون لوگوں کو جو خوش ہوتے ہیں اپنے کیے سے اور چاہتے ہیں کہ

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب عبداللہ بن ابی مرگیا تو اسکا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور وہ سچا مسلمان تھا اور آپ سے آپ کا کرتہ مانگا اپنے باپ کے کفن کے لیے آپ نے کرتہ دیدیا پھر اوس نے کہا نماز پڑھنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اوسپر نماز پڑھنے کو حضرت عمر نے آپکا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اوسپر نماز پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپکو منع کیا اوسپر نماز پڑھنے سے کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنے تو اون کے لیے دعا کرے یا نہ کرے دونوں برابر ہیں اللہ تعالیٰ اونکو ہرگز نہ بخشیگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھکو اختیار دیا اور فرمایا اگر تو اون کے لیے ستر بار استغفار کرے تب بھی اللہ تعالیٰ انکو نہیں بخشے گا تو میں ستر بار سے زیادہ استغفار کرونگا حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ وہ منافق تھا آخر آپ نے اوسپر نماز پڑھی تب یہ آیۃ اوتری مت پڑھ نماز اون میں سے کسیپر (یعنے منافقوں میں سے کسی منافق پر) جب وہ مرجاوے کبھی اور نہ کھڑا ہو اوس کی قبر پر **فائدہ** اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر کی راے کے مطابق حکم دیا نووی نے کہا آپ جانتے تھے کہ وہ منافق ہے پر آپ نے اوس کے بیٹے کی خاطر سے یہ سب کام کیے اور بعضوں نے کہا عبداللہ بن ابی نے حضرت عباس کو کرتہ دیا تھا اس لیے آپ نے اوسکو اپنا کرتہ دیدیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز چھوڑ دی منافقوں پر عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتُرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ وَقَالَ الْاٰخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ اَلْاٰيَةَ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے بیت اللہ پاس تین آدمی اکٹھے ہوئے اور اون میں سے دو قریش کے تھے اور ایک ثقیف کا یا دو ثقیف کے تھے اور ایک قریش کا اون کے دلوں میں سمجھ کم تھی اور ان کے پیٹوں میں چربی بہت تھی (اس سے

لا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ثمانیۃ منہم تکفیکہم الدبیلۃ واربعۃ لم احفظ ما قال شعبۃ
فیہم ترجمہ قیس سے روایت ہے میں نے عمار بن یاسر سے پوچھا اے عمار بن یاسر جنگ صفین میں حضرت علی کی طرف تھے تم نے جو حضرت علی رضی
کے مقدمہ میں (یعنے انکا ساتھ دیا اور لڑے معاویہ سے) یہ تمہاری رائے ہے یا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب میں کچھ
فرمایا تھا عمار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی بات ایسی نہیں فرمائی جو اور عام لوگوں سے نہ فرمائی ہو لیکن حضرت حذیفہ
نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب میں بارہ منافق ہیں ان میں سے آٹھ جنت میں نجاوینگے
یہانتک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھسے (یعنے انکا جنت میں جانا محال ہے) اور آٹھ کو ان میں سے دبیلہ سمجھ لیگا دبیلہ پھوڑا یا دمل
اور چار کے باب میں اسود یہ کہتا ہے جو راوی ہے اس حدیث کا کہ مجھے یاد نہیں شعبہ نے کیا کہا عن قیس بن عباد قال قلنا لعمار
ارأیت قتالکم ارأیا رأیتموہ فان الرأی یخطیء ویصیب او عہدا عہدہ الیکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فقال ما عہد الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا لم یعہدہ الی الناس کافۃ وقال ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی امتی قال شعبۃ واحسبہ قال حدثنی حذیفۃ وقال غندر اراہ قال فی امتی
اثنا عشر منافقا لا یدخلون الجنۃ ولا یجدون ریحہا حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ثمانیۃ منہم تکفیکہم الدبیلۃ
سراج من النار یظہر فی اکتافہم حتی ینجم من صدورہم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ بارہ منافق ہونگے
جو جنت میں نجاوینگے نہ اسکی خوشبو سونگھینگے یہانتک کہ اونٹ گھسے سوئی کے ناکے میں آٹھ کو ان میں سے برا پھوڑا تمام کر ڈالیگا یعنے
ایک آگ کا چراغ انکے مونڈھوں میں پیدا ہوگا انکی چھاتیاں توڑ کے نکل آویگا (یعنے اسمیں انگارا ہوگی جیسے چراغ رکھدیا خدا بچاوے)
عن ابی الطفیل قال کان بین رجل من اہل العقبۃ وبین حذیفۃ بعض ما یکون بین الناس فقال انشدک
باللہ کم کان اصحاب العقبۃ قال فقال لہ القوم اخبرہ اذ سألک قال کنا نخبر انہم اربعۃ عشر فان کنت منہم
فقد کان القوم خمسۃ عشر واشہد باللہ ان اثنی عشر منہم حرب للہ ولرسولہ فی الحیوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد
وعذر ثلاثۃ قالوا ما سمعنا منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا علمنا بما اراد القوم وقد کان فی حرۃ فمشی
فقال ان الماء قلیل فلا یسبقنی الیہ احد فوجد قوما قد سبقوہ فلعنہم یومئذ ترجمہ ابو الطفیل سے روایت
ہے کہا عقبہ کے لوگوں میں سے ایک شخص اور حذیفہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا جیسے لوگوں میں ہوتا ہے ف اہل عقبہ منافقوں کی ایک جماعت
تھی جنہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک سے لوٹتے وقت آپس میں اتفاق کیا تھا کہ رات کے وقت عقبہ کی جگہ میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پر اچانک حملہ کریں اور آپکو سواری سے اٹھا کر گھاٹی کے نیچے پھینک کر مار ڈالیں اور ہمارا کسی کو حال معلوم نہو جب پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم اس گھاٹی پر پہنچے تو اللہ تعالی نے اپنے رسول کو منافقوں کے مکر سے آگاہ کر دیا اسوقت آپنے ایک شخص کو حکم دیا کہ سب پیغمبر

بکار دیوے کہ عقبہ کی راہ سے کوئی نہ آوے اور بطن وادی چونکہ بڑا وسیع اور آسان طریق ہے وہاں سے جاویں سب لوگ پہنچے جب ارشاد آپکا بعض لوگوں
کا رستہ لیا اور آپ نے سوار اور حذیفہ اور حمزہ بن عمرو اسلمی کے ساتھ عقبہ کی راہ لی عمار آپکے آگے چلتا تھا اور حذیفہ پیچھے پیچھے منافقوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل نکی اور عقبہ کے رستے سے بارادہ فاسد چلے تاکہ آپ تک پہونچ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو انکی پہونچنے کی خبر ہو گئی حذیفہ کو ارشاد فرمایا کہ انکی سواریوں کے مونہوں کو مارے حذیفہ کے ہاتھ میں لکڑی تھی انکی سواریوں کے مونہوں
کو مارتے تھے اور فرماتے تھے دور ہو دور ہو اے اللہ کے دشمنوں منافقوں نے جان لیا کہ ہمارا مکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھل گیا واپس
ہو کر بطن وادی میں دوسرے صحابہ میں جا ملے آپ نے ان منافقوں کے نام اور انکے باپوں کے نام اسوقت حذیفہ کو بتلا دیے تھے حذیفہ
چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار تھے ان سب کو پہچانتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشا نکرتے تھے
ت وہ بولا میں تمکو خدا کی قسم دیتا ہوں اصحاب عقبہ کتنے تھے لوگوں نے حذیفہ سے کہا جب وہ پوچھتا ہے تو بتا دو ہمکو انہوں نے کہا
ہمکو خبر دیجاتی تھی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہ وہ (تیرہ سوا) چودہ آدمی ہیں اگر تو بھی انہیں سے ہے تو وہ پندرہ ہیں ف
اشارۃً اسکو سمجھا دیا کہ تو بھی انہیں میں سے ہے لیکن صراحۃً نہ کہا کہ انمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کا افشا ہو ت
اور میں قسمیہ کہتا ہوں کہ انمیں سے بارہ تو خدا اور رسول کے دنیا و آخرت میں دشمن ہیں اور باقی تینوں نے یہ عذر کیا جب انسے پوچھا
گیا اور ملامت کی گئی (کہ ہمنے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی (کہ عقبہ کے رستے نہ آؤ) کی آواز بھی نہیں سنی اور نہ
اس قوم کے ارادہ کی ہم خبر رکھتے ہیں اور اسوقت) پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سنگستان میں تھے پھر چلے اور فرمایا کہ آگے پڑاؤ
میں تھوڑا پانی ہے تو مجھ سے پہلے کوئی آدمی پانی پر نہ جاوے جب آپ وہاں تشریف لائے (گئے) تو کچھ (منافق) وہاں پہونچ چکے
تھے آپنے انپر اسدن لعنت فرمائی ع جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یصعد الثنیۃ
ثنیۃ المرار فانہ یحط عنہ ما حط عن بنی اسرائیل فکان اول من صعدھا خیلنا خیل بنی الخزرج ثم تتام
الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکلکم مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر فاتیناہ فقلنا تعال یستغفر لک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال واللہ لان اجد ضالتی احب الی من ان یستغفر لی صاحبکم قال وکان
رجل ینشد ضالۃ لہ ت ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص مرار کی گھاٹی پر چڑھ جاتا ہے اسکے
گناہ ایسے معاف ہو جاوینگے جیسے بنی اسرائیل کے معاف ہو گئے تھے جابر نے کہا تو سب سے پہلے گھاٹی پر ہمارے گھوڑے چڑھے یعنی خزرج قبیلہ کے گھوڑے
کے پیچھے لوگوں کا تار بندھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی بخشش ہو گئی مگر لال اونٹ والے کی ہم اس شخص کے پاس گئے اور ہمنے کہا
چل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے لیے مغفرت کی دعا کریں وہ بولا قسم خدا کی میں اپنی گمی ہوئی چیز پاؤں مجھے زیادہ پسند ہے تمہارے صاحب
کی دعا سے جابر نے کہا وہ شخص اپنی گمی ہوئی چیز ڈھونڈھ رہا تھا وہ منافق تھا جب تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکی بخشش نہیں ہوئی

ہوئی اور یہ آپ کا معجزہ ہے آپ نے جیسا فرمایا تھا وہ شخص ویسا ہی نکلا عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من یصعد ثنیۃ المرار او المرار بمثل حدیث معاذ غیر انہ قال واذا ھو اعرابی جاء ینشد ضالۃ
لہ ترجمہ وہی ہے اس میں یہ ہے کہ ایک گنوار کو دیکھا جو اپنی گمی ہوئی چیز ڈھونڈھ رہا تھا عن انس بن مالک قال کان منا رجل من
بنی النجار قد قرأ البقرۃ وآل عمران وکان یکتب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق
ھاربا حتی لحق باھل الکتاب قال فرفعوہ قالوا ھذا قد کان یکتب لمحمد فاعجبوا بہ فما لبث ان قصم
اللہ عنقہ فیھم فحفروا لہ فواروہ فاصبحت الارض قد نبذتہ علی وجھھا ثم عادوا فحفروا لہ فواروہ
فاصبحت الارض قد نبذتہ علی وجھھا ثم عادوا فحفروا لہ فواروہ فاصبحت الارض قد نبذتہ
علی وجھھا فترکوہ منبوذا ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے
ایک شخص ہماری قوم بنی نجار میں سے تھا جس نے سورۂ بقر اور آل عمران پڑھی تھی اور وہ لکھا کرتا
تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پھر بھاگ گیا اور اہل کتاب سے مل گیا اونہوں نے اسکو اٹھایا
اور کہنے لگے یہ منشی تھا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ لوگ خوش ہوئے اس کے ملجانے سے پھر تھوڑے
دنوں میں اللہ تعالے نے اسکو ہلاک کیا اونہوں نے اوس کے لیے قبر کھودی اور گاڑ دیا صبحکو دیکھا تو
اوس کی لاش باہر پڑی ہے پھر اونہوں نے کھودا اور اسکو گاڑ دیا پھر صبح کو دیکھا تو اسکی لاش باہر
پڑی ہے پھر کھودا اور پھر گاڑا پھر صبح کو دیکھا تو اوس کی لاش کو زمین نے باہر پھینک دیا ہے آخر
اسکو یوں ہی پڑا ہوا چھوڑ دیا عن جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قدم من سفر فلما کان قرب المدینۃ ھاجت ریح شدیدۃ تکاد ان تدفن
الراکب فزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت ھذہ الریح لموت منافق
فلما قدم المدینۃ فاذا منافق عظیم من المنافقین قد مات ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آرہے تھے جب مدینہ کے قریب پہونچے تو زور کی ہوا چلی
ایسے زور سے کہ سوار زمین میں دبنے کے قریب ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہوا کسی
منافق کے مرنے کے لیے چلی ہے جب آپ مدینہ میں پہونچے تو ایک بڑا منافق منافقوں میں سے مر گیا
یہ آپ کا ایک معجزہ تھا عن ایاس قال حدثنی ابی قال عدنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رجلا موعوکا فوضعت یدی علیہ فقلت واللہ ما رایت کالیوم رجلا

اَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَشَدِّ حَرًّا مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
ھٰذَیْنِکَ الرَّجُلَیْنِ الرَّاکِبَیْنِ الْمُقَفِّیَیْنِ لِرَجُلَیْنِ حِیْنَئِذٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ ترجمہ ایاس نے کہا حدیث
بیان کی مجہ سے میرے باپ سلمہ بن اکوع نے اونہون نے کہا ہمنے عیادت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے ساتہہ ایک شخص کی جسکو تپ آرہی تہی تو مین نے اپنا ہاتہہ اوسپر رکہا اور کہا قسم خدا کی مین نے آج کی
طرح کسی شخص کو اتنا سخت گرم نہین دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تمسے بیان کرون
اوس شخص کو جو اس سے بہی زیادہ گرم ہوگا قیامت کے دن وہ یہ دو نون شخص ہین جو سوار جا رہے ہین پیٹہ موڑکر
ان دو شخصون کو فرمایا اپنے اصحاب مین سے اور وہ منافق ہون گے عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ الشَّاۃِ الْعَائِرَۃِ بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ
تَعِیْرُ اِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً وَّاِلٰی ھٰذِہٖ مَرَّۃً ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو ماری ماری پہرتی ہو دو گلون کے درمیان
یعنے دو ریوڑ کے درمیان کبہی اس ریوڑ مین جہک پڑتی ہو اور کبہی اس مین **ف** وہ دہوبی
کے کتے کیطرح ہے نہ گہر کا نہ گہاٹ کا اس حدیث سے منافق کی کمال مذمت ثابت ہوئی مومن کی شان
نہین ہے کہ منافقی کرے عَنْ اِبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ
تَکِرُّ فِیْ ھٰذِہٖ مَرَّۃً وَّفِیْ ھٰذِہٖ مَرَّۃً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** صِفَۃِ الْقِیَامَۃِ وَ
الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ قیامت اور جنت اور دوزخ کا بیان عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّہٗ لَیَاْتِی الرَّجُلُ الْعَظِیْمُ السَّمِیْنُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
لَا یَزِنُ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ اِقْرَءُوْا فَلَا نُقِیْمُ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَزْنًا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آوے گا جو خدا کے
نزدیک مچہر کے بازو کے برابر نہ ہوگا یہ آیت پڑہو ہم قیامت کے دن اون کے لیے کوئی وزن نہین رکہین
گے یعنے دنیا کا مال اور دولت قیامت مین کام آنے والا نہین وہان تو عمل درکار ہے اس حدیث
سے بہی موٹاپے کی مذمت ثابت ہوئی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَوْ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی
اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَّالْمَاءَ وَالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ وَّسَائِرَ

الْخَلْقِ عَلٰى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ترجمہ

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک یہود کا عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد یا اے ابو القاسم اللہ تعالے قیامت کے دن آسمانوں کو ایک اونگلی پر اٹھا لیگا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور نمناک زمین کو ایک اونگلی پر اور تمام خلق کو ایک اونگلی پر پھر انکو ہلاویگا اور کہیگا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے تعجب سے اور آپنے تصدیق کیا اوس عالم کی کلام کو پھر یہ آیت پڑہی وما قدروا اللہ حق قدرہ یعنے نہیں قدر کی اونہوں نے اللہ کی جیسے قدر اوسکی چاہیے اور ساری زمین اوسکی ایک مٹھی ہے قیامت کے دن اور آسمان لپیٹے ہوئے ہیں اوسکے داہنے ہاتھ میں پاک ہے وہ اور بلند مشرکوں کے شرک سے

ف: اس حدیث سے پروردگار جلشانہ کی انگلیوں کا ثبوت ہوتا ہے جیسے اسکی ہاتھوں کا ثبوت قرآن اور حدیث سے موجود ہے اور اوپر کئی بار بیان ہوا کہ سلف کا مذہب اس قسم کی احادیث میں یہ ہے کہ انکو ظاہری معنے پر ایمان لاویں اور کیفیت کو خدا کے سپرد کریں اور تشبیہ سے بچے رہیں بعض متکلمین نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی اس عالم کے رد کیلیے تھی اور آپنے تعجب کیا اسکی بداعتقادی سے کس لیے کہ یہود تجسیم کے قائل تھے اور یہ قول مردود ہے کس لیے کہ عبداللہ بن مسعود بڑے فقیہ اور مجتہد صحابی تھے انہوں نے خود اس روایت میں کہا ہے کہ آپنے اس عالم کی کلام کی تصدیق کی اور جو آپکو تجسیم کا رد منظور ہوتا تو آپ یہ آیت نہ پڑھتے وما قدروا اللہ حق قدرہ اخیر تک اسلیے کہ جیسے اصبع یعنی اونگلی سے تجسیم کا وہم ہوتا ہے ویسے ہی قبضہ اور یمین سے بھی ہوتا ہے پس صاف ظاہر ہے کہ ان متکلمین نے غور نہیں کیا اور جو جانا وہ کہدیا صحیح یہ ہے کہ آیات اور احادیث سے نہ تجسیم کی نفی نکلتی ہے نہ اسکا ثبوت لہذا اس سے سکوت لازم ہے اور جو صفت اللہ تعالی نے اپنی بیان کی اوسپر ایمان لانا واجب ہے یہی اعتقاد ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم کا اور جو اس کے خلاف ہو اس سے ہم ہر طرح سے بحث کے لیے بلکہ مباہلہ کے لیے موجود ہیں اور اس مقام پر جو امام مسلم نے روایتیں بیان کیں ہیں اون سے جہمیوں کی جان نکلتی ہے

عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ فُضَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ وَقَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَتَلَا الْآيَةَ ترجمہ وہی جو اوپر

گذرا اس مین یہ ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ ہنسے یہانتک کہ آپ کی کچلیان کہل گئین تعجب سے اوس کی تصدیق کر کے پہر آپ نے فرمایا وما قدروا اللہ حق قدرہ اخیر تک عن علقمة یقول قال عبد اللہ جاء رجل من اهل الکتاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ابا القاسم ان اللہ یمسک السموات علی اصبع والارضین علی اصبع والشجر والثری علی اصبع والخلائق علی اصبع ثم یقول انا الملک انا الملک قال فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ ثم قال وما قدروا اللہ حق قدرہ

ترجمہ علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا اہل کتاب مین سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو القاسم اللہ تعالی آسمانون کو ایک اونگلی پر رکہہ لیگا اور زمینون کو ایک اونگلی پر اور درخت اور تر زمین کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک اونگلی پر پہر فرمایگا مین بادشاہ ہون مین بادشاہ ہون عبد اللہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ ہنسے یہانتک کہ آپ کے دانت کہل گئے پہر فرمایا وما قدروا اللہ حق قدرہ عن الاعمش بہذا الاسناد غیر ان فی حدیثہم جمیعا والشجر علی اصبع والثری علی اصبع ولیس فی حدیث جریر والخلائق علی اصبع ولکن فی حدیثہ والجبال علی اصبع وزاد فی حدیث جریر تصدیقا لہ تعجبا لما قال ترجمہ وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ پہاڑون کو ایک انگلی پر اور جریر کی روایت مین ہے کہ آپ ہنسے اوس کی تصدیق کر کے تعجب سے عن ابی هریرة رضی اللہ تعالی عنہ کان یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبض اللہ تبارک وتعالی الارض یوم القیامة ویطوی السماء بیمینہ ثم یقول انا الملک این ملوک الارض

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی قیامت کے دن زمین کو مٹھی مین لے لے گا اور آسمانون کو داہنے ہاتہہ مین لپیٹ لیگا پہر فرماوے گا مین بادشاہ ہون کہان ہین زمین کے بادشاہ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطوی اللہ عز وجل السموات یوم القیمة ثم یاخذهن بیدہ الیمنی ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون ثم یطوی الارض بشمالہ ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ لیگا اور ان کو داہنے ہاتھ میں لے لیگا پھر فرماویگا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زور والے کہاں ہیں غرور کرنے والے پھر بائیں ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لیگا (جو داہنے کی مثل ہے اور اسیواسطے دوسری حدیث میں آیا ہے کہ پروردگار کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں) پھر فرماویگا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زور والے کہاں ہیں بڑائی کرنے والے **عن** عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّهٗ نَظَرَ اِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِيْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْخُذُ اللهُ سَمٰوَاتِهٖ وَاَرْضِيْهِ بِيَدَيْهِ وَيَقُوْلُ اَنَا اللهُ وَيَقْبِضُ اَصَابِعَهٗ وَيَبْسُطُهَا اَنَا الْمَلِكُ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ اَسْفَلِ شَيْءٍ مِّنْهُ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَقُوْلُ اَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبید اللہ بن مقسم نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا وہ کیونکر نقل کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو دونوں ہاتھ میں لے لے گا اور فرما دے گا میں اللہ ہوں (اور آپ اپنی اونگلیوں کو بند کرتے تھے اور کھولتے تھے) میں بادشاہ ہوں عبد اللہ بن عمر نے کہا یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے کیطرف سے ہل رہا ہے میں سمجھا کہ شاید وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر گر پڑے گا **ف** نووی نے کہا آپ کا انگلیاں بند کرنا اور کھولنا تمثیل ہے مخلوقات کے قبض اور بسط کی نہ اوس قبض و بسط کی جو صفت ہے اللہ جل جلالہ کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت کسی کے مشابہ نہیں ہوتی جیسے اوسکی ذات کسی کے مشابہ نہیں ہے انتہی مع زیادۃ **مترجم** کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قبض و بسط اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ اللہ جل جلالہ کی صفات اپنے معانی ظاہری پر محمول ہیں چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے صفت سمع کے بیان کیوقت اپنے کانوں کیطرف اشارہ کیا اور صفت بصر کے بیان کیوقت اپنی آنکھوں کیطرف اشارہ کیا اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے حقیقۃً سمع اور بصر ہے نہ یہ کہ جیسے جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات کہتے ہیں کہ سمع اور بصر کا اطلاق مجازاً ہے اور اس سے علم مراد ہے **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ يَاْخُذُ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ سَمٰوَاتِهٖ وَاَرْضِيْهِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے

مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا آپ فرماتے تھے جبار جل جلالہ اپنے آسمانون اور زمینون کو اپنے دونو ہاتھون مین لے لیگا پھر بیان کیا حدیث کو اسیطرح جیسے اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فقال خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق فیھا الجبال یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیھا الدواب یوم الخمیس وخلق ادم علیہ الصلوۃ والسلام بعد العصر من یوم الجمعۃ فی اخر الخلق فی اخر ساعۃ من ساعات الجمعۃ فیما بین العصر الی اللیل ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا اللہ تعالی نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا یعنی زمین کو اور اتوار کے دن اُس مین پہاڑون کو پیدا کیا اور پیر کے دن درخت کو پیدا کیا ف تو معلوم ہوا کہ پہلے درخت پیدا ہوا نہ پہل کیونکہ پہل اور بیج تو درخت سے پیدا ہوتا ہے اور اس باب مین بعضون نے ایک مستقل رسالہ لکہا ہے کہ خلقت پہلے درخت کی ہوئی یا پہل اور بیج کی ف اور کام کاج کی چیزین جیسے لوہا وغیرہ منگل کو پیدا کین اور نور کو بدہ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن جانور پہیلائے زمین پر اور حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب سے اخیر مخلوقات مین سب سے اخیر ساعۃ مین جمعہ کے عصر سے لیکر رات تک آدم پیدا ہوئے ف اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ زمین کے قریب ہی آدم پیدا ہوئے اور یہ جو بعض روایتون مین آیا ہے کہ آدمیون سے پہلے زمین مین جنات آباد تھے اور ابلیس انکا سردار تہا سو اس کے خلاف نہین ہے اس لیے کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالے نے مدت تک جنت مین رکہا اس مدت مین زمین مین جن بستے ہون گے واللہ اعلم دوسرے یہ کہ اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ جس ہفتہ مین زمین بنی اوسی ہفتہ کے جمعہ کو آدم پیدا ہوئے شاید آدم بہت مدت کے بعد بنے ہون اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اون کی خلقت جمعہ کے روز ہوئی عن ابی ھریرۃ بھذا الحدیث ترجمہ وہی جو گذرا عن سھل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیمۃ علی ارض بیضاء عفراء کقرصۃ النقی لیس فیھا علم لاحد ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ اکہٹا کیے جاوین گے سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہو گی جیسے میدے کی روٹی اُس مین کسی کا نشان باقی نہ

رہیگا یعنے کوئی عمارت جیسے مکان یا مینار وغیرہ نرہے گی صاف چٹیل میدان ہوجاویگا عن
عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قولہ عز
وجل یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات فاین یکون الناس یومئذ یا رسول
اللہ فقال علی الصراط ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ جو اللہ تعالی فرماتا ہے جس دن بدل دیجاویگی زمین اس زمین کے
سوا اور آسمان بہی بدل دیے جاوینگے اوسوقت لوگ کہان ہونگے آپ نے فرمایا پلصراط پر ہونگے
عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال تکون الارض یوم القیمۃ خبزۃ واحدۃ یتکفاھا الجبار بیدہ کما یکفا احدکم
خبزتہ فی السفر نزلا لاھل الجنۃ قال فاتی رجل من الیھود قال بارک الرحمن علیک
ابا القسم الا اخبرک بنزل اھل الجنۃ یوم القیمۃ قال بلی قال تکون الارض خبزۃ
واحدۃ کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فنظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم الینا ثم ضحک حتی بدت نواجذہ قال الا اخبرک بادامھم قال بلی قال ادامھم
بالام ونون قالوا وما ھذا قال ثور ونون یاکل من زائدۃ کبدھما سبعون الفا
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن زمین ایک
روٹی کیطرح ہوجاوے گی اللہ تعالی اوسکو اولٹی پلٹی کردیگا اپنے ہاتہہ سے جیسے کوئی تم مین سے سفر مین اپنی
روٹی کو اولٹتا ہے بہشتیون کی مہمانی کے لیے ف یہ امر کچہ خلاف عقل نہین بلکہ عادت کی بہی
خلاف نہین ہے اسوجہ سے کہ اب بہی زمین کی مٹی طرح طرح کے پہل اور میوے ہوجاتی ہے پس اگر ساری
زمین اسکی قدرت سے آٹا ہوجاوے تو کیا بعید ہے ف پہر ایک شخص یہودی آیا اور بولا برکت
دیوے رحمان تجہپر ابو القاسم کیا مین تم کو بتلاؤن بہشتیون کا کہانا قیامت کے دن آپنے فرمایا ہان بتلاؤ
بولا زمین تو ایک روٹی کیطرح ہوجاویگی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا یہ سنکر آپ نے
ہماری طرف دیکہا پہر ہنسے یہانتک کہ آپ کے دانت کہل گئے وہ بولا مین تمکو کہون اون کا سالن کیا
ہوگا آپنے فرمایا ہان وہ بولا اون کا سالن بالام اور نون ہوگا صحابہ نے پوچہا بالام اور نون کیا ہے
وہ بولا بیل اور مچہلی جن کے کلیجے کے ٹکڑے مین سے ستر ہزار آدمی کہاوینگے عن ابی ھریرۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو تابعنی عشرۃ من الیہود لم یبق علی ظہرہا یہودی الا اسلم **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دس یہودی میری پیروی کرلیں تو ساری زمین میں کوئی یہودی باقی نہ رہے جو مسلمان نہ ہوجاوے یعنی دس عالم یہودی تابعت کریں تو باقی یہودی بھی مسلمان ہوجاوینگے **عن** عبد اللہ قال بینما انا امشی مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی حرث وھو متکئ علی عسیب اذ مر بنفر من الیہود فقال بعضہم لبعض سلوہ عن الروح فقال وما رابکم الیہ لا یستقبلکم بشیء تکرہونہ فقالوا سلوہ فقام الیہ بعضہم فسالہ عن الروح قال فاسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ شیئا فعلمت انہ یوحی الیہ قال فقمت مکانی فلما نزل الوحی قال یسألونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتوا من العلم الا قلیلا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں ایک بار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہا تھا ایک کھیت میں آپ ایک لکڑی پر ٹیکا دیے تھے اتنے میں چند یہودی ملے اون میں ایک نے دوسرے سے کہا ان سے پوچھو روح کو دوسرے نے کہا تمہیں کیا شبہ ہے جو پوچھتے ہو ایسا نہ ہووے کوئی بات ایسی کہیں جو تمکو بری معلوم ہو پھر اونہوں نے کہا پوچھو آخر کچھ لوگ اون میں اوٹھکر آپکے طرف اور پوچھا روح کیا ہے آپ چپکے ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا میں سمجھا آپ پر وحی آرہی ہے میں اوسی جگہہ کھڑا ہو رہا جب وحی اوتر چکی تو آپ نے یہ آیت پڑھی ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یعنے پوچھتے ہیں تجہہ سے روح کو تو کہہ روح پروردگار کا ایک حکم ہے اور تم نہیں دیے گئے علم مگر تہوڑا **عن** عبد اللہ قال کنت امشی مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی حرث بالمدینۃ بنحو حدیث حفص غیر ان فی حدیث وکیع وما اوتیتم من العلم الا قلیلا وفی حدیث عیسی وما اوتوا من روایۃ ابن خشرم **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عبد اللہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نخل یتوکأ علی عسیب ثم ذکر نحو حدیثہم عن الاعمش وقال فی روایتہ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

ف مازری نے کہا روح اور نفس کی بحث نہایت باریک ہے اور باوجود اس کے

بہت لوگون نے کلام کیا ہے اون مین اور کتابین لکھی ہین امام ابو الحسن اشعری نے کہا روح وہ سانس ہے جو اندر جاتی ہے اور باہر نکلتی ہے ابن باقلانی نے کہا وہ حیات اور اس معنی کے درمیان مین ہے اور بعضون نے کہا روح ایک جسم لطیف ہے جو تمام جسم اور اعضاے ظاہری مین پہیلا ہوا ہے اور بعضون نے کہا روح کی حقیقت کو کوئی نہین جانتا سوا اللہ تعالے کے اور جمہور کہتے ہین روح کا علم ہے اور اس مین یہی اقوال ہین جو بیان ہوئے اور بعضون نے کہا روح خون ہے اور آیت سے یہ نہین نکلتا کہ روح کی حقیقت معلوم نہین ہو سکتی یا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی حقیقت کو نہین جانتے تھے مگر آیت مین اوس کی حقیقت بیان نہین کی اسلیے کہ یہود کا اعتقاد یہ تہا کہ اگر روح کی حقیقت آپ نے بیان نہین کی تو نبی ہین اور جو بیان کر دی تو نبی نہین ہین پس نہ بیان کیا اوسکو اللہ تعالے نے تاکہ وہ ایمان لاوین آپ کی نبوت پر مترجم کہتا ہے کہ اس زمانے کی تحقیق سے یہ نکلا ہے کہ روح دماغ مین ہے اور دماغ مین تین ڈہیلے تلے اوپر رکہے ہوئے ہین جیسے بعض پہاڑون پر پتھر کے ٹکڑے ایک پر ایک رکہے ہوئے ہین اوپر کا ٹکڑا سب مین بڑا ہے اور نیچے کا سب مین چھوٹا اور جان اور روح چھوٹے ٹکڑے مین ہے جو سر کے پیچھے کیطرف مین ہے اور اوسکے متصل حرام مغز ہے اس ٹکڑے پر ذرا سا بہی صدمہ دیے تو حیوان فوراً مر جاتا ہے چنانچہ ڈاکٹر اور حکیم جب بچہ کے پیٹ مین بچے کو مارنا چاہتے ہین تو ذرا نشتر گہرا پہرا دیتے ہین تاکہ اوس ٹکڑے تک اوتر جاوے اور بچہ فوراً مر جاتا ہے واللہ اعلم عن خَبَّابٍ قَالَ كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي لَنْ أَقْضِيَكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي لَنْ أَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَإِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ أَقْضِيكَ إِذَا رَجَعْتُ إِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ قَالَ وَكِيعٌ كَذَا قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا إِلَى قَوْلِهِ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ترجمہ خباب سے روایت ہے میرا قرض آتا تہا عاص بن وائل پر مین گیا اوس سے تقاضا کرنے کو وہ بولا مین کبہی نہ دون گا جب تک تو محمدؐ سے پہر نہ جاوے گا مین نے کہا مین تو محمدؐ سے اوس وقت تک بہی نہ پہرون گا کہ تو مر جاوے پہر اوٹہے وہ بولا مین مرنے کے بعد پہر اوٹہون گا تو تیرا قرض ادا کر دون گا جب مجہے اپنا مال ملیگا اولاد ملے گی تب یہ آیت اوتری أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا اخیر تک یعنے تو نے دیکہا اوس شخص کو جس نے انکار کیا ہماری آیتون کا اور کہنے لگا مجھکو مال اور بال بچے ملین گے کیا وہ غیب کی بات جانتا ہے یا اوس نے اللہ تعالی سے کوئی اقرار لیا

اخیر تک سورہ مریم میں ا عَنْ الاعمش بِهٰذَا الاِسنادِ نحوَ حدیثِ وکیعٍ وَّ فی حدیثِ جریرٍ قال کُنتُ قَینًا فی الجاهلیة فعملتُ للعاصِ بنِ وائلٍ عملاً فاتیتُهُ اتقاضاهُ ترجمہ وہی جو گذرا اسمین یہ ہے کہ خباب نے کہا مین جاہلیت کے زمانے مین لوہار تھا مین نے عاص بن وائل کا کچھ کام کیا پہر اس سے تقاضا کرنے گیا مزدوری کے لیے عَنْ انسِ بنِ مالکٍ یقولُ قال ابوجهلٍ اللّٰهمّ ان کان هٰذا هوالحقّ من عندک فامطر علینا حجارةً من السّماءِ اوِ ائتنا بعذابٍ الیمٍ فنزلت وما کان اللّٰه لیعذّبهم وانت فیهم وما کان اللّٰه معذّبهم وهم یستغفرون وما لهم الّا یعذّبهم اللّٰه وهم یصدّون عن المسجدِ الحرامِ الٰی اٰخرِ الاٰیة ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوجہل نے کہا یا اللہ اگر یہ قرآن سچ ہے تیری طرف سے تو ہم پر پتھر برسا آسمان سے یا دکھ کا عذاب بھیج اوسوقت یہ آیت اوتری اللہ انکو عذاب کرنے والا نہین جبتک تو اون مین موجود ہے اور اللہ انکو عذاب نہین کرنے کا جبتک وہ استغفار کرتے ہین اور کیا ہوا جو اللہ عذاب نہ کرے اونکو وہ روکتے ہین مسجد حرام مین آنے سے ف معاذ اللہ مسجد سے کسی مسلمان کو روکنا کہ وہ اُس مین نماز نہ پڑہے کتنا بڑا گناہ ہے ایسے گناہ پر اللہ کے عذاب اُترنے کا ڈر ہے ہمارے وقت مین بعضے نام کے مسلمان ایسے دیوانے ہو گئے ہین کہ ذرہ ذری سی خلاف پر مسلمانون کو مسجد مین آنے سے یا نماز پڑہنے سے منع کرتے ہین اور مسجد کو جو اللہ کا گھر ہے اپنے باوا کی ملکیت خیال کرتے ہین یہ مسلمان خدا سے نہین شرماتے کہ یہود نصاری گرجا مین نماز پڑہنے سے نہین روکتے اور یہ اپنے بہائیون کو روکتے ہین خدا کی مار اون پر عَنْ ابی هریرةَ رضی اللّٰه تعالی عنهُ قال قال ابوجهلٍ هل یعفّرُ محمّدٌ وجهَهُ بین اظهرکم قال فقیل نعم فقال واللّاتِ والعزّٰی لئن رایتُهُ یفعلُ ذٰلک لاطأنّ علٰی رقبتهِ او لاعفّرنّ وجههُ فی التّرابِ قال فاتی رسولَ اللّٰهِ صلّی اللّٰه علیه وسلّم وهو یصلّی زعم لیطأ علٰی رقبتهِ قال فما فجئهم منهُ الّا وهو ینکص علٰی عقبیهِ ویتّقی بیدیهِ قال فقیل لهُ مالک فقال انّ بینی وبینهُ لخندقًا من نارٍ وهولًا واجنحةً فقال رسولُ اللّٰهِ صلّی اللّٰه علیه وسلّم لو دنا منّی لاختطفتهُ الملائکةُ عضوًا عضوًا قال فانزل اللّٰه عزّوجلّ لا ندری فی حدیثِ ابی هریرة اوشیءٌ بلغهُ کلّا انّ الانسانَ لیطغٰی ان راٰهُ استغنٰی

أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهٰى عَبْدًا إِذَا صَلّٰى أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوٰى أَرَأَيْتَ
إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللّٰهَ يَرٰى كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ
نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ كَلَّا لَا تُطِعْهُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ
فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَأَمَرَهُ بِمَا أَمَرَهُ بِهِ وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ يَعْنِي قَوْمَهُ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوجہل نے کہا کیا محمد اپنا منہ زمین پر رکھتے ہیں تمہاری سامنے لوگوں نے کہا ہاں ابوجہل نے کہا قسم لات اور عزیٰ کی اگر میں انکو اس حال میں دیکھوں گا (یعنی سجدے میں) میں اون کی گردن روندوں گا یا منہ میں مٹی لگاؤں گا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نماز پڑہ رہے تھے اس ارادے سے کہ آپ کی گردن روندے (کچلدے) لوگوں نے دیکھا کہ ایک ہی ایکا ابوجہل اولٹے پاؤں پھر رہا ہے اور ہاتھ سے کسی چیز سے بچتا ہے لوگوں نے پوچھا تجھے کیا ہوا وہ بولا میں نے دیکھا کہ میرے اور محمد کے بیچ میں انگار کی ایک خندق ہے اور ہول ہے اور بازو ہیں (فرشتوں کے بازو تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اوس کی بوٹی بوٹی عضو عضو اچک لیتے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوتاری ہرگز نہیں آدمی شرارت کرتا ہے اسوجہ سے کہ اپنے تئیں امیر سمجھتا ہے آخر تیرے رب کی طرف تجھکو جانا ہے کیا تو نے دیکھا اوس شخص کو جو ایک بندے کو نماز سے منع کرتا ہے (معاذ اللہ جو کسی مسلمان کو منع کرے یا مسجد سے روکے وہ ابوجہل ہے) بھلا تو کیا سمجھتا ہے اگر یہ راہ پر ہوتا اور اچھی بات کا حکم کرتا تو کیا سمجھتا ہے اگر اُس نے جھٹلایا اور پیٹھ پھیری یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے ہرگز نہیں اگر یہ باز نہ آوے گا ان برے کاموں سے ہم اوسکو گھسیٹیں گے ماتھے کے بل اور اس کا ماتھا جھوٹا ہے گنہگار وہاں وہ پکارے اپنی قوم کو قریب ہم بلاویں گے فرشتوں کو ہرگز تو اسکا کہنا مت مان۔ نادی سے آیت میں قوم مراد ہے (یا ساتھی اور رفیق جو صحبت میں رہتے ہیں)

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ جُلُوسًا وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا
أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ قَاصًّا عِنْدَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقُصُّ وَيَزْعُمُ أَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تَجِيءُ فَتَأْخُذُ
بِأَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَجَلَسَ وَهُوَ
غَضْبَانُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ

فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّهُ اَعْلَمُ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اَللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوْسُفَ قَالَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوْعِ وَيَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ اَحَدُهُمْ فَيَرٰى كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ جِئْتَ تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِى السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ قَالَ اَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ اٰيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ ترجمہ

مسروق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے اور وہ لیٹے ہوئے تھے ہم لوگوں میں سے ایک شخص آیا اور بولا اے ابو عبدالرحمن ایک بیان کرنے والا کندہ کے دروازوں پر بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن میں جو دھوئیں کی آیت ہے یہ دھواں آنے والا ہے اور کافروں کی سانس روک دیگا مسلمانوں کو اس سے زکام کی کیفیت پیدا ہو گی یہ سنکر عبداللہ بن مسعود بیٹھ گئے غصے میں اور کہا اے لوگو اللہ سے ڈرو تم میں سے جو کوئی بات جانتا ہے اوس کو کہے اور جو نہیں جانتا تو یوں کہے اللہ پاک خوب جانتا ہے کیونکہ علم کی یہی بات ہے کہ جو بات تم میں سے کوئی نہ جانتا ہو اوس کے لیے اللہ اعلم کہے اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی سے فرمایا کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں کچھ مزدوری نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرتا ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی کیفیت دیکھی کہ وہ سمجھانے سے نہیں مانتے تو فرمایا یا اللہ اون پر سات برس کا قحط بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں سات سال تک قحط ہوا تھا آخر قریش پر قحط پڑا جو ہر چیز کو کھا گیا یہاں تک کہ اونہوں نے کھالوں کو اور مردار کو بھی کھا لیا بھوک کے مارے اور ایک شخص اون میں کا آسمان کو دیکھتا تو دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا پھر ابو سفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد تم حکم کرتے ہو اللہ تعالی کی اطاعت کا اور ناتا جوڑنے کا تمہاری قوم تو تباہ ہو گئی اون کے لیے دعا کرو اللہ تعالی سے اللہ تعالی نے فرمایا انتظار کر اوس دن کا جب آسمان سے کھلم کھلا دھواں اوٹھیگا جو لوگوں کو ڈھانک لیگا یہ دکھ دینے والا

عذاب ہے یہانتک کہ فرمایا ہم عذاب کو موقوف کرنیوالے ہین اگر اس آیت مین آخرت کا عذاب مراد ہوتا
تو وہ کہین موقوف ہوتا ہے پہر اللہ تعالے فرماتا ہے جسدن ہم بڑی پکڑ پکڑین گے ہم بدلا لین گے تو اس
پکڑ سے مراد بدر کی پکڑ ہے اور یہ نشانیان یعنے دہوان اور پکڑ اور لزام اور روم کی نشانیان تو گذر چکین
ف تو یہ اس واعظ کی جہالت تہی جو دخان کو آنے والی نشانی سمجہتا تہا لزام سے مراد وہ ہے جو
اس آیت مین ہے فسوف یکون لزاما یعنے عذاب ان کا لازم ہوگا اور مراد وہی قتل اور قید ہے جو بدر دن
بدر ہوا اور وہی بطشہ کبرے ہے اور روم کی نشانی وہ ہے جو الٓمٓ غُلِبَتِ الرُّومُ مین مذکور ہے یہ بہی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہو چکی جب روم کے نصاری مغلوب ہوگئے تہے اور پارسی غالب
مسلمانون کو اس کی رنج ہوا تہا پہر اللہ تعالے نے روم کے نصاری کو ایران پر غالب کر دیا **عن**
مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ فَقَالَ تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ يُفَسِّرُ هٰذِهِ
الْآيَةَ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ قَالَ يَأْتِي النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دُخَانٌ فَيَأْخُذُ بِأَنْفَاسِهِمْ حَتّٰى
يَأْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ
فَلْيَقُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ اللّٰهُ أَعْلَمُ إِنَّمَا كَانَ هٰذَا أَنَّ
قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ
فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ
الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَحَتّٰى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَقَالَ لِمُضَرَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ
لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ قَالَ فَمُطِرُوا فَلَمَّا
أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ قَالَ عَادُوا إِلٰى مَا كَانُوا عَلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي
السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ
قَالَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ **ترجمہ** وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ قریش نے جب آپ کی نافرمانی
کی تو آپ نے ان پر قحط پڑنے کی دعا کی جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد مین قحط پڑا تہا آخر وہ
قحط اور تنگی مین مبتلا ہوئے آدمی آسمان کیطرف دیکہتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ اوس کے اور آسمان کے بیچ
مین دہوئین کیطرح بہرا ہوا ہے یہانتک کہ انہون نے ہڈیون کو بہی کہا لیا پہر ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمایئے مضر کے لیے وہ تباہ ہو گئے (مضر ایک قبیلہ ہے) آپ نے
فرمایا مضر کے لیے تو نے بڑی جرأت کی (یعنے گستاخی اللہ تعالی کی درگاہ میں) پھر آپ نے اون کے لیے
دعا کی تب اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری ہم تھوڑے دن کے لیے عذاب موقوف کر دیں گے تم پھر وہی کام
کرو گے راوی نے کہا انپر پانی برسا جب ذرا اُنکو چین ہوا تو وہی حال ہو گیا اون کا جو پہلے تھا تب
اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ اخیر تک ہم بدلہ لیں گے یعنے
بدر کے دن **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَاللِّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا پانچ نشانیاں تو گذر چکیں دخان اور لزام اور روم اور بطشہ اور قمر
(یعنے شق قمر) **عن** الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنٰى دُونَ الْعَذَابِ
الْأَكْبَرِ قَالَ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالدُّخَانُ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فِي الْبَطْشَةِ
أَوِ الدُّخَانِ **ترجمہ** ابی بن کعب نے کہا یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا ہم اون کو چھوٹا عذاب دینگے اس سے مراد
دنیا کی مصیبتیں ہیں روم اور بطشہ اور دخان اور شعبہ کو شک ہے بطشہ کہا یا دخان **باب**
انْشِقَاقِ الْقَمَرِ شق القمر کا بیان **ف** قاضی عیاض نے کہا شق القمر ہمارے پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے بڑے معجزوں میں سے ہے اور اسکو متعدد صحابہ نے روایت کیا ہے اور ظاہر آیت کریمہ
کا یہی مضمون ہے کہ چاند پھٹ گیا زجاج نے کہا اسکا انکار کیا بعض مبتدعہ نے جنکا دل اللہ تعالے
نے اندھا کر دیا کیونکہ یہ معجزہ عقل کے خلاف نہیں اس واسطے کہ قمر اللہ تعالے کی مخلوق ہے اور اللہ تعالی اس
میں تصرف کر سکتا ہے جس طرح چاہے جیسے اوسکو فنا اور تاریک کرے گا ایک دن اور بعض بے
دین جو کہتے ہیں کہ اگر یہ واقعہ ہوا ہوتا تو اوسکی نقل متواتر ہوتی اور تمام زمین کے لوگ اوس کو دیکھتے
مکہ والوں کی کیا خصوصیت تھی اسکا جواب یہ ہے کہ یہ معجزہ رات کو ہوا اکثر لوگ اوس وقت غفلت میں
ہونگے اور دروازے بند ہوں گے اپنے کپڑوں میں لپٹے ہوں گے اسوقت چاند کا خیال شاذ
نادر ہی کسی کو ہوگا اور یہ امر مشاہد ہے کہ کسوف قمر کو بھی چند ہی آدمی دیکھتے ہیں اور یہ واقعہ
تو چند خاص آدمیوں کی درخواست پر ہوا تھا علاوہ اس کے یہ کیا ضرور ہے کہ اور ملکوں میں بھی
چاند اسوقت نمایاں ہو بوجہ اختلاف منازل کے شاید چاند اون کو نہ دکھلائی دیتا ہو یا

ہلال کی شکل پر ہوا اور وہ ٹکڑا جو اون کو دکھائی دیتا ہے بدستور آسمان پر رہا ہو اور بعض مقاموں میں
ابر ہو واللہ اعلم (نووی مع زیادۃ) **عن** عبد اللہ قال انشق القمر علی عہد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشقتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے چاند پھٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو ٹکڑے ہو گیا
آپ نے فرمایا گواہ رہو **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال بینما نحن مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی اذ انفلق القمر فلقتین فکانت فلقۃ وراء الجبل وفلقۃ دونہ
فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے منا میں کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے اس طرف
رہا اور ایک اوس طرف چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ رہو **عن** عبد اللہ قال
انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلقتین فستر الجبل فلقۃ وکانت
فلقۃ فوق الجبل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اشہد **ترجمہ** وہی اس میں
یہ ہے کہ ایک ٹکڑے نے پہاڑ کو ڈھانک لیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا **عن** ابن عمر عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ذلک **عن** شعبۃ نحو حدیثہ غیر ان فی حدیث ابن
ابی عدی فقال اشہدوا اشہدوا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس ان اہل مکۃ
سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یریہم آیۃ فاراہم انشقاق القمر مرتین
ترجمہ انس سے روایت ہے مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی چاہی آپ نے
انکو دو بار چاند کا پھٹنا دکھایا **عن** انس بمعنی حدیث شیبان **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن**
انس قال انشق القمر فرقتین وفی حدیث ابی داود انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم **ترجمہ** انس سے روایت ہے چاند دو ٹکڑے ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
میں **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال ان القمر انشق علی زمان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے **باب**
فی الکفار کافروں کا بیان **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ لا احد اصبر علی اذی سمعہ من اللہ عز وجل انہ یشرک بہ ویجعل لہ الولد ثم ہو

يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ
سے زیادہ کوئی ایذا پر صبر کرنے والا نہین ہے باوجودیکہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے اللہ کے ساتھ لوگ
شرک کرتے ہین اور اس کے لیے بیٹا بتاتے ہین (حالانکہ اسکا کوئی بیٹا نہین سب اوسکے غلام ہین) پھر
وہ اون کو تندرستی دیتا ہے روزی دیتا ہے **ف** صبر سے مراد یہان حلم ہے یعنے انتقام کے لیے جلدی
نہ کرنا سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے **ع** خدای راست مسلم بزرگواری وحلم   کہ جرم بیند ونان بر
قرار میدارد **عن** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ اِلَّا قَوْلَہٗ وَیُجْعَلُ لَہُ الْوَلَدُ
فَاِنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْہُ **ترجمہ** وہی جو گذرا اسمین بیٹے کا ذکر نہین ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰی اَذًی یَسْمَعُہٗ مِنَ
اللّٰہِ اِنَّھُمْ یَجْعَلُوْنَ لَہٗ نِدًّا وَیَجْعَلُوْنَ لَہٗ وَلَدًا وَھُوَ مَعَ ذٰلِکَ یَرْزُقُھُمْ وَیُعَافِیْھِمْ وَیُعْطِیْھِمْ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے وَیُعْطِیْھِمْ یعنے دیتا ہے اون کو **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لِاَھْوَنِ اَھْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ کَانَتْ
لَکَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا اَکُنْتَ مُفْتَدِیًا بِھَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَقُوْلُ قَدْ اَرَدْتُّ مِنْکَ اَھْوَنَ مِنْ
ھٰذَا وَاَنْتَ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِکَ اَحْسِبُہٗ قَالَ وَلَا اُدْخِلَکَ النَّارَ فَاَبَیْتَ اِلَّا الشِّرْکَ
ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی اس
شخص سے فرماوے گا جسکو سب سے ہلکا عذاب ہوگا جہنم مین اگر تیرے پاس دنیا ہوتی اور جو کچھ اس مین
ہے کیا تو اسکو دے کر اپنے کو عذاب سے چھڑاتا وہ بولیگا ہان پروردگار فرماویگا مین نے تو تجھ سے
اس سے سہل بات چاہی تھی (جس مین کچھ خرچ نہ تھا) اور تو اسوقت آدم علیہ السلام کی پیٹھ مین تھا کہ شرک
نہ کیجیو مین تجھ کو جہنم مین نہ لے جاؤن گا تو نے نہ مانا اور شرک کیا (معاذ اللہ شرک ایسا گناہ ہے کہ وہ
بخشا نہ جاوے گا اور شرک کرنے والا اگر شرک کی حالت مین مرے تو ابد الآباد جہنم مین رہے گا **عن**
اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ اِلَّا قَوْلَہٗ
وَلَا اُدْخِلَکَ النَّارَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْہُ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُقَالُ لِلْکَافِرِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَرَاَیْتَ لَوْ
کَانَ لَکَ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا اَکُنْتَ تَفْتَدِیْ بِہٖ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُقَالُ لَہٗ قَدْ سُئِلْتَ اَیْسَرَ

مِنْ ذٰلِکَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کافر
سے کہا جاوے گا اگر تیرے پاس زمین بہر کی سونا ہوتا کیا تو اسکو دیکر اپنے تئیں چہڑاتا وہ بولیگا ہان
پہر اس سے کہا جاوے گا تجہسے تو اس سے آسان کا سوال ہوتا تہا (کہ شرک نہ کرنا وہی تجہسے نہ ہو سکا)
عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ
فَیُقَالُ لَہٗ کَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ مَا ھُوَ اَیْسَرُ مِنْ ذٰلِکَ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ زیادہ ہے
کہ اوس سے کہا جاوے گا تو جہوٹا ہے تجہسے تو اس سے سہل بات کا سوال ہوا تہا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ
اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یُحْشَرُ الْکَافِرُ عَلٰی وَجْھِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ اَلَیْسَ الَّذِیْ
اَمْشَاہُ عَلٰی رِجْلَیْہِ فِی الدُّنْیَا قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُّمْشِیَہٗ عَلٰی وَجْھِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ قَتَادَۃُ
بَلٰی وَعِزَّۃِ رَبِّنَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کافر کا حشر
قیامت کے دن منہ کے بل کیسے ہوگا آپ نے فرمایا کیا جس نے اوسکو دونوں پاؤں پر چلایا وہ اس بات
کی قدرت نہیں رکہتا کہ اوس کو منہ کے بل چلاوے قیامت کے دن قتادہ نے یہ حدیث سن کر کہا بے
شک اے ہمارے رب تو ایسی طاقت رکہتا ہے ف یہ کون سی بات ہے ہمارے رب کی طاقت
اور قدرت بیحد اور بے حساب ہے وہ آدمیوں کو کیا ساری دنیا کو ایک آن میں منہ کے بل چلا سکتا
ہے اور جو لوگ ایسی باتوں پر شبہ کرتے ہیں وہ عقل سے معذور ہیں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِاَنْعَمِ اَھْلِ الدُّنْیَا
مِنْ اَھْلِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ صَبْغَۃً ثُمَّ یُقَالُ یَا ابْنَ اٰدَمَ ھَلْ رَاَیْتَ خَیْرًا
قَطُّ ھَلْ مَرَّ بِکَ نَعِیْمٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ وَیُؤْتٰی بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْیَا مِنْ
اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیُصْبَغُ صَبْغَۃً فِی الْجَنَّۃِ فَیُقَالُ لَہٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ ھَلْ رَاَیْتَ بُؤْسًا قَطُّ ھَلْ مَرَّ بِکَ
شِدَّۃٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا مَرَّ بِیْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَیْتُ شِدَّۃً قَطُّ ترجمہ انس بن
مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو
دنیا والوں میں آسودہ تر اور خوش عیش تر تہا سو دوزخ میں ایک بار غوطہ دیا جاوے گا پہر اوس سے
پوچہا جاوے گا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کبہی آرام دنیا میں دیکہا تہا کیا تجہپر کبہی چین بہی گذرا
تہا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبہی نہیں اے میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا میں سب لوگوں

سے سخت تر تکلیف مین رہا ہو پھر اوس سے پوچھا جاوے گا اسے آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے کیا تجھپر شدۃ اور رنج بھی گذرا تھا تو وہ کہے گا خدا کی قسم مجھپر تو کبھی تکلیف نہین گذری اور مین نے تو کبھی شدت اور سختی نہین دیکھی **ف** یعنی دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کا آرام بالکل بھول جاویگا اگرچہ دنیا مین اوس نے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین اور آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز یاد نہ رہے گی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی مین گذری ہو (تحفۃ الاخیار) **بَابُ** جَزَاءِ الْمُؤْمِنِ حَسَنَاتِہٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مومن کو نیکیون کا بدلہ دنیا اور آخرت مین ملیگا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰي بِهَا فِي الدُّنْيَا وَ يُجْزٰي بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى اِلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَةٌ يُجْزٰي بِهَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کسی مومن پر ایک نیکی کے لیے بھی ظلم نہ کرے گا اوسکا بدلہ دنیا مین دیگا اور آخرت مین بھی دیگا اور کافر کو اوس کی نیکیون کا بدلہ دنیا مین دیا جاتا ہے یہانتک کہ جب آخرت ہوگی تو اوس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی جسکا وہ بدلہ دیا جاوے **ف** نووی نے کہا ہے علما نے اجماع کیا ہے کہ جو کافر کفر پر مرے اوسکو آخرت مین کچھ ثواب نہین ہے اور دنیا مین جو کوئی کام اوس نے خدا کے لیے کیا ہو اسکا بھی بدلہ نہ ملیگا اور یہ اس حدیث سے ثابت ہے اور مراد وہ اعمال ہین جن مین نیت کی احتیاج نہین ہے جیسے ناتا ملانا اور صدقہ اور آزادی اور ضیافت اور خیرات وغیرہ اور مومن کی کل نیکیان آخرت کے لیے اکہٹا کیجاتی ہین اور دنیا مین بھی فائدہ ملتا ہے واللہ اعلم **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِّنَ الدُّنْيَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهٗ حَسَنَاتِهٖ فِي الْاٰخِرَةِ وَيُعْقِبُهٗ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى طَاعَتِهٖ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر جب کوئی نیکی کرتا ہے تو اوس کو دنیا مین فائدہ ملجاتا ہے (عمدہ نوالہ) اور مومن کی نیکیون کو تو اللہ تعالی رکھہ چھوڑتا ہے آخرت کے لیے اور دنیا مین بھی اوسکو روزی دیتا ہے اپنی طاعت کے بعد **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا **ترجمہ** وہی جو گذرا **بَابُ** مَثَلِ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ مومن اور کافر کی مثال

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن مثل الزرع لا تزال الریح تمیلہ ولا یزال المؤمن یصیبہ البلاء ومثل المنافق کمثل شجرۃ الارز لا تھتز حتی تستحصد **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیت کی سی ہے ہمیشہ وہ ہوا سے جھکتا ہے اسیطرح مومن پر ہمیشہ مصیبت آتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ کبھی نہیں جھکتا یہانتک کہ جڑ سے کاٹا جاوے **ف** صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا سے کم جھکتا ہے اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اوکھڑ جاتا ہے جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت میں گرفتار رہتا ہے تو اوس کے گناہوں میں تخفیف ہو جاتی ہے اور کافر اور منافق کو مصیبت کم ہوتی ہے اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہے پس مومن کو لازم ہے کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبراوے اوسکو خدا کا احسان سمجھے اور اپنے گناہوں کا کفارہ خیال کرے

عن الزھری بھذا الاسناد غیر ان فی حدیث عبد الرزاق مکان قولہ تمیلہ تفیئہ

عن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن کمثل الخامۃ من الزرع تفیئھا الریح تصرعھا مرۃ وتعدلھا اخری حتی تھیج ومثل الکافر کمثل الارزۃ المجذیۃ علی اصلھا لا تفیئھا شیء حتی یکون انجعافھا مرۃ واحدۃ **ترجمہ** کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال ایسی ہے جیسے کھیت کا نرم جھاڑ ہوا اوسکو جھونکا دیتی ہے کبھی اوسکو گرا دیتی ہے کبھی سیدھا کر دیتی ہے یہانتک کہ سوکھ جاتا ہے اور مثال کافر کی جیسے صنوبر کا درخت جو سیدھا کھڑا رہتا ہے اپنی جڑ پر اوسکو کوئی چیز نہیں جھکاتی یہانتک کہ ایکبارگی اوکھڑ جاتا ہے

عن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن مثل الخامۃ من الزرع تفیئھا الریاح تصرعھا مرۃ وتعدلھا مرۃ حتی یاتیہ اجلہ ومثل المنافق مثل الارزۃ المجذیۃ التی لا یصیبھا شیء حتی یکون انجعافھا مرۃ واحدۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا

عن کعب بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ان محمودا قال فی روایتہ

عن بشر ومثل الكافر كمثل الارزة واما ابن حاتم فقال مثل المنافق كما
قال زهير ترجمہ وہی جو گذرا اس میں کافر کے بدلے منافق ہے عن كعب بن مالك
عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحو حديثهم وقالا جميعا في حديثهما عن يحيى
ومثل الكافر مثل الارزة ترجمہ وہی جو گذرا باب مثل المومن مثل النخلة
مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنه يقول
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الشجر شجرة لا يسقط ورقها وانها مثل
المسلم فحدثوني ما هي فوقع الناس في شجر البوادي قال عبد الله ووقع في نفسي انها
النخلة فاستحييت ثم قالوا حدثنا ما هي يا رسول الله قال فقال هي النخلة قال
فذكرت ذلك لعمر قال لان تكون قلت هي النخلة احب الي من كذا وكذا
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درختوں میں ایک
درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے وہی مثال ہے مسلمان کی مجھ سے بیان کرو وہ کونسا درخت ہے
لوگوں نے جنگل کے درختوں کا خیال شروع کیا عبد اللہ نے کہا میرے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے لیکن
میں نے شرم کی (اور نہ کہا) پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بیان فرمایئے وہ کونسا درخت ہے
آپ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے عبد اللہ نے کہا پھر میں نے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا انہوں
نے کہا اگر تو کہہ دیتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (جب آپ نے پوچھا تھا) تو مجھے ایسے ایسے چیزوں کے ملنے
سے زیادہ پسند تھا ف مسلمان کو تشبیہ دی کھجور کے درخت کے ساتھ یعنے جیسے کھجور
کا کوئی نقصان نہیں ہوتا اسی طرح مسلمان کو کوئی ضرر نہیں اگر مصیبت ہے تو صبر کرتا
ہے نعمت ہے تو شکر کرتا ہے دونوں میٹھے اور دونوں میں ثواب عن ابن عمر رضي الله
تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما لاصحابه اخبروني عن
شجرة مثلها مثل المومن فجعل القوم يذكرون شجرا من شجر البوادي قال ابن
عمر والقي في نفسي اوروعي انها النخلة فجعلت اريد ان اقولها فاذا اسنان القوم
فاهاب ان اتكلم فلما سكتوا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هي النخلة
ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن اپنے اصحاب

سے مجھسے بیان کرو وہ درخت جس کی مثال مومن کی مثال ہے لوگ ایک درخت کا ذکر کرنے لگے جنگلوں کے درختوں میں سے ابن عمر نے کہا میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے مین نے قصد کیا کہنے کا لیکن وہان بڑی عمر والے لوگ بیٹھے تھے مین ڈرا بات کرنے میں جب لوگ چپ ہو رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَی الْمَدِيْنَةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمَا ترجمہ مجاہد سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ رہا مدینہ تک میں نے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا سوا ایک حدیث کے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں کھجور کا گابہ آیا جس کو عرب کے لوگ کھاتے ہیں وہ نرم ہوتا ہے پھر بیان کیا اوسی طرح جیسے اوپر گذرا عَنْ مُجَاهِدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ بِشَجَرَةٍ شِبْهِ اَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لَعَلَّ مُسْلِمًا قَالَ وَتُؤْتِيْ اُكُلَهَا وَكَذَا وَجَدْتُّ عِنْدَ غَيْرِيْ اَيْضًا وَلَا تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ اَوْ اَقُوْلَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا مجھسے بیان کرو اوس درخت کو جو مشابہ ہے یا مانند ہے مرد مسلمان کے جسکے پتے نہیں جھڑتے (ابراہیم بن سفیان نے کہا امام مسلم نے شاید یون کہا وَتُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ) بغیر لا کے لیکن میں نے اپنے سوا اور لوگون کی روایت میں بھی یون پایا ولا تؤتی اکلہا کل حین

ف غرض یہ کہ ابراہیم کو گمان ہوا کہ لا کا لفظ اس حدیث میں غلطی ہے کیونکہ اوس کے معنے یہ ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنا میوہ ہر وقت نہیں دیتا حالانکہ مقصود یہ ہے کہ وہ میوہ اپنا دیتا ہے ہر وقت بخاری کی روایت میں بھی لا کا لفظ موجود ہے اور وہ صحیح ہے اور اسکا متعلق محذوف ہے یعنے

اور سکو کوئی آفت نہیں پہونچتی وَلَا تُؤْتِی اُکُلَھَا الگ ہے لا اوسپر نافیہ نہیں ہے جیسے ابراہیم نے سمجھا **ف**
اور کوئی آفت نہیں پہونچتی وہ اپنا میوہ دیتا ہے ہر وقت پر ابن عمر نے کہا میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ
کھجور ہے لیکن میں نے ابو بکر اور عمر کو دیکھا وہ نہیں بولتے تو مجھ کو برا معلوم ہوا بولنا یا کچھ کہنا پھر
حضرت عمر نے کہا اگر تو بول دیتا تو مجھکو یہ ایسی چیزوں سے زیادہ پسند تھا **ف** اس حدیث سے یہ نکلا کہ
عالم کو اپنے شاگردوں کا فہم آزمانے کے لیے کوئی سوال کرنا درست ہے اور بڑوں کی توقیر اور ان کا ادب
لازم ہے لیکن اگر بڑا کسی مسئلہ کا جواب نہ دے سکے تو چھوٹے کو جو جانتا ہو جواب دینا چاہیے اور بچوں کے
ذہن اور لیاقت سے خوش ہونا چاہیے اور کھجور کا درخت افضل ہے اور وجہ تشبیہ یہ ہو کہ کھجور کا درخت
سراسر منفعت ہی ہمیشہ سایہ رہتا ہے شیریں اور عمدہ پھل دیتا ہے ہمیشہ اوس میں میوہ رہتا ہے کبھی
تر کبھی خشک اور جب کٹ جاتا ہے تو اوسکی لکڑی اور پتے اور شاخیں سب کام آتی ہیں ایسے ہی مومن
کی ذات سراسر فائدہ ہے اور مومنوں کے لیے اور بعضوں نے لکھا وجہ تشبیہ یہ ہے کہ جب کھجور کا سر
کاٹ ڈالو تو مر جاتا ہے انسان کیطرح یہ بات اور درختوں میں نہیں ہے اور بعضوں نے کہا جب تک پیوند
نہ ہو حاملہ نہیں ہوتا آدمی کیطرح واللہ اعلم (نووی مختصرًا) **باب** فِتْنَةِ الشَّيْطَانِ فِي الْعَرَبِ
مِنَ التَّحْرِيْشِ شیطان کا فساد مسلمانوں میں **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِي جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ
وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے شیطان ناامید ہو گیا ہے اس بات سے کہ اوسکو نمازی لوگ عرب کے جزیرے
میں پوجیں (جیسے جاہلیت کے زمانے میں پوجتے تھے) لیکن شیطان انکو بھڑکا دیگا آپس میں لڑا دیگا
ف یہ حدیث آپ کا بڑا معجزہ ہے آپکے وفات کے بعد ایسا ہی ہوا کہ عرب کے لوگوں نے شرک نہیں
کی مگر آپس میں فتنہ ہوا اور آج تک وہ فتنہ قائم ہے **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ عَرْشَ اِبْلِيْسَ
عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً **ترجمہ**
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ابلیس کا
تخت سمندر پر ہے وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے لوگوں کو بہکانے کے لیے الو بڑا شخص اوسکے پاس وہ ہے

جو بڑا فتنہ کرے یعنے لوگون کو بہت بہکا دے) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان ابلیس یضع عرشہ علی الماء ثم یبعث سرایاہ فادناھم منہ منزلۃ اعظمہم
فتنۃ یجیء احدھم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت شیئا قال ثم یجیء احد
ھم فیقول ما ترکتہ حتی فرقت بینہ وبین امراتہ قال فیدنیہ منہ ویقول نعم انت
قال الاعمش اراہ قال فیلتزمہ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکرون کو عالم مین فساد کرنے کو بھیجتا ہے
سو اوس سے مرتبہ مین زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان اون مین سے آکر کہتا ہے
کہ مین نے فلانا فلانا کام کیا یعنے فلانے سے چوری کروائی فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہے
تو نے کچھ بھی نہین کیا پھر کوئی آکے کہتا ہے کہ مین نے فلانے کو نہ چھوڑا یہانتک کہ جدائی کرادی اوس مین
اور اوسکی جورو مین تو اوس کو اپنے پاس کرلیتا ہے کہ ہان تو نے بڑا کام کیا ہے اعمش نے کہا اوسکو چمٹا لیتا
ہے **ف** جورو خاوند کی جدائی مین بڑے بڑے فساد ہین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے
اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو بے برکتی پہیلی اسواسطے شیطان کو یہ کام پسند ہے مسلمانون کو اس مین
احتیاط لازم ہے ایسا نہ ہو کہ غصے مین طلاق یا اوس کی مانند کوئی اور بات اونکے منہ سے نکل جاوے تو پھر
اولاد حرام سے پیدا ہو (تحفۃ الاخیار) **عن** جابر انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
یبعث الشیطان سرایاہ فیفتنون الناس فاعظمہم عندہ منزلۃ اعظمہم فتنۃ
ترجمہ وہی جو گذرا **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن قالوا وایاک یا رسول اللہ
قال وایای الا ان اللہ اعاننی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی نہین مگر اوس کے ساتھ ایک شیطان
اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے لوگون نے عرض کیا کیا آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ
شیطان ہے آپ نے فرمایا ہان میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے اوسپر میری مدد کی ہے تو وہ مسلمان
ہو گیا ہے اور نہین بتلاتا مجھ کو کوئی بات سوا نیکی کے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا ہمزاد شیطان مسلمان ہو گیا تھا نووی نے کہا امت نے اجماع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم شیطان سے معصوم ہیں اپنے جسم اور دل اور زبان میں عن عمار بن رزیق کلاھما عن منصور بإسناد جریر مثل حدیثه غیر ان فی حدیث سفیان وقد وکل به قرینه من الجن و قرینه من الملائکة ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ اوسکا ساتھی شیطان اور ساتھی فرشتہ مقرر کیا گیا ہے عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج من عندها لیلا قالت فغرت علیه فجاء فرای ما اصنع فقال ما لك یا عائشة اغرت فقلت وما لی لا یغار مثلی علی مثلك فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقد جاءك شیطانك قالت یا رسول الله اومعی شیطان قال نعم قلت ومع كل انسان قال نعم قلت ومعك یا رسول الله قال نعم ولكن ربی اعاننی علیه حتی اسلم ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پاس سے نکلے رات کو اون کو غیرت آئی (وہ یہ سمجھیں کہ آپ اور کسی بی بی کے پاس تشریف لے گئے) پھر آپ آئے اور میرا حال دیکھا آپنے فرمایا کیا ہوا تجھکو اے عائشہ کیا تجھکو غیرت آئی میں نے کہا مجھے کیا ہوا جو میری سی بی بی (کم عمر خوب صورت) کو آپ ایسے خاوند پر رشک نہ آوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرا شیطان تیرے پاس آگیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میرے ساتھ شیطان ہے آپ نے فرمایا ہاں ہر آدمی کے ساتھ شیطان ہے میں نے کہا آپکے ساتھ بھی ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا ہاں لیکن میرے پروردگار نے میری مدد کی تو وہ میرا تابع ہو گیا ف اب سوا نیک بات کے بری بات کا وہ حکم نہیں کرتا اور اسپر اجماع ہے امت کا کہ آپ نبوت کے بعد گناہوں سے معصوم تھے

باب لن یدخل الجنة احد بعمله بل برحمة الله تعالی کوئی شخص اپنے اعمال کیوجہ سے جنت میں نہ جاوے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے

عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال لن ینجی احدا منكم عمله قال رجل ولا ایاك یا رسول الله قال ولا ایای الا ان یتغمدنی الله منه برحمة ولكن سددوا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے نجات نہ پاویگا اپنے عمل کیوجہ سے ایک شخص بولا یا رسول اللہ اور آپ آپنے فرمایا میں بھی نہیں مگر جب ڈھانپ لے اللہ تعالی مجھکو ڈھانپ لیوے اپنی رحمت سے لیکن تم لوگ میانہ روی کرو ف

یعنے نہ افراط کرو نہ تفریط عبادت کرو اچھے اعمال کرو لیکن اعتدال سے جسقدر مسنون ہو اور افراط یہ کہ اتنا عبادت مین غرق ہو کہ دنیا کے کامون سے بالکل غافل ہو جاوے اور اپنے اور اپنے گھر والون کے حق فراموش کرے اور تفریط یہ کہ دنیا کے کامون مین ایسا غرق ہو کہ واجب اور ضروری عبادات مین خلل واقع ہو یہ دونون طریقے خوب نہین ہین بہتر وہی ہے جو شرع کا طریقہ ہے کہ جامع ہے معاش اور معاد کی مصلحت کو۔ نووی نے کہا اہل سنت کا مذہب یہ ہو کہ عقل سے نہ ثواب ثابت ہوتا ہے نہ عذاب نہ وجوب نہ حرمت نہ اور کوئی تکلیف بلکہ سب تکلیف شرع سے ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی اہلسنت کا مذہب ہو کہ اسد تعالی پر کوئی چیز واجب نہین ہے بلکہ سارا عالم اوس کی ملک ہے اور دنیا اور آخرت اوسکی بادشاہت مین ہو وہ جو چاہے کرے اگر چاہے تو تمام نیک اور صالح بندون کو عذاب کرے اور جہنم مین لے جاوے اور یہ عدل ہوگا اور چاہے تو انکو جنت مین لے جاوے یہ فضل ہوگا اور چاہے تو کافرون کو جنت مین لیجاوے پر وہ کافرون کو جنت مین نہ لیجاوے گا اس لیے کہ اوسنے خبر دی ہے اور اسکی خبر سچ ہے کہ وہ کافرون کو جنت مین نہ لے جاویگا بلکہ مومنون کو بخشے گا اور اون کو اپنی رحمت سے جنت مین لیجاویگا اور منافقون اور کافرون کو جہنم مین ہمیشہ ہمیشہ رکھیگا اور یہ اُسکا عدل ہو اور معتزلہ اس کے خلاف بکتے ہین اور احکام عقل سے ثابت کرتے ہین اور اعمال کے ثواب کو واجب جانتے ہین اور جو بات بندے کے حق مین بہتر ہو وہ اسد پر واجب سمجھتے ہین اور یہ ان کا خبط ہے اور یہ حدیث اور بہت سی احادیث اہل سنت کا مذہب ثابت کرتی ہین اور یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا کہ تم جنت مین جاؤ اپنے کامون کیوجہ سے وہ ان حدیثون کے معارض نہین کس لیے کہ اعمال صالحہ سبب ہین جنت مین جانے کے پر توفیق ان اعمال کی اور اخلاص کی ہدایت اور قبول انکا اللہ کے فضل اور رحمت سے ہے تو صرف عمل علت نہ ہوا دخول جنت کا انتہے ماقال النووی) اس حدیث سے یہ نکلا کہ خداوند تعالی جلشانہ پر کسی بندے کا کچھ زور نہین ہے نہ اوس کے حکم کے سامنے کسی کو چون وچرا کی مجال ہو خواہ نبی ہو یا ولی یا فرشتہ یا اور کوئی اور اوسکی قدرت بیحد اور بے حساب ہو۔ اور یہ بھی نکلا کہ بندے کو اپنے اعمال پر غرہ نہ ہونا چاہیے جب پیغمبرون کو اور خصوصًا ہمارے پیغمبر صلی اسد علیہ وسلم کو جو سید الاولین والآخرین ہین اپنے اعمال پر کچھ بھروسا نہ تھا اور صرف خدا تعالے کے فضل اور رحمت پر تکیہ تھا تو اور کسی غوث یا قطب یا ولی یا درویش کی کیا حقیقت ہو جو اپنے اعمال کیوجہ سے اپنے تئین جنت کا مستحق خیال کرے یا اور کسی کو جنت مین

ے جاسکے بقول شخصے ہر چہ خود درماندہ تا بہ شفاعت مرہ چہ رسد **عن** بکیر بن الاشج بھذا الاسناد غیر انہ قال برحمۃ منہ وفضل ولم یذکر ولکن سددوا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من احد یدخلہ عملہ الجنۃ فقیل ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی ربی برحمۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کو اسکا عمل جنت میں لے جاوے لوگوں نے عرض کیا اور نہ آپ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھکو ڈھانپ لیوے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس احد منکم ینجیہ عملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ بمغفرۃ ورحمۃ وقال ابن عون بیدہ ھکذا واشار علی راسہ ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ بمغفرۃ منہ ورحمۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت سے مجھکو ڈھانپ لیوے ابن عون نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر اشارہ کیا اور کہا اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور رحمت سے مجھکو ڈھانپ لیوے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس احد ینجیہ عملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتدارکنی اللہ منہ برحمۃ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ بفضل ورحمۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاربوا وسددوا واعلموا انہ لن ینجو احد منکم بعملہ قالوا یا رسول اللہ ولا انت قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ برحمۃ منہ وفضل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی کرو اگر یہ نہ ہوسکے تو میانہ روی کے قریب رہو یعنے اعتدال کرو اگر اعتدال نہ ہوسکے تو خیر اعتدال کے قریب رہو افراط اور تفریط اور غلو اور تعصب نہ کرو **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ

عَنِ الْاَعْمَشِ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا كَرِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ وَاَبْشِرُوْا ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ خوش ہو جاؤ یا خوش کرو عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُدْخِلُ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تم میں سے کسی کو اسکا عمل جنت میں نہ لے جاویگا نہ انگار سے بچاویگا یہاں تک کہ مجھکو بھی مگر اللہ کی رحمت (جنت میں لیجاوے یا جہنم سے بچاوے) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا فَاِنَّهُ لَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ اَحَدًا عَمَلُهُ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِىَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهٗ وَاِنْ قَلَّ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے وہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی کرو اور جو میانہ روی نہ ہو سکے تو اس کے نزدیک رہو اور خوش رہو اس لیے کہ کسی کو اسکا عمل جنت میں نلیجاوے گا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور نہ آپ کو آپ نے فرمایا نہ مجھکو مگر یہ کہ اللہ تعالی ڈھانپ لیوے مجھکو اپنی رحمت سے اور جان لو کہ بہت پسند اللہ کو وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جاوے اگرچہ تھوڑا ہو عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاَبْشِرُوْا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَاب اِكْثَارِ الْاَعْمَالِ وَالْاِجْتِهَادِ فِى الْعِبَادَةِ

عمل بہت کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپکے پاؤں سوج گئے لوگوں نے کہا آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں آپکے تو اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشدیے گئے آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ ہوں

ف یعنے اس مغفرت کی شکر گذاری نہ کروں معلوم ہوا کہ آپ عبادت گناہوں کی مغفرت کے لیے نہ کرتے تھے بلکہ خداوند کریم کی نعمت کا شکر ادا کرتے تھے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی قَامَ حَتّٰی تَفَطَّرَ رِجْلَاہُ قَالَتْ عَائِشَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَصْنَعُ ھٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو کھڑے رہتے یہانتک کہ آپ کے پاؤں پھٹ گئے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ اتنی محنت کیون کرتے ہین آپکے تو اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے گیے آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا مین اللہ کا شکر گذار بندہ نہ ہون

باب الاقتصاد فی الموعظۃ وعظ مین میانہ روی

عَنْ شَقِیْقٍ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللّٰہِ نَنْتَظِرُہٗ فَمَرَّ بِنَا یَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ النَّخَعِیُّ فَقُلْنَا اَعْلِمْہُ بِمَکَانِنَا فَدَخَلَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ خَرَجَ عَلَیْنَا عَبْدُ اللّٰہِ فَقَالَ اِنِّیْ اُخْبَرُ بِمَکَانِکُمْ فَمَا یَمْنَعُنِیْ اَنْ اَخْرُجَ اِلَیْکُمْ اِلَّا کَرَاھِیَۃُ اَنْ اُمِلَّکُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَۃِ فِی الْاَیَّامِ مَخَافَۃَ السَّاٰمَۃِ عَلَیْنَا **ترجمہ** شقیق سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تھے اون کا انتظار کرتے ہوے اتنے مین یزید بن معاویہ نخعی نکلے ہمنے اون سے کہا تم عبد اللہ کو ہماری خبر کردو وہ اندر گئے کچھ دیر نہین ہوئی کہ عبد اللہ نکلے اور کہنے لگے مجھکو خبر ہوئی ہے تمہارے آنے کی پھر مین نہین نکلا صرف اس خیال سے کہ کہین تم کو میرے وعظ سے ملال نہ ہو (یعنی سنتے سنتے بیزار نہ ہو جاؤ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو وعظ سنانے کے لیے موقع اور وقت ڈھونڈھتے (یعنے ہماری خوشی کا موقعہ) دنون مین اس ڈر سے کہ ہمکو بار نہ ہو (اس لیے کہ اگر دل نہ لگا اور وعظ سنی تو فائدہ کیا بلکہ گناہگار ہونے کا ڈر ہے) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وعظ کو اوسی وقت تک وعظ کہنا چاہیے اور قاری کو اوتنا ہی قرآن پڑھنا چاہیے جہان تک لوگ خوشی سے سنین اور اون کا دل لگے اور انپر بار نہ ہو) **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ وَزَادَ مِنْجَابٌ فِیْ رِوَایَتِہٖ عَنِ ابْنِ مُسْھِرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّۃَ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** شَقِیْقٍ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یُذَکِّرُنَا کُلَّ یَوْمِ خَمِیْسٍ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا نُحِبُّ حَدِیْثَکَ وَنَشْتَھِیْہِ وَلَوَدِدْنَا اَنَّکَ حَدَّثْتَنَا کُلَّ یَوْمٍ فَقَالَ مَا یَمْنَعُنِیْ

اِنَّ اَحَدِّثَکُمْ اِلَّا کَرَاهِیَۃَ اَنْ اُمِلَّکُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَۃِ فِی الْاَیَّامِ کَرَاهِیَۃَ السَّآمَۃِ عَلَیْنَا **ترجمہ** ابو وائل سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود ہمکو ہر جمعرات کو وعظ سناتے تھے ایک شخص بولا اے ابو عبدالرحمٰن (یہ کنیت ہے عبداللہ بن مسعود کی) ہم تمہاری حدیث چاہتے ہیں اور پسند کرتے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ تم ہر روز ہمکو حدیث سنایا کرو۔ عبداللہ نے کہا میں تمکو جو ہر روز حدیث نہیں سناتا تو اسوجہ سے کہ برا جانتا ہوں تم کو ملال دینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی دنوں میں کوئی دن مقرر کرتے اسواسطے کہ آپ برا جانتے تھے ہمکو رنج دینا (یعنے بار ہونا)

کِتَابُ الْجَنَّۃِ وَصِفَۃِ نَعِیْمِهَا وَاَهْلِهَا

جنت کا اور جنت کے لوگوں کا بیان۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُفَّتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت گھیری گئی ہے ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں اور جہنم گھیر اگیا ہے نفس کی خواہشوں سے **ف** یعنی یہ دونوں حجاب ہیں جنت اور دوزخ کے پھر جو کوئی ان حجاب کو اٹھا دے وہ اون میں جاویگا نفس کو ناگوار باتیں جیسے ریاضت عبادت میں موظبت عبادات کی صبر اون کے مشقتوں پر غصہ روکنا عفو حلم صدقہ جہاد وغیرہ اور نفس کی خواہشیں جیسے شراب خواری زنا اجنبی عورت کو گھورنا غیبت جھوٹ کھیل کود وغیرہ اور جو خواہشیں مباح ہیں وہ اون میں داخل نہیں اگرچہ کثرت اون کی مکروہ ہے اس ڈر سے کہ مبادا حرام میں لے جاویں یا دل کو سخت کردیں یا عبادات سے غافل کردیں (نووی) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ مِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں طیار

کہین ہین جنکو نہ کسی آنکہ نے دیکہا (یعنے دنیا مین جو آدمی ہین اون کی آنکہون نے) نہ کسی کان نے سُنا
نہ کسی آدمی کے دل مین اُنکا تصور آیا اور یہ مضمون اللہ کی کتاب مین موجود ہے کوئی نہین جانتا جو چہپایا
گیا ہے اون کے لیے آنکہون کا آرام یہ بدلہ ہے اون کے کامون کا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا
عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَكُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِ
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے مین نے طیار
کیا اپنے نیک بندون کے لیے وہ جو آنکہ نے نہین دیکہا اور کان نے نہین سُنا اور کسی آدمی کے
دل پر نہین گذرا یہ سب نعمتین مین نے اٹہا رکہی ہین اون کو چہوڑو جو اللہ نے تمکو تبلایا (یعنے جو نعمتین
اور لذتین معلوم ہین وہ کیسی عمدہ اور ہلکی ہین تو جنت کی نعمت اور لذت جسکا علم خدا ہی تعالی نے
نہین دیا وہ کیسی ہونگی) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ
وَلَا اُذُنٌ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَكُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِ ثُمَّ قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ
مَا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے پہر آپ نے یہ آیت پڑہی
کوئی نہین جانتا جو چہپایا گیا اون کے لیے آنکہون کی ٹہنڈک سے عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَجْلِسًا وَصَفَ فِیْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰی انْتَهٰی ثُمَّ قَالَ فِیْ آخِرِ حَدِیْثِهٖ فِیْهَا مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ
وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآیَةَ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ
الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ
لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس مین موجود تہا آپ نے جنت کا حال بیان کیا یہانتک
کہ بے انتہا تعریف کی پہر آخر مین فرمایا جنت مین وہ نعمت ہے جس کو کسی آنکہ نے نہین دیکہا نہ کسی
کان نے سُنا نہ کسی آدمی کے ذہن مین گذری پہر اس آیت کو پڑہا جن لوگون کی کروٹین بچہونے
سے جدا رہتی ہین (یعنے رات کو جاگتے ہین) اپنے رب کو پکارتے ہین اوس کے عذاب سے ڈر کر اور

اوس کے ثواب کی طمع سے اور جو ہمنے اونکو دیا اوس میں سے خرچ کرتے ہین تو کوئی نہین جانتا جو چھپا کر رکھی گئی
اونکے لیے انکھون کی ٹھنڈک یہ بدلہ ہے اون کے اعمال کا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ
ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جنت مین ایک درخت ہے جس کے سایہ مین سو برس تک سوار چلتا ہے اور وہ سایہ
ختم نہوا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ لَا یَقْطَعُهَا **ترجمہ**
وہی جو گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ سو برس تک سوار اوس کے سایہ مین چلے اور اوسکو
طے نہ کرے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا یَقْطَعُهَا قَالَ
اَبُوْ حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِیْ عَیَّاشٍ الزُّرَقِیَّ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً یَسِیْرُ
الرَّاکِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِیْعَ مِائَةَ عَامٍ مَا یَقْطَعُهَا **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک درخت ہے جس کے سایہ مین سو برس تک سوار
چلے اور وہ تمام نہو۔ ابوحازم نے کہا یہ حدیث مین نے نعمان بن ابی عیاش زرقی سے بیان
کی اونہون نے کہا مجھسے ابوسعید خدری نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جنت مین ایک درخت ہے جس کے تلے اچھے طیار کیے ہوئے تیز گھوڑے کا سوار سو برس تک چلے
تو اوس کو تمام نہ کر سکے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُوْنَ
لَبَّیْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ فَیَقُوْلُ هَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا
نَرْضٰی یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْكُمْ اَفْضَلَ
مِنْ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْكُمْ رِضْوَانِیْ
فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ خدائے تعالیٰ فرماویگا بہشتی لوگون سے اے بہشتیو سو وے

کہینگے اے رب ہم حاضر ہین خدمت مین اور سب بھلائی تیرے ہاتھون مین ہے پروردگار فرماویگا تم راضی
ہوئے وہ کہینگے ہم کیسے راضی نہ ہونگے ہمکو تو نے وہ دیا کہ اوتنا اپنی مخلوق مین سے کسی کو نہین دیا
پروردگار فرماوے گا کیا مین تم کو اس سے بہی عمدہ کوئی چیز دون وہ عرض کرینگے اے رب اس سے عمدہ
کون سی چیز ہے پروردگار فرماویگا مین نے تمپر اپنی رضامندی اُتاری اب مین اس کے بعد تمپر کبہی غصہ
نہ ہونگا **ف** سبحان اللہ مالک کی رضامندی غلام کے لیے ایسی نعمت ہے کہ اُسپر جنت کی تمام
نعمتین قربان ہین **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي
السَّمَاءِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ
كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْاُفُقِ الشَّرْقِيِّ اَوِ الْغَرْبِيِّ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے لوگ ایک دوسرے کو کہڑکیون مین ایسا جہانکینگے جیسے
تم تارے کو دیکہتے ہو آسمان مین (یعنے ایک دوسرے سے اتنے بلند اور دور ہونگے بوجہ تفاوت درجات
کے) ابوحازم نے کہا مین نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی اونہون نے کہا مین نے
ابوسعید خدری سے سنا وہ کہتے تہے جیسے تم بڑے تارے کو جو موتی کیطرح چمکتا ہے پورب یا پچہم کے
کنارے پر دیکہتے ہو **عَنْ** اَبِيْ حَازِمٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ **ترجمہ**
وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ
اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ
مِنَ الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ
لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ
ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے لوگ اوپر کی
کہڑکی والون کو جہانکینگے اپنے اوپر جیسے تارے کو دیکہتے ہین جو چمکتا ہوا ہو اور دور ہو آسمان
کے کنارے پر پورب مین یا پچہم مین یہ اسوجہ سے ہے کہ اون مین درجون کا فرق ہوگا لوگون نے
عرض کیا یا رسول اللہ یہ درجے تو پیغمبرون کے ہونگے اور دن کو نہین ملینگے آپ نے فرمایا کیون نہین
قسم اوس کی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے اون درجون مین وہ لوگ ہونگے جو ایمان لائے اللہ پر

اور سچا جانا اونہون نے پیغمبرون کو عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یود احدهم لو رانی باهله وماله ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت مین بہت چاہنے والے میرے وہ لوگ ہونگے جو میرے بعد پیدا ہونگے اون مین سے کوئی یہ خواہش رکھیگا کاش اپنے گہروالون اور مال سب کو صدقہ کرے اور مجھہ کو دیکھہ لیوے

عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان فی الجنة لسوقا یاتونها کل جمعة فتهب ریح الشمال فتحثو فی وجوههم وثیابهم فیزدادون حسنا وجمالا فیرجعون الی اهلیهم وقد ازدادوا حسنا وجمالا فیقول لهم اهلوهم والله لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا فیقولون وانتم والله لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک بازار ہے جس مین بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوا کرینگے پہر اوتر کی ہوا چلیگی سو وہان کا گرد اور غبار جو مشک اور زعفران ہے اون کے چہرون اور کپڑون پر پڑیگا سو انکا حسن اور جمال زیادہ ہو جاویگا پہر پلٹ آوینگے اپنے گہروالون کیطرف اور گہروالون کا بہی حسن اور جمال بڑہ گیا ہوگا سو اون سے اون کے گہروالے کہینگے خدا کی قسم تمہارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑہ گیا ہے پہر وے جواب دیوینگے کہ خدا کی قسم تمہارا بہی حسن اور جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا

عن محمد قال اما تفاخروا واما تذاکروا الرجال فی الجنة اکثر ام النساء فقال ابو هریرة اولم یقل ابو القاسم صلی الله علیه وسلم ان اول زمرة تدخل الجنة علی صورة القمر لیلة البدر والتی تلیها علی اضوء کوکب دری فی السماء لکل امری منهم زوجتان اثنتان یری مخ سوقهما من وراء اللحم وما فی الجنة اعزب ترجمہ محمد سے روایت ہے لوگون نے فخر کیا یا ذکر کیا کہ جنت مین مرد زیادہ ہونگے یا عورتین زیادہ ہونگی ابوہریرہ نے کہا کیا ابوالقاسم یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت مین جاویگا وہ چودہوین رات کے چاند کی طرح ہوگا اور جو گروہ اوس کے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے چمکدار تارے کیطرح ہوگا اُن مین سے ہر

ہر مرد کے لیے دو دو بی بیان ہونگی جن کی پنڈلیون کا گودا گوشت کے پرے نظر آوے گا اور جنت مین کوئی بے عورت نہ ہوگا **ف** قاضی نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جنت مین عورتین زیادہ ہون گی اور دوسری حدیث مین ہے کہ جہنم مین بھی عورتین زیادہ ہون گی پس دونو حدیثون سے یہ بات نکلی کہ عورتین بہ نسبت مردون کے خلقت مین زائد ہین اور یہ حدیث آدمی عورتون سے متعلق ہے ورنہ حوران بہشتی ان کے سوا ہون گی۔ اس زمانہ مین مردم شماری کے نتائج سے بھی اکثر مقامات مین یہی تحقیق ہوا کہ عورتین بہ نسبت مردون کے زائد ہین اور عورتین بہ نسبت مردون کے کم مرتی ہین اور کم ماری جاتی ہین پس ہماری شریعت مین جو ایک مرد کو کئی عورتین جائز ہوئین وہ فطرت اور مصلحت کے موافق ہے اور قیاس حضرت آدم علیہ السلام پر درست نہین کیونکہ اوسوقت دوسری کوئی عورت نہ تھی علاوہ اس کے حضرت حوا مین وہ صفات تھے جو اور عورتون مین نہین ہین **عن** ابن سیرین قال اختصم الرجال والنساء ایھم فی الجنۃ اکثر فسألوا ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ فقال قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم مثل حدیث ابن علیۃ **ترجمہ** محمد بن سیرین سے روایت ہے عورت اور مرد جھگڑے کہ جنت مین کون زیادہ ہون گے تو ابو ہریرہ سے پوچھا انہون نے کہا ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول زمرۃ یدخلون الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر والذین یلونھم علی اشد کوکب دری فی السماء اضاءۃ لا یبولون ولا یتغوطون ولا یتفلون ولا یمتخطون امشاطھم الذھب ورشحھم المسک ومجامرھم الالوۃ وازواجھم الحور العین اخلاقھم علی خلق رجل واحد علی صورۃ ابیھم ادم علیہ السلام ستون ذراعا فی السماء **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جو گروہ جنت مین جاویگا وہ چودھوین رات کے چاند کیطرح ہونگے پھر جو گروہ اون کے بعد جاویگا وہ سب سے زیادہ چمکتے ہوے تارے کیطرح ہوگا اور جنتی نہ پیشاب کرین گے نہ پائخانہ نہ تھوکین گے نہ ناک سنکین گے اون کی کنگھیان سونے کی ہونگی اور پسینہ سے مشک کی خوشبو آوے گی اونکی انگیٹھیون مین عود سلگتا ہوگا اور اونکی بی بیان

حورین ہونگی بڑی آنکھہ والی اور انکی عادتین ایک شخص کی عادتون کے موافق ہونگی یعنی سب کے اخلاق یکسان ہونگے اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہون گے ساٹھہ ہاتہہ کا قد ہوگا

عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اول زمرة تدخل الجنة من امتی علی صورة القمر لیلة البدر ثم الذین یلونهم علی اشد نجم فی السماء اضاءة ثم هم بعد ذلك منازل لا یتغوطون ولا یبولون ولا یمتخطون ولا یبزقون امشاطهم الذهب ومجامرهم الالوة ورشحهم المسك اخلاقهم علی خلق رجل وقال ابو كریب علی خلق رجل وقال ابن ابی شیبة علی صورة ابیهم **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین دو گروہون کے بعد اتنا زیادہ ہے کہ پہر ان کے بعد کئی درجہ ہونگے **عن** همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذكر احادیث منها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اول زمرة تلج الجنة صورهم علی صورة القمر لیلة البدر لا یبصقون فیها ولا یمتخطون ولا یتغوطون فیها آنیتهم وامشاطهم من الذهب والفضة ومجامرهم من الالوة ورشحهم المسك ولكل واحد منهم زوجتان یری مخ سوقهما من وراء اللحم من الحسن لا اختلاف بینهم ولا تباغض قلوبهم قلب واحد یسبحون الله بكرة وعشیا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ اون کے برتن بہی سونے کے ہون گے اور یہ ہے کہ جنت والون مین کوئی اختلاف نہ ہوگا نہ بغض اون کے دل ایک دل کیطرح ہون گے اور وہ پاکی کرینگے اپنے پروردگار کی صبح اور شام یعنی تسبیح کرین گے **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول ان اهل الجنة یاكلون فیها ویشربون ولا یتفلون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یمتخطون قالوا فما بال الطعام قال جشاء ورشح كرشح المسك یلهمون التسبیح والتحمید كما یلهمون النفس **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جنت کے لوگ کہاوینگے اور پیوین گے نہ تہوکین گے نہ پیشاب کرین گے نہ پاخانہ کرینگے نہ ناک سنکین گے لوگون نے عرض کیا پہر کہانا کدہر جاوے گا آپ نے فرمایا ایک ڈکار ہوگی

اور پسینہ آویگا اوس مین مشک کی خوشبو ہوگی زبس ڈکار اور پسینہ سے کہانا تحلیل ہو جاویگا اور تسبیح اور تحمید یعنے سبحان اللہ اور الحمد للہ کا اون کو الہام ہوگا جیسے سانس کا الہام ہوتا ہے ف یعنی بہشت عالم پاک ہے وہان کے کہانیکا فضلہ اس عالم کیطرح پر نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ ہوکر نکلجایا کرے گا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کہینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اوسی طرح اس عالم پاک مین سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہوکر روح کا راحت افزا ہوگا نووی نے کہا اہلسنت اور اکثر مسلمانون کا مذہب یہ ہے کہ جنت کے لوگ کہاوین گے اور پیوین گے اور تمام مزے اوٹہاوینگے جنت مین اور یہ نعمتین ہمیشہ رہین گی کبہی ختم نہ ہون گے اور جنت کی نعمتین دنیا کی نعمتون کے ساتہ مشابہ ہین صورت اور نام مین اور حقیقت انکی اور ہے عن الاعمش بہذا الاسناد الی قولہ کرشح المسک عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل اہل الجنۃ فیہا ویشربون ولا یتغوطون ولا یمتخطون ولا یبولون ولکن طعامہم ذاک جشاء کرشح المسک یلہمون التسبیح والتحمید کما یلہمون النفس قال وفی حدیث حجاج طعامہم ذاک عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال ویلہمون التسبیح والتکبیر کما یلہمون النفس ترجمہ وہی جو گذرا اس روایت مین بجائے تحمید کے تکبیر ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من یدخل الجنۃ ینعم لا یباس لا تبلی ثیابہ ولا یفنی شبابہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت مین جاویگا چین کرے گا بے غم رہے گا نہ کبہی اوس کے کپڑے گلین گے نہ جوانی اوسکی جوانی مٹے گی یعنے سدا جوان ہی رہیگا کبہی بوڑہا نہ ہوگا عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ وابی ہریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ینادی مناد ان لکم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لکم ان تحیوا فلا تموتوا ابدا وان لکم ان تشبوا فلا تہرموا ابدا وان لکم ان تنعموا فلا تباسوا ابدا فذلک قولہ عز وجل ونودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموہا بما کنتم تعملون ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پکارے گا پکارنے والا جنت کے لوگون کو مقرر

تمہارے واسطے یہ ٹہیر چکا کہ تم چنگے رہوگے کبہی بیمار نہ پڑوگے اور مکرر تم زندہ رہوگے کبہی نہ مروگے اور مقرر تم جوان بنے رہوگے کبہی بوڑہے نہ ہوگے اور مقرر تم عیش اور چین مین رہوگے کبہی رنج نہ ہوگا اور یہی مطلب ہے خدا کے اس قول کا کہ بہشت والے آواز دیے جاوینگے یہ تمہاری بہشت ہے جس کے تم وارث ہوئے اس وجہ سے کہ تم نیک اعمال کرتے تہے **ف** یہ فرشتہ بہشتیون مین منادی کردیگا تاکہ اون کو کوئی دغدغہ نرہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّۃِ لَخَیْمَۃً مِّنْ لُؤْلُؤَۃٍ وَّاحِدَۃٍ مُجَوَّفَۃٍ طُوْلُھَا سِتُّوْنَ مِیْلًا لِلْمُؤْمِنِ فِیْھَا اَھْلُوْنَ یَطُوْفُ عَلَیْھِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا یَرٰی بَعْضُھُمْ بَعْضًا **ترجمہ** عبداللہ بن قیس یعنے ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو جنت مین ایک خیمہ ملیگا جو ایک ہی خولدار موتی کا ہوگا اور اسکی لنبائی ساٹہہ میل تک ہوگی اُس مین اس مومن کی بی بیان ہونگی اور وہ اُنپر گہوما کرے گا ہر ایک دوسرے کو نہ دیکہیگا (بوجہ کشادگی کے) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْجَنَّۃِ خَیْمَۃٌ مِّنْ لُؤْلُؤَۃٍ مُجَوَّفَۃٍ عَرْضُھَا سِتُّوْنَ مِیْلًا فِیْ کُلِّ زَاوِیَۃٍ مِّنْھَا اَھْلٌ مَّا یَرَوْنَ الْاٰخَرِیْنَ یَطُوْفُ عَلَیْھِمُ الْمُؤْمِنُ **ترجمہ** عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک خولدار موتی کا خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹہہ میل کی ہوگی اوس کے ہر کونے مین لوگ ہونگے جو دوسرے کونے والون کو نہ دیکہتے ہونگے مومن اُنپر دورہ کرے گا (کیونکہ وہ لوگ مومن کے گہر والے ہونگے) **عَنْ** اَبِیْ مُوْسَی بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَیْمَۃُ دُرَّۃٌ طُوْلُھَا فِی السَّمَآءِ سِتُّوْنَ مِیْلًا فِیْ کُلِّ زَاوِیَۃٍ مِّنْھَا اَھْلٌ لِّلْمُؤْمِنِ لَا یَرَاھُمُ الْاٰخَرُوْنَ **ترجمہ** ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیمہ ایک موتی ہوگا جسکا لنباؤ اونچان مین ساٹہہ میل کا ہوگا اوس کے ہر کونے مین مسلمان کی بی بیان ہونگی جن کو دوسرے لوگ نہ دیکہہ سکینگے یعنے ایک محل کے لوگ دوسرے محل کے لوگون کو نہ دیکہینگے بوجہ وسعت اور دوری کے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ کُلٌّ مِّنْ اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیحان اور جیحان اور

نیل اور فرات جنت کی نہروں میں سے ہیں **ف** نووی نے کہا سیحان اور جیحان سیحون اور جیحون کے سوا ہیں یہ سیحان اور جیحان جو حدیث میں مذکور ہیں وہ ارمن کے بلاد میں ہیں تو جیحان مصیصہ کی نہر ہے اور سیحان اذنہ کی اور یہ دونوں بہت بڑی نہریں ہیں ان دونوں میں جیحان بڑی ہے اور جوہری نے جو صحاح میں کہا کہ جیحان شام میں ایک نہر ہے غلط ہے یا شام سے مراد ارمن کے بلاد ہیں مجازاً بوجہ قرب کے حازمی نے کہا سیحان ایک نہر ہے مصیصہ کے پاس اور وہ سیحون کے سوا ہے صاحب نہایہ نے کہا سیحان اور جیحان یہ دونوں نہریں عواصم میں مصیصہ کے پاس ہیں اور طرطوس کے اور جیحون وہ ایک نہر ہے خراسان کے پرے بلخ کے پاس اور وہ جیحان کے سوا ہے اسی طرح سیحون مغایر ہے سیحان کے اور قاضی عیاض نے جو کہا کہ یہ چار نہریں بلاد اسلام کی بڑی نہریں ہیں نیل مصر میں اور فرات عراق میں اور سیحان اور جیحان یا سیحون اور جیحون خراسان میں تو اس میں کئی غلطیاں ہیں ایک تو یہ فرات عراق میں نہیں ہے بلکہ وہ فاصل ہے درمیان شام اور جزیرہ کے دوسرے سیحان اور جیحان اور ہیں اور سیحون اور جیحون اور تیسرے یہ کہ سیحان اور جیحان شام میں نہیں بلکہ ارمن کے بلاد میں قریب شام کے اور یہ جو فرمایا کہ جنت کی نہریں ہیں اس کے دو معنے ہیں ایک تو یہ کہ وہاں اسلام پھیل جاویگا اور ان نہروں کا پانی جن سے مسلمانوں کا جسم بنے گا جنت میں جاویگا دوسری یہ کہ درحقیقت ان نہروں میں جنت کا ایک مادہ ہے کیونکہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے اور اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور یہی معنے صحیح ہے اور کتاب الایمان میں گذرا کہ فرات اور نیل جنت سے نکلے ہیں اور بخاری میں ہے کہ سدرۃ المنتہی کی جڑ سے انتہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل الجنۃ اقوام افئدتھم مثل افئدۃ الطیر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کچھ لوگ جاوینگے جن کے دل چڑیوں کے سے ہیں **ف** یعنی نرم اور ضعیف خدا کے خوف سے یا متوکل چڑیوں کیطرح **عن** ھمام ابن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ عزوجل آدم علی صورتہ طولہ ستون ذراعا فلما خلقہ قال اذھب فسلم علی اولئک النفر وھم نفر من الملائکۃ جلوس فاستمع ما یحیونک فانھا تحیتک وتحیۃ ذریتک

قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَۃُ اللہِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَۃُ اللہِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَلٰی صُوْرَۃِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتَّى الْاٰنَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اپنی صورت پر **ف** یعنی آدم کی صورت پر یعنی جو صورت اون کی دنیا مین تہی اوسی پر مرے اوسی صورت پر پیدا ہوئے اور حدیث کی شرح اوپر گذر چکی **ف** اون کا قد ساٹہہ ہاتہہ کا لنبا تہا جب اون کو بنا چکا تو فرمایا جا اور اون فرشتون کو سلام کر اور وہان کئی فرشتے بیٹھے ہوئے تہے اور سن وہ تجہے کیا جواب دیتے ہین کیونکہ تیرا اور تیری اولاد کا یہی سلام ہے حضرت آدم گئے اور کہا السلام علیکم فرشتون نے جواب مین کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ تو ورحمۃ اللہ بڑہایا تو جو کوئی بہشت مین جاویگا وہ آدم کی صورت پر ہوگا یعنے ساٹہہ ہاتہہ کا لنبا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آدم علیہ السلام ساٹہہ ہاتہہ کے تہے) پہر اون کے بعد لوگون کے قد گہٹتے گئے اب تک **ف** حضرت آدم علیہ السلام سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیون کے قد بہی گہٹتے گئے بہشت مین سب برابر ہو جاوینگے بلند ساٹہہ ہاتہہ کا قد اسوقت مین خوشنما نہین معلوم ہوتا اسواسطے کہ ہمارے قد چہوٹے ہین لیکن بہشت مین خوشنما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہو جاوینگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیک کرنا اور جواب مین وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے جو سلام علیک چہوڑ کے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ درحقیقت ناخلف ہے کہ اوس نے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چہوڑی بلکہ جس نے آدم کا طریقہ چہوڑا جو اللہ تعالی نے انکو بتلایا وہ آدمی نہین ہے (تحفۃ الاخیار)

باب ف جَهَنَّمَ اَعَاذَنَا اللہُ مِنْهَا

جہنم کا بیان خدا اس سے ہم کو بچاوے **عَنْ** عَبْدِ اللہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَّهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسدن جہنم لایا جاوے گا اوس کی ستر ہزار باگین ہونگی اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے کہینچتے ہون گے (تو کل فرشتے جو جہنم کو کہینچکر لاوینگے چار ارب نوے کروڑ ہوئے)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ

هٰذِهِ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً
يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ تمہاری جسکو آدمی روشن
کرتا ہے ایک حصہ ہو اوس مین گرمی کا جہنم کی آگ مین ویسے ستر حصے گرمی ہو لوگون نے عرض کیا قسم
خدا کی یہی آگ کافی تہی (جلانے کے لیے) یا رسول اللہ آپنے فرمایا وہ تو اس سے ساٹھ پر نو حصے زیادہ
گرم ہے ہر حصے مین اتنی گرمی ہے عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا هٰذَا قَالَ
قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي
فِي النَّارِ الْآنَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تھے اتنے مین ایک دھماکے کی آواز آئی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے ہم نے عرض کیا اللہ
تعالیٰ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا یہ ایک پتھر ہے جو جہنم مین پھینکا گیا تھا ستر برس
پہلے وہ جا رہا تھا اب اوسکی تہ مین پہونچا (معاذ اللہ جہنم اتنا گہرا ہے کہ اوسکی چوٹی سے تہ تک ستر برس
کی راہ ہے اور یہی اسقدر تیز حرکت سے جیسے پتھر اوپر سے نیچے کو گرتا ہے) عن أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ هٰذَا وَقَعَ فِي أَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا ترجمہ
ابوہریرہ سے ویسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ وہ پتھر نیچے گرا تمنے اسکا دھماکا سنا
عن سَمُرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ
إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى عُنُقِهِ ترجمہ سمرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
تھے بعضون کو ٹخنون تک انگار پکڑے گی اور بعضون کو ازار بند باندہنے کی جگہہ تک اور بعضون کو
گردن تک عن سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ
مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ
النَّارُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضون کو جہنم کی آگ ٹخنون تک پکڑے گی بعضون کو گھٹنون تک بعضون کو
کمر بند تک بعضون کو ہنسلی تک عن سعيد بهذا الاسناد وجعل مكان حجزته حقويه
ترجمہ وہی جو گذرا اس مین بجاے حجزے کے حقوے ہے حقو بہی وہی ازار بند ہنے کی جگہہ عن
ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجت النار
والجنة فقالت هذه يدخلني الجبارون والمتكبرون وقالت هذه يدخلني الضعفاء
والمساكين فقال الله عز وجل لهذه انت عذابي اعذب بك من اشاء وربما
قال اصيب بك من اشاء وقال لهذه انت رحمتي ارحم بك من اشاء ولكل واحدة
منكما ملؤها ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ
نے جہگڑا کیا دوزخ نے کہا مجہہ مین بڑے بڑے زوردار مغرور لوگ آوینگے اور جنت نے کہا مجہہ مین ناتوان مسکین لوگ
آوینگے اللہ جل جلالہ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے مین جسکو چاہونگا تجہہ سے عذاب کرونگا اور جنت سے
فرمایا تو میری رحمت ہے مین جسپر چاہونگا تجہہ سے رحم کرونگا اور تم دونون بہرے جاؤگے عن
ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تحاجت النار والجنة
فقالت النار اوثرت بالمتكبرين والمتجبرين وقالت الجنة فما لي لا يدخلني الا
ضعفاء الناس وسقطهم وعجزهم فقال الله عز وجل للجنة انت رحمتي ارحم بك
من اشاء من عبادي وقال للنار انت عذابي اعذب بك من اشاء من عبادي ولكل
واحدة منكم ملؤها فاما النار فلا تمتلئ فيضع قدمه عليها فتقول قط قط فهنالك
تمتلئ ويزوي بعضها الى بعض ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جنت اور دوزخ نے بحث کی دوزخ نے کہا مجہہ مین وہ لوگ آوینگے جو متکبر اور زور والے ہین
اور جنت نے کہا مجہے کیا ہوا مجہہ مین وہی لوگ آوینگے جو ناتوان ہین لوگون مین اور خراب ہین اور
عاجز ہین یعنے اکثر یہی لوگ ہونگے اتب اللہ تعالی نے فرمایا جنت سے تو میری رحمت ہے مین تیرے
ساتہہ رحمت کرتا ہون جسپر چاہتا ہون اپنے بندون مین سے اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب
ہے مین عذاب کرتا ہون تیرے ساتہہ جسکو چاہتا ہون اپنے بندون مین سے اور تم دونون بہری جاؤگے
لیکن دوزخ نہ بہریگی اور سیر نہ ہوگی پہر پروردگار اپنا پاؤن اسپر رکہدیگا وہ کہے گی بس بس

منتشر ہو جاویگی اور ایک پر ایک سمٹ جاویگی **ف** نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات مین سے ہی
اور یہ اوپر گذر چکا کہ ان احادیث مین دو مذہب ہین ایک تو جمہور سلف اور طائفہ متکلمین کا وہ یہ ہے کہ انکی
تاویل نکرین گے بلکہ اون پر ایمان لاوینگے کہ وہ حق ہین اور مراد وہ معنی ہے جو اللہ تعالی کے لائق ہے
اور ظاہری معنے مراد نہین ہے یعنے وہ ظاہری جو متعارف ہو اور خاص ہو مخلوقات سے اور دوسرا مذہب
جمہور متکلمین کا ہے کہ ان کی تاویل کرین گے جیسے لائق ہے اس مذہب کے موافق اس حدیث کی تاویل مین
اختلاف ہو بعض کہتے ہین قدم سے مراد متقدم ہے یعنے وہ لوگ رکھیگا جو آگے سے اللہ تعالی نے بنایا
کیے تہے عذاب کے لیے دوسرے یہ کہ قدم سے بعض مخلوقات کا قدم مراد ہے تیسرے یہ کہ قدم سے کوئی مخلوق
مراد ہے **مترجم** کہتا ہے کہ یہ سب تاویلات فاسدہ ہین اور قدم سے مراد پروردگار کا قدم مراد ہے اور
دوسری روایت مین امام مسلم کے رجل کا لفظ موجود ہے اور وہ مرادف ہے قدم کے اور رجل سے جماعت ملائکہ
مراد لینا ابطال ہے حدیث کا کس لیے کہ دوسری روایت قدم کی تائید کرتی ہے رجل کے معنے ظاہری کو
اور معلوم نہین ہوتا کہ ان متکلمین نے ایسی تاویلین کیون کین اور آیات اور احادیث بیشمار کو اپنی زعم
فاسد سے کیون بگاڑا کیا خوب ہوتا اگر وے اپنے زعم کو ان آیات اور احادیث سے بگاڑتے اور جس تنزیہ
کو انہون نے اپنے دل سے تراشا ہے اُس سے باز آتے خداوند تعالی جن باتون سے پاک ہے وہ قرآن مجید
مین بیان کر دی گئین نہ وہ جنتا ہے نہ جنا گیا ہے نہ اوس کے جوڑ کا کوئی ہے نہ کوئی چیز اوس کے مثل
ہے اور حدیث مین ہے کہ وہ نہ کہاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے نہ اونگہتا ہے اوسکی ذات مین کوئی عیب
نہین بس یہی تنزیہ شرعی ہے اور جن باتون کو خداوند تعالی نے اپنی لیے ثابت کیا یا اوس کے رسول
نے ثابت کیا اون سے تنزیہ کرنا حماقت اور بیوقوفی ہے جیسے اوترنا چڑہنا ہنسنا وکہنا سننا تعجب کرنا
بیٹھنا آواز دینا بات کرنا آنا جانا ہاتھ آنکھہ پاؤن منہ قدم یہ سب صفات قرآن اور حدیث سے ثابت
ہین اور اس باب مین اسقدر بے شمار آیات اور احادیث ہین کہ تاویل اور تحریف کی گنجائش نہین اس
لیے صحیح اور اسلم وہی چال ہے جو سلف رحمہم اللہ کی چال تہی کہ جو صفات پروردگار کی قرآن و
حدیث مین آئی ہین وہ اپنے ظاہر معنے لغوی پر محمول ہین اون مین تاویل اور تحریف درست نہین
نہ تشبیہ انکی مخلوقات کے صفات کے ساتھ کیونکہ اللہ جل جلالہ کی ذات اور صفت دونون پاک
ہین تشبیہ سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ ۔ ترجمہ وہی جو گذرا ۔
عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْجَنَّةِ إِنَّمَا أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتَّى يَضَعَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رِجْلَهُ تَقُولُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا ۔ ترجمہ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا اس میں بجائے قدم کے رجلہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدم سے حدیث میں پاؤں مراد ہے اور باطل ہے قول امام ابوبکر بن فورک کا جس نے کہا کہ رجل کی روایت صحیح اور ثابت نہیں ہے کیونکہ رجل اس روایت میں موجود ہے اور وہ صحیح ہے اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے کسی پر ظلم نہ کرے گا اور جنت کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا نووی نے کہا اس میں دلیل ہے اہلسنت کی کہ ثواب اعمال پر منحصر نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت میں جاویں گے اور یہی حکم ہے اطفال اور مجانین کا وہ بھی بغیر اعمال کو جنت میں جاویں گے اللہ کی رحمت اور فضل سے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت کی وسعت بعید ہے کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک شخص کو جنت میں دس دنیا کے برابر جگہہ ملے گی باوجود اس کے اس میں خالی جگہہ رہے گی انتہی
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَلِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ ۔ ترجمہ ابوسعید سے بھی ایسی ہی روایت ہے
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ دوزخ کہتی رہے گی اور کچھ ہے اور کچھ ہے لینے اور لوگوں کو مانگے گی یہاں تک کہ مالک عزت والا رب برکت والا

بلندی والا اپنا قدم اس میں رکھدیگا تب وہ کہنے لگے گی بس بس قسم تیری عزت کی اور ایک میں ایک
سمٹ جاویگی عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ شَیْبَانَ ترجمہ
وہی جو گذرا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنَّہٗ قَالَ لَا تَزَالُ جَہَنَّمُ یُلْقٰی فِیْہَا وَتَقُوْلُ ہَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ رَبُّ الْعِزَّۃِ فِیْہَا قَدَمَہٗ
فَیَنْزَوِیْ بَعْضُہَا اِلٰی بَعْضٍ وَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِکَ وَکَرَمِکَ وَلَا یَزَالُ فِی الْجَنَّۃِ فَضْلٌ
حَتّٰی یُنْشِئَ اللّٰہُ لَہَا خَلْقًا فَیُسْکِنَہُمْ فَضْلَ الْجَنَّۃِ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جہنم میں لوگ ڈالے جاویں گے اور وہ یہی کہیگی
اور کچھ ہے یہانتک کہ پروردگار عزت والا اپنا قدم اوس میں رکھدیگا تب تو سمٹ کر ایک میں ایک
رہجاوے گا اور کہنے لگے گی بس بس قسم تیرے عزت اور کرم کی اور ہمیشہ جنت میں خالی جگہہ رہے
گی یہانتک کہ اللہ تعالی اوس کے لیے ایک مخلوق کو پیدا کرے گا اور انکو اس جگہہ میں رکھے گا
عَنْ اَنَسٍ یَقُوْلُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَبْقٰی مِنَ الْجَنَّۃِ مَا شَآءَ اللّٰہُ
اَنْ یَّبْقٰی ثُمَّ یُنْشِئُ اللّٰہُ لَہَا خَلْقًا مِمَّا یَشَآءُ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں جتنی اللہ تعالی چاہے گا اوتنی جگہہ خالی رہجاویگی
پھر اللہ تعالی اوس کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُجَآءُ بِالْمَوْتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
کَاَنَّہٗ کَبْشٌ اَمْلَحُ زَادَ اَبُوْ کُرَیْبٍ فَیُوْقَفُ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَاتَّفَقَا فِیْ بَاقِی الْحَدِیْثِ
فَیُقَالُ یَا اَہْلَ الْجَنَّۃِ ہَلْ تَعْرِفُوْنَ ہٰذَا فَیَشْرَئِبُّوْنَ وَیَنْظُرُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ ہٰذَا
الْمَوْتُ قَالَ ثُمَّ یُقَالُ یَا اَہْلَ النَّارِ ہَلْ تَعْرِفُوْنَ ہٰذَا فَیَشْرَئِبُّوْنَ وَیَنْظُرُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ
نَعَمْ ہٰذَا الْمَوْتُ قَالَ فَیُؤْمَرُ بِہٖ فَیُذْبَحُ قَالَ ثُمَّ یُقَالُ یَا اَہْلَ الْجَنَّۃِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ
وَیَا اَہْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ فَلَا مَوْتَ قَالَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْذِرْہُمْ
یَوْمَ الْحَسْرَۃِ اِذْ قُضِیَ الْاَمْرُ وَہُمْ فِیْ غَفْلَۃٍ وَّہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلَی الدُّنْیَا
ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا قیامت کے دن موت کو لاویں گے ایک سفید مینڈھے کی شکل میں اور جنت اور دوزخ

کے بیچ مین اُسکو پھیر ادینگے پھر کہا جاویگا اے جنت والو تم اُسکو پہچانتے ہو وہ اپنا سر اٹھا دیکھینگے اور اوسکو دیکھینگے اور کہینگے ہان ہم پہچانتے ہین یہ موت ہے پھر کہا جاویگا اے دوزخ والو تم اسکو پہچانتے ہو وہ سر اٹھا دینگے اور دیکھینگے اور کہینگے ہان ہم پہچانتے ہین یہ موت ہے پھر حکم ہوگا وہ مینڈھا ذبح کیا جاویگا پھر کہا جاویگا اے جنت والو تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہین ہے اور اے دوزخ والو تمکو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہین ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اور ڈرا اون کو افسوس کے دن سے جب فیصلہ ہو جاویگا اور وہ غفلت مین ہین اور وہ یقین نہین کرتے آپنے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے دنیا کیطرف یعنی دنیا مین ایسے مشغول ہین کہ قیامت کا ڈر نہین) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُدْخِلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَھْلُ النَّارِ النَّارَ قِیْلَ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ ثُمَّ ذَکَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ عَزَّوَجَلَّ وَلَمْ یَقُلْ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَذْکُرْ اَیْضًا وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلَی الدُّنْیَا ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُدْخِلُ اللّٰہُ اَھْلَ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَیُدْخِلُ اَھْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ یَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَیْنَھُمْ فَیَقُوْلُ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَا مَوْتَ وَیَا اَھْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ کُلٌّ خَالِدٌ فِیْمَا ھُوَ فِیْہِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے جنت والون کو جنت مین لے جاویگا اور دوزخ والون کو دوزخ مین پھر ایک پکارنے والا اون کے بیچ کھڑا ہوگا اور کہیگا اے جنت والو موت نہین ہے اور اے دوزخ والو موت نہین ہے ہر ایک اپنے مقام مین ہمیشہ رہے گا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَارَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ وَصَارَ اَھْلُ النَّارِ اِلَی النَّارِ اُتِیَ بِالْمَوْتِ حَتّٰی یُجْعَلَ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ ثُمَّ یُذْبَحُ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَا مَوْتَ وَیَا اَھْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَیَزْدَادُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ فَرَحًا اِلٰی فَرَحِھِمْ وَیَزْدَادُ اَھْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰی حُزْنِھِمْ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنت والے جنت مین چلے جاوینگے اور دوزخ والے دوزخ مین تو موت لائی جاویگی اور جنت اور دوزخ کے

رنج مین ذبح کیجاوے گی پیر ایک پکار نیوالا پکارے گا اے جنت والو اب موت نہین ہے اور اے
دوزخ والو اب موت نہین ہے جنت والون کو یہ سنکر خوشی پر خوشی حاصل ہوگی اور دوزخ والون کو
رنج پر رنج زیادہ ہوگا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْکَافِرِ اَوْ نَابُ الْکَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِہٖ مَسِیْرَةُ ثَلَاثٍ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کا دانت
یا اوسکی کچلی احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اوسکی کہال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ ہوگی۔
ف یہ اسواسطے ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور یہ سب باتین ممکن ہین اللہ تعالی کو اون پر قدرت ہے
اور مخبر صادق نے اون کی خبر دی اس لیے ایمان اونپر واجب ہوا لوذی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَرْفَعُہٗ قَالَ مَا بَیْنَ مَنْکِبَیِ الْکَافِرِ فِی النَّارِ مَسِیْرَةُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ لِلرَّاکِبِ
الْمُسْرِعِ وَلَمْ یَذْکُرِ الْوَکِیْعِیُّ فِی النَّارِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے دونون مونڈہون کے بیچ مین تیز رو سوار کے تین دن
کی راہ ہوگی عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَھْبٍ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ
بِاَھْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ ثُمَّ
قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ النَّارِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ ترجمہ
حارثہ بن وہب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تم کو نہ بتلاؤن جنت کے لوگ
لوگون نے کہا بتلایئے فرمایا تو ان لوگون کے نزدیک ذلیل اگر قسم کہا لیوے اللہ کے بہروسے پر البتہ
اللہ تعالی اوسکو سچا کردے اور پہر فرمایا کیا مین تمکو نہ بتلاؤن دوزخ والے لوگون نے عرض کیا کیون
نہین بتلایئے آپنے فرمایا ہر جہگڑالو ٹیڑے پیٹ والا مغرور یا ہر موٹا مغرور یا ہر مال جمع کرنے والا مغرور
عَنْ شُعْبَةَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ اَلَا اَدُلُّکُمْ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ
حَارِثَةَ بْنِ وَھْبٍ الْخُزَاعِیِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ
الْجَنَّةِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَھْلِ النَّارِ کُلُّ
جَوَّاظٍ زَنِیْمٍ مُسْتَکْبِرٍ ترجمہ وہی جو گذرا اسمین یہ ہے کہ دوزخ والا ہر موٹا حرام خور چغلخور یا
دغا بازی سے ایک قوم مین شریک ہونے والا گہمنڈ والا ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْاَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی لوگ ایسے ہیں جنپر غبار پڑا ہوا ہے پریشان حالت میں دروازوں پرسے دھکیلے جاتے ہیں پر اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کہا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ اُنکی قسم پوری کرے (یعنے خدا کے نزدیک مقبول ہیں گو دنیاداروں کی نظروں میں حقیر ہیں) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَمْعَۃَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ النَّاقَۃَ وَذَکَرَ الَّذِیْ عَقَرَھَا فَقَالَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاھَا انْبَعَثَ لَھَا رَجُلٌ عَزِیْزٌ عَارِمٌ مَنِیْعٌ فِیْ رَھْطِہٖ مِثْلُ اَبِیْ زَمْعَۃَ ثُمَّ ذَکَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَ فِیْھِنَّ ثُمَّ قَالَ اِلٰی مَا یَجْلِدُ اَحَدُکُمْ اِمْرَاَتَہٗ فِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ جَلْدَ الْاَمَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ کُرَیْبٍ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّہٗ یُضَاجِعُھَا مِنْ اٰخِرِ یَوْمِہٖ ثُمَّ وَعَظَھُمْ فِیْ ضَحِکِھِمْ مِنَ الضَّرْطَۃِ فَقَالَ اِلٰی مَا یَضْحَکُ اَحَدُکُمْ مِمَّا یَفْعَلُ ترجمہ عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر کیا اور اس شخص کا ذکر کیا جس نے اوس اونٹنی کو زخمی کیا آپ نے فرمایا جب اُٹہا اس قوم میں کا بڑا بدبخت اوٹہا اس کام کے لیے ایک شخص عزت والا شریر مفسد خبیث اپنے کنبے کا زور رکہنے والا جیسے ابوزمعہ ہے پہر عورتوں کا ذکر کیا اور ادن کے مقدمہ میں نصیحت کی فرمایا کس واسطے تم میں سے کوئی اپنی عورت کو مارتا ہے جیسے لونڈی یا غلام کو مارتا ہے اور شاید وہ اُسی دن شام کو اوسکو اپنے پاس سُلادے (تو شام کو صحبت اور دن کو ایسی سخت مار نہایت نامناسب ہے) پہر لوگوں کو نصیحت کی باد سرنے پر ہنسی سے اور فرمایا کیوں تم میں سے کوئی ہنستا ہے اس کام پر جو خود بہی کرتا ہے۔ (یعنے ہوا کا صادر ہونا ضروری ہے اور ہر ایک آدمی کو لگا تا ہے پہر دوسرے پر ہنسنا نادانی ہے) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَیِّ بْنِ قَمْعَۃَ بْنِ خِنْدِفَ اَبَا بَنِیْ کَعْبٍ ھٰؤُلَاءِ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن لحی کو دیکہا جو بنی کعب ان لوگوں کا باپ تہا (یعنے جد اعلےٰ) وہ اپنی آنتیں کہینچ رہا ہے جہنم میں (دوسری روایت میں ہے کہ اوسی نے سائبہ کو نکالا تہا) سائبہ وہ جانور جو مشرک اپنے بتوں کے

نام پر چھوڑ دیتے تھے اور سپر بوجھ نہ لادتے تھے عَنْ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ
اِنَّ الْبَحِیْرَۃَ الَّتِیْ یُمْنَعُ دَرُّھَا لِلطَّوَاغِیْتِ فَلَا یَحْلُبُھَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَاَمَّا السَّائِبَۃُ الَّتِیْ
کَانُوْا یُسَیِّبُوْنَھَا لِاٰلِھَتِھِمْ فَلَا یُحْمَلُ عَلَیْھَا شَیْءٌ قَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِیَّ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ
وَکَانَ اَوَّلَ مَنْ سَیَّبَ السَّوَائِبَ ترجمہ سعید بن المسیب کہتے ہے بحیرہ وہ جانور ہے جسکا دودھ دوہنا موقوف
کیا جاتا ہے بتوں کے لیے تو کوئی آدمی اس جانور کا دودھ نہ دوہ سکتا اور سائبہ وہ ہے جسکو اپنے معبودوں
کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور سپر کوئی بوجھ نہ لادتے تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں جہنم میں کھینچ رہا تھا اور
سب سے پہلے سائبہ اوسی نے نکالا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور بعضے
کافر ابھی سے وہاں بھیجے جاتے ہیں عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اَھْلِ النَّارِ لَمْ اَرَھُمَا قَوْمٌ مَعَھُمْ سِیَاطٌ کَاَذْنَابِ الْبَقَرِ
یَضْرِبُوْنَ بِھَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُھُنَّ کَاَسْنِمَۃِ
الْبُخْتِ الْمَائِلَۃِ لَا یَدْخُلْنَ الْجَنَّۃَ وَلَا یَجِدْنَ رِیْحَھَا وَاِنَّ رِیْحَھَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَۃِ کَذَا وَکَذَا
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو قسمیں ہیں دوزخیوں
کی جنکو میں نے نہیں دیکھا (یعنی دنیا میں ابھی وہ پیدا نہیں ہوئے) ایک تو وے لوگ جن کے پاس
کوڑے ہیں بیل کے دموں کی طرح اور لوگوں کو اون سے مارتے ہیں (ظلم سے) اور ایک عورتیں ہیں جو
کپڑا پہنے ہیں پر ننگی ہیں (یا خدا تعالیٰ کا انپر احسان ہے پر وے شکر نہیں کرتیں) خاوند کو سیدھے
راستے سے بہکانے والیاں خود بہکنے والیاں (یا مٹکتے ہوئے چلنے والیاں مٹکاتے ہوئے اپنے
کندھوں کو اتراتے ہوئے) اون کے سر گویا بختی اونٹوں کی کوہان ہیں (جو جوڑا کرنے والیاں کپڑا
ہو بانف لگاکر) ایک طرف جھکے ہوئے وہ جنت میں نہ جاوینگی بلکہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھینگے
حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی دور سے آتی ہے (یہ عورتیں کافر ہونگی اگر ان باتوں کو حلال سمجھکر
کرتی ہوں ورنہ مراد یہ ہے کہ اول وہلہ میں انکو جنت نصیب نہ ہوگی) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ
تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اِنْ طَالَتْ بِکَ مُدَّۃٌ اَنْ تَرٰی

قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ ترجمہ ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے اگر تو دیر تک جیا تو
دیکھیگا ایسے لوگون کو جن کے ہاتھون مین بیل کی دم کیطرح ہون گے (یعنے کوڑے) اور وہ صبح کرین گے
اللہ تعالی کے غصے مین اور شام کرین گے اللہ کے قہر مین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ أَوْشَكَ أَنْ تَرَى
قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ وَيَرُوحُونَ فِي لَعْنَتِهِ فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ ترجمہ
وہی ہے اس مین بجاے قہر کے لعنت ہے

بَابُ فَنَاءِ الدُّنْيَا وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

دنیا کے فنا اور حشر کا بیان عَنْ مُسْتَوْرِدٍ أَخِي بَنِي فِهْرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ هٰذِهِ وَأَشَارَ
يَحْيَى بِالسَّبَّابَةِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا غَيْرَ يَحْيَى سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ وَفِي حَدِيثِ أُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ أَخِي
بَنِي فِهْرٍ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا قَالَ وَأَشَارَ إِسْمٰعِيلُ بِالْإِبْهَامِ ترجمہ مستورد بن شداد سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی دنیا آخرت کے سامنے ایسی ہے جیسے کوئی تم
مین سے یہ اونگلی ڈالے (اور یحیے نے کلمہ کی اونگلی سے اشارہ کیا) دریا مین پھر دیکھے تو کتنی تری
دریا مین سے لاتا ہے (تو جتنا پانی اونگلی مین لگا رہتا ہے وہ گویا دنیا ہے اور دریا آخرت ہے یہ
نسبت ہے دنیا کو آخرت سے اور چونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائمی باقی ہے سو یہ نسبت اس سے بھی کم
ہے) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ
جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن لوگ حشر کیے جاوینگے ننگے پاؤن ننگے بدن بن
ختنہ کیے ہوئے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد اور عورت ایک ساتھ ہون گے تو ایک دوسرے کو
دیکھے گا آپ نے فرمایا اے عائشہ وہان کی مصیبت ایسی سخت ہوگی کہ کوئی دوسرے کو نہ دیکھیگا (اپنے

لیے فکر میں سرگردان ہوں گے عن حاتم بن ابی صغیرۃ بھذا الاسناد ولم یذکر
فی حدیثہ غرلا ترجمہ وہی جو گذرا عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سمع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یخطب وھو یقول انکم ملاقوا اللہ مشاۃ حفاۃ عراۃ
غرلا ولم یذکر زھیر فی حدیثہ یخطب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خطبہ میں تم اللہ سے ملو گے پا پیادہ ننگے پاؤں ننگے بدن بن
ختنہ جیسے پیدا ہوئے تھے عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال قام فینا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا بموعظۃ فقال یا ایھا الناس انکم تحشرون
الی اللہ حفاۃ عراۃ غرلا کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین
الا وان اول الخلائق یکسی یوم القیمۃ ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام الا وانہ سیجاء
برجال من امتی فیؤخذ بھم ذات الشمال فاقول یا رب اصحابی فیقال انک لا تدری
ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیھم شھیدا ما دمت
فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیء شھید ان
تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم قال فیقال
لی انھم لم یزالوا مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم وفی حدیث وکیع ومعاذ
فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے ہم میں وعظ کا خطبہ (اس سے معلوم ہوا کہ وعظ
کھڑے ہو کر کہنا درست ہے) تو فرمایا اے لوگو تم اللہ کی طرف حشر کیے جاؤ گے ننگے پاؤں بن ختنہ جیسے
ہم نے پیدا کیا اول بار ویسے ہی دوبارہ پیدا کریں گے یہ وعدہ ہے ہمارا اسکو ہم کرنے والے ہیں خبردار
رہو سب سے پہلے مخلوقات میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو قیامت کے دن کپڑے پہنائے جاویں گے
اور آگاہ رہو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جاویں گے پھر ان کو بائیں طرف ہٹایا جاویگا (کافروں
کی طرف) میں عرض کروں گا اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہیں جواب میں کہا جاویگا تم نہیں جانتے
انہوں نے کیا نئی باتیں کیں تمہارے بعد میں وہی کہوں گا جو نیک بندے (حضرت عیسی علیہ السلام) نے کہا
میں تو ان لوگوں پر اس وقت تک گواہ تھا جب تک ان میں تھا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تو ان پر

نگہبان تہا اور مجکو انکا علم نہ رہا) اور تو ہر چیز پر گواہ ہے (یعنی تیرا علم سب جگہہ ہی) اگر تو انکو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہین اور جو تو اون کو بخشدیوے تو تو غالب ہی حکمت والا۔ پہر مجہ سے کہا جاویگا یہ لوگ مرتد ہوگئے (یعنے اسلام سے پہر گئے) جب تو اون سے جدا ہوا **عن** أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يحشر الناس على ثلاث طرائق راغبين راهبين واثنان على بعير وثلاثة على بعير واربعة على بعير وعشرة على بعير وتحشر بقيتهم النار تبيت معهم حيث باتوا وتقيل معهم حيث قالوا وتصبح معهم حيث اصبحوا وتمسي معهم حيث امسوا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تین گروہ ہون پر اکہٹا کیے جاوین گے (یہ وہ حشر ہے جو قیامت سے پہلے دنیا ہی مین ہوگا اور یہ سب نشانیون کے بعد اخیر نشانی ہے) بعضے خوش ہونگے بعضے ڈرتے ہونگے دو ایک اونٹ پر ہونگے تین ایک اونٹ پر ہون گے چار ایک اونٹ پر ہونگے دس ایک اونٹ پر ہونگے اور باقی لوگون کو آگ جمع کرے گی جب وہ رات کو ٹہیرینگے تو آگ بہی ٹہیر جاوے گی اسی طرح جب دوپہر کو سووینگے تب بہی آگ ٹہیر جاوے گی اور جہان وے صبحکو پہونچین گے انکا رہی صبح کرے گی جہان وے شام کو پہونچین گے انکے ساتھ وہین ساتہہ شام کرے گی (غرض کہ سب لوگون کو ہانک کر شام کے ملک کو لیجاوے گی) **باب** صفة يوم القيامة

قیامت کے دن کا بیان **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم يوم يقوم الناس لرب العالمين قال حتى يقوم احدهم في رشحه الى انصاف اذنيه وفي رواية ابن مثنى قال يقوم الناس لم يذكر يوم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر مین جس دن لوگ کہڑے ہون گے پروردگار عالم کے سامنے بعض لوگ اپنے پسینے مین ڈوبے کھڑے ہونگے جو دونون کانون کے نصف تک ہوگا ۔

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث عبيد الله عن نافع غير ان في حديث موسى بن عقبة وصالح حتى يغيب احدهم في رشحه الى انصاف اذنيه **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ یہانتک کے بعضا آدمی اپنے پسینہ مین کانون کے نصف تک ڈوب جاویگا **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان العرق يوم القيامة ليذهب في الارض سبعين باعا وانه ليبلغ الى افواه الناس او الى آذانهم

يَبْلُغَ اُذُنَيْهِمَا قَالَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پسینہ قیامت کے
دن ستر باع (دونوں ہاتھ کی پھیلائی) زمین میں جاویگا اور بعض آدمیوں کے منہ یا کانوں تک ہوگا۔
تک ہوتو گا (جو راوی ہے حدیث کا **عَنِ** الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُدْنَی الشَّمْسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰی تَکُوْنَ مِنْھُمْ کَمِقْدَارِ مِیْلٍ قَالَ
سُلَیْمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ مَا یَعْنِیْ بِالْمِیْلِ اَمَسَافَۃَ الْاَرْضِ اَوِ الْمِیْلَ الَّذِیْ یُکْحَلُ
بِہِ الْعَیْنُ قَالَ فَیَکُوْنُ النَّاسُ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِھِمْ فِی الْعَرَقِ فَمِنْھُمْ مَنْ یَکُوْنُ اِلٰی کَعْبَیْہِ
وَمِنْھُمْ مَنْ یَکُوْنُ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَکُوْنُ اِلٰی حَقْوَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یُلْجِمُہُ
الْعَرَقُ اِلْجَامًا قَالَ وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی فِیْہِ **ترجمہ** مقداد بن اسود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت
کے دن سورج نزدیک کیا جاویگا لوگوں سے یہاں تک کہ ایک میل پر آجاوے گا سُلیم بن عامر نے کہا قسم
خدا کی میں نہیں جانتا میل سے کیا مراد ہے یہ میل زمین کا جو کوس کے برابر ہوتا ہے یا میل سے مراد سلائی
ہے جس سے سرمہ لگاتے ہیں **ف** بعض لوگ اس حدیث میں یہ اشکال کرتے ہیں کہ آفتاب زمین
سے کئی کروڑ میل پر ہے باوجود اس کے اتنی حرارت ہے پھر اگر ایک میل پر ہووے تو اس کی شعاع سے
بلکہ اس کے شعاعوں سے جس میں سدہا من کے پتھر اور ٹتے ہیں ایک دم میں سب جلکر خاک ہو جاوینگے
انکا جواب یہ ہے کہ یہ آخرت کا بیان ہے اور وہاں کے اجسام اور طرح کے ہونگے تو جائز ہے کہ ان میں
اتنی حرارت کا تحمل ہو جیسے عطارد وہ آفتاب سے اسقدر قریب ہے کہ زمین والے ایک دم اوس پر نہیں ٹھیر سکتے
باوجود اس کے اگر عطارد پر اللہ کی مخلوق ہوں تو وہ فراغت سے رہتی ہونگی اور یہ بھی جائز ہے کہ آفتاب میں
اوسدن اتنی حرارت نہ ہو **ف** تو لوگ اپنے اپنے اعمال کے موافق پسینہ میں ڈوبے ہوں گے
کوئی تو ٹخنوں تک ڈوبا ہوگا کوئی گھٹنوں تک کوئی ازار بند باندھنے کی جگہ تک کسی کو پسینہ کی لگام
ہوگی اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف (یعنی منہ تک پسینہ
ہوگا) **بَابُ** صِفَاتِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَھْلِ النَّارِ دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی پہچان
عَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ
خُطْبَتِہٖ اَلَا اِنَّ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُعَلِّمَکُمْ مَا جَھِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِیْ یَوْمِیْ ھٰذَا کُلُّ مَالٍ نَحَلْتُہٗ

عبدًا حلالٌ وَإِنِّي خلقتُ عبادي حُنفاءَ كلَّهم وإنهم أتتهم الشياطين فاجتالتهم عن دينهم وحرَّمت عليهم ما أحللتُ لهم وأمرتهم أن يُشركوا بي ما لم أُنزل به سلطانًا وإنّ الله نظر إلى أهلِ الأرضِ فمقتهم عربهم وعجمهم إلا بقايا من أهلِ الكتاب وقال إنما بعثتك لأبتليك وأبتلي بك وأنزلت عليك كتابًا لا يغسله الماء تقرؤه نائمًا ويقظان وإنّ الله قد أمرني أن أُحرِّق قريشًا فقلت ربِّ إذًا يثلغوا رأسي فيدعوه خُبزة فقال استخرجهم كما أخرجوك واغزهم نُغزك وأنفق فسنُنفق عليك وابعث جيشًا نبعث خمسةً مثله وقاتل بمن أطاعك من عصاك قال وأهل الجنة ثلاثة ذو سُلطانٍ مُقسطٌ متصدِّقٌ مُوفَّقٌ ورجلٌ رحيمٌ رقيقُ القلب لكلِّ ذي قُربى ومسلمٍ وعفيفٌ متعفِّفٌ ذو عيالٍ قال وأهل النار خمسةٌ الضعيفُ الذي لا زَبْرَ له الذين هم فيكم تبعًا لا يبتغون أهلًا ولا مالًا والخائنُ الذي لا يخفى له طمعٌ وإن دقَّ إلا خانه ورجلٌ لا يُصبح ولا يُمسي إلا وهو يُخادعك عن أهلك ومالك وذكر البخلَ أو الكذبَ والشنظيرُ الفحاشُ ولم يذكر أبو غسان في حديثه وأنفق فسننفق عليك ترجمہ عیاض بن حمار مجاشعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبے میں فرمایا آگاہ رہو میرے رب نے مجھ کو حکم کیا سکھلاؤں تمکو جو تمکو معلوم نہیں اون باتوں میں سے جو اللہ تعالی نے آج کے دن مجھکو سکھلائیں ہیں جو مال اپنے بندے کو دوں وہ حلال ہے اوس کے لیے (یعنے جو شرع کے رو سے حرام نہیں ہے وہ حلال ہے گو لوگوں نے اُسکو حرام کر رکھا ہو جیسے سائبہ اور وصیلہ اور بحیرہ اور حام وغیرہ جن کو مشرکین نے حرام کر رکھا تھا) اور میں نے اپنے سب بندوں کو مسلمان بنایا (گناہوں سے پاک یا استقامت پر اور ہدایت کی قابلیت پر اور بعضوں نے کہا مراد وہ عہد ہے جو دنیا میں آنے سے پیشتر لیا تھا الست بربکم۔ قالوا بلی) پھر اون کے پاس شیطان آئے اور اُن کو دین سے اون کو ہٹا دیا (یا اون کے دین سے روکدیا) اور جو چیزیں میں نے اون کے لیے حلال کیں تھیں وہ حرام کیں اور اُنکو حکم کیا میرے ساتھہ شرک کرنے کا جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور بیشک اللہ تعالی نے زمین والوں کو دیکھا پھر اون سب کو برا سمجھا عرب کے ہوں یا عجم کے (عجم عرب کے سوا اور ملک) سوا اون چند لوگوں کے جو اہل کتاب میں سے باقی تھے (سیدھی راہ پر یعنے حضرت عیسی کی اُمت کے لوگ

جو توحید کے قائل ہے اور تثلیت کی منکر ہے) اور اللہ تعالی نے فرمایا مین نے تجھہ کو اس لیے بھیجا کہ تجھہ کو آزماؤن
(صبر اور استقامت مین کافرون کی ایذا پر) اور اون لوگون کو آزماؤن جنکے پاس تجھکو بھیجا (کہ کون اون مین
سے ایمان قبول کرتا ہے کون کافر رہتا ہے کون منافق) اور مین نے تجھہ پر کتاب اوتاری جسکو پانی نہین دھوتا
(کیونکہ وہ کتاب صرف کاغذ پر نہین لکھی بلکہ سینون پر نقش ہے) تو اوسکو پڑھتا ہے سوتے اور جاگتے اور
اللہ نے مجھہ کو حکم کیا قریش کے لوگون کو جلا دینے کا (یعنی اون کے قتل کا) مین نے عرض کیا اے رب وہ
تو میرا سر توڑ ڈالینگے روٹی کیطرح اوسکو ٹکڑے کر دینگے اللہ تعالی نے فرمایا اون کو نکال دے جیسے
اونہون نے تجھے نکالا اور جہاد کر اون سے ہم تیری مدد کرینگے اور خرچ کر تیرے اوپر خرچ کیا جاویگا (یعنی
تو اللہ کی راہ مین خرچ کر اللہ تعالی تجھہ کو دیگا) اور تو لشکر بھیج ہم ویسے پانچ لشکر بھیجینگے (فرشتون
کے) اور جو لوگ تیری اطاعت کرین انکو لیکر اون سے لڑ جو تیرا کہا نہ مانین اور جنت والے تین شخص
ہین ایک تو وہ جو حکومت رکھتا ہے اور انصاف کرتا ہے سچا ہے نیک کامون کی توفیق دیا گیا دوسرے
وہ جو مہربان ہو نرم دل ہر ناتے والے پر اور ہر مسلمان پر تیسرے جو پاک دامن ہو اور سوال نہین کرتا بال
بچون والا اور دوزخ والے پانچ شخص ہین ایک تو وہ ناتوان جنکو تمیز نہین (کہ بری بات سے بچین)
جو تم مین تابعدار ہین نہ وہ گھر بار چاہتے ہین نہ مال (یعنے محض بے فکری حلال حرام سے غرض نرکہو ہے)
دوسرے وہ چور جسپر کوئی چیز اگرچہ حقیر ہو کھلے وہ اوس کو چراوے تیسرے وہ شخص
جو صبح اور شام تجھہ سے فریب کرتا ہے تیرے گھر والون اور تیرے مال کے مقدمہ مین اور بیان کیا آپ نے
بخیل اور جھوٹے کا (کہ وہ بھی دوزخی ہے) اور شنظیر کا یعنے گالیان بکنے والا فحش کہنے والا
عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيْثِهِ كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ
ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهِ قَالَ يَحْيٰى قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ
مُطَرِّفًا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَخِيْ بَنِيْ مُجَاشِعٍ
قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ وَ
سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا
حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ وَهُمْ فِيْكُمْ تَبَعًا

لَا یَبْغُوْنَ اَھْلًا وَّ لَا مَالًا فَقُلْتُ فَیَکُوْنُ ذٰلِکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ وَاللّٰہِ لَقَدْ اَدْرَکْتُھُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَرْعٰی عَلَی الْحَیِّ مَا بِہٖ اِلَّا وَلِیْدَتُھُمْ یَطَاُھَا ترجمہ وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا مجھکو تواضع کرنے کا اس طرح پر کہ کوئی فخر نکرے دوسرے پر نہ کوئی زیادتی کرے دوسرے پر اور اس روایت مین یہ ہے کہ وہ لوگ تم مین تابعدار ہین نہ گھروالی چاہینگے نہ مال قتادہ نے کہا ایسا ہوگا اے ابوعبداللہ مطرف بن عبداللہ نے کہا (انہی کی کنیت ابوعبداللہ ہے) ہان قسم خدا کی مین نے انکو جاہلیت کے زمانے مین پایا ایک شخص کسی قبیلے کی بکریان چراتا اور انکی کوئی نہ ملتی او سکو مگر گھر والون کی لونڈی اوسی سے جماع کرتا ف نووی نے کہا مراد اخیر زمانہ جاہلیت ہے کیونکہ مطرف کم سن تہا اور اس نے بحالت بلوغ اور عقل جاہلیت کا زمانہ نہین دیکھا باب عرض الْمَقْعَدِ عَلَی الْمَیِّتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ مردے کو اس کا ٹہکانا بتلایا جانا اور قبر کے عذاب کا بیان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَیْہِ مَقْعَدُہٗ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ اِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَمِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَمِنْ اَھْلِ النَّارِ یُقَالُ ھٰذَا مَقْعَدُکَ حَتّٰی یَبْعَثَکَ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے جب کوئی مرجاتا ہے تو صبح اور شام اپنے ٹہکانے کے سامنے لایا جاتا ہے اگر جنت والون مین سے ہے تو جنت والون مین سے اور جو دوزخ والون مین سے ہے تو دوزخ والون مین سے پہر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹہکانا ہے یہانتک کہ بہیجے گا تجہ کو خدا تعالی اس طرف قیامت کو دن

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَیْہِ مَقْعَدُہٗ بِالْغَدَاۃِ وَالْعَشِیِّ اِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَالْجَنَّۃُ وَاِنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ ثُمَّ یُقَالُ ھٰذَا مَقْعَدُکَ الَّذِیْ تُبْعَثُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے تو اسکا ٹہکانا صبح اور شام سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکہلائی جاتی ہے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکہائی جاتی ہے پہر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹہکانا ہے جہان تو قیامت کے دن بہیجا جاوے گا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ

الخدري عن زيد بن ثابت قال قال ابو سعيد ولم اشهده من النبي صلى الله عليه وسلم ولكن
حدثنيه زيد بن ثابت قال بينما النبي صلى الله عليه وسلم في حائط لبني النجار على
بغلة له ونحن معه اذ حادت به فكادت تلقيه واذا اقبر ستة او خمسة او اربعة
قال كذا كان يقول الجريري فقال من يعرف اصحاب هذه الاقبر فقال رجل انا قال
فمتى مات هؤلاء قال ماتوا في الاشراك فقال ان هذه الامة تبتلى في قبورها فلولا
ان لا تدافنوا لدعوت الله ان يسمعكم من عذاب القبر الذي اسمع منه ثم اقبل
علينا بوجهه فقال تعوذوا بالله من عذاب النار فقالوا نعوذ بالله من عذاب النار
فقال تعوذوا بالله من عذاب القبر فقالوا نعوذ بالله من عذاب القبر قال تعوذوا
بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قالوا نعوذ بالله من الفتن ما ظهر منها وما
بطن قال تعوذوا بالله من فتنة الدجال قالوا نعوذ بالله من فتنة الدجال ترجمہ

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے نہیں بلکہ زید بن ثابت سے سنی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے باغ میں ایک خچر
پر جا رہے تھے ہم آپ کے ساتھ تھے اتنے میں وہ خچر بہکا اور قریب ہوا کہ آپ کو گرا دیوے وہاں پر چھہ
یا پانچ یا چار قبریں تھیں آپ نے فرمایا کوئی جانتا ہے یہ قبریں کن کی ہیں ایک شخص بولا میں جانتا ہوں
آپ نے فرمایا یہ کب مرے وہ بولا شرک کے زمانے میں آپ نے فرمایا اس امت کا امتحان ہوگا قبروں میں پھر اگر
تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو تو میں خدا تعالی سے دعا کرتا تم کو قبر کا عذاب سنا دیتا جو میں سن رہا ہوں بعد
اس کے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالی کی جہنم کے عذاب سے لوگوں نے
کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی جہنم کے عذاب سے پھر آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے لوگوں
نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی قبر کے عذاب سے آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی چھپے
اور کھلے فتنوں سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ تعالی کی چھپے اور کھلے فتنوں سے آپ نے
فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالی کی دجال کے فتنے سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم دجال کے فتنے
سے ف نووی علیہ الرحمہ نے کہا اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ عذاب قبر حق ہے اور اس کے دلائل
کتاب اور سنت میں بہت ہیں فرمایا اللہ تعالی نے النار یعرضون علیها غدوا وعشیا اور احادیث

صحیحہ متعددہ اس باب مین وارد ہین اور یہ عذاب عقل کی خلاف نہین ہے کس لیے کہ ممکن ہے بدن کے ایک جزو مین حیوۃ کا پیدا ہونا اور جب عقل کے خلاف نہ ہوا اور شرع سے اسکا ثبوت ہو تو اُسکا قبول اور اعتقاد واجب ہی اور امام مسلم نے اس مقام مین بہت حدیثین بیان کین ہین جن سے قبر کا عذاب اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سننا اُس عذاب کو اور مردون کا سننا اپنے دفن کرنے والون کے جوتون کی آواز وغیرہ وغیرہ بہت لمبی باتین ثابت ہوتی ہین اور کتاب الصلوۃ اور کتاب الجنائز مین اس کے متعلق بہت سی باتین گذر چکین اور مقصود یہ ہی کہ اہل سنت عذاب قبر کو ثابت کرتے ہین اور خوارج اور معتزلہ اور بعض مرجیہ اسکا انکار کرتے ہین اور اہل سنت کی نزدیک عذاب قبر اسی بدن پر ہے یا اوس کے کسی جزو پر بعد اعادہ روح کے اور محمد بن جریر اور عبد اللہ بن کرام اور ایک طائفہ نے اس مین خلاف کیا ہی وہ کہتی ہین اعادہ روح شرط نہین ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ یہ غلط ہے کیونکہ الم اور احساس زندہ ہی کو ہوتا ہے اور میت کی اجزا کا تفرق یا جانورون کا کہا جانا یا مچھلیون کا نگل جانا اُسکو مانع نہین اس لیے کہ جیسے حشر کے دن اللہ تعالی بدن کا اعادہ کرے گا اور وہ اُسپر قادر ہے اسیطرح ممکن ہی کہ بدن کے اجزاء مین سے کسی جزو مین حیات کا اعادہ کرے اگرچہ اوسکو درندون یا مچھلیون نے کہا لیا ہو اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہم مردے کو قبر مین اُسی حال مین دیکھتے ہین جیسے رکہا تہا پہر اُسکا سوال اور بٹہانا اور لوہے کی گرزون سے مارنا کیسے ہوتا ہے نہ اُنکا کوئی نشان معلوم ہوتا ہے اُسکا جواب یہ ہی کہ عادت کا خلاف نہین بلکہ اوسکی نظیر موجود ہے جو شخص سو جاتا ہے اوسکو لذت ہوتی ہے رنج ہوتا ہے اور جاگنے والون کو کچہ نہین معلوم ہوتا اسیطرح جاگنے والا اپنے دل مین الم اور لذت پاتا ہے اور جو اوس کے پاس بیٹہا ہو اوسکو خبر نہین ہوتی اور جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تہے اور آپ کو وحی سناتے تہے پر اورون کو خبر نہ ہوتی اب رہا میت کا بٹہانا وہ شاید خاص ہو اُس شخص سے جو دفن کیا جاوے اور اُس کے لیے نہ ہو جسکو جانور کہا لین اسیطرح گرزون سے مارنا ہی ممکن ہے اس طرح پر کہ قبر وسیع کر دی جاوے مترجم کہتا ہے کہ قبر پہلی منزل ہی آخرت کی منزلون مین سے اور آخرت کی باتین دنیا کی باتون سے صرف نام اور صورت مین ملتی ہین لیکن اون کی حقیقت اور ماہیت اور ہی پس آخرت کی مار اور آخرت کا بٹہانا اور آخرت کا سوال یہ سب میت سے اسیطرح ہو سکتا ہے کہ دنیا دارون کو مطلق اوس کی خبر نہ ہو اور جب دنیا ہی مین قبر کے عذاب کی نظیر موجود

یعنے خواب کی تکلیف اور سختی اور خوشی تو اوس کے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں اور اصل یہ ہے کہ جسوقت روح انسانی اس جسد فانی سے جدا ہوتی ہے تو کیفیت جسمانی اُس روح پر بالکل طاری رہتی ہے اور روح انہیں تمام حرکات اور سکنات کا تصور اور احساس جسمانی طور سے کرتی ہے بس اُسکا بٹھانا اور اُسکا سوال اور اُسکا عذاب روح کو اسیطرح معلوم ہوتا ہے جیسے دنیا میں بدن پر یہ باتین ہوتین تھیں اور اس صورت میں جس شخص کو جانور کہا جاوین یا مچھلیان نگل جاوین اوسپر بھی عذاب ہونے میں کوئی اشکال نہیں بعد حال جب حدیث صحیح سے یہ امر ثابت ہو تو گو ہماری عقل میں اچھے طور سے نہ آوے ہمکو تسلیم کرنا چاہیے کیونکہ آخرت کی باتیں اچھے طور سے جب ہی سمجھ میں آوینگی جب اس دنیا سے جدائی ہوگی اور آخرت سے تعلق پیدا ہوگا اور اسیوجہ سے جو لوگ دنیا کی زندگی میں بھی آخرت سے تعلق رکھتے ہیں اونپر وہان کی باتین اچھی طرح ظاہر ہوتی ہین جیسے انبیا اور صالحین اور اولیاء اللہ علیہم السلام عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان لا تدافنوا لدعوت اللہ ان یسمعکم من عذاب القبر ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم دفن کرنا چھوڑ دو (قبر کے عذاب کے ڈر سے) البتہ میں دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ تم کو قبر کا عذاب سنا دیوے عن ابی ایوب قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما غربت الشمس فسمع صوتا فقال یہود تعذب فی قبورها ترجمہ ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آفتاب ڈوبنے کے بعد آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا یہودیوں کو عذاب ہوتا ہے اون کی قبروں میں عن انس بن مالک قال قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ انہ لیسمع قرع نعالہم قال یاتیہ ملکان فیقعدانہ فیقولان لہ ما کنت تقول فی ھذا الرجل قال فاما المومن فیقول اشھد انہ عبد اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیقال لہ انظر الی مقعدک من النار قد ابدلک اللہ بہ مقعدا من الجنۃ قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیراھما جمیعا قال قتادہ وذکر لنا انہ یفسح لہ فی قبرہ سبعون ذراعا ویملا علیہ خضرا الی یوم یبعثون ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی پیٹھ موڑ کر لوٹتے ہیں تو وہ اُنکی جوتیوں کی آواز

سناتا ہے پہر دو فرشتے اوس کے پاس آتے ہین اوسکو بٹہاتے ہین اور اوس کو کہتے ہین تو اس شخص کے باب مین
کیا کہتا تہا (یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے باب مین اور آپ کا نام تعظیم سے نہین لیتے تاکہ وہ سمجہ نہ جاوے)
مومن کہتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ وہ اللہ تعالی کے بندے ہین اور اوس کے رسول ہین اللہ اپنی رحمت
بہیجے اون پہ اور سلام پہر اوس سے کہا جاتا ہے تو اپنا ٹہکانا دیکہہ جہنم مین اللہ تعالی نے اوس کے بدلے
تجہے جنت مین ٹہکانا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے دونون ٹہکانے دیکہتا ہے۔ قتادہ
نے کہا انس نے ہم سے ذکر کیا کہ اوس کی قبر ستر ہاتہہ چوڑی ہوجاتی ہے اور سبزی سے بہر جاتی ہے (یعنی
باغیچہ بن جاتا ہے) قیامت تک **ف** پوری حدیث اور کتابون مین ہے مومن کا تو حال بیان ہوا
اور کافر یا منافق یہ کہتا ہے مین نہین جانتا کہ یہ شخص کون ہے اور مین بہی وہی کہتا تہا جو اور لوگ کہتے تہے
پہر فرشتہ اوسکو لوہے کی گرز سے مارتا ہے اور قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہیگا ایک روایت مین ہے
کہ دو فرشتے آتے ہین ایک کا نام منکر دوسرے کا نکیر اور پوچہتے ہین کہ تیرا رب کون ہے تیرا نبی کون ہے
تیرا دین کیا ہے پہر مومن برابر جواب دیتا ہے اور کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ہین اور میرا
دین اسلام ہے اور کافر آئین بائین شائین بکتا ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ خَفْقَ
نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مردہ جب قبر مین رکہا جاتا ہے تو وہ اپنے لوگون کی جوتیون کی آواز سنتا ہے جب وہ لوٹتے ہین
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ
اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ مَنْ رَّبُّكَ
فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت
ہے یہ آیت اللہ تعالی قائم رکہتا ہے ایمان والون کو پکی بات پہ دنیا مین اور آخرت مین قبر کے عذاب
مین اتری ہے میت سے پوچہا جاتا ہے تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ تعالی ہے اور میرے

بنی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم این یہی مراد ہو اسکے اس قول سو کہ قائم رکہتا ہے ایمان والون کو پکی بات
پر اخیر تک عن البراء بن عازب يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا
وفي الاخرة قال نزلت في عذاب القبر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابي هريرة رضي
الله تعالى عنه قال اذا خرجت روح المؤمن تلقاها ملكان يصعدانها قال حماد فذكر
من طيب ريحها وذكر المسك قال ويقول اهل السماء روح طيبة جاءت من قبل الارض
صلى الله عليك وعلى جسد كنت تعمرينه فينطلق به الى ربه عز وجل ثم يقول
انطلقوا به الى آخر الاجل قال وان الكافر اذا خرجت روحه قال حماد وذكر من
نتنها وذكر لعنا ويقول اهل السماء روح خبيثة جاءت من قبل الارض قال فيقال
انطلقوا به الى آخر الاجل قال ابو هريرة فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم ريطة
كانت عليه على انفه هكذا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سو روایت ہو انہون نے کہا یہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جیسے آگے معلوم ہوگا جب ایماندار کی روح بدن سو نکلتی ہے تو
اوس کے آگے دو فرشتے آتے ہین اسکو آسمان پر چڑہا لے جاتے ہین حماد نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہو کہ
ابو ہریرہ نے اس روح کی خوشبو کا اور مشک کا ذکر کیا اور کہا کہ آسمان والے کہتے ہین (یعنے فرشتے)
کوئی پاک روح ہے جو زمین کی طرف سو آئی اللہ تعالی تجہپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تونے
آباد رکہا پہر پروردگار پاس اسکو لے جاتے ہین وہ فرماتا ہے اسکو لے جاؤ اپنے مقام مین یعنے علیین
مین جہان مومنون کی ارواح رہتے ہین) قیامت ہونے تک (وہین رکہو) اور کافر کی جب روح نکلتی
ہے حماد نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے کہ ابو ہریرہ نے اسکی بدبوی کا ذکر کیا اور اسپر لعنت کا ذکر کیا
آسمان والے کہتے ہین کوئی ناپاک روح ہے جو زمین کیطرف سو آئی پہر حکم ہوتا ہے اسکو لے جاؤ
اپنے مقام مین یعنے سجین مین جہان کافرون کی روحین رہتی ہین) قیامت ہونے تک ابو ہریرہ
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک باریک کپڑا جو آپ اوڑہے تہے اپنے ناک پر ڈالا جب
کافر کی روح کا ذکر کیا اوسکی بدبوی بیان کرنے کو اسطرح سے عن انس بن مالك قال كنا
مع عمر رضي الله تعالى عنه بين مكة والمدينة فتراءينا الهلال وكنت رجلا حديد البصر
فرأيته وليس احد يزعم انه رآه غيري قال فجعلت اقول لعمر اما تراه فجعل لا يراه

قَالَ يَقُوْلُ عُمَرُ سَاَرَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِيْ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِيْنَا مَصَارِعَ اَهْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَؤُا الْحُدُوْدَ الَّتِيْ حَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا قَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی ہم حضرت عمر رضہ کے ساتہہ تہی مکہ اور مدینہ کے بیچ مین تو ہم سب لوگ چاند دیکہنے لگے میری نگاہ تیز تہی مین نے چاند کو دیکہہ لیا اور میرے سوا کسی نے نہ کہا کہ ہمنے چاند کو دیکہا مین حضرت عمر سے کہنے لگا تم چاند نہین دیکہتے دیکہو یہ چاند ہے انکو دکہلائی نہ دیا وہ کہنے لگے مجہے تہوڑی دیر مین دکہلائی دیگا (جب ذرا روشن ہوگا) اور مین اپنے بچہونے پر چت پڑا تہا پہر اونہون نے ہم سے بدر والون کا قصہ شروع کیا وہ کہنے لگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو کل کے دن (یعنے لڑائی سے پہلے ایکدن) بدر والون کے گرنے کے مقام تبلانے لگے آپ فرماتے تہے خدا چاہے تو کل کے دن فلانا یہان گرے گا حضرت عمر نے کہا تو قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا کلام دیکر بہیجا جو حدین آپنے بیان کین نہین وہ وہان سے نہ ہٹے (یعنے ہر ایک کافر اسی مقام مین مارا گیا جو آپ نے بیان کر دیا تہا) پہر وہ سب ایک کنوے مین ڈہکیل دیے گئے ایک پر ایک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چلے اور اون کے پاس تشریف لیگئے پہر پکارا اے فلانے فلانے کے بیٹے اور اے فلانے فلانے کے بیٹے جو اللہ اور اس کے رسول نے تمسے وعدہ کیا تہا وہ تمنے پا لیا (اور اسکا عذاب دیکہا) مین نے تو پا لیا جو اللہ تعالی نے مجہہ سے سچا وعدہ کیا تہا (کہ تمہاری فتح ہوگی اور کافر مارے جاوینگے) یہ سنکر حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ آپ اون بدنون سے کلام کرتے ہین جن مین جان نہین ہے (وہ کیا سنینگے) آپنے فرمایا مین جو کہہ رہا ہون تم اون سے زیادہ اوسکو نہین سنتے البتہ اتنا فرق ہے کہ وہ کچہہ جواب نہین دے سکتے **ف** اور سننے مین تم اور وہ برابر ہین اس حدیث سے صاف

سماع موتی ثابت ہوتا ہے عام اس سے کہ کافر ہوں یا مسلمان اور دوسری حدیثیں بھی اسکی تائید کے لیے وارد ہیں اور اہلحدیث کا مذہب یہی ہے کہ موتے سنتے ہیں اور اسیوجہ سے انکو سلام کرنیکا حکم ہوا امام مازری نے کہا بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مردہ سنتا ہے پھر انکار کیا مازری نے سماع موتی کا اور دعوی کیا کہ یہ سماع خاص تہا اہل بدر سے جیسے قتادہ نے کہا کہ وہ لوگ ایک لحظہ کے لیے زندہ کر دیے گیے تہے تاکہ حضرت کا کلام سن لیں اور رد کیا اسکا قاضی عیاض نے اور کہا کہ یہ سماع اسی پر محمول ہے جیسے اور احادیث سے سماع موتے ثابت ہے اور کلام قاضی کا ظاہر مختار ہے جسکو سلام کرنے کی حدیث مقتضی ہے یہ کلام ہے نووی کا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ قَتْلَى بَدْرٍ ثَلٰثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ يَا اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ اَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيْ رَبِّيْ حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَسْمَعُوْا وَاَنّٰى يُجِيْبُوْا وَقَدْ جَيَّفُوْا قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُوْنَ اَنْ يُّجِيْبُوْا ثُمَّ اَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوْا فَاُلْقُوْا فِيْ قَلِيْبِ بَدْرٍ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقتولین کو تین روز تک یوں ہی پڑا رہنے دیا پھر آپ اون کے پاس تشریف لائے اور اُن کو آواز دی تو فرمایا اے ابوجہل بن ہشام اور اے اُمیہ بن خلف اور اے عتبہ بن ربیعہ اور اے شیبہ بن ربیعہ کیا تمنے پایا جو اللہ تعالی نے تم سے سچا وعدہ کیا تہا کیونکہ میں نے تو پایا جو اللہ تعالے نے مجہہ سے سچا وعدہ کیا تہا حضرت عمر نے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا سنتے ہیں اور کب جواب دیتے ہیں یہ تو مردار ہو کر سڑ گئے آپ نے فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتہہ میں میری جان ہے میں جو کہہ رہا ہوں اوسکو تم لوگ اون سے زیادہ نہیں سنتے البتہ یہ بات ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے پہر آپ نے حکم دیا وہ کہینچے گئے اور بدر کے کنوے میں ڈالدیے گئے **عَنْ** اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِبِضْعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا وَفِيْ حَدِيْثِ رَوْحٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَاُلْقُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِّنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ

اَلَیْسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہی کہ جب بدر کا دن ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافرون
پر غالب ہوئے تو آپ نے حکم دیا بیس پر کئی آدمی قریش کے سردارون کو لیے اون کی نعشین ایک کنوئیں
مین ڈالی گئین بدر کے کنوؤن مین سے **بَابٌ** اِثْبَاتِ الْحِسَابِ حساب کا بیان **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حُوْسِبَ یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ عُذِّبَ فَقُلْتُ اَلَیْسَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا فَقَالَ لَیْسَ ذَاكِ
الْحِسَابُ اِنَّمَا ذَاكِ الْعَرْضُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عُذِّبَ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے قیامت کے دن حساب ہوگا
اوسکو عذاب ہوگا مین نے کہا اللہ تعالی تو فرماتا ہے پھر قریب حساب کیا جاوے گا آسانی سے اور لوٹ
جاوے گا اپنے گھر والون مین خوش ہوکر آپ نے فرمایا یہ حساب نہین ہے یہ فقط دکھادینا ہے (اس کے
اعمال کا) اور جس سے جھگڑا ہوگا حساب مین قیامت کے دن اوسکو عذاب ہوگا **ف** کیونکہ حساب کے
روسے نجات پانا بہت مشکل ہے ہر سانس اللہ تعالی کی نعمت ہے اور ہر نعمت پر شکر واجب ہی پس
اتنی عبادت کس بندے سے ہوسکتی ہی کہ ایک دم خدا تعالی کی یاد سے غافل نہ رہے - ای مالک
اور مولی اور آقا ہمارے ہم حساب کے لائق کہان ہین ہمارا تو دفتر سب برائیون ہی سے سیاہ ہو رہا
ہے اور سوا تیرے فضل اور کرم کے ہمارا چھٹکارا نہین ہوسکتا **عَنْ** اَیُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ یُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَیْسَ اللّٰهُ یَقُوْلُ
حِسَابًا یَّسِیْرًا قَالَ ذَاكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ الْمُحَاسَبَةَ هَلَكَ ترجمہ وہی اس مین
عذاب ہوگا کے بدلے ہلاک ہوگا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ یُوْنُسَ ترجمہ ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے وہی روایت ہی جو گذری **بَابٌ** الْاَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰی
عِنْدَ الْمَوْتِ موت کے وقت اللہ جل جلالہ کے ساتھ نیک گمان رکھنا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِثَلَاثٍ یَقُوْلُ لَا یَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ
اِلَّا وَهُوَ یُحْسِنُ بِاللّٰهِ الظَّنَّ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے آپ کی وفات سے تین دن پہلے آپ فرماتے تھے کوئی تم مین سے نہ مرے مگر اللہ کے ساتھ نیک گمان رکھکر یعنے خاتمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ امیدرکہے اپنے مالک کے فضل وکرم پر اور گمان رکہے اپنی نجات اور مغفرت کا۔ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہر بندہ قیامت کے دن اوسی حالت پر اوٹھیگا جس حالت مین مرا تھا یعنے کفر یا ایمان پر تو اعتبار خاتمہ کا ہے اور اخیر وقت کی نیت کا ہے عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب کرتا ہے تو جو لوگ اوس قوم مین ہوتے ہین سب کو عذاب پہنچ جاتا ہے یعنے اچھے اور نیک بہی عذاب مین شامل ہوجاتے ہین پہر قیامت کے دن اپنے اپنے اعمال پر اوٹہین گے یعنے قیامت کے دن اچھے بُرون کے ساتھ نہ ہون گے ف مطلب یہ ہے کہ جب کوئی فتنہ یا عذاب عام جیسے وبا یا طاعون وغیرہ دنیا مین آتا ہے تو بُرون کے ساتھ نیک بہی اوس مین مبتلا ہوجاتے ہین فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً لیکن آخرت مین ہر ایک کا حشر اوس کے اعمال کے مطابق ہوگا اور ہر ایک اپنی نیت پر اوٹھے گا

كِتَابُ الْفِتَنِ وَاَشْرَاطِ السَّاعَةِ

فتنون اور قیامت کی نشانیون کا بیان۔

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ

مِنْ نَوْمِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهٖ عَشَرَةً قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصّٰلِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ **ترجمہ** زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے جاگے اور فرمایا لا الٰہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی اوس آفت سے جو نزدیک ہے آج یاجوج اور ماجوج کی آڑ اتنی کہل گئی اور سفیان نے (جو راوی ہے اس حدیث کا) دس کا ہندسہ بنایا یعنے انگوٹھے اور کلمے کی اونگلی سے حلقہ بنایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم تباہ ہو جاوینگے ایسی حالت میں جب ہم میں نیک لوگ موجود ہونگے آپ نے فرمایا ہاں جب برائی زیادہ ہوگی (یعنے فسق و فجور یا زنا یا اولاد زنا یا معاصی **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادُوْا فِي الْاِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوْا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔ **نووی** نے کہا اس حدیث کے اسناد میں چار صحابی عورتوں نے ایک دوسرے سے روایت کی ہے اور دو اون میں سے ازواج مطہرات میں سے ہیں یعنے ام المومنین ام حبیبہ اور ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا **عَنْ** زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَزِعًا مُحْمَرًّا وَجْهُهٗ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعِهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصّٰلِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ **ترجمہ** ام المومنین زینب بنت جحش سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلے ڈرے ہوئے آپ کا چہرہ سرخ تہا فرماتے تہے لا الٰہ الا اللہ اخیر تک جیسے اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ بِيَدِهٖ تِسْعِيْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج یاجوج اور ماجوج کی آڑ کی دیوار میں سے اتنا کہل گیا (یعنے اتنا روزن اوس میں ہو گیا) اور بیان کیا وہیب راوی نے اوسکو نوے کا ہندسہ بنا کر انگلیوں سے (یہ دس کے ہندسے سے چہوٹا تہا شاید یہ حدیث پہلی کی ہو

اور زینب رضی اللہ عنہا کے بعد اور شاید مقصود تثلیل ہو نہ تحدید نووی **عن** عُبَیدِ اللّٰہِ بْنِ الْقِبْطِیَّۃِ
قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَفْوَانَ وَاَنَا مَعَھُمَا عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ
فَسَاَلَاھَا عَنِ الْجَیْشِ الَّذِیْ یُخْسَفُ بِہٖ وَکَانَ ذٰلِکَ فِیْ اَیَّامِ ابْنِ الزُّبَیْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْذُ عَائِذٌ بِالْبَیْتِ فَیُبْعَثُ اِلَیْہِ بَعْثٌ فَاِذَا کَانُوْا بِبَیْدَاءَ
مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِھِمْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَکَیْفَ بِمَنْ کَانَ کَارِھًا قَالَ یُخْسَفُ بِہٖ
مَعَھُمْ وَلٰکِنَّہٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی نِیَّتِہٖ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ ھِیَ بَیْدَاءُ الْمَدِیْنَۃِ **ترجمہ**
عبید اللہ بن قبطیہ سے روایت ہے حارث بن ابی ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان دونون ام المومنین ام سلمہ
کے پاس گئے مین بھی اون کے ساتھ تھا اونہون نے ام سلمہ رض سے پوچھا اُس لشکر کو جو دھنس جاوے گا
اور یہ اُس زمانے کا ذکر ہے جب عبد اللہ بن زبیر رض مکہ کے حاکم تھے **ف** قاضی عیاض نے کہا ابو الولید
کنانی نے کہا یہ صحیح نہین ہے اس لیے کہ ام المومنین ام سلمہ کی وفات معاویہ کی خلافت مین ہوئی سنہ ۵۹
مین اونہون نے عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کو نہین پایا قاضی نے کہا بعض کہتے ہین کہ ام سلمہ رض
کی وفات یزید بن معاویہ کے زمانہ مین ہوئی اس صورت مین یہ روایت صحیح ہوگی کیونکہ عبد اللہ بن زبیر
نے یزید سے اختلاف کیا تھا معاویہ کی وفات کے بعد طبری نے اور ابن عبد البر نے استیعاب مین اسی کو
ثابت کیا ہے نووی نے کہا ابو بکر بن خیثمہ نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے **ف** انہون نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ لے گا ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ کی (مراد امام مہدی علیہ السلام
مین) اوس کیطرف لشکر بھیجا جاوے گا وہ جب ایک میدان مین پہونچین گے تو دھنس جاوین گے
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص زبردستی سے اوس لشکر کے ساتھ ہو (دل مین برا جانکر) آپ نے
فرمایا وہ بھی اون کے ساتھ دھنس جاوے گا لیکن قیامت کے دن اپنی نیت پر اوٹھے گا ابو جعفر
نے کہا مراد مدینہ کا میدان ہے **عن** عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِہٖ
قَالَ فَلَقِیْتُ اَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ اِنَّھَا اِنَّمَا قَالَتْ بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ کَلَّا
وَاللّٰہِ اِنَّھَا لَبَیْدَاءُ الْمَدِیْنَۃِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ مین ابو جعفر سے ملا اور مین نے
کہا ام المومنین ام سلمہ نے تو زمین کا ایک میدان کہا ہے ابو جعفر نے کہا ہرگز نہین قسم خدا کی وہ مدینہ
کا میدان ہے **عن** حَفْصَۃَ اَنَّھَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَؤُمَّنَّ ھٰذَا

البیت جیش یغزونہ حتی اذا کانوا ببیداء من الارض یخسف باوسطھم وینادی اولھم اٰخرھم ثم یخسف بھم فلا یبقی الا الشرید الذی یخبر عنھم فقال رجل اشھد علیک انک لم تکذب علی حفصۃ واشھد علی حفصۃ انھا لم تکذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ترجمہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ قصد کرے گا ایک لشکر اس خانہ کعبہ کا لڑائی کے لیے جب زمین کے صاف میدان میں پہونچیں گے تو لشکر کا قلب دھنس جاوے گا اور مقدمہ یعنی آگے کا لشکر پیچھے والوں کو پکارے گا پھر سب دھنس جاوینگے اور کوئی اون میں سے باقی نہ رہے گا مگر ایک شخص اُن سے چھپا ہوا جو اون کا حال بیان کرے گا۔ ایک شخص یہ حدیث عبداللہ بن صفوان سے سنکر بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ تمنے حفصہ پر جھوٹ نہیں باندہا اور حفصہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندہا۔ عن حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سیعوذ بھذا البیت یعنی الکعبۃ قوم لیست لھم منعۃ ولا عدد ولا عدۃ یبعث الیھم جیش حتی اذا کانوا ببیداء من الارض خسف بھم قال یوسف واھل الشام یومئذ یسیرون الی مکۃ فقال عبد اللہ بن صفوان اما واللہ ماھو بھذا الجیش قال زید وحدثنی عبد الملک العامری عن عبد الرحمن بن سابط عن الحارث بن ابی ربیعۃ عن ام المومنین بمثل حدیث یوسف بن ماھک غیر انہ لم یذکر فیہ الجیش الذی ذکرہ عبد اللہ بن صفوان۔ ترجمہ ام المومنین سے روایت ہے (راوی نے نام نہیں لیا اور مراد حفصہؓ ہیں یا عائشہؓ یا ام سلمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس گھر یعنے کعبہ کی پناہ ایسے لوگ لینگے جن کے پاس روک نہ ہوگی (یعنے دشمن کے روکنے کی طاقت نہ رکھتے ہونگے) نہ انکا شمار بہت ہوگا نہ سامان ہوگا اون کیطرف ایک لشکر بہیجا جاوے گا جب وہ زمین کے ایک صاف میدان میں پہونچیں گے تو دھنس جاوینگے۔ یوسف نے کہا ان دنوں شام والے مکہ والوں سے لڑنے کے لیے آرہے تھے (یعنی حجاج کا لشکر جو عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کو آتا تھا) عبداللہ بن صفوان نے کہا وہ یہ لشکر نہیں ہے قسم خدا کی (جسکو آپ نے فرمایا کہ وہ دھنس جاوے گا)۔ عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت عبث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی منامہ فقلنا یا رسول اللہ صنعت شیئا فی منامک

لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهٗ فَقَالَ الْعَجَبُ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اُمَّتِیْ یَؤُمُّوْنَ الْبَیْتَ بِرَجُلٍ مِّنْ قُرَیْشٍ قَدْ لَجَأَ
بِالْبَیْتِ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالْبَیْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الطَّرِیْقَ قَدْ
یَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِیْهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِیْلِ یَهْلِکُوْنَ مَهْلِکًا
وَّاحِدًا وَّیَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰی یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰی نِیَّاتِهِمْ **ترجمہ** ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوتے مین اپنے ہاتھ پاؤن
ملائے ہمنے عرض کیا یارسول اللہ آپنے سوتے مین وہ کام کیا جو نہین کرتے تہے آپ نے فرمایا
تعجب ہے کچہ لوگ میرے امت کی ایک شخص کے لیے کعبہ کا قصد کرین گے جو قریش مین سے ہوگا اور پناہ
لیگا خانہ کعبہ کی جب وہ بیدا مین پہونچین گے (بیدا صاف میدان) تو دہنس جاوین گے ہمنے
عرض کیا یارسول اللہ راہ مین تو سب قسم کے لوگ چلتے ہین آپ نے فرمایا ہان اون مین ایسے لوگ
ہونگے جو قصدًا آئے ہون گے اور جو مجبوری سے آئے ہون گے اور مسافر بہی ہون گے لیکن
یہ سب ایکبارگی ہلاک ہوجاوین گے پہر (قیامت کے دن) مختلف نیتون پر اللہ اون کو اُٹہاویگا
(اس حدیث سے یہ نکلا کہ ظالمون اور فاسقون سے دور رہنے مین بچاؤ ہے ورنہ اون کے ساتہہ
ہلاکت کا ڈر ہے **عن** اُسَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَشْرَفَ عَلٰی اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِ الْمَدِیْنَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی اِنِّیْ لَاَرٰی مَوَاقِعَ
الْفِتَنِ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ کَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ **ترجمہ** اسامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم مدینہ کے محلون مین سے ایک محل پر چڑہے پہر فرمایا تم دیکہتے ہو جو مین دیکہتا ہون مین تمہارے
گہرون مین فتنون کی جگہین اسطرح دیکہتا ہون جیسے بارش گرنے کی جگہون کو (یعنے بہت ہونگے
بوندون کیطرح مراد جمل اور صفین اور حرہ اور فتنہ عثمان اور شہادت امام حسین ہے اور سوا اون کے
سوا بہت سے فساد جو مسلمانون مین ہوئے **عن** الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ**
وہی جو گذرا **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ سَتَکُوْنُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَ
الْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَّجَدَ فِیْهَا مَلْجَاً فَلْیَعُذْ
بِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب

ہے کہ فتنے ہوں گے جن میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا کہڑے ہونے والے سے اور کہڑا رہنے والا بہتر
ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے جو اسکو جہانکے گا تو اسکو وہ کہینچ
لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہہ پاوے تو چاہیے کہ اس پناہ میں آجاوے **ف**
اس حدیث میں اشارہ ہے ان فسادون کا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت
عثمان کی شہادت یعنے اس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدر نہیں تو کم کوشش کرنیوالا اس میں بہتر ہوگا
زیادہ کوشش کرنے والے سے اسیواسطے اکثر اصحاب نے فتنے اور فساد میں گوشہ گیری اختیار کی تہی
(تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا اس حدیث اور اس کے بعد کی حدیثون سے لوگون نے استدلال کیا ہے
کہ مسلمانون کی آپس کے فساد میں لڑنا نہ چاہیے اور الگ رہنا بہتر ہے اور جو اوس کے گہر میں اس
کے مارنے کو گہسین تو اپنے تئین بچانا نہ چاہیے یہ ابوبکرہ صحابی کا قول ہے اور ابن عمر اور عمران بن
حصین کے نزدیک اپنے تئین بچانا جائز ہے اور دفع کرنا لازم ہے تو ان دونون مذہبون میں فتنے کے
وقت کسی جانب شریک ہونا ناجائز ہے اور اکثر صحابہ اور تابعین اور عامہ علما کا یہ مذہب ہے کہ جانب
حق اختیار کرنا چاہیے اور جو حق پر ہو اوس کی مدد کرنا چاہیے اور باغیون سے لڑنا چاہیے اور یہ احادیث
اوس حالت پر محمول ہین جب حق ظاہر نہ ہو اسوقت گوشہ گیری بہتر ہے **عَنْ** نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ
مِثْلَ حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا اِلَّا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ يَزِيْدُ مِنَ الصَّلٰوةِ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ
فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهُ وَمَالُهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ ایک نماز ہے نمازون
مین سے (عصر کی نماز) جس کی وہ نماز قضا ہوجاوے تو گویا اسکا گہر بار لٹ گیا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلنَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ
مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَمَنْ
وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ایک فتنہ ہوگا جس مین سوتا ہوا بہتر ہوگا جاگنے والے سے اور جاگنے والا بہتر ہوگا کہڑے
سے اور کہڑا ہوا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے پہر جو کوئی پناہ یا حفاظت کی جگہہ پاوے تو پناہ لیوے
(اس فتنے سے) **عَنْ** عُثْمَانَ الشَّحَّامِ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَفَرْقَدُ السَّبَخِيُّ اِلٰى مُسْلِمِ بْنِ
اَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ فِي اَرْضِهِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ

۲۷۵۲

حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ اِلَيْهَا اَلَا فَاِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ اَوْ اِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ اَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ قَالَ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ فَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ ترجمہ عثمان شحام سے روایت ہے مین اور فرقد سبخی دونون مسلم بن ابی بکرہ کے پاس گئے وہ اپنی زمین مین تہے ہم اون کے پاس گئے اور ہمنے کہا تمنے سنا ہے اپنے باپ سے فتنون کے باب مین کوئی حدیث بیان کرتے ہوے اونہون نے کہا ہان مین نے سنا ہے ابوبکرہ سے وہ حدیث بیان کرتے تہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا بیشک کئی فتنے ہونگے خبردار رہو وہان کئی فتنے ہونگے بیٹہنے والا اون مین بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا اون مین بہتر ہوگا دوڑنیوالے سے خبردار رہو جب فتنہ اور فساد اوترے یا واقع ہو تو جس کے اونٹ ہون وہ اپنے اونٹون مین جا ملے اور جس کی بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور جس کی زمین ہو (کہیتی کی) وہ اپنی زمین مین جا رہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ جس کے اونٹ نہ ہون نہ بکریان نہ زمین وہ کیا کرے آپنے فرمایا وہ اپنی تلوار اوٹہاوے اور پتہر سے اوسکی باڑہ کو کوٹ ڈالے (یعنے لڑنے کی کوئی چیز باقی نہ رکہے جو جو صلہ ہو لڑائی کا) پہر جلدی کرے اپنے بچاؤ مین جتنی ہو سکے الٰہی مین نے تیرا حکم پہونچا دیا الٰہی مین نے تیرا حکم پہونچا دیا الٰہی مین نے تیرا حکم پہونچا دیا ایک شخص بولا یا رسول اللہ بتلائیے اگر مجہپر زبردستی کرین یہانتک کہ دو صفون مین سے یا دو گروہون مین سے ایک مین لیجاوین پہر وہان کوئی مجہہ کو تلوار مارے یا تیر آوے اور مجہہ کو قتل کرے آپنے فرمایا وہ اپنا اور تیرا گناہ سمیٹ لیگا اور دوزخ مین جاویگا **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تہا کہ میرے بعد فساد ہونگے اور مسلمانون مین قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی

اوسا وقت مین گوشہ گیری تبلائی اکثر حضرت صلعم کے اصحاب مثل عبد اللہ بن عمر رض اور سعد بن ابی وقاص رض اور
ابوبکرہ مسلمانون کے جنگ مین شریک نہ ہوئے بموجب اسی حدیث کر (تحفۃ الاخیار) **عن** عُثْمَانَ
الشَّحَّامِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ حَدِيْثُ ابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ نَحْوُ حَدِيْثِ حَمَّادٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَانْتَهٰى حَدِيْثُ
وَكِيْعٍ عِنْدَ قَوْلِهٖ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَاَنَا اُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْبَكْرَةَ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا
اَحْنَفُ قَالَ قُلْتُ اُرِيْدُ نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ عَلِيًّا قَالَ فَقَالَ
لِيْ يَا اَحْنَفُ ارْجِعْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا تَوَاجَهَ
الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قَالَ فَقُلْتُ اَوْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ
فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ قَدْ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ **ترجمہ** احنف بن قیس سے روایت ہے مین نکلا
اس ارادے سے کہ اُس شخص کا شریک ہون گا (یعنی حضرت علی رض کا بمقابلہ معاویہ کے) راہ مین مجھ
سے ابوبکرہ ملے کہنے لگے تم کہان جاتے ہو اے احنف مین نے کہا مین چاہتا ہون مدد کرنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بہائی کی یعنے حضرت علی کی ابوبکرہ نے کہا تم لوٹ جاؤ اے احنف کیونکہ
مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب دو مسلمان اپنی تلوارین لیکر کہڑے ہون تو
مارنے والا اور جو مارا جاوے دونون جہنمی ہین مین نے عرض کیا یا کسی اور نے کہا یا رسول
اللہ قاتل تو جہنم مین جاوے گا لیکن مقتول کیون جاویگا آپ نے فرمایا وہ بہی تو اپنے ساتھی کے قتل
کے درپے تہا **ف** نووی نے کہا یہ اُس صورت مین ہے جب لڑائی کسی وجہ شرعی سے نہ ہو اور محض
تعصب اور عداوت سے ہو اور مطلب یہ ہے کہ وہ دونون جہنم کے مستحق ہین پہر کبھی اُنکو بدلہ ملیگا اور کبھی
اللہ عز وجل معاف کردیگا اہل حق کا یہی مذہب ہے اور یہ مضمون کئی بار اوپر گذر چکا اور صحابہ مین جو
قتال ہوئے وہ وعید مین داخل نہین ہین اور اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ اون کے ساتھ نیک گمان
کرنا اور اون کی لڑائیون سے سکوت کرنا اور اوس کی تاویل خیر کرنا کس لیے کہ وہ مجتہد تہے اور اُنکی
نیت گناہ یا دنیا کمانے کی نہ تہی بلکہ ہر فرقہ اپنے کو حق پر سمجہتا تہا اور اپنے مخالف کو باغی جانتا تہا
اور اللہ تعالی کے حکم کے بموجب اوس سے لڑنا واجب جانتا تہا اور جس سے خطا ہوئی وہ معذور تہا کیونکہ
مجتہد خطا مین معذور ہے اور اس مین شک نہین کہ ان تمام لڑائیون مین حضرت علی رض حق پر تہے اہل سنت

کو ایسی نذر ہے اور بعض صحابہ بوجہ اشتباہ کے دونوں فرقوں سے الگ رہے **عن** ابی بکرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقی المسلمان بسیفیھما فالقاتل والمقتول فی النار
عن ایوب بھذا الاسناد نحو حدیث ابی کامل عن حماد الی اٰخرہ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا المسلمان حمل
احدھما علی اخیہ السلاح فھما علی جرف جھنم فاذا قتل احدھما صاحبہ دخلاھا
جمیعًا **ترجمہ** ابوبکرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے
پر ہتیار اوٹہاوین تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر پہونچے پھر اگر ایک نے دوسرے کو مار ڈالا تو دونوں
جہنم مین جاوینگے **عن** ہمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابوھریرۃ عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم
الساعۃ حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینھما مقتلۃ عظیمۃ ودعواھما واحدۃ
ترجمہ ابوہریرۃ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ
دو بڑے بڑے گروہ لڑین گے (مسلمانون کے) اون مین بڑی لڑائی ہوگی اور دونون کا دعوی ایک ہوگا
یعنے دونون کا دین ایک ہوگا اور دونون یہ دعوے کرین گے کہ ہم خدا کے واسطے لڑتے مین **عن**
ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یکثر الھرج قالوا
وما الھرج یا رسول اللہ قال القتل القتل **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ہرج بہت ہوگا لوگون نے عرض کیا ہرج کیا ہے یا رسول
اللہ آپ نے فرمایا قتل قتل (یعنے خون بہت ہونگے) **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض فرأیت مشارقھا ومغاربھا وان امتی سیبلغ ملکھا
ما زوی لی منھا واعطیت الکنزین الاحمر والابیض وانی سألت ربی لامتی ان لا
یھلکھا بسنۃ عامۃ وان لا یسلط علیھم عدوًا من سوی انفسھم فیستبیح
بیضتھم وان ربی قال یا محمد انی اذا قضیت قضاءً فانہ لا یرد وانی اعطیتک
لامتک ان لا اھلکھم بسنۃ عامۃ ولا اسلط علیھم عدوًا من سوی انفسھم
یستبیح بیضتھم ولو اجتمع علیھم من باقطارھا او قال من بین اقطارھا حتی یکون

بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لپیٹ دیا میرے لیے زمین کو یعنے سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا تو
مین نے اُسکا پورب اور پچھم دیکھا اور میری حکومت وہان تک پہونچی گی جہان تک زمین مجھ کو دکھلائی
گئی اور مجھ کو دو خزانے ملے سرخ اور سفید اور مین نے دعا کی اپنے پروردگار سے کہ میری اُمت کو عام
قحط سے ہلاک نہ کرے اور اون پر کوئی غیر دشمن ایسا غالب نہ کرے کہ اون کا جتھا ٹوٹ جاوے اور
اُنکی جڑ کٹ جاوے (یعنے بالکل نیست اور نابود ہوجاوین) میرے پروردگار نے فرمایا اے محمد مین جب
کوئی حکم کر دیتا ہون پھر وہ نہین پلٹتا اور مین نے تیری یہ دعائین قبول کین مین تیری امت کو عام قحط
سے ہلاک نہ کرون گا نہ اون پر کوئی غیر دشمن جو اون مین سے نہ ہو ایسا غالب کرون گا جو اونکی جڑ
کاٹ دیوے اگرچہ زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہوجاوین (مسلمانون کو تباہ کرنے کے لیے) پر اون کو
بالکل تباہ نہ کرسکین گے) یہانتک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کرینگے اور ایکدوسرے کو قید کرینگے **ف** جیسا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا آجتک کبھی کفار مسلمانون پر ایسے غالب نہین ہوے کہ
اسلام کی جڑ کٹ جاوے اور مسلمانون کی بالکل قوت ٹوٹ رہے اس زمانے مین جب چارطرف سے مسلمانون
پر کافرون کا ہجوم ہے گو اکثر ملکون سے جیسے ہندوستان چین اندلس بخارا خیوا کاشغر وغیرہ سے مسلمانو
کی حکومت جاتی رہی باوجود اس کے اب بھی مسلمانون کی حکومت عرب اور روم اور مصر اور سودان اور
مغرب اور زنجبار اور ایران اور افغانستان مین موجود ہے اگرچہ ان مقامون مین بھی مسلمان شرع
پر نہین چلتے اور ظلم اور زیادتی کرتے ہین پر اگر اب بھی ہوشیار نہ ہون گے اور از سر نو شرع پر قائم نہ
ہونگے اور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی حدیث پر نہ چلین گے تو ڈر ہے کہ اور چند روز مین کافر باقی
ماندہ ملک بھی اون سے چھین لین گے اور وہ وعدہ پورا ہو کہ اسلام اخیر زمانہ مین سمٹ کر پھر مدینہ مین
آجاوے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنی سوراخ مین چلا جاتا ہے **عَنْ** ثَوْبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَأَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ
الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔
عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتَّى إِذَا
مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ

إلينا فقال سألت ربي ثلاثا فأعطاني ثنتين ومنعني واحدة سألت ربي أن لا يهلك أمتي بالسنة فأعطانيها وسألته أن لا يهلك أمتي بالغرق فأعطانيها وسألته أن لا يجعل بأسهم بينهم فمنعنيها ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عالیہ سے آئے (عالیہ وہ گاؤں جو مدینہ کے باہر ہیں) آپ بنی معاویہ کی مسجد پر سے گذرے اس میں گئے اور دو رکعتیں پڑھیں ہمنے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے بڑی دیر تک اپنے پروردگار سے دعا کی پھر ہمارے پاس آئے اور فرمایا میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں لیکن اوس نے دو دعائیں قبول کیں اور ایک قبول نہ کی میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی کہ میری امت کو ہلاک نہ کرے قحط سے (یعنے ساری امت کو عام قحط سے) تو اللہ تعالی نے یہ دعا قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ میری امت کو (یعنی ساری امت کو) ہلاک نہ کرے پانی میں ڈبو کر تو قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے نہ لڑیں اسکو قبول نہیں کیا عن سعد أنه أقبل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في طائفة من أصحابه فمر بمسجد بني معاوية بمثل حديث ابن نمير ترجمہ سعد سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اور چند اصحاب کے ساتھ پھر آپ گذرے بنی معاویہ کی مسجد پر پھر بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گذری عن أبي إدريس الخولاني كان يقول قال حذيفة بن اليمان والله إني لأعلم الناس بكل فتنة هي كائنة فيما بيني وبين الساعة وما بي إلا أن يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم أسر إلي في ذلك شيئا لم يحدثه غيري ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو يحدث مجلسا أنا فيه عن الفتن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يعد الفتن منهن ثلاث لا يكدن يذرن شيئا ومنهن فتن كرياح الصيف منها صغار ومنها كبار قال حذيفة فذهب أولئك الرهط كلهم غيري ترجمہ ابو ادریس خولانی سے روایت ہے حذیفہ کہتے تھے قسم خدا کی میں سب لوگوں سے زیادہ ہر فتنے کو جانتا ہوں جو ہونے والا ہے درمیان میرے اور قیامت کے اور یہ بات نہیں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چھپا کر کوئی بات خاص مجھ سے بیان کی ہو جو اوروں سے نہ کی ہو لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں فتنوں کا بیان کیا جس میں میں بھی تھا تو آپ نے فرمایا اور آپ شمار کرتے تھے فتنوں کا تین ان میں سے ایسے ہیں جو

قریب قریب کچھ نہ چھوڑین گے اور بعض اون مین سے گرمی کی آندہیون کیطرح ہین بعضے اون مین چھوٹے مین بعضے بڑے ہین۔ حذیفہ نے کہا تو اس مجلس مین جتنے لوگ تھے وے سب گذر گئے ایک مین باقی ہون اسوجہ سے اب مجہہ سے زیادہ کوئی فتنون کا جاننے والا باقی نہین رہا عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمین کہڑے ہوئے (وعظ سنانے کو) تو کوئی بات نہ چھوڑی اسوقت سے لیکر قیامت تک ہونیوالی مگر اسکو بیان کر دیا پہر یاد رکھا جسنے یاد رکھا اور بہول گیا جو بہول گیا میرے ساتہی اوسکو جانتے ہین اور بعضی بات ہوتی ہے جسکو مین بہول گیا تہا پہر جب مین اوسکو دیکہتا ہون تو یاد آجاتی ہے جیسے آدمی دوسرے آدمی کا منہ یاد رکھتا ہے جب وہ غائب ہو جاوے پہر جب اوسکو دیکھے تو پہچان لیتا ہے عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ **ترجمہ** وہی جو گزرا جو بہول گیا اس کے بعد کا ذکر نہین کیا عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ **ترجمہ** حذیفہ رض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو ہر ایک بات بتادی جو ہونے والی تہی قیامت تک اور کوئی بات ایسی نہ رہی جسکو مین نے آپ سے نہ پوچہا ہو البتہ مین نے یہ نہ پوچہا کہ مدینہ والون کو کون چیز نکالے گی مدینہ سے عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا عَنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا **ترجمہ** ابو زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑہی اور منبر پر چڑہے پہر وعظ سنایا ہمکو یہانتک کہ ظہر کا وقت آگیا پہر آپ اوترے اور نماز پڑہی پہر منبر پر چڑہے اور وعظ

سنائی ہم کو یہانتک کہ عصر کا وقت آگیا پھر اوترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور وعظ سنائی ہم کو یہانتک کہ سورج ڈوب گیا تو خبر دی ہمکو اون باتون سے جو ہو چکی تہین اور جو ہونیوالی ہین اور سب سے زیادہ ہم مین عالم وہ ہے جس نے سب سے زیادہ اُن باتون کو یاد رکھا ہو

عن حذیفۃ قال کنا عند عمر رضی اللہ تعالی عنہ فقال ایکم یحفظ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتنۃ کما قال قال فقلت انا قال انک لجری وکیف قال قلت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فتنۃ الرجل فی اھلہ ومالہ ونفسہ وولدہ وجارہ یکفرھا الصیام والصلوۃ والصدقۃ والامر بالمعروف والنھی عن المنکر فقال عمر لیس ھذا ارید انما ارید التی تموج کموج البحر قال فقلت مالک ولھا یا امیر المؤمنین ان بینک وبینھا بابا مغلقا قال افیکسر الباب ام یفتح قال قلت لا بل یکسر قال ذلک احری ان لا یغلق ابدا قال فقلنا لحذیفۃ ھل کان عمر یعلم من الباب قال نعم کما یعلم ان دون غد اللیلۃ انی حدثتہ حدیثا لیس بالاغالیط قال فھبنا ان نسأل حذیفۃ من الباب فقلنا لمسروق سلہ فسألہ فقال عمر **مترجمہ**

حذیفہ سے روایت ہے ہم حضرت عمر رض کے پاس بیٹھے تھے انہون نے کہا تم مین سے کس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے فتنے کے باب مین مین نے کہا مجھ کو یاد ہے حضرت عمر رض نے کہا تم بڑے بہادر ہو بھلا کہو آپ نے کیا فرمایا مین نے کہا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے آدمی کو جو فتنہ ہوتا ہے اوس کے گھر والون اور مال اور جان اور اولاد اور ہمسایہ لیسے اُسکا کفارہ ہو جاتا ہے روزہ اور نماز اور صدقہ اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بُری بات سے منع کرنا حضرت عمر نے کہا مین اس فتنے کو نہین پوچھتا مین تو اُس فتنے کو پوچھتا ہون جو موج ماریگا دریا کی موج کی طرح یعنے اسکا اثر سب مسلمانون کو پہونچے گا مین نے کہا اے امیر المؤمنین تمہین اس فتنے سے کیا غرض ہے تمہارے اور اوسکے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمر رض نے کہا وہ دروازہ ٹوٹ جاوے گا یا کھلجاویگا مین نے کہا نہین وہ ٹوٹ جاویگا حضرت عمر رض نے کہا ایسا ہو تو پھر کبھی بند نہ ہوگا کیونکہ جب دروازہ ٹوٹ گیا تو بند کیسے ہو سکتا ہے شقیق نے کہا ہم لوگون نے حذیفہ سے کہا کیا حضرت عمر رض کو معلوم تھا کہ یہ دروازہ جس سے فتنہ کی روک ہے کون ہے حذیفہ نے کہا ہان حضرت عمر رض کو معلوم تھا جیسے یہ معلوم

تہا کہ کل کے دن کے بعد رات ہے اور مین نے اون سے ایک حدیث بیان کی تہی جو لغو نہ تہی شقیق نے کہا ہم لوگ ڈرے حذیفہ سے یہ پوچہنے مین کہ وہ دروازہ کون ہے ہمنے مسروق سے کہا تم پوچہو اونہون نے حذیفہ سے پوچہا حذیفہ نے کہا وہ دروازہ حضرت عمر رضہ کی ذات تہی **ف** اور اوسکا ٹوٹنا اون کا شہید ہونا ہے جس دن سے حضرت عمر رضہ شہید ہوئے فتنہ کا دروازہ کہل گیا اور مسلمانون مین آپس مین رنجش رہنے لگی اور رفتہ رفتہ حضرت عثمان رضہ کی شہادت کی نوبت پہونچی پہر تو فتنہ سمندر کی موجون کیطرح امنڈنے لگا اور آپس میں کی لڑائیون کا بازار گرم ہو گیا اور ہوا جو ہوا سبحان اللہ حضرت عمر کا درجہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا درجہ کسی صحابی کو نہین ملا اون کی ذات بابرکات پشت پناہ تہی مسلمانونکی رعب تہی کافرون پر روک تہی تمام بلاؤن اور فتنون کی رضی اللہ تعالی عنہ **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ وَفِیْ حَدِيْثِ عِيْسٰی عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ جُنْدُبٌ جِئْتُ يَوْمَ الْجَرَعَةِ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ لَتُهْرَاقَنَّ الْيَوْمَ هٰهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ ذَاكَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلٰی وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلٰی وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَحَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْهِ قُلْتُ بِئْسَ الْجَلِيْسُ لِیْ اَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِیْ اُخَالِفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَنْهَانِیْ ثُمَّ قُلْتُ مَا هٰذَا الْغَضَبُ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَاَسْاَلُهٗ فَاِذَا الرَّجُلُ حُذَيْفَةُ **ترجمہ** محمد سے روایت ہے مین یوم الجرعہ یعنے جسدن جرعہ مین فساد ہونے کو تہا جرعہ ایک مقام ہے کوفہ مین جہان کوفہ والے سعید بن عاص سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے تہے جب حضرت عثمان رضہ نے انکو کوفے کا حاکم کر کے بہیجا تہا) کو آیا ایک شخص کو دیکہا بیٹہے ہوئے مین نے کہا آج تو یہان کئی خون ہون گے وہ شخص بولا ہرگز نہین قسم خدا کی خون نہ ہون گے مین نے کہا قسم خدا کی ضرور خون ہونگے وہ بولا ہرگز نہین قسم خدا کی خون نہ ہون گے مین نے کہا قسم خدا کی ضرور خون ہون گے وہ بولا قسم خدا کی ہرگز خون نہ ہونگے اور مین نے اس باب مین ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو آپ نے مجہہ سے فرمائی تہی مین نے کہا تو برا ساتہی ہے آج سے اس لیے کہ تو سنتا ہے مین تیرا خلاف کر رہا ہون اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

اور مجہی منع نہین کرتا **ف** یعنی پہلے ہی جب مین نے تیرے خلاف کہا تہا اگر تو یہ کہدیتا کہ مین حدیث کرو سر کہتا ہون کہ خون نہ ہونگے تو مین کا ہیکو خلاف کرتا سبحان اللہ ایک وہ زمانہ تہا کہ ناواقفی مین بہی اگر حدیث کے خلاف کوئی بات نکل جاتی تو لوگ اوسے برا جانتے اور اس سے نادم ہوتے اور یا اب ایک دجالی زمانہ ہے کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتے ہوئے اُسکا خلاف کرتے ہین اور اپنے دل مین نادم نہین ہوتے **ف** پہر مین نے کہا اس غصہ سے کیا فائدہ اور مین اس شخص کیطرف متوجہ ہوا اور پوچہا تو معلوم ہوا کہ حذیفہ صحابی ہین **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَھَبٍ یَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَیْہِ فَیُقْتَلُ مِنْ کُلِّ مِائَۃٍ تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ وَیَقُوْلُ کُلُّ رَجُلٍ مِّنْھُمْ لَعَلِّیْ اَکُوْنُ اَنَا الَّذِیْ اَنْجُوْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہانتک کہ فرات مین ایک پہاڑ نکلیگا سونیکا لوگ اوس کے لیے لڑین گے تو ہر سیکڑے مین سو (یعنے فیصدی) ننانوے مارے جاوین گے اور ہر شخص یہ کہیگا اپنے دل مین شاید مین بچ جاؤن (اور اس سونے کو حاصل کرون معاذ اللہ دنیا ایسی ہی خراب شے ہے لوگ اُس کے پیچہے اپنی جان آبرو عزت گنواتے ہین پہر بہی وہ حاصل نہین ہوتی عاقل وہی ہے جو پہلے سے اس نابکار کو طلاق دیوے) **عن** سُہَیْلٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ وَزَادَ فَقَالَ اَبِیْ اِنْ رَّاَیْتَہٗ فَلَا تَقْرَبَنَّہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ میرے باپ نے کہا تو اگر اس پہاڑ کو دیکہے تو اس کے پاس مت جائیو **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ کَنْزٍ مِّنْ ذَھَبٍ فَمَنْ حَضَرَہٗ فَلَا یَاْخُذْ مِنْہُ شَیْئًا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فرات مین ایک خزانہ سونے کا نکلیگا جو کوئی وہان موجود ہو تو اوس مین سے کچہ نہ لیوے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ فَمَنْ حَضَرَہٗ فَلَا یَاْخُذْ مِنْہُ شَیْئًا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین خزانہ کے بدلے پہاڑ ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ کُنْتُ وَاقِفًا مَعَ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فَقَالَ لَا یَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَۃً اَعْنَاقُھُمْ فِیْ طَلَبِ الدُّنْیَا قُلْتُ اَجَلْ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُوْشِکُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ

عن جبل من ذهب فاذا سمع به الناس ساروا الیه فیقول من عندہ لئن ترکنا الناس یاخذون منه لیذهبن به کله قال فیقتتلون علیه فیقتل من کل مائة تسعة و تسعون قال ابو کامل فی حدیثه قال وقفت انا و ابی بن کعب فی ظل اجم حسان

ترجمہ عبداللہ بن الحارث ابن نوفل سے روایت ہے میں ابی بن کعب کے ساتھ کھڑا تھا انہوں نے کہا ہمیشہ لوگ دنیا کمانے کے فکر میں رہیں گے میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ فرات میں ایک سونے کا پہاڑ نمود ہو لوگ جب یہ سنیں گے تو اس طرف چلیں گے اور جو لوگ وہاں ہوں گے وہ کہیں گے اگر ہم لوگوں کو اس پہاڑ میں سے لینے دیں تو وہ سارا پہاڑ لے جاویں گے آخر لڑیں گے تو فیصدی ۹۹ آدمی مارے جاویں گے۔ ابوکامل نے کہا اپنی روایت میں میں اور ابی بن کعب دونوں حسان کے قلعہ کے سایہ میں کھڑے تھے

عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم منعت العراق درهمها و قفیزها و منعت الشام مدیها و دینارها و منعت مصر اردبها و دینارها و عدتم من حیث بدأتم و عدتم من حیث بدأتم و عدتم من حیث بدأتم شهد علی ذلک لحم ابی هریرة و دمه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عراق کا ملک اپنے درم اور قفیز کو روکیگا اور شام کا ملک اپنی مدی اور دینار کو روکیگا اور مصر کا ملک اپنی اردب کو روکے گا اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاؤ گے تم جیسے آگے تھے پھر ابوہریرہ رضؓ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابوہریرہؓ کا گوشت اور خون (یعنے اس میں کچھ شک نہیں) **ف** قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہے جس میں اناج کو ناپتے ہیں اور اردب ۲۴ سیر کا ہوتا ہے اس حدیث میں آخر زمانے کے فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملے گا رعیت سردار کی اطاعت نہ کرے گی جیسے اسلام سے پہلے یہ ملک خودسر تھے ویسے ہی ہو جاوینگے نووی نے کہا حدیث کا معنے یہ ہے کہ ان ملکوں کے لوگ مسلمان ہو جاوینگے اور اسلام کی وجہ سے جزیہ ساقط ہو جاوے گا یا عجم اور روم اخیر زمانے میں ان ملکوں پر غالب ہو جاوینگے اور مسلمانوں کی حکومت وہاں سے جاتی رہے گی اور بعضوں نے کہا وہ مرتد ہو جاوینگے تو زکوٰة نہ دینگے اور بعضوں نے کہا وہاں کے کافر جزیہ دیتے تھے

قوی ہوکر جزیہ نہ دین گے اور یہ جو کہا تم ویسے ہی ہوجاوگے جیسے تھے یعنی پھر اسلام غریب ہوجاویگا اور سمٹ کر مدینہ
مین آجاویگا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْبِدَابِقَ فَیَخْرُجَ اِلَیْهِمْ جَیْشٌ مِّنَ الْمَدِیْنَةِ
مِنْ خِیَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الَّذِیْنَ سَبَوْا
مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَیَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَانُخَلِّیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا فَیُقَاتِلُوْنَهُمْ
فَیَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَایَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَبَدًا وَیُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ
وَیَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَایُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَیَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِیْنِیَّةَ فَبَیْنَا هُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ
قَدْ عَلَّقُوْا سُیُوْفَهُمْ بِالزَّیْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِیْهِمُ الشَّیْطَانُ اِنَّ الْمَسِیْحَ قَدْ خَلَفَکُمْ فِیْ
اَهَالِیْکُمْ فَیَخْرُجُوْنَ وَذٰلِکَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاؤُا الشَّامَ خَرَجَ فَبَیْنَمَا هُمْ یُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ
یُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَیَنْزِلُ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاَمَّهُمْ فَاِذَا
رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ کَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ فَلَوْ تَرَکَهُ لَانْذَابَ حَتّٰی یَهْلِکَ وَلٰکِنْ
یَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِیَدِهٖ فَیُرِیْهِمْ دَمَهٗ فِیْ حَرْبَتِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ روم کے نصاری کا لشکر اعماق مین یا دابق مین
اترے گا اور یہ دونون مقام شام مین ہین حلب کے قریب پھر مدینہ سے ایک لشکر نکلیگا اونکیطرف جو
اون دنون تمام زمین والون مین بہتر ہوگا جب صف باندہین گے دونون لشکر تو نصاری کہین گے
تم الگ ہوجاؤ اون لوگون سے یعنے اون مسلمانون سے جنہون نے ہماری جورو لڑکے پکڑے اور
لونڈی غلام بنائے ہم اون سے لڑین گے مسلمان کہینگے نہین قسم خدا کی ہم کبھی اپنے بہائیون
سے الگ نہونگے **ف** ہمیشہ نصاری کی یہی چال ہے کہ مسلمانون مین پہوٹ ڈالکر اپنا مطلب
نکال لیتے ہین پہر جس شخص کے پہلے طرفدار بنتے ہین جب وہ اکیلا رہ جاتا ہے اور اوس کی قوت
ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو بہی دباکر اپنا مطیع کر لیتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّخِذُوا
الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی بَعْضُهُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اے ایمان والو مت بناؤ یہود
اور نصاری کو اپنا دوست اور جو کوئی تم مین سے اونکی دوستی کرے وہ انہی مین سے ہے پھر جو کوئی
مسلمان مسلمان کا ساتھ چہوڑ کر کافر سے دوستی کرے وہ بنص قرآنی کافر ہے افسوس ہو کہ

مسلمان بعقل پر چلتے ہین نہ اسد کی کتاب پر اون کو بارہا اس غلطی کا تجربہ ہو چکا اور کافرون کی دوستی کا
نتیجہ معلوم ہو گیا پہر بہی باز نہین آتے **ف** پہر لڑائی ہوگی تو مسلمانون کا ایک تہائی لشکر بہاگ نکلیگا
اون کی توبہ کبہی اسد تعالی قبول نہ کرے گا اور تہائی لشکر مارا جاوے گا وہ سب شہیدون مین افضل ہونگے
خدا کے پاس اور تہائی لشکر کی فتح ہوگی وے عمر بہر کبہی فتنے اور بلا مین نہ پڑین گے پہر وے قسطنطنیہ
(اسلامبول) کو فتح کرینگے جو نصارے کے قبضہ مین آگیا ہوگا اب تک یہ شہر مسلمانون کے قبضے مین ہے وہ لوٹ کے مالونکو بانٹ رہے
ہونگے اور اپنی تلوارون کو زیتون کے درختون مین ٹانگ دیا ہوگا اتنے مین شیطان آواز کردے گا کہ
دجال تمہارے پیچہے تمہارے بال بچون مین آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلین گے حالانکہ یہ خبر جہوٹ ہوگی
جب شام کے ملک مین پہونچین گے تب دجال نکلیگا سو جسوقت مسلمان لڑائی کے لیے مستعد ہو کر صفین
باندہتے ہون گے نماز کی طیاری ہوگی اوسیوقت حضرت عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام اترین گے
اور مسلمانون کی امام بنکر نماز پڑہادین گے پہر جب اسد کا دشمن دجال حضرت عیسیٰ کو دیکہیگا تو اس طرح
اوسی گہل جاویگا جیسے نمک پانی مین گہلجاتا ہے اور جو عیسیٰ اوسکو یون ہی چہوڑدے تب بہی
وہ خود بخود گل کر ہلاک ہو جاوے لیکن اسد تعالی اوسکو قتل کرے گا حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتہون
پر اور اوسکا خون لوگون کو دکہلاوے گا عیسے علیہ السلام کے برچہی مین **ف** اس حدیث سے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ قیامت کی قریب نصاری شہر قسطنطنیہ کو لے لین گے ابہی تک یہ بات نہین ہوئی گو اوس کے
آثار بہت قریب معلوم ہوتے ہین اور سلطان روم کی سلطنت بہت ضعیف ہوگئی ہے **عن** الْمُسْتَوْرِدِ
الْقُرَشِيِّ أَنَّهُ قَالَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو أَبْصِرْ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ
مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذَالِكَ إِنَّ فِيهِمْ لَخِصَالًا أَرْبَعًا
إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيبَةٍ وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً
بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمِسْكِينٍ وَيَتِيمٍ وَضَعِيفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ وَأَمْنَعُهُمْ مِنْ
ظُلْمِ الْمُلُوكِ **ترجمہ** مستورد قرشی نے کہا عمرو بن عاص کے روبرو کہ مین نے سنا رسول اسد صلی
اسد علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے قیامت اوسوقت قائم ہوگی جب نصاری سب لوگون سے زیادہ
ہونگے (یعنے ہنود اور مسلمانون سے) عمرو نے کہا دیکہہ تو کیا کہتا ہے مستورد نے کہا مین تو وہی

کہتا ہون جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا عمرو نے کہا اگر تو یہ کہتا ہے (تو سچ ہے) کیونکہ نصاری میں چار خصلتیں ہین وہ مصیبت کیوقت نہایت بردبار ہین اور مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہوشیار ہوتے ہین اور بھاگنے کے بعد سب سے پہلے پھر حملہ کرتے ہین اور بہتر ہین سب لوگون مین مسکین یتیم اور ضعیف کے لیے اور ایک پانچوین خصلت ہے جو نہایت عمدہ ہے سب لوگون سے وہ بادشاہون کے ظلم کو روکتے ہین۔

ف اور اون کے بادشاہ رعیت کو تباہ نہین کرنے پاتے کیونکہ قانون کے تابع ہین انہی خصلتون کی وجہ سے نصاری بہت بڑھ گئے اور ان کی تعداد دنیا مین روز بروز بڑھتی جاتی ہے وہ اب بھی مسلمانون سے اور مشرکون سے تعداد مین زیادہ ہین اور قیامت کے قریب اور زائد ہو جاوین گے اب دنیا مین تین مذہب والے قابل اعتبار ہین مسلمان نصاری مشرکین باقی یہود اور مجوس وغیرہ بہت کم ہین نہ اون کی کوئی حکومت ہے

عن الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تُذْكَرُ عَنْكَ أَنَّكَ تَقُولُهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ قُلْتُ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ عَمْرٌو لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسَاكِينِهِمْ وَلِضُعَفَائِهِمْ

ترجمہ مستورد سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت اوس وقت قائم ہوگی جب نصاری سب لوگون سے زیادہ ہون گے یہ خبر عمرو بن عاص کو پہونچی اوس نے مستورد سے کہا کیسی حدیثین ہین جنکو لوگ کہتے ہین تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو مستورد نے کہا مین تو وہی کہتا ہون جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے عمرو نے کہا اگر تو یہ کہتا ہے (تو ٹھیک ہے) بیشک نصاری سب لوگون سے زیادہ بردبار ہین مصیبت کے وقت اور سب لوگون سے زیادہ مصیبت کے بعد جلد درست ہوتے ہین اور بہتر ہین لوگون مین اپنے ضعیفون اور مسکینون کے لیے

ف جب نصاری مین یہ صفات ہون تو مسلمانون مین اون سے زیادہ صفات ہونے چاہئین اس لیے کہ مسلمان دین حق پر ہین اور نصاری سے زیادہ جنت کے طالب ہین۔ اس حدیث سے مسلمانون کو سبق لینا چاہیے اور غریب اور یتیم اور مسکینون کی خبرگیری کرنا چاہیے مصیبت کیوقت صبر اور شکر اور استقلال لازم ہے

عن يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ

ليس له هجيرى إلا يا عبد الله بن مسعود جاءت الساعة قال فقعد وكان متكئا فقال إن
الساعة لا تقوم حتى لا يقسم ميراث ولا يفرح بغنيمة ثم قال بيده هكذا ونحاها نحو
الشام فقال عدو يجمعون لأهل الإسلام ويجمع لهم أهل الإسلام قلت الروم تعني
قال نعم قال ويكون عند ذاكم القتال ردة شديدة فيشترط المسلمون شرطة
للموت لا ترجع إلا غالبة فيقتتلون حتى يحجز بينهم الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء
كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يشترط المسلمون شرطة للموت لا ترجع إلا غالبة
فيقتتلون حتى يحجز بينهم الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة
ثم يشترط المسلمون شرطة للموت لا ترجع إلا غالبة فيقتتلون حتى يمسوا فيفيء
هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة فإذا كان يوم الرابع نهد إليهم بقية
أهل الإسلام فيجعل الله الدائرة عليهم فيقتلون مقتلة إما قال لا يرى مثلها وإما
قال لم ير مثلها حتى إن الطائر ليمر بجنباتهم فما يخلفهم حتى يخر ميتا فيتعاد
بنو الأب كانوا مائة فلا يجدونه بقي منهم إلا الرجل الواحد فبأي غنيمة يفرح
أو أي ميراث يقاسم فبينما هم كذلك إذ سمعوا ببأس هو أكبر من ذلك فجاءهم
الصريخ إن الدجال قد خلفهم في ذراريهم فيرفضون ما في أيديهم ويقبلون فيبعثون
عشر فوارس طليعة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لأعرف أسماءهم وأسماء
آبائهم وألوان خيولهم هم خير فوارس على ظهر الأرض يومئذ أو من خير فوارس
على ظهر الأرض يومئذ قال ابن أبي شيبة في روايته عن أسير بن جابر۔ ترجمہ

یسیر بن جابر سے روایت ہے ایک بار کوفہ میں لال آندھی آئی ایک شخص آیا جسکا تکیہ کلام یہی تھا ای عبد اللہ
بن مسعود قیامت آئی یہ سنکر عبد اللہ بن مسعود بیٹھ گئے اور پہلے تکیہ لگائے تھے انہوں نے کہا قیامت
نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ترکہ نہ بٹے گا اور لوٹ سے خوشی نہ ہوگی (کیونکہ جب کوئی وارث ہی نہ رہے گا تو ترکہ
کون بانٹیگا اور جب کوئی لڑائی سے نہ بچے گا تو لوٹ کی کیا خوشی ہوگی) پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا شام
کے ملک کیطرف اور کہا دشمن (نصاری) جمع ہونگے مسلمانوں سے لڑنے کے لیے اور مسلمان بھی ان
سے لڑنے کے لیے جمع ہوں گے میں نے کہا دشمن سے تمہاری مراد نصاری ہیں انہوں نے کہا ہاں اور

اوسوقت سخت لڑائی شروع ہوگی مسلمان ایک لشکر کو آگے بہیجینگے جو مرنے کے لیے آگے بڑہیگا اور نہ لوٹیگا بغیر غلبہ کے (یعنے اس قصد سے جاویگا کہ یا لڑکر مرجاوینگے یا فتح کرکے آوینگے) پہر دونون فریق لڑینگے یہانتک کہ رات ہوجاویگی اور دونون طرف کی فوجین لوٹ جاوینگی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لیے بڑہا تہا وہ بالکل فنا ہوجاویگا (یعنے سب لوگ اوسکے قتل ہوجاوینگے) دوسرے دن پہر مسلمان ایک لشکر آگے بڑہاوینگے جو مرنیکے لیے یا غالب ہونے کے لیے جاویگا اور لڑائی رہیگی یہانتک کہ رات ہوجاویگی پہر دونون طرف کی فوجین لوٹ جاوینگی اور کسیکو غلبہ نہ ہوگا جو لشکر آگے بڑہا تہا وہ فنا ہوجاویگا پہر تیسرے دن مسلمان ایک لشکر آگے بڑہاوینگے مرنے یا غالب ہونے کی نیت سے اور شام تک لڑائی رہےگی پہر دونون طرف کی فوجین لوٹ جاوینگی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور وہ لشکر فنا ہوجاوےگا جب چوتہا دن ہوگا تو جتنے مسلمان باقی رہ گئے ہونگے وہ سب آگے بڑہینگے اوسدن اللہ تعالی کافرون کو شکست دیگا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکہیگا یا ویسی لڑائی کسینے نہین دیکہی یہانتک کہ پرندہ اونکے اوپر یا اونکے بدن پر اوڑیگا پہر آگے نہین بڑہیگا کہ وہ مردہ ہوکر گرینگے **ف** الحدیث مین اشارہ ہو کہ وہ لڑائی نئے قسم کی ہوگی اور آلات حرب ایسے تیز ہونگے کہ چڑیا کے اوڑنے سے ہی جلد لوگ مرجاوینگے یہ توپ اور بندوق کی لڑائی ہے گولون اور گولیون کی بوچہاڑ ہوگی **ف** ایک جدی لوگ جو گنتی مین سو ہونگے اون مین سے ایک شخص بچےگا (یعنے فیصدی ۹۹ آدمی مارے جاوینگے اور ایک رہجاوےگا) ایسی حالت مین کونسی لوٹ سے خوشی ہوگی اور کونسا ترکہ بانٹا جاوےگا پہر مسلمان اسی حالت مین ہونگے کہ ایک اور بڑی آفت کی خبر سنینگے ایک پکار اونکو آوےگی کہ دجال اونکے پیچہے اونکے بال بچون مین آگیا یہ سنتے ہی جو کچہ اونکے ہاتہون مین ہوگا اوسکو چہوڑکر روانہ ہونگے اور دس سوارون کو طلاوے کے طور پر روانہ کرینگے (دجال کی خبر لانے کے لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اون سوارون کے اور اونکے باپون کے نام جانتا ہون اور اونکے گہوڑون کے رنگ جانتا ہون وہ ساری زمین کے بہتر سوار ہونگے اوسدن یا بہتر سوارون مین سے ہونگے **عن** یُسَیْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَهَبَّتْ رِیْحٌ حَمْرَاءُ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِهٖ وَحَدِیْثُ جَابِرٍ عَلَیْکُمْ اَتَمُّ وَاَشْبَعُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** اُسَیْرٍ

جَابِرٍ قَالَ كُنَّا فِي بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَالْبَيْتُ مَلْآنُ قَالَ فَهَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ
نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ ترجمہ اسیر بن جابر سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن مسعود کے گھر مین تھے اور گھر بھرا
ہوا تھا اتنے مین لال ہوا چلی کوفہ مین پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذری عَنْ نَافِعِ
ابْنِ عُتْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَالَ فَأَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوْفِ فَوَافَقُوْهُ عِنْدَ
أَكَمَةٍ فَإِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ قَالَتْ لِي نَفْسِي ائْتِهِمْ
فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُوْنَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَأَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ
بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ أَعُدُّهُنَّ فِي يَدِي قَالَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ
الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ
الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتّٰى تُفْتَحَ الرُّوْمُ
ترجمہ نافع بن عتبہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جہاد مین تو آپ کے
پاس کچھ لوگ مغرب کیطرف سے آئے جو بالون کے کپڑے پہنے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
ملے ایک ٹیلے کے پاس وہ لوگ کھڑے تھے اور آپ بیٹھے تھے میرے دل نے کہا تو چلا جا اور اون لوگون کے
اور آپکے بیچ مین کھڑا رہ ایسا نہو کہ یہ لوگ فریب سے آپ کو مار ڈالین پھر میرے دل نے کہا شاید آپ چپکے
کچھ باتین اون سے کرتے ہون (اور میرا جانا آپ کو ناگوار گذرے) پھر مین گیا اور اون لوگون کے اور آپ
کے بیچ مین کھڑا ہوگیا مین نے اسوقت آپ سے چار باتین یاد کین جنکو آپ نے میرے ہاتھ پر گنا آپ نے فرمایا پہلے
تو عرب کے جزیرہ مین (کافرون سے) جہاد کروگے اللہ اوسکو فتح کردیگا پھر فارس سے جہاد کروگے اللہ
تعالی اوسکو بھی فتح کردیگا پھر نصاری سے لڑوگے روم والون سے اللہ تعالی روم کو بھی فتح کردیگا پھر دجال
سے لڑوگے اللہ تعالی اوسکو بھی فتح کردے گا (یہ حدیث آپکا بڑا معجزہ ہے) نافع نے کہا اے جابر ہم
سمجھتے ہین دجال اوسکے بعد نکلیگا جب روم کا ملک فتح ہو جاوے گا عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ
أَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا
تَذَاكَرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ
فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَيَاجُوجُ وَمَاجُوجُ وَثَلٰثَةُ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ

وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ **ترجمہ**

حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور ہم باتیں کر رہے تھے

آپ نے فرمایا تم کیا باتیں کرتے تھے ہمنے کہا ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے آپ نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی

جب تک دس نشانیاں اس سے پہلے نہیں دیکھ لوگے پھر ذکر کیا دھوئیں کا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے

اُس شخص کی تائید ہوتی ہے جو کہتا ہے مراد دھوئیں سے وہ دھواں ہے جس سے کافروں کا دم رک جاویگا اور

مسلمانوں کو زکام کی سی حالت ہو جاویگی اور یہ دھواں ابھی ظاہر نہیں ہوا قیامت کے قریب ظاہر ہوگا

اور اوپر اسکا بیان گزرا اور ابن مسعود کا انکار بھی گذرا اونہوں نے کہا یہ دھواں وہ ہے جو قریش پہ قحط پڑا

تھا اور آسمان اور اون کے بیچ میں دھواں سا معلوم ہوتا تھا اور ایک جماعت علما نے ابن مسعود سے

اتفاق کیا ہے لیکن حذیفہ اور ابن عمر اور حسن اسکے خلاف میں ہیں حذیفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے روایت کیا کہ یہ دھواں زمین میں چالیس دن تک رہیگا اور احتمال ہے کہ مراد دونوں دھوئیں ہوں

انتہے **ف** اور دجال کا اور زمین کے جانور کا **ف** یہ وہ جانور ہے جسکا بیان اس آیت

کریمہ میں ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ مفسرین نے کہا یہ جانور بہت بڑا ہوگا

اور صفا پہاڑ پھٹے گا اور اس میں سے نکلیگا اور ابن عمر اور ابن عاص سے منقول ہے کہ یہ وہی جساسہ

ہے جسکا ذکر دجال کی حدیث میں ہے (نووی) تحفۃ الاخیار میں ہے کہ مکے میں زمین سے ایک جانور نکلیگا

ساٹھ گز لنبا سر اوسکا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے بارہ سنگے

کے سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دُم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پاؤں

جیسے اونٹ کے اوسکے پاس حضرت موسیٰ ع کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو

سونگھ کر بتلا دیگا اور کہے گا اسلام کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہیں **ف** اور آفتاب کو

نکلنے کا پچھم سے اور حضرت عیسیٰ کے اوترنے کا اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا اور تین جگہ خسف ہونا

یعنے زمین دھنسنا ایک مشرق میں دوسرے مغرب میں تیسرے جزیرۂ عرب میں اور ان سب نشانیوں

کے بعد ایک انگار پیدا ہوگی جو لوگوں کو یمن سے نکالے گی اور ہانکتی ہوئی محشر کی طرف لیجاوے گی

اور محشر شام کی زمین ہے **عَنْ** اَبِي سَرِيْحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَاطَّلَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا تَذْكُرُونَ قُلْنَا السَّاعَةَ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ
لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ
وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ
تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ
عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ مِثْلَ ذَلِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا
فِي الْعَاشِرَةِ نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ الْآخَرُ وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ

ترجمہ ابو سریحہ حذیفہ بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالاخانے میں تھے اور
ہم نیچے بیٹھے تھے آپ نے ہمکو جھانکا اور فرمایا تم کیا ذکر کر رہے ہو ہمنے عرض کیا قیامت کا ذکر
کر رہے ہیں آپ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی جب تک دس نشانیاں نہ ہونگی ایک خسف زمین کا
دھنسنا مشرق میں دوسری خسف مغرب میں تیسری خسف جزیرہ عرب میں چوتھے دھواں پانچویں
دجال چھٹے زمین کا جانور ساتویں یاجوج اور ماجوج آٹھویں آفتاب کا نکلنا پچھم سے نویں ایک آگ
جو عدن کے کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کر لیجاوے گی اس روایت میں دسویں نشانی کا ذکر
نہیں ہے دوسری روایت میں دسویں نشانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا ہے اور ایک روایت میں
ایک آندھی ہے جو لوگوں کو سمندر میں ڈالدے گی **عن** أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ
شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ تَنْزِلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي
رَجُلٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ أَحَدُ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ
نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَقَالَ الْآخَرُ رِيحٌ تُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے
کہ وہ انگار لوگوں کے ساتھ رہیگی جہاں وے اتریں گے انگار بھی اترے گی اور جب وہ دو
پہر کو سوئیں گے تو انگار بھی ٹھہر جاوے گی **عن** أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ فَأَشْرَفَ
عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ وَقَالَ ابْنُ مُثَنَّى
حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ
عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ بِنَحْوِهِ قَالَ الْعَاشِرَةُ نُزُولُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ قَالَ شُعْبَةُ

وَلَمْ يُدْرِكْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْئُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ نکلے ایک آگ حجاز کے ملک سے روشن کر دیگی بصری کے اونٹوں کی گردنوں کو (یعنی اوسکی روشنی ایسی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہونچیگی حجاز مکہ اور مدینہ کا ملک اور بصری ایک شہر کا نام ہے) ف قاضی عیاض نے کہا یہ وہی آگ ہے جو حشر کے لیے لوگوں کو لیجاویگی اور شاید یہ دو آگ ہوں یا اوس کی ابتدا یمن سے ہو اور قوت اوسکی حجاز میں نووی نے کہا حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ یہ حشر کی آگ ہے بلکہ یہ قیامت کی نشانی ہے اور یہ آگ ہمارے زمانے میں نکلی ۶۵۴ھ میں اور بہت بڑی آگ تھی مدینہ کے مشرقی کنارے سے حرہ کے پرے اور اسکی خبر مجھے اون لوگوں نے دی جو اوسوقت مدینہ میں تھے۔ تاریخ مدینہ میں مذکور ہے کہ اول چند روز مدینہ میں برابر زلزلہ رہا لوگوں نے جانا کہ قیامت آئی پھر ایکطرف زمین پھٹ گئی اس میں سے بلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اُس آگ سے جلتا تھا مگر گھانس نہ جلتی تھی سیکڑوں کوس تک اوس کی روشنی تھی آخر سلطنت عباسیہ کو یہ ماجرا گذرا چھہ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (تحفۃ الاخیار) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يِهَابَ قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ وَكَمْ ذٰلِكَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كَذَا وَكَذَا مِيْلًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) مدینہ کے گھر اہاب یا یہاب تک پہنچ جاوینگے زہیر نے کہا میں نے سہیل سے کہا اہاب مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے اونہوں نے کہا اتنے میل پر عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا منہ پورب کیطرف تھا آپ فرماتے تھے آگاہ رہو فتنہ یہاں سے ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے (پورب کیطرف ربیعہ اور مضر کی قومیں بستی تھیں یہ لوگ اسلام کے بہت خلاف تھے شیطان کے قرن سے مراد اوسکی دونو

زلفیں یا دونوں سینگ میں اسواسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنا سر اوسپر رکھدیتا ہے تاکہ سجدہ کرنیوالوں کا سجدہ اسکو واقع ہو ۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَتِ السَّنَۃُ بِاَنْ لَّا تُمْطَرُوْا وَلٰکِنِ السَّنَۃُ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَیْئًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قحط یہ نہیں ہے کہ پانی نہ برسے قحط یہ ہے کہ پانی برسے اور برسے اور زمین سے کچھ نہ اوگے عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَۃَ فَقَالَ بِیَدِہٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ الْفِتْنَۃُ ھٰھُنَا مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ قَالَھَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عِنْدَ بَابِ عَائِشَۃَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین حفصہ کے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور مشرق کی طرف اشارہ کیا فرمایا فساد ادھر سے ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے دو بار فرمایا یا تین بار اور عبیداللہ بن سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ حضرت عائشہ کے دروازے پر کھڑے تھے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَھُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ ھَا اِنَّ الْفِتْنَۃَ ھٰھُنَا ھَا اِنَّ الْفِتْنَۃَ ھٰھُنَا مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْتِ عَائِشَۃَ فَقَالَ رَأْسُ الْکُفْرِ مِنْ ھٰھُنَا مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کے گھر سے نکلے اور فرمایا کفر کی چوٹی ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سر نکلتا ہے عَنْ ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُشِیْرُ بِیَدِہٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَیَقُوْلُ ھَا اِنَّ الْفِتْنَۃَ ھٰھُنَا ھَا اِنَّ الْفِتْنَۃَ ھٰھُنَا ثَلَاثًا حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ یَعْنِی الْمَشْرِقَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہی جو اوپر گذرا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ یَا اَھْلَ الْعِرَاقِ مَا اَسْاَلَکُمْ عَنِ الصَّغِیْرَۃِ وَاَرْکَبَکُمْ لِلْکَبِیْرَۃِ سَمِعْتُ اَبِیْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْفِتْنَۃَ تَجِیْءُ مِنْ ھٰھُنَا وَاَوْمٰی بِیَدِہٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ وَاَنْتُمْ یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ

رِقَابَ بَعْضٍ وَاِنَّمَا قَتَلَ مُوْسٰى الَّذِیْ قَتَلَ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ خَطَأً فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ لَہٗ وَ
قَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنٰکَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰکَ فُتُوْنًا وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِیْ رِوَایَتِہٖ عَنْ سَالِمٍ
لَمْ یَقُلْ سَمِعْتُ سَالِمًا ترجمہ سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے ای عراق
والو میں تم سے چھوٹے گناہ نہیں پوچھتا نہ اوسکو پوچھتا ہوں جو کبیرہ گناہ کرتا ہو میں نے سنا اپنے باپ
عبد اللہ بن عمر سے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے فتنہ ادہر
سے آویگا اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے پورب کیطرف جہاں شیطان کے دونوں قرن نکلتے ہیں
اور تم ایک دوسرے کی گردن مارتے ہو حالانکہ مومن کا قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے اور حضرت موسی
علیہ السلام نے جو فرعون کی قوم کا ایک شخص مارا تھا وہ خطا سے مارا تھا نہ بہ نیت قتل کیونکہ گھونسے
سے آدمی نہیں مرتا اوس پر اللہ تعالے نے فرمایا تو نے ایک خون کیا پہر ہمنے تجھکو نجات دی غم سے اور
تجھکو آزمایا جیسا آزمایا تھا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ
السَّاعَۃُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِی الْخَلَصَۃِ وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُھَا دَوْسٌ
فِی الْجَاھِلِیَّۃِ بِتَبَالَۃَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ
قائم ہوگی یہانتک کہ دوس کے عورتوں کے سرین ہلین گے ذی الخلصہ کے گرد یعنے وہ طواف کرینگی اسکا
ذی الخلصہ ایک بت تھا جسکو دوس جاہلیت کے زمانہ میں تبالہ میں پوجا کرتے ف معلوم ہوا کہ عرب
کے بعض لوگ پہر مشرک ہو جاوینگے دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے بتوں کو
پوجنے لگیں گے عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا
یَذْھَبُ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ حَتّٰی تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ
حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰہُ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ اِلٰی قَوْلِہٖ وَلَوْ
كَرِہَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ اِنَّہٗ سَیَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ
رِیْحًا طَیِّبَۃً فَتَوَفّٰی كُلَّ مَنْ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ فَیَبْقٰی مَنْ لَا
خَیْرَ فِیْہِ فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی دِیْنِ اٰبَائِھِمْ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے سنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن ختم نہ ہونگے جب تک لات اور عزی (یہ دونوں
بت تھے جاہلیت کے) پھر نہ پوجے جاوینگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو سمجھتی تھی جب اللہ

تعالی نے یہ آیت اوتاری اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا تاکہ اوسکو غالب
کرے سب دینوں پر اگرچہ برا مانین مشرک لوگ ۔ کہ یہ وعدہ پورا ہونے والا ہے ۔ اور سوا اسلام کے
اور کوئی دین دنیا مین غالب نرہیگا آپ نے فرمایا ایسا ہوگا جب تک اللہ تعالی کو منظور ہے پھر اللہ
تعالی ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس کیوجہ سے ہر مومن مرجاویگا یہانتک کہ ہر وہ شخص جس کے دل مین
دانے برابر بھی ایمان ہوگا مرجاوے گا اور وہ لوگ رہجاوین گے جنمین بھلائی نہین ہے پھر وے
لوگ اپنے (مشرک) باپ دادا کے دین پر لوٹ جاوین گے عن عبد الحمید بن جعفر
بھذا الاسناد نحوہ ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یا لیتنی
مکانہ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت
نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر پر سے گذریگا اور کہیگا کاش مین اس کی جگہہ قبر مین ہوتا
ف قران خرابیون اور فتنون مین نہ پڑتا ایسے فساد اور خرابیان اور بیدینیان قیامت کے
قریب پھیلین گی کہ مومن زندگی سے بیزار ہو جاویگا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذھب الدنیا حتی یمر الرجل
علی القبر فیتمرغ علیہ ویقول یا لیتنی کنت مکان صاحب ھذا القبر ولیس بہ الدین
الا البلاء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے مجھکو اوس ذات
کی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے دنیا فنا نہ ہوگی یہانتک کہ آدمی قبر پر گذرے گا پھر اوس پر لیٹے گا
اور کہیگا کاش مین اس قبر والا ہوتا اور نہ ہوگا ساتھہ اوسکے دین مگر بلا عن ابی ھریرۃ رض
قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیاتین علی الناس زمان لا
یدری القاتل فی ای شیء قتل ولا یدری المقتول فی ای شیء قتل ترجمہ ابوہریرہ رض
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے لوگون
پر ایک زمانہ آویگا کہ قتل کرنے والا نہ جانیگا اوس نے قتل کیون کیا اور مقتول نہ جانیگا کہ وہ کیون
قتل ہوتا ہے (ایسا اندھا دندہ فساد ہوگا لوگ ناحق مارے جاوین گے) عن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذھب الدنیا حتی

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ
قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبَانٍ قَالَ هُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي
إِسْمٰعِيلَ لَمْ يَذْكُرِ الْأَسْلَمِيَّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایک دن
آویگا کہ مارنیوالا نجانیگا کہ اوسنے کیوں مارا اور جو مارا گیا وہ نہ جانیگا کیوں مارا گیا لوگوں نے کہا
یہ کیونکر ہوگا آپنے فرمایا کشت وخون ہوگا قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ
ترجمہ ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کو خراب کریگا ایک شخص حبش کا چھوٹی
چھوٹی پنڈلیوں والا مراد ابی سینیا کے کافر ہیں جو نصاری ہیں یا وسط حبش کے بت پرست اخیر زمانہ
میں اون کا غلبہ ہوگا اور مسلمان دنیا سے اوٹھ جاوینگے جب یہ مردود حبشی ایسا کام کریگا
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ
الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخَرِّبُ بَيْتَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ
حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص قحطان (ایک قبیلہ ہے) کا نکلیگا
جو لوگوں کو اپنی لکڑی سے ہانکیگا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ قَالَ مُسْلِمٌ
هُمْ أَرْبَعَةُ إِخْوَةٍ شَرِيكٌ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ وَعُمَيْرٌ وَعَبْدُ الْكَبِيرِ بَنُو عَبْدِ الْمَجِيدِ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن اور رات ختم نہ ہونگے یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ
ہوگا جسکو جہجاہ کہینگے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ
السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جنکے منہ ڈھالون جیسے ہونگے اور
قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جنکے جوتے بالون کے ہونگے **عن**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ
الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جنکے منہ ایسے ہونگے جیسے ڈھالین تہ بتہ
جمی ہوئین (یعنے موٹے منہ گول گول مراد ترک لوگ ہین جو چین کے قریب تاتار کے رہنے والے
ہین یہ پیشین گوئی پوری ہوئی مسلمان اون سے لڑے) **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلَكُمْ اُمَّةٌ يَنْتَعِلُوْنَ
الشَّعَرَ وُجُوْهُهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم سے لڑینگے وہ لوگ جنکے جوتے بالون کے ہونگے
اور اونکے منہ تہ بتہ ڈھالون کیطرح **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُوْمُ
السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْيُنِ ذُلْفَ الْاُنُفِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جنکے
جوتے بالون کے ہونگے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جنکی آنکھین
چھوٹی ناکین موٹی اور چپٹی ہونگی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ
الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُوْنَ الشَّعَرَ وَيَمْشُوْنَ فِی الشَّعَرِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ مسلمان ترکون سے لڑینگے جنکے وجوہ
سپر کیطرح تہ بتہ ہونگے اونکا لباس بالون کا ہوگا اور وے چلینگے بالون مین (یعنے جوتے
بھی بالون کے ہونگے) **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُقَاتِلُوْنَ بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ
الْمُطْرَقَةُ حُمْرُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا تم قیامت کے قریب ایسی لوگون سے لڑوگے جن کے جوتے بال کے ہونگے اون کے مونہہ گویا ڈہالین
ہین تہ بتہ چہرے اون کے سرخ ہین آنکہین چہوٹی ہین **عن** ابی نضرۃ قال کنا عند جابر بن عبد اللہ
فقال یوشک اھل العراق ان لا یجبی الیھم قفیز ولا درھم قلنا من این ذاک قال من
قبل العجم یمنعون ذاک ثم قال یوشک اھل الشام ان لا یجبی الیھم دینار ولا مدی
قلنا من این ذاک قال من قبل الروم ثم سکت ھنیۃ ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یکون فی اخر امتی خلیفۃ یحثی المال حثیا ولا یعدہ عدا قال قلت لابی نضرۃ
وابی العلاء اتریان انہ عمر بن عبد العزیز فقالا لا **ترجمہ** ابو نضرہ سے روایت ہے ہم جابر
بن عبد اللہ کے پاس تہے اونہون نے کہا قریب ہے کہ عراق والون پاس قفیز اور درہم نہ آوے ہمنے کہا کس
سبب سے اونہون نے کہا عجم کے لوگ اوسکو روک لینگے پہر کہا قریب ہے کہ شام والون پاس دینار اور مدی
نہ آوے مدی ایک پیمانہ ہے جیسے قفیز ہمنے کہا کس سبب سے اونہون نے کہا روم والے لوگ
روک لینگے پہر تہوڑی دیر چپ ہو رہے بعد اوس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
اخیر امت مین ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بہر بہر کر مال دیگا یعنے روپیہ اور اشرفیان لوگون کو اور اوسکو
شمار نہ کریگا جریری نے کہا مین نے ابو نضرہ اور ابو العلاء سے پوچہا کیا تم سمجہتے ہو کہ یہ خلیفہ
عمر بن عبد العزیز ہے اونہون نے کہا نہین (یہ امام مہدی ہین جو امت کے اخیر زمانے مین پیدا
ہونگے عمر بن عبد العزیز تو اوائل مین تہے) **عن** الجریری بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی
جو گذرا **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خلفائکم
خلیفۃ یحثو المال حثیا ولا یعدہ عدا وفی روایۃ ابن حجر یحثی المال **ترجمہ** ابو سعید
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے خلیفون مین سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا
جو مال کو لپ بہر بہر کر دیگا اوسکو گنے گا نہین **عن** ابی سعید وجابر بن عبد اللہ قالا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ
ترجمہ ابو سعید اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانے مین
ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو بانٹیگا اور شمار نہ کریگا **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی سعید الخدری قال اخبرنی من ھو خیر منی

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِينَ جَعَلَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ
بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھسے
بیان کیا اوس شخص نے جو مجھسے بہتر ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار بن یاسر رضؓ سے جب
وہ خندق کہود رہے تہے اونکا سر پوچھنے لگے اور فرماتے تہے اے سمیہ کے بیٹے تجھپر بڑی مصیبت
ہوگی تجھکو باغی گروہ قتل کرے گا **ف** عمار کی ماں کا نام سمیہ تہا عمار حضرت علی کے ساتھ تہے
صفین کی لڑائی میں اور اوسی لڑائی میں شہید ہوئے اسحدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضؓ خلیفہ برحق
تہے اور معاویہ کا گروہ خاطی اور باغی تہا **عَنْ** أَبِي مَسْلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي
حَدِيثِ النَّضْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ
أُرَاهُ يَعْنِي أَبَا قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ وَيَقُولُ وَيْسَ أَوْ يَا وَيْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا
اس میں یہ ہے کہ وہ شخص ابوقتادہ تہے اور بؤس کے بدلے ویس ہے ویس کے معنی خرابی و مصیبت **عَنْ**
أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ **ترجمہ**
ام المومنین ام سلمہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمار سے فرمایا تجھکو قتل کرے گا
ایک باغی گروہ (باغی جو امام سے پہر جاوے) **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهِ **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ
الْبَاغِيَةُ **ترجمہ** قتل کرے گا عمار کو باغی گروہ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهْلِكُ أُمَّتِي هَذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا
قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
ہلاک کرے گا لوگوں کو یہ خاندان قریش میں سے (مراد بنی امیہ کا خاندان ہے) اصحاب نے کہا پہر
ہمکو کیا حکم ہوتا ہے آپنے فرمایا اگر لوگ ان سے الگ رہیں تو بہتر ہے **ف** اور اون کا ساتھ
نہ دیں پر ایسا نہ ہوا اور لوگ بنی امیہ کے شریک ہوئے اور انہوں نے وہ وہ ظلم کیے کہ خدا کی پناہ امام
حسین علیہ السلام کو شہید کیا مدینہ منورہ کو تباہ کیا سیکڑوں صحابی یزید کے لشکر کے ہاتہہ سے مدینہ
میں شہید ہوئے معاذ اللہ **عَنْ** شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ

كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسریٰ (ایران کا بادشاہ)
مر گیا اب اوس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر مر جاوے گا (روم کا بادشاہ) تو اوس کے بعد کوئی قیصر
نہ ہوگا (اور یہ دونوں ملک مسلمان فتح کر لیں گے) قسم اوس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اون دونو
کے خزانے خدا کی راہ میں خرچ کرو گے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سُفْيَانَ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ
قَيْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض
سَوَاءً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ
عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَنْزَ آلِ كِسْرٰى الَّذِيْ فِي الْأَبْيَضِ قَالَ قُتَيْبَةُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَمْ يَشُكَّ ترجمہ جابر بن سمرہ
سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ مسلمانوں کی یا مومنوں
کی (راوی کو شک ہے) ایک جماعت کسریٰ کے خزانہ کو کھولے گی جو سفید محل میں ہے (قتیبہ کی روایت
میں مسلمانوں کی ہے بلا شک) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ أَبِيْ عَوَانَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا
فِي الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنْ بَنِيْ إِسْحَاقَ
فَإِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ
فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرٌ لَا أَعْلَمُهٗ إِلَّا قَالَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْا الثَّانِيَةَ لَا
إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْا الثَّالِثَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْهَا
فَيَغْنَمُوْا فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سنا ہے ایسا شہر جس کے ایک جانب

خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے اصحاب نے کہا ہاں یا رسول اللہ ہمنے سنا ہے (یعنے قسطنطنیہ ہے) آپ
نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ لڑینگے اوس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحاق کی اولاد سو
جب اوس شہر کے پاس آوینگے تو اوتر پڑینگے سو ہتیار سے نہ لڑینگے اور نہ تیر مارینگے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہینگے تو اوس کی ایکطرف جو دریا مین ہے گر پڑیگی پہر دوسری بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
کہینگے تو اوس کی دوسری طرف گر پڑیگی پہر تیسری بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہینگے تو ہر طرف
سے کہلجاویگا سو اوس شہر مین گہس پڑینگے اور لوٹینگے جب لوٹ کا مال بانٹ رہے ہونگے
کہ اچانک ایک چیخنے والا آویگا اور کہیگا کہ دجال نکلا تو وہ ہر چیز کو چہوڑ دینگے اور دجال
کیطرف پلٹینگے **ف** اس روایت مین بنی اسحاق کا لفظ ہے حالانکہ عرب بنی اسمعیل ہین اور
معروف یہی ہے کہ بنی اسمعیل مین سے یہ لوگ ہونگے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدون ہتہیار چلے
صرف کلمہ کی برکت سے فتح ہوگی اور اوپر حدیث گذری کہ وہان بڑی لڑائی ہوگی تو مطلب یہ ہے کہ شہر
پناہ کلمہ کے زور سے گر پڑیگی **عن** ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ**
وہی جو گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُوْدَ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لڑوگے
یہود سے اور مارو گے اون کو یہانتک کہ پتہر بولیگا اے مسلمان یہ یہودی ہے آ اور اسکو مار ڈال
یہ قیامت کے قریب ہوگا **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ
وَرَائِيْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ پتہر کہیگا یہ میری آڑ مین ایک یہودی ہے **عن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْتَتِلُوْنَ اَنْتُمْ وَيَهُوْدُ حَتّٰى
يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِيْ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَقُوْلَ
الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِيْ فَاقْتُلْهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ یہودی
تم سے لڑینگے پہر تم اوپر غالب ہوگے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ

الیھودی من وراء الحجر او الشجر فیقول الحجر او الشجر یا مسلم یا عبد اللہ ھذا یھودی خلفی فتعال فاقتلہ الا الغرقد فانہ من شجر الیھود **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ مسلمان یہود سے لڑینگے پھر مسلمان انکو قتل کرینگے یہاں تک کہ یہودی کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپے گا تو وہ پتھر یا درخت بولیگا اے مسلمان اے اللہ کے بندے یہ میرے پیچھے ایک یہودی ہے ادھر آ اور اسکو مار ڈال مگر غرقد کا درخت نہ بولے گا (وہ ایک کانٹے دار درخت ہے جو بیت المقدس کی طرف بہت ہوتا ہے) وہ یہود کا درخت ہے **عن** جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین یدی الساعۃ کذابون وزاد فی حدیث ابی الاحوص قال فقلت لہ انت سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم **ترجمہ** جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے سامنے جھوٹے پیدا ہونگے ابوالاحوص کی روایت میں اتنا زیادہ ہے میں نے جابر بن سمرہ سے پوچھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ بولا ہاں **عن** سماک بھذا الاسناد مثلہ قال سماک وسمعت اخی یقول قال جابر فاحذروھم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا جابر نے کہا ان سے بچو ایسا نہ ہو ان جھوٹوں کے فریب میں آجاؤ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلاثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ قریب تیس کے دجال جھوٹے پیدا ہونگے (دجال کے معنی مکار فریبی) ہر ایک یہ کہیگا میں اللہ کا رسول ہوں **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال حتی ینبعث **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب ذکر ابن صیاد ابن صیاد کا بیان

عن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمررنا بصبیان فیھم ابن صیاد ففر الصبیان وجلس ابن صیاد فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرہ ذلک فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تربت یداک اتشھد انی رسول اللہ فقال لا بل تشھد انی رسول اللہ فقال عمر بن الخطاب ذرنی یا رسول اللہ حتی اقتلہ فقال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اِن یَکُن الَّذِی تَرٰی فَلَن تَستَطِیعَ قَتلَہٗ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بچوں پر سے گذرے اون میں ابن صیاد تھا سب لڑکے رآپکو دیکھکر) بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا معلوم ہوا کیونکہ آپکو گمان تھا گو یقین نہ تھا کہ یہ دجال ہے) آپنے فرمایا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالی کا رسول ہوں وہ بولا نہیں بلکہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالی کا رسول ہوں حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ مجھکو چھوڑ دیجیے میں اسکو قتل کروں آپنے فرمایا اگر یہ وہ ہے جو تو خیال کرتا ہے (یعنی دجال ہے) تو تو اسکو نہ مار سکیگا (اور جو دجال نہیں ہے تو اسکے مارنے سے کیا فائدہ) عَن عَبدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا نَمشِی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَمَرَرنَا بِابنِ صَیَّادٍ فَقَالَ لَہٗ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَد خَبَاتُ لَکَ خَبِیئًا فَقَالَ دُخٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِخسَأ فَلَن تَعدُوَ قَدرَکَ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ دَعنِی فَاَضرِبَ عُنُقَہٗ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ دَعہُ فَاِن یَکُنِ الَّذِی تَخَافُ لَن تَستَطِیعَ قَتلَہٗ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم چل رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتنے میں ابن صیاد ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دل میں تیرے لیے ایک بات چھپائی ہے (آپنے اس آیت کا تصور کیا فَارتَقِب یَومَ تَاتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِینٍ) ابن صیاد بولا دُخٌّ ہے تمہارے دل میں (یعنی دھواں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چل مردود تو اپنے اندازے سے کبھی نہ بڑھ سکیگا (یعنے شیطان اور جن کاہنوں کو اتنا ہی بتا سکتے ہیں کہ ساری جملہ میں سے ایک آدہ لفظ وہ بھی الٹ پلٹ کر بتا دیتے ہیں جیسے تو نے پوری آیت میں سے صرف ایک دخان کا لفظ بتا دیا بس تیرا اتنا ہی مقدور ہے برخلاف پیغمبروں کے انکو اللہ تعالی پوری اور صاف بات بتلا دیتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو چھوڑ دیجیے میں اوس کی گردن ماروں آپنے فرمایا جانے دے اگر یہ وہ ہی جس سے تو ڈرتا ہے (یعنے دجال ہے) تو تو اسکو مار نہ سکیگا ف نووی نے کہا ابن صیاد یا ابن صائد اوسکا نام صاف ہے علماء نے کہا کہ اسکا قصہ مشکل ہے اور اسکا امر مشتبہ ہے کہ وہی دجال تھا یا دجال الگ ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ابن صیاد دجالوں سے ایک دجال تھا علماء نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ابن صیاد کے باب میں آپ پر وحی نہیں آئی کہ وہ دجال ہے یا دجال نہیں ہے آپ کو دجال کی

صفتین وحی سے معلوم ہوئی تہین اور ابن صیاد مین بعض صفتین موجود تہین اسوجہ سے آپ کو گمان تہا لیکن نہ تہا کہ شاید یہ دجال ہو اور آپ نے اوسکو قتل نہ کیا حالانکہ اوس نے نبوت کا دعوی کیا اسوجہ سے کہ وہ نابالغ تہا یا اُس زمانہ مین یہودیون سے صلح تہی اور وہ بہی یہود مین سے تہا پہر اختلاف ہے کہ ابن صیاد کہان مرا ابوداؤد مین ایک روایت ہے کہ وہ حرہ کے دن غائب ہوگیا اور جابر قسم کہاتے تہے کہ وہ دجال ہے اسیطرح حضرت عمر رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور آپنے منع نہ کیا واللہ اعلم عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَقِیَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ ھُوَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ مَا تَرٰی قَالَ اَرٰی عَرْشًا عَلَی الْمَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرٰی عَرْشَ اِبْلِیْسَ عَلَی الْبَحْرِ وَمَا تَرٰی قَالَ اَرٰی صَادِقَیْنِ وَکَاذِبًا اَوْ کَاذِبَیْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَیْہِ دَعُوْہُ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے ابن صیاد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر ملے مدینہ کی بعض راہون مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچہا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ مین اللہ کا رسول ہون ابن صیاد نے کہا تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ مین اللہ تعالی کا رسول ہون آپنے فرمایا مین ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتون پر اور اسکی کتابون پر بہلا تجہہ کو کیا دکہائی دیتا ہے وہ بولا مین ایک تخت دیکہتا ہون پانی پر آپنے فرمایا وہ تو ابلیس کا تخت ہے سمندر پر اور کیا دیکہتا ہے وہ بولا دو سچے میرے پاس آتے ہین اور ایک جہوٹا یا دو جہوٹے اور ایک سچا آپ نے فرمایا چہوڑو اسکو اوسکو شک ہے اپنے باب مین اکہ وہ سچا ہے یا نہین عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَقِیَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَیَّادٍ وَمَعَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَابْنُ صَایِدٍ مَعَ الْغِلْمَانِ فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ الْجُرَیْرِیِّ ترجمہ وہی جو گزرا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَیَّادٍ اِلٰی مَکَّۃَ فَقَالَ لِیْ مَا قَدْ لَقِیْتُ مِنَ النَّاسِ یَزْعُمُوْنَ اَنِّی الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ لَا یُوْلَدُ لَہٗ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَقَدْ وُلِدَ لِیْ اَوَلَیْسَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ وَلَا مَکَّۃَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَقَدْ وُلِدْتُ

بِالْمَدِيْنَةِ وَمَا اَنَا اُرِيْدُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيْ فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهٗ وَمَكَانَهٗ وَاَيْنَ هُوَ قَالَ فَلَبَسَنِيْ ۔ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے مین ابن صیاد کے ساتھ گیا مکہ تک وہ مجھ سے کہنے لگا لوگ مجھے کیا کہتے ہین مین دجال ہون کیا تمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا آپ فرماتے تھے دجال کی اولاد نہ ہوگی اور میری تو اولاد ہے کیا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا آپ فرماتے تھے وہ مکہ اور مدینہ مین نہ آوے گا مین نے کہا ہان سنا ہے ابن صیاد بولا مین تو مدینہ مین پیدا ہوا اور اب مکہ جاتا ہون ابوسعید نے کہا پھر اخیر مین ابن صیاد کہنے لگا البتہ قسم خدا کی مین جانتا ہون دجال کہان پیدا ہوا اور اب وہ کہان ہے ابوسعید نے کہا تو مجھ کو اس نے شبہ مین ڈالدیا اخیر کی بات کہکر کیونکہ اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو دجال سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے ورنہ اسکا مقام کیونکر اوسکو معلوم ہوا ۔ نووی نے کہا ابن صیاد کی یہ دلیلین کہ اوسکی اولاد ہے اور وہ مدینہ مین پیدا ہوا اور مکہ مین جاتا ہے کچھ کافی نہین کیونکہ یہ صفات دجال کے اسوقت آپنے بتلائین ہین جب وہ فساد کرنے کے لیے دنیا مین نکلیگا نہ پیشتر کی ۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ صَائِدٍ فَاَخَذَتْنِيْ مِنْهُ ذَمَامَةٌ هٰذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَالِيْ وَلَكُمْ يَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ اَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ يَهُوْدِيٌّ وَقَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَلَا يُوْلَدُ لَهٗ وَقَدْ وُلِدَ لِيْ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَجَجْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَاْخُذَ فِيْ قَوْلِهٖ قَالَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ الْاٰنَ حَيْثُ هُوَ وَاَعْرِفُ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ قَالَ وَقِيْلَ لَهٗ اَيَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ ۔ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ابن صیاد نے مجھ سے گفتگو کی تو مجھ کو شرم آگئی (اوس کے برا کہنے مین) وہ کہنے لگا کیا ہوا تم کو میرے ساتھ اے اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ دجال یہودی ہوگا اور مین تو مسلمان ہون اور آپنے فرمایا کہ دجال کی اولاد نہ ہوگی میری تو اولاد ہے اور آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مکہ کو حرام کیا ہے دجال پر اور مین نے تو حج کیا ۔ ابوسعید نے کہا وہ برابر ایسی گفتگو کرتا رہا کہ قریب ہوا مین اوسکو سچا سمجھون اور اوسکی بات میرے دل مین گھس جاوے پھر کہنے لگا البتہ قسم خدا کی مین جانتا ہون کہ دجال اب کہان ہے اور اوس کے باپ اور مان کو بھی پہچانتا

ہوں لوگوں نے ابن صیاد سے کہا بھلا تجھ کو یہ اچھا لگتا ہے کہ تو دجال ہووے بولا اگر مجھ کو دجال بنایا جاوے تو میں نا پسند نہ کروں

عن ابی سعید الخدری قال خرجنا حجاجا او عمارا ومعنا ابن صائد فنزلنا منزلا فتفرق الناس وبقيت انا وهو فاستوحشت منه وحشة شديدة مما يقال عليه قال وجاء بمتاعه فوضعه مع متاعي فقلت ان الحر شديد فلو وضعته تحت تلك الشجرة قال ففعل قال فرفعت لنا غنم فانطلق فجاء بعس فقال اشرب ابا سعيد فقلت ان الحر شديد واللبن حار ما بي الا اني اكره ان اشرب عن يده او قال آخذ عن يده فقال ابا سعيد لقد هممت ان آخذ حبلا فاعلقه بشجرة ثم اختنق مما يقول لي الناس يا ابا سعيد من خفي عليه حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم ما خفي عليكم معشر الانصار الست من اعلم الناس بحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم اليس قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو عقيم لا يولد له وقد تركت ولدي بالمدينة اوليس قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل المدينة ولا مكة وقد اقبلت من المدينة وانا اريد مكة قال ابو سعيد حتى كدت ان اعذره ثم قال اما والله اني لاعرفه واعرف مولده واين هو الآن قال قلت له تبا لك سائر اليوم

اوليس قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو كافر وانا مسلم

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم حج کو یا عمرے کو نکلے اور ہمارے ساتھ ابن صاید تھا ایک منزل میں ہم اترے لوگ ادہر اودہر چلے گئے اور میں اور ابن صاید دونوں رہ گئے مجھے اس سے سخت وحشت ہوئی اس وجہ سے کہ لوگ اوس کے باب میں جو کہا کرتے تھے (کہ دجال ہے) ابن صاید اپنا اسباب لیکر آیا اور میرے اسباب کے ساتھ رکھدیا مجھے اور زیادہ وحشت ہوئی میں نے کہا گرمی بہت ہے اگر تو اپنا اسباب اوس درخت کے تلے رکھے تو بہتر ہے اوس نے ایسا ہی کیا پھر بکریاں ہمکو دکھلائی دیں ابن صاید گیا اور دودہ لیکر آیا اور کہنے لگا ابو سعید دودہ پی میں نے کہا گرمی بہت ہے اور دودہ گرم ہے اور کوئی وجہ نہ تھی کہ میں دودہ نہ پیوں صرف یہی کہ مجھ کو برا معلوم ہوا اوس کے ہاتھ سے پینا ابن صاید نے کہا ای ابو سعید میں نے قصد کیا ہے کہ ایک رسی لوں اور درخت میں لٹکا کر اپنے تئیں پھانسی دے لوں ان باتوں کی وجہ سے جو لوگ میرے حق میں کہتے ہیں اے ابو سعید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اتنی کس سے پوشیدہ ہے جتنی تم انصار کے لوگوں سے پوشیدہ ہے کیا تم سب لوگوں سے زیادہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو نہیں جانتے کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال کافر ہوگا میں تو مسلمان
ہوں کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال لاولد ہوگا اور میری اولاد مدینہ میں موجود ہے کیا آپ نے یہ نہیں
فرمایا کہ دجال مدینہ اور مکہ میں نہ جاویگا اور میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکہ کو جارہا ہوں ابوسعید نے کہا
(اس نے ایسی باتیں کیں کہ) میں قریب تہا کہ اسکا طرفدار بن جاؤں (اور لوگوں کا کہنا اوسکے باب میں
غلط سمجھوں) پہر کہنے لگا البتہ قسم خدا کی میں دجال کو پہچانتا ہوں اور اس کے پیدایش کا مقام جانتا
ہوں اور یہ بہی جانتا ہوں کہ اب وہ کہاں ہے میں نے اس سے کہا خرابی ہو تیرے سارے دن (یعنی یہہ
تو نے کیا کہا کہ پہر مجہے تیری نسبت شبہ ہو گیا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ مَا تُرْبَۃُ الْجَنَّۃِ قَالَ دَرْمَکَۃٌ بَیْضَاءُ مِسْکٌ
یَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ ترجمہ ابوسعید خدری رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ابن صیاد سے پوچہا جنت کی مٹی کیسی ہے وہ بولا باریک ہے سفید مشک کیطرح خوشبودار اے ابوالقاسم
آپ نے فرمایا سچ کہا تو نے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ ابْنَ صَیَّادٍ سَاَلَ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَۃِ الْجَنَّۃِ فَقَالَ دَرْمَکَۃٌ بَیْضَاءُ مِسْکٌ خَالِصٌ
ترجمہ ابوسعید رض سے روایت ہے ابن صیاد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا جنت کی مٹی کیسی ہے
آپ نے فرمایا باریک سفید خالص مشک کیطرح خوشبودار عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ رَاَیْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَحْلِفُ بِاللّٰہِ اَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ اَتَحْلِفُ بِاللّٰہِ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ
عُمَرَ یَحْلِفُ عَلٰی ذٰلِکَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُنْکِرْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ترجمہ محمد بن منکدر سے روایت ہے میں نے جابر بن عبداللہ کو دیکہا قسم کہاتے ہوئے کہ ابن صائد دجال ہے
میں نے کہا تم اللہ کی قسم کہاتے ہو انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر کو دیکہا وہ قسم کہاتے تہے اس
امر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے اوسکا انکار نہ کیا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رض
اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَهْطٍ قِبَلَ
ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدَہٗ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَۃَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ
یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظَهْرَہٗ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَیَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَنَظَرَ اِلَیْہِ ابْنُ صَیَّادٍ

فقال اشهد انك رسول الامّيين فقال ابن صياد لرسول الله صلى الله عليه وسلم أتشهد
أنّي رسول الله فرفضه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال آمنت بالله ورسله ثم قال
له رسول الله صلى الله عليه وسلم ماذا ترى قال ابن صياد يأتيني صادق وكاذب فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم خلط عليك الامر ثم قال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم إني خبأت لك خبيئا فقال ابن صياد هو الدخ فقال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم اخسأ فلن تعدو قدرك فقال عمر بن الخطاب ذرني يا رسول الله اضرب عنقه
فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم إن يكنه فلن تسلط عليه وإن لم يكنه
فلا خير لك في قتله وقال سالم بن عبد الله سمعت عبد الله بن عمر يقول انطلق بعد
ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبيّ بن كعب الى النخل التي فيها ابن صياد
حتى إذا دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم النخل طفق يتقي بجذوع النخل وهو يختل
أن يسمع من ابن صياد شيئا قبل أن يراه ابن صياد فرآه رسول الله صلى الله عليه
وسلم وهو مضطجع على فراش في قطيفة له فيها زمزمة فرأت أم ابن صياد رسول
الله صلى الله عليه وسلم وهو يتقي بجذوع النخل فقالت لابن صياد يا صاف وهو
اسم ابن صياد هذا محمد فثار ابن صياد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تركته
بيّن قال سالم قال عبد الله بن عمر فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فأثنى
على الله بما هو أهله ثم ذكر الدجال فقال إني لأنذركموه ما من نبي إلا قد
أنذره قومه لقد أنذره نوح قومه ولكن أقول لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه
تعلموا أنه أعور وأن الله تبارك وتعالى ليس بأعور قال ابن شهاب وأخبرني عمر
بن ثابت الأنصاري أنه أخبره بعض أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم حذر الناس الدجال إنه مكتوب بين
عينيه كافر يقرؤه من كره عمله أو يقرؤه كل مؤمن وقال تعلموا أنه لن يرى
أحد منكم ربه حتى يموت ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ چند لوگوں میں ابن صیاد کے پاس گئے یہاں تک اوسکو دیکھا لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے بنی مغالہ

کہ قلعہ کے پاس اون دنون ابن صیاد جوانی کے قریب تہا اوسکو خبر نہ ہوئی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس کی پیٹہ پر اپنا ہاتہہ مارا پہر آپنے اُس سے پوچہا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ مین اللہ
تعالی کا رسول ہون ابن صیاد نے آپکیطرف دیکہا اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تم رسول ہو امّی
لوگون کے (اُمّی کہتے ہین ان پڑہ اور بے تعلیم کو) پہر ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا
تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ مین اللہ تعالی کا رسول ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات
کا کچہ جواب نہ دیا یا اُس سے درخوست نہ کی مسلمان ہونے کی (کیونکہ آپ مایوس ہو گئے اوس کے اسلام سے
اور ایک روایت مین فرفصہ ہے صاد مہملہ سے یعنی آپنے اُسکو لات سے مارا) اور فرمایا مین ایمان لایا
اللہ پر اور اس کے رسولون پر پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچہا تجہے کیا دکہائی دیتا ہے وہ بولا
میرے پاس کبھی سچا آتا ہے کبہی جہوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا کام گڑبڑ ہو گیا (یعنے مخلوط
حق و باطل دونون سے) پہر آپنے فرمایا مین نے تجہ سے پوچہنے کے لیے ایک بات دل مین چہپائی ہے
ابن صیاد نے کہا وہ دخ ہے (دخ بمعنے دخان یعنے دہوئین کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ذلیل ہو تو اپنے قدر سے کہان بڑہ سکتا ہے حضرت عمر نے کہا مجہے چہوڑیے یا رسول اللہ مین
اس کی گردن مارتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ وہی ہے (یعنی دجال) تو تو اُسکو
مار نہ سکیگا اور جو وہ وہ نہین ہے تو تجہے اُسکا مارنا بہتر نہین سالم بن عبد اللہ نے کہا مین نے عبد اللہ بن
عمر سے سُنا اوس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب اوس باغ مین گئے جہان ابن صیاد
رہتا تہا جب آپ باغ مین گہسے تو کہجور کے درختون کی آڑ مین چہپنے لگے آپکا مطلب یہ تہا کہ ابن صیاد
کو دہوکا دین اور اُس کے کچہ باتین سُنین اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکہے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کو دیکہا وہ لیٹا ہوا تہا ایک بچہونے پر ایک کمل اوڑہے ہوئے کچہ گنگنا رہا
تہا اوس کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہہ لیا اور آپ چہپ رہے تہے کہجور کے درختون
کی آڑ مین اوس نے ابن صیاد کو پکارا او صاف اور صاف نام تہا ابن صیاد کا یہ محمد آن پہنچے
یہ سنتے ہی ابن صیاد اوٹہہ کہڑا ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش تو اسکو ایسا ہی رہنے
دیتی (تو ہم اوس کی باتین سنتے تو معلوم کرتے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر) سالم نے کہا عبد اللہ بن عمر
نے کہا پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون مین کہڑے ہوئے اور اللہ تعالی کی تعریف کی جیسی اُسکو

لایق ہے پہر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا مین تمکو اُس سے ڈراتا ہون اور کوئی نبی ایسا نہین گزرا جسنے اپنی قوم
کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہانتک کہ حضرت نوح نے بہی (جنکا زمانہ بہت پہلے تہا) اپنے قوم کو ڈرایا اس سے لیکن
مین تم کو ایسی بات بتائی دیتا ہون جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہین بتلائی تم جان لو کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا
اللہ برکت والا بلند کانا نہین ہے (معاذ اللہ کانا پن ایک عیب ہے اور وہ ہر ایک عیب سے پاک ہے) ابن
شہاب نے کہا مجہ سے عمر بن ثابت انصاری نے بیان کیا اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب
نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو دجال سے ڈرایا اور یہ بہی فرمایا کہ اوسکے دونو
آنکہون کے بیچ مین کافر لکہا ہوگا (یعنے حقیقۃً ک اور ف اور ر یہ حروف لکہے ہونگے یا اوسکے چہرے
سے کفر اور شرارت نمایان ہوگی) جسکو پڑہ لیگا وہ شخص جو اوسکے کامون کو برا جانے گا یا اوسکو ہر ایک
مومن پڑہ لیگا اور آپنے فرمایا تم یہ جان رکہو کہ کوئی تم سے اپنے رب کو نہین دیکہیگا جبتک مر نہ لیگا۔
ف مازری نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آخرت مین اللہ تعالی کا دیدار ہوگا اور یہی مذہب
ہے اہل حق کا اور اگر خدا کا دیدار محال ہوتا جیسے معتزلہ کہتے ہین تو موت کی قید لگانے سے کیا فائدہ تہا
اور اس مضمون کی حدیثین کتاب الایمان مین گذر چکین اور دنیا مین خدا کا دیدار محال نہین ہے اہل حق
کے نزدیک بلکہ ممکن ہے لیکن اختلاف ہے کہ یہ دیدار کسی کو ہوا ہے یا نہین اسیطرح اختلاف ہے اس مین
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین اللہ تعالے کو دیکہا یا نہین انتہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ حَتّٰى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَ الْحُلُمَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ
وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ اِلٰى مُنْتَهٰى حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِي الْحَدِيْثِ عَنْ يَعْقُوْبَ
قَالَ قَالَ اُبَيٌّ يَعْنِيْ فِيْ قَوْلِهٖ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ لَوْ تَرَكَتْهُ اُمُّهٗ بَيَّنَ اَمْرَهٗ **ترجمہ** وہی جو گزرا
اس مین بنی مغالہ کی بجائے بنی معاویہ ہے اور یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش اوسکی مان اسکو
اپنے کام مین چہوڑ دیتی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ
فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَ
هُوَ غُلَامٌ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَصَالِحٍ غَيْرَ اَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ
فِي انْطِلَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن نافع قال لقي ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ابن صياد في بعض طرق المدينة فقال
له قولا اغضبه فانتفخ حتى ملأ السكة فدخل ابن عمر على حفصة وقد بلغها
فقالت له رحمك الله ما اردت من ابن صياد اما علمت ان رسول الله صلى الله عليه و
سلم قال انما يخرج من غضبة يغضبها **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابن عمر ابن صیاد سے
ملے مدینہ کی کسی راہ مین تو ابن عمر نے کوئی بات ایسی کہی جس سے ابن صیاد کو غصہ آگیا وہ اتنا پھولا
کہ راہ بند ہوگئی ابن عمر ام المومنین حفصہ کے پاس گئے اونکو یہ خبر پہونچ چکی تھی اونہون نے کہا اللہ
تعالے تجھ پر رحم کرے تونے ابن صیاد کو کیون چھیڑا کیا تجھہ کو نہین معلوم ہے کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال جب نکلیگا تو اسیوجہ سے کہ غصہ ہوگا اور شاید ابن صیاد دجال ہو اور
تیرے غصہ دلانے کی وجہ سے نکل پڑے عن نافع قال كان نافع يقول ابن صياد
قال قال ابن عمر لقيته مرتين قال فلقيته فقلت لبعضهم هل تحدثون انه
هو قال لا والله قال قلت كذبتني والله لقد اخبرني بعضكم انه لن يموت
حتى يكون اكثركم مالا وولدا فكذلك هو زعموا اليوم قال فتحدثنا ثم
فارقته قال فلقيته لقية اخرى وقد نفرت عينه قال فقلت متى فعلت
عينك ما ارى قال لا ادري قال قلت لا تدري وهي في راسك قال ان شاء
الله خلقها في عصاك هذه قال فنخر كاشد نخير حمار سمعت قال فزعم
بعض اصحابي اني ضربته بعصا كانت معي حتى تكسرت وانا والله ما شعرت
قال وجاء حتى دخل على ام المؤمنين فحدثها فقالت ما تريد اليه الم تعلم
انه قد قال ان اول ما يبعثه على الناس غضب يغضبه **ترجمہ** نافع سے روایت ہے
ابن عمر کہتے تھے مین ابن صیاد سے دوبارہ ملا ایک بار ملا تو مین نے لوگون سے کہا تم کہتے تھے کہ ابن صیاد
دجال ہے اونہون نے کہا نہین قسم خدا کی مین نے کہا قسم خدا کی تمنے مجھ کو جھوٹا کیا تم مین سے بعض
لوگون نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ نہین مرے گا یہانتک کہ تم سب مین زیادہ مالدار اور صاحب اولاد
ہوگا تو وہ ایسا ہی ہے آج کے دن وہ کہتے ہین پھر ابن صیاد نے ہمسے باتین کین پھر مین جدا
ہوا ابن صیاد سے اور دوبارہ ملا تو اوسکی آنکھ پھولی ہوئی تھی مین نے کہا یہ تیری آنکھ کا کیا

حال ہو جو مین دیکھ رہا ہون وہ بولا مجھے نہین معلوم مین نے کہا تیرے سر مین آنکھ ہو اور تجھے نہین معلوم وہ بولا اگر خدا چاہے تو تیری اس لکڑی مین آنکھ پیدا کردیوے پھر ایسی آواز نکالی جیسے گدہا زور سے آواز کرتا ہے نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر آئے اور ام المومنین حفصہ رض کے پاس گئے اور اُن سے یہ حال بیان کیا اونہون نے کہا تیرا کیا کام تہا ابن صیاد سے کیا تو نہین جانتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول جو چیز دجال کو بہیجے گی لوگون پر وہ اسکا غصہ ہو (یعنے غصہ اُسکو نکالیگا) **باب** ذِكْرِ الدَّجَّالِ دجال کا بیان **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا اِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا لوگون مین اور فرمایا کہ اللہ تعالے کانا نہین ہے اور خبردار رہو دجال مسیح کی داہنی آنکہ کانی ہے گویا اوس کی آنکھ انگور ہے پہولا ہوا **ف** قاضی نے کہا امام مسلم نے اس باب مین جو حدیثین بیان کین وہ اہل حق کی دلیل ہین کہ دجال موجود ہے اور اللہ تعالی اوسکو بہیجکر اپنے بندون کو آزماویگا اس طرح سے کہ وہ اسکو قدرت دیگا بڑے بڑے کامون کی جیسے مردون کو جلانا اور پانی کا برسانا زمین کے خزانے نکالنا یہ سب کام اوس کے ہاتھ سے اللہ تعالے کی مشیت سے ہونگے پہر اللہ تعالی اوسکو عاجز کردے گا اور کسیکو قتل نہ کر سکے گا یہانتک کہ حضرت عیسی علیہ السلام اوسکو قتل کرینگے اور اللہ تعالی ایمان والون کو مضبوط رکہیگا یہ مذہب ہے اہل سنت کا اور تمام محدثین اور فقہا کا اور خوارج اور جہمیہ اور بعض معتزلہ نے اسکا انکار کیا ہے اور بعضون نے یہ کہا ہے کہ دجال کا پیدا ہونا صحیح ہے لیکن جو باتین وہ دکہلاویگا وہ نظربندی کی قسم سے ہون گے اور خیالات کی طرح فے الواقع اون کا وجود نہ ہوگا کس لیے کہ اگر دجال کی ایسی باتین واقعی ہون تو انبیا علیہم السلام کے معجزات کا اعتبار جاتا رہے اور یہ اون کی غلطی ہے اسواسطے کہ دجال نبوت کا دعوے نہ کرے گا تاکہ یہ باتین نبوت کو تصدیق کرین بلکہ وہ تو معاذ اللہ الوہیت کا دعوی کرے گا حالانکہ اوسکا دعوی اوس کے صورت حال سے غلط ہوگا کس لیے کہ وہ کانا ہوگا اور تمام حدوث کی نشانیان اوس مین موجود ہونگی

اور وہ عاجز ہوگا خود اپنا عیب دور کرنے سے اور اپنی پیشانی کا لکہا (کافر کا لفظ) مٹانے سے اس صورت
مین اسکی تابع وہی لوگ ہونگے جو عقل سے خالی ہین یا طماع ہین یا ڈرپوک ہین کیونکہ اسکا فتنہ بڑا ہوگا اور
وہ اتنا نہ ٹہریگا کہ ضعیف العقل لوگ اوس کے حال مین غور کرین اسی لیے پیغمبرون نے اوسکے فتنہ
سے ڈرادیا اور اوس کے جہوٹا ہونے کے دلائل بیان کردیے اور جن لوگون کو خدا اسنے نیک توفیق دی
ہے وہ کبہی اوس کو نہ مانینگے نہ اوسکے فریب مین آوینگے اور وہ شخص جسکو دجال ماریگا پہر جلاویگا
ایسے لوگون مین سے ہوگا وہ کہیگا مجہے تیرے مارنے اور جلانے سے اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال
ہے تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا مترجم کہتا ہے کہ دجال تو اتنی بڑی بڑی باتین وکہلا دیگا
جیسے مردون کا جلانا پانی کا برسانا جنت و دوزخ اوس کے پاس ہوگا اگر جاہل لوگ تابع ہوجاوین
تو قیاس سے بعید نہین جاہلون کا تو یہ حال ہے کہ دجال سے کم درجہ لوگون کے جو ایک بات بہی خلاف
عادت نہین دکہلا سکتے تابع ہوجاتے ہین اور معاذ اللہ اون کی الوہیت کے دعوی کو سچ سمجہتے ہین
ہمارے زمانہ مین آغاخان بمبئی مین ایک شخص گذرا ہے جسکو بہت لوگ خدا سمجہتے تہے اور اب تک
سمجہتے ہین اون لوگون کو خوجے کہتے ہین ان جاہلون کو اتنا شعور نہین کہ جو شخص کہاوے اور
پیوے اور بندون کیطرح ہگے اور موتے وہ خدا کیسے ہوسکتا ہے اور لطف تو یہ ہے کہ خوجے بیچارے
تو جاہل ہین آج وہ قوم جو دنیاوی علوم مین اپنا ثانی نہین رکہتی اور عقل کمال مین انا ولا غیری
کا دم بہرتی ہے ایک بشر کی نسبت جو ہماری طرح ایک آدمی تہا اور آدمی کے پیٹ سے پیدا ہوا تہا
خدائی کا اعتقاد رکہتی ہے ہائے افسوس نصاری کے علم و معرفت پر تمام چیزون مین نہایت تو وہ عقل
سے کام لیتے ہین اور خاص اپنے اعتقاد مین ایسی رکیک بے وقوفی کی بات کو بلا تکلف مان لیتے ہین
امید ہے کہ چند روز مین جو عقلمند نصرانی ہین وہ اِس لغو عقیدے سے پہر جاوینگے اور اسلام
کی سچی بات اختیار کرینگے کہ سوائے ایک خدائے واحد کے جس نے ہم سب کو پیدا کیا اور کوئی
خدا نہین باقی تمام لوگ اس کے بندے اور غلام ہین اور خدا اپنے فضل سے نصاری کے دل کہولدے
اور وہ اس سچی بات کو مان لین تو دنیا کی بہار ہوجاوے گی اور دو بڑے بڑے زبردست مذہب یعنی
اسلام اور کرسچیانٹی ایک ہوجاوینگے اور اسوقت مشرکون کا زیر کرنا اور انکو بہی توحید کی راہ پر لانا
بڑا آسان ہوگا یا اللہ تو اپنے بندون پر رحم کر اور ان کو بہی سیدہی سمجہ دے اور اون کو

تعصب ارباب داوا کی راہ چلنیر سے گو وہ عقل اور دین کے خلاف ہو بچاوے **عن** ابن عمر عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا قد انذر امتہ الاعور الکذاب الا
انہ اعور وان ربکم عزوجل لیس باعور مکتوب بین عینیہ ک ف ر
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں گزرا
جس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے نہ ڈرایا ہو خبردار رہو وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اسکی
دونوں آنکھوں کے بیچ میں ک ف ر لکھا ہے **عن** انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال الدجال مکتوب بین عینیہ ک ف ر ای کافر **ترجمہ** انس بن مالک
رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے دونوں آنکھوں کے
درمیان پر لکھا ہوگا ک ف ر یعنے کافر **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ممسوح العین مکتوب بین عینیہ
کافر ثم تہجاھا ک ف ر یقرأہ کل مسلم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کی ایک آنکھ اندھی ہے اسپر سطح اوسکو پیچ کہتے ہیں اسکے
دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے پھر اوس کے ہجے کی یعنی ک اور ف اور ر ہر مسلمان
اسکو پڑھے گا **ف** نووی نے کہا ایک روایت میں ہے کہ ہر مومن اسکو پڑھ لیگا خواہ لکھنے والا
ہو یا نہ ہو اور صحیح قول جسپر محققین ہیں یہ ہے کہ حقیقۃً اوس کی پیشانی پر یہ حروف لکھے ہوں گے
اور یہ اللہ تعالی نے ایک نشانی اوس کے کذب کی رکھی ہے اور اللہ تعالی اس نشانی کو ظاہر کردیگا
ہر ایک مسلمان کے لیے خواہ وہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو اور جس کو گمراہ کرنا چاہیگا اوس کے لیے ظاہر نہ
کرے گا اور بعضوں نے کہا یہ مجاز ہے اور مراد یہ ہے کہ کفر اور شرارت اس کے چہرے پر نمود ہوگی اور
یہ قول ضعیف ہے انتہے **عن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال
اعور العین الیسری جفال الشعر معہ جنۃ ونار فنارہ جنۃ وجنتہ نار **ترجمہ**
حذیفہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال بائیں آنکھ کا کانا ہوگا اور اوپر ابن عمر کی حدیث
میں گذرا کہ داہنی آنکھ کا کانا ہوگا اور دونوں میں سے ایک روایت سہو ہے غرض ایک آنکھ اسکی

کانی ہوگی اگہنی بالون والا اوس کے ساتہہ باغ ہوگا اور آگ ہوگی سو اوس کی آگ تو باغ ہے اور اوسکا باغ آگ ہے علما نے کہا یہ بہی ایک آزمایش ہے خدا پاک کی اپنے بندون کے لیے تا حق کو حق کرے اور جہوٹ کو جہوٹ پہر اوسکو رسوا کرے اور لوگون مین اوس کی عاجزی ظاہر کرے ۱ **ف** مراد یہ ہو کہ حقیقت مین آگ اوسکی باغ ہو جاوے گی مومنون کے لیے اور باغ اوسکا آگ ہو جاویگا اوس کے تابعدارون کے لیے اور اوسکا کارخانہ سارا نظربندی ہو **عن** حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ تَجْرِیَانِ اَحَدُهُمَا رَأْیُ الْعَیْنِ مَاءٌ اَبْیَضُ وَالْاٰخَرُ رَأْیُ الْعَیْنِ نَارٌ تَاَجَّجُ فَاِمَّا اَدْرَکَنَّ اَحَدٌ فَلْیَاْتِ النَّهْرَ الَّذِیْ یَرَاهُ نَارًا وَلْیُغَمِّضْ ثُمَّ لْیُطَاطِیْ رَأْسَهٗ فَیَشْرَبُ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مَاءٌ بَارِدٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَیْنِ عَلَیْهَا ظَفْرَةٌ غَلِیْظَةٌ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ کَافِرٌ یَقْرَأُهٗ کُلُّ مُؤْمِنٍ کَاتِبٍ اَوْ غَیْرِ کَاتِبٍ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین خوب جانتا ہون دجال کے ساتہہ کیا ہوگا اوس کے ساتہہ دو نہرین ہون گی بہتی ہوئین ایک تو دیکہنے مین سفید پانی معلوم ہوگی اور دوسری دیکہنے مین بہڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی پہر جو کوئی یہ موقع پاوے وہ اس نہر مین چلا جاوے جو دیکہنے مین آگ معلوم ہوتی ہو اور اپنی آنکہہ بند کرے اور سر جہکا کر اوس مین سے پیے وہ ٹہنڈا پانی ہوگا اور دجال کی ایک آنکہہ بالکل چپٹ ہوگی اوس پر ایک پہلی ہوگی موٹی اور اوسکی دونون آنکہون کے بیچ مین کافر لکہا ہوگا جسکو ہر مومن پڑہ لے گا خواہ لکہنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو **عن** حُذَیْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِی الدَّجَّالِ اِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَّنَارًا فَنَارُهٗ مَاءٌ بَارِدٌ وَّمَاؤُهٗ نَارٌ فَلَا تَهْلِکُوْا قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** دجال کے ساتہہ پانی اور آگ ہوگا لیکن آگ کیا ہے ٹہنڈا پانی اور پانی آگ ہو تم مت ہلاک کرنا اپنے تئین اوس کے پانی مین گہسکر ابو مسعود نے کہا مین نے بہی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَهٗ اِلٰی حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ فَقَالَ لَهٗ عُقْبَةُ حَدِّثْنِیْ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الدَّجَّالِ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ یَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَّنَارًا فَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِیْ یَرَاهُ النَّاسُ

نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ فَقَالَ عُقْبَةُ وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ تَصْدِيقًا لِحُذَيْفَةَ ترجمہ ربعی بن حراش نے کہا میں عقبہ بن عمرو ابی مسعود انصاری کے ساتھ حذیفہ بن الیمان کے پاس گیا عقبہ نے کہا حذیفہ سے تم مجھ سے بیان کرو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں سنا ہو حذیفہ نے کہا آپ نے فرمایا دجال نکلیگا اور اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ ہوگی تو جس کو لوگ پانی دیکھیں گے وہ آگ ہوگی جلانے والی اور جسکو لوگ آگ دیکھیں گے وہ پانی ہوگا سرد اور شیریں پھر جو کوئی تم میں سے یہ موقع پاوے اسکو چاہیے کہ جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے اس لیے کہ وہ شیریں پاکیزہ پانی ہے عقبہ نے کہا حذیفہ کو سچ کرنے کے لیے کہ میں نے بھی یہ حدیث سنی ہے عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَاَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَاَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ اَعْلَمُ مِنْهُ اِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَاَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ اَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَاَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يُرٰى اَنَّهُ نَارٌ فَاِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً قَالَ اَبُو مَسْعُودٍ هٰكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ترجمہ ربعی بن حراش سے روایت ہے حذیفہ اور ابو مسعود دونوں جمع ہوئے حذیفہ نے کہا میں اوس سے زیادہ جانتا ہوں جو دجال کے ساتھ ہوگا اس کے ساتھ ایک نہر ہوگی پانی کی اور ایک نہر آگ کی پھر جس کو تم آگ دیکھو گے وہ پانی ہوگا اور جسکو تم پانی دیکھو گے وہ آگ ہے سو جو کوئی تم میں سے یہ وقت پاوے اور پانی پینا چاہے وہ اس نہر میں سے پیے جو آگ معلوم ہوتی ہے اوسکو پانی پاوے گا۔ ابو مسعود نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّي اَنْذَرْتُكُمْ بِهِ كَمَا اَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم سے دجال کی ایک بات ایسی نہ کہوں جو کسی نبی نے اپنی امت سے نہیں کہی وہ کانا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی طرح دو چیزیں ہوں گی پھر جس کو وہ جنت کہیگا حقیقت میں وہ آگ ہوگی اور میں نے تم کو دجال سے ڈرایا جیسے حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا عن

النواس بن سمعان قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال ذات غداة فخفض
فيه ورفع حتى ظنناه في طائفة النخل فلما رحنا إليه عرف ذلك فينا فقال ما شأنكم
قلنا يا رسول الله ذكرت الدجال غداة فخفضت فيه ورفعت حتى ظنناه في طائفة
النخل فقال غير الدجال أخوفني عليكم إن يخرج وأنا فيكم فأنا حجيجه دونكم
وإن يخرج ولست فيكم فامرؤ حجيج نفسه والله خليفتي على كل مسلم إنه شاب
قطط عينه طافئة كأني أشبهه بعبد العزى بن قطن فمن أدركه منكم
فليقرأ عليه فواتح سورة الكهف إنه خارج خلة بين الشام والعراق فعاث يمينا
وعاث شمالا يا عباد الله فاثبتوا قلنا يا رسول الله وما لبثه في الأرض قال أربعون
يوما يوم كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة وسائر أيامه كأيامكم
قلنا يا رسول الله فذلك اليوم الذي كسنة أتكفينا فيه صلاة يوم قال لا
اقدروا له قدره قلنا يا رسول الله وما إسراعه في الأرض قال كالغيث
استدبرته الريح فيأتي على القوم فيدعوهم فيؤمنون به ويستجيبون له فيأمر
السماء فتمطر والأرض فتنبت فتروح عليهم سارحتهم أطول ما كانت ذرا وأسبغه
ضروعا وأمده خواصر ثم يأتي القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله فينصرف
عنهم فيصبحون ممحلين ليس بأيديهم شيء من أموالهم ويمر بالخربة فيقول
لها أخرجي كنوزك فتتبعه كنوزها كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلا ممتلئا
شبابا فيضربه بالسيف فيقطعه جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل ويتهلل
وجهه يضحك فبينما هو كذلك إذ بعث الله المسيح ابن مريم عليه السلام
فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهرودتين واضعا كفيه على أجنحة
ملكين إذا طأطأ رأسه قطر وإذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ فلا يحل لكافر
يجد ريح نفسه إلا مات ونفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه فيطلبه حتى يدركه
بباب لد فيقتله ثم يأتي عيسى عليه الصلوة والسلام قوم قد عصمهم الله منه
فيمسح عن وجوههم ويحدثهم بدرجاتهم في الجنة فبينما هو كذلك إذ أوحى

الله الی عیسیٰ علیہ السلام انی قد اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالھم فحرز عبادی
الی الطور ویبعث الله یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون فیمر اوائلھم علی
بحیرة طبریة فیشربون ما فیھا ویمر اٰخرھم فیقولون لقد کان بھذہ مرة
ماء ویحصر نبی الله عیسیٰ علیہ السلام واصحابہ حتی یکون رأس الثور لاحدھم
خیرا من مائة دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی الله عیسیٰ واصحابہ فیرسل الله
علیھم النغف فی رقابھم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدة ثم یھبط
نبی الله عیسیٰ علیہ السلام واصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر
الا ملأہ زھمھم ونتنھم فیرغب نبی الله عیسیٰ علیہ السلام واصحابہ
الی الله فیرسل طیرا کاعناق البخت فتحملھم فتطرحھم حیث شاء الله ثم یرسل
الله مطرا لا یکن منہ بیت مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکھا کالزلفة
ثم یقال للارض انبتی ثمرتک وردی برکتک فیومئذ تاکل العصابة
من الرمانة ویستظلون بقحفھا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحة من الابل لتکفی
الفئام من الناس واللقحة من البقر لتکفی القبیلة من الناس فبینما ھم کذلک
اذ بعث الله ریحا طیبة فتاخذھم تحت آباطھم فتقبض روح کل مؤمن
وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتھارجون فیھا تھارج الحمر فعلیھم تقوم
الساعة **ترجمہ** نواس بن سمعان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ایک دن
صبح کو ذکر کیا تو کبھی اوسکو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنے کبھی اوس کی تحقیر کی اور کبھی اوس کے
فتنے کو بڑا کہا یا کبھی بلند آواز سے گفتگو کی اور کبھی پست آواز سے) یہانتک کہ ہمنے گمان
کیا کہ دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آگیا جب ہم پھر آپ پاس شام کو گئے تو آپنے ہمارے
چہروں پر اسکا اثر معلوم کیا (یعنے ڈر اور خوف) آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے ہم نے
عرض کیا یا رسول اللہ آپنے دجال کا ذکر کیا اور اوسکو گھٹایا اور بڑھایا یہانتک کہ ہمکو گمان
ہوگیا کہ دجال ان درختوں میں کھجور کے موجود ہے (یعنے اُسکا آنا بہت قریب ہے) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو دجال کے سوا اور باتوں کا خوف تم پر زیادہ ہے اگر نکلا

کا آپس کی لڑائیون کا اگر دجال نکلا اور مین تم لوگون مین موجود ہوا تو تم سے پہلے مین اوس کو الزام دونگا اور
سمجہا اوسکے شر سے بچاؤن گا اوساگر وہ نکلا اور مین تم لوگون مین موجود نہ ہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے
اوسکو الزام دیگا اور حقتعالی میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال تو جوان گہونگریالے بال والا
ہے اوسکی آنکہہ مین ٹینٹ ہے گویا کہ مین اوس کے مشابہت دیتا ہون عبد العزی بن قطن کے ساتہہ اعبد العزی
ایک کافر تہا سو جو شخص تم مین سے دجال کو پاوے اوسکو چاہیے کہ سورہ کہف کے سرے کی آیتین اوس پر پڑہے
مقرر وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالے گا داہنے اور فساد اوٹہائیگا
بائین اے خدا کے بندو ایمان پر قائم رہنا اصحاب نے پوچہا یا رسول اللہ وہ زمین پر کتنی مدت رہیگا آپ نے فرمایا
چالیس دن تک ایک دن ان مین کا ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا ایک مہینے کا اور تیسرا ایک ہفتہ کا
اور باقی دن جیسے یہ تمہارے دن ہین (تو ہمارے دنون کے حساب سے دجال ایک برس دو مہینے ۱۴
دن تک رہیگا) اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ جو دن سال بہر کے برابر ہوگا اوسدن ہمکو ایک ہی دن
کی نماز کفایت کریگی آپ نے فرمایا نہین تم اندازہ کر لینا اوسدن مین بقدر اوسکے یعنے جتنی دیر کے بعد
ان دنون مین نماز پڑہتے ہو اسیطرح اوسدن بہی اٹکل کرکے پڑہ لینا (اب تو گہڑیان بہی موجود ہین
اون سے وقت کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے نووی نے کہا اگر آپ یون صاف نہ فرماتے تو قیاس یہ تہا کہ
کہ اوسدن صرف پانچ نمازین پڑہنا کافی ہوتین کیونکہ ہر دن رات مین خواہ کتنا ہی بڑا ہو اللہ تعالی
نے پانچ نمازین فرض کین ہین مگر یہ قیاس نص سے ترک کیا گیا ہے مترجم کہتا ہے کہ عرض تسعین
مین جو خط استوا سے نوے درجہ پر واقعہ ہے اور جہان کا افق معدل النہار ہے چہہ مہینے کا دن
اور چہہ مہینے کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بہر کا ہوتا ہے پس اگر بالفرض انسان وہان پہنچ
جاوے اور جیے تو سال مین پانچ نمازین پڑہنا ہونگی) اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ اوس کی چال
زمین مین کیونکر ہوگی آپ نے فرمایا جیسے وہ مینہ جسکو ہوا پیچہے سے اوڑاتی ہے سو وہ ایک قوم پاس
آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاوے گا وے اوسپر ایمان لاوینگے اور اوسکی بات مانینگے تو آسمان
کو حکم کرے گا وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا وہ انکی گہاس اور اناج اوگاوے گی تو شام کو گورو
(جانور) اونکے آوینگے پہلے سے زیادہ اونچی کوہان لمبی ہونگے تہن کشادہ ہونگے کوکہین تنی ہوئین یعنے
خوب موٹی ہوکر پہر دجال دوسری قوم کے پاس آوے گا اون کو بہی کفر کیطرف بلاویگا لیکن وے اسکی

۲۷۹۸

بات کو نہ مانین گے تو اون کیطرف سے پہرٹ جاویگا اون پر قحط سالی اور خشکی ہوگی اون کے ہاتہون مین اون

کے مالون مین سے کچہ نہ رہے گا اور دجال ویران زمین پر نکلیگا تو اس سے کہیگا اے زمین اپنے خزانے

نکال تو وہان کے مال اور خزانے نکل کر اوس کے پاس جمع ہو جاوین گے جیسے شہد کی مکہیان بڑی مکہی کے

گرد ہجوم کرتی ہین پہر دجال ایک جوان مرد کو بلاوے گا اور اس کو تلوار سے ماریگا اور دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسا

نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہے پہر اوسکو زندہ کر کے پکارے گا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا

ہوا تو دجال اسی حال مین ہوگا کہ ناگہاں حق تعالے حضرت عیسی بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہیجے گا حضرت عیسی علیہ

السلام سفید مینار کے پاس اوترین گے دمشق کے شہر مین مشرق کیطرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے

ہوئے اپنے دونون ہاتہہ دو فرشتون کے بازوؤن پر رکہے ہوئے جب حضرت عیسی علیہ السلام اپنا سر جہکاوینگے

تو پسینا ٹپکیگا اور جب اپنا سر اوٹہاوین گے تو موتی کیطرح بوندین بہین گی جس کافر کے پاس حضرت عیسی علیہ

السلام اوترینگے اوسکو اون کے دم کی بہاپ لگیگی وہ مر جاوے گا اور اون کے دم کا اثر وہان تک

پہونچیگا جہانتک اون کی نظر پہونچے گی پہر حضرت عیسی علیہ السلام دجال کو تلاش کرین گے یہانتک کہ

پاوینگے اوس کو باب لد پر (لد شام مین ایک پہاڑ کا نام ہے) سو اوسکو قتل کرینگے پہر حضرت عیسیٰ اون

لوگون کے پاس آوینگے جنکو خدا نے دجال سے بچایا سو شفقت سے اون کے چہرون کو سہلاوینگے اور اون کو

خبر کرین گے اون درجون کی جو بہشت مین اون کے لیے رکہے گئے ہین وہ اسی حال مین ہون گے کہ اللہ

حضرت عیسی پر وحی بہیجیگا کہ مین نے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسی کو اون سے لڑنے کی طاقت نہین

تو پناہ مین لے جا میرے مسلمان بندون کو طور کیطرف اور خدا بہیجے گا یاجوج اور ماجوج کو اور وے

ہر ایک اونچان سے نکل پڑینگے اون مین کے پہلے لوگ طبرستان کی دریا پر گذرین گے اور جتنا پانی اس

مین ہوگا سب پی لین گے پہر اون مین کے پچہلے لوگ جب وہان آوین گے تو کہین گے کبہی اس دریا مین

پانی بہی تہا پہر چلین گے یہانتک کہ اوس پہاڑ تک پہونچین گے جہان درختون کی کثرت ہے یعنی بیت

المقدس کا پہاڑ تو وے کہین گے البتہ ہم زمین والون کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والون کو بہی قتل

کرین تو اپنے تیر آسمان کیطرف چلاوین گے خدا تعالے اون تیرون کو خون مین بہر کر لوٹا دیگا وے

سمجہین گے کہ آسمان کے لوگ بہی مارے گئے (یہ مضمون اس روایت مین نہین ہے اس کے بعد کی روایت

سے لیا گیا ہے) اور خدا کا پیغمبر عیسے علیہ السلام اور اون کے اصحاب گہرے رہینگے یہانتک کہ اون کے

نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک یعنے کہانے کی نہایت تنگی ہوگی اپہر خدا کا
پیغمبر عیسی اور اون کے ساتہی دعا کرینگے سو خدا تعالی یاجوج اور ماجوج کے لوگون پر عذاب بہیجیگا اونکی
گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جاوینگے جیسے ایک آدمی مرتا ہے پہر خدا کا رسول عیسی اور اون
کے ساتھی زمین پر اوترینگے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہہ اون کی سڑاہند اور گندگی سے خالی نپاوینگے
یعنے تمام زمین پر اون کی سڑی لاشین پڑی ہون گی پہر خدا کا رسول عیسی اور اس کے ساتہی خدا سے دعا
کرینگے تو حقتعالی چڑیون کو بہیجے گا بڑے اونٹون کی گردنون کے برابر وہ اون کو اوٹہا لے جاوینگے اور
اون کو پہینک دیوینگی جہان خدا کا حکم ہوگا پہر خدا تعالی ایسا پانی برسا دیگا کہ کوئی گہر مٹی کا اور بالون
کا اوس پانی سے باقی نرہیگا سو خدا زمین کو دہو ڈالیگا یہانتک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف
عورت کے کر دیگا پہر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پہل جما اور اپنی برکت کو پہیر دے اور اسدن ایک انار کو
ایک گروہ کہاویگا اور اوسکی چہلکہ کو بنگلہ سا بناکر اوس کے سایہ مین بیٹہینگے اور دودہ مین برکت ہوگی
یہانتک کہ دودہار اوٹنی آدمیون کے بڑے گروہ کو کفایت کریگی اور دودہار گائے ایک پوری کے
لوگون کو کفایت کریگی اور دودہار بکری ایک جد کے لوگون کو کفایت کریگی سو اسی حالت مین لوگ
ہونگے کہ یکایک حقتعالی ایک پاک ہوا بہیجے گا کہ انکی بغلون کے نیچے لگیگی اور اثر کر جاویگی تو ہر مومن اور
مسلم کی روح کو قبض کریگی اور برے بدذات لوگ باقی رہ جاوینگے آپس مین بٹرینگے گدہون کیطرح
اونپر قیامت قائم ہوگی **ف** دجال اور یاجوج اور ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کے امتحان
کے واسطے کہ کون اون کے داؤن مین آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے
کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکہے تو اوسکا ہرگز اعتقاد نکرے اور اسکو دجال کا نائب
جانے ایمان اور تقوے پر نظر رکہے شعبدہ بازی پر خیال نکرے کرامات اوسکا نام ہے جو ولی نیک متقی
مومن سے ہو اور جو کافر بدین فاسق سے ہو اوسکو استدراج کہتے ہین **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ
ابْنِ جَابِرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ مَا ذَکَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ لَقَدْ کَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ یَسِیْرُوْنَ
حَتّٰی یَنْتَهُوْا اِلٰی جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ فَیَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِی الْاَرْضِ هَلُمَّ
فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِی السَّمَاءِ فَیَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَی السَّمَاءِ فَیَرُدُّ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا
وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ حُجْرٍ فَاِنِّیْ قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِّیْ لَا یَدَیْ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

اس روایت مین یہی فقرہ زیادہ ہو آسمان مین تیر مارنے کا قصہ اور ابن حجر کی روایت مین ہو کہ اللہ تعالی فرمایا
مین نے اپنے ایسے بندون کو اوتارا ہے جن سے کوئی لڑ نہین سکتا عن ابی سعید الخدری قال
حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما حدیثا طویلا عن الدجال فکان فی ما حدثنا قال
یاتی وھو محرم علیہ ان یدخل نقاب المدینة فینتھی الی بعض السباخ التی تلی المدینة
فیخرج الیہ یومئذ رجل ھو خیر الناس او من خیر الناس فیقول لہ اشھد انک الدجال
الذی حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثہ فیقول الدجال ارأیتم ان قتلت
ھذا ثم احییتہ اتشکون فی الامر فیقولون لا قال فیقتلہ ثم یحییہ فیقول حین
یحییہ واللہ ما کنت فیک قط اشد بصیرة منی الان قال فیرید الدجال ان یقتلہ
فلا یسلط علیہ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو حدیث بیان کی ہم سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لنبی حدیث دجال کے ذکر مین تو یہی بیان کیا کہ اوسپر حرام ہوگا مدینہ کی
گھاٹیون مین گھسنا اور آویگا وہ ایک تھرپلی زمین پر مدینہ کے قریب پہر جاوے گا اوسکے پاس ایک شخص جو
سب لوگون مین بہتر ہوگا وہ کہیگا مین گواہی دیتا ہون کہ تو دجال ہو جسکا ذکر جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی حدیث مین کیا ہے دجال لوگون سے کہیگا بہلا اگر مین اسکو مار ڈالون پہر جلا دون تو
تمکو کچھ شک رہیگا اس بات مین وہ کہین گے نہین دجال اوس شخص کو قتل کرے گا پہر اوسکو جلا دیگا
وہ کہیگا قسم خدا کی مجھے پہلے اتنا یقین نہ تہا تیرے بات مین جتنا اب پہر جینے اب تو یقین ہوگیا کہ تو دجال
ہے پہر دجال اوسکو قتل کرنا چاہے گا لیکن قتل نہ کر سکے گا عن الزھری فی ھذا الاسناد مثلہ
ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فیتوجہ قبلہ رجل من المومنین فتلقاہ المسالح مسالح
الدجال فیقولون لہ این تعمد فیقول اعمد الی ھذا الذی خرج قال فیقولون لہ او ما
تومن بربنا فیقول ما بربنا خفاء فیقولون اقتلوہ فیقول بعضھم لبعض الیس قد نھاکم
ربکم ان تقتلوا احدا دونہ قال فینطلقون بہ الی الدجال فاذا راہ المومن قال
یا ایھا الناس ھذا الدجال الذی ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیامر الدجال
بہ فیشبح فیقول خذوہ وشجوہ فیوسع ظھرہ وبطنہ ضربا قال فیقول اما تومن بی قال

فیقول انت المسیح الکذاب قال فیؤمر بہ فیؤشر بالمیشار من مفرقہ حتی تفرق بین رجلیہ قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول لہ قم فیستوی قائما قال ثم یقول لہ اتؤمن بی فیقول ما ازددت فیک الا بصیرۃ قال ثم یقول یا ایھا الناس انہ لا یفعل بعدی باحد من الناس قال فیاخذہ الدجال لیذبحہ فیجعل ما بین رقبتہ الی ترقوتہ نحاسا فلا یستطیع الیہ سبیلا قال فیاخذ بیدیہ ورجلیہ فیقذف بہ فیحسبہ الناس انما قذفہ الی النار وانما القی فی الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا اعظم الناس شھادۃ عند رب العالمین ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال نکلیگا مسلمانون مین سے ایک شخص اوس کیطرف چلیگا راہ مین اُسکو دجال کے ہتیار بند لوگ ملینگے وہ اس سے پوچہین گے تو کہان جاتا ہے وہ بولیگا مین اسی شخص کے پاس جاتا ہون جو نکلا ہے وہ کہین گے تو کیا ہمارے مالک پر ایمان نہین لایا وہ کہیگا ہمارا مالک چہپا ہوا نہین ہے دجال کے لوگ کہین گے اس کو مار ڈالو پہر آپس مین کہین گے ہمارے مالک نے تو منع کیا ہے کسیکو مارنے سے جبتک اوس کے سامنے نہ لے جاوین پہر اوسکو لے جاوین گے دجال کے پاس جب وہ دجال کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو یہہ تو دجال ہے جس کی خبر دی تہی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال حکم دیگا اپنے لوگون کو اوسکا سر پہوڑ ڈالو اور کہیگا اسکو پکڑو اسکا سر پہوڑو اوس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مار پڑے گی پہر دجال اوس سے پوچھیگا تو میرے اوپر یقین نہین کرتا (یعنے میری خدائی پر) وہ کہیگا تو جہوٹا مسیح ہے پہر دجال حکم دیگا وہ چیر ڈالا جاویگا آرے سے سر سے لے کر دونون پاؤن تک یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو جاویگا پہر دجال اون دونون ٹکڑون کے بیچ مین جاوے گا اور کہیگا اوٹھ کہڑا ہو وہ شخص (زندہ ہو کر) سیدہا اوٹھ کھڑا ہوگا پہر اوس سے پوچھے گا اب تو میرے اوپر ایمان لایا وہ کہیگا مجہے تو اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال ہے پہر لوگون سے کہیگا ای لوگو اب دجال میرے سوا کسی اور سے یہ کام نہ کرے گا (یعنے ایکسی کو نہین جلا سکتا) پہر دجال اُسکو پکڑیگا ذبح کرنے کے لیے اوس کے گلے سے لیکر ہنسلی تک تانبے کا بن جاویگا وہ ذبح نہ کرسکے گا پہر اوس کے ہاتہ پاؤن پکڑ کر پہینک دیگا لوگ سمجہین گے کہ آگ مین اوسکو پہینک دیا حالانکہ وہ جنت مین ڈالا جاوے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص سب لوگون سے بڑا شہید ہے رب العالمین کے نزدیک عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ما سأل احد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الدجال اکثر مما سألت

قال وما ينصبك منه انه لا يضرك قال قلت يا رسول الله انهم يقولون ان معه الطعام
والانهار قال هو اهون على الله من ذلك **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے کسی نے دجال کا حال اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا آپ نے فرمایا تو کیوں فکر کرتا ہے دجال تجھ کو
نقصان نہ پہنچاوے گا میں نے کہا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں اوس کے ساتھ کھانا ہوگا نہریں ہونگی آپ
نے فرمایا ہوگا پر اللہ تعالے کے نزدیک وہ ذلیل ہے یعنے جو اوس کے پاس ہوگا اوس سے وہ مومنوں کو گمراہ
نہ کر سکے گا یہ حدیث کا حاصل ہے اور یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے **عن** المغيرة بن شعبة قال ما
سأل احد النبي صلى الله عليه وسلم عن الدجال اكثر مما سألته قال وما سؤالك
قال انهم يقولون معه جبال من خبز ولحم ونهر ماء قال هو اهون على الله من ذلك
ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ اوس کے ساتھ پہاڑ ہوں گے روٹیوں کے اور گوشت کے اور پانی کی
نہر ہوگی **عن** اسمعيل بهذا الاسناد نحو حديث ابراهيم بن حميد وزاد في حديث
يزيد فقال لي اي بني **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** يعقوب بن عاصم بن عروة بن مسعود
الثقفي يقول سمعت عبد الله بن عمرو وجاءه رجل فقال ما هذا الحديث الذي تحدث
به تقول ان الساعة تقوم الى كذا وكذا فقال سبحان الله او لا اله الا الله او كلمة
نحوهما لقد هممت ان لا احدث احدا شيئا ابدا انما قلت انكم سترون بعد
قليل امرا عظيما يحرق البيت ويكون ويكون ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يخرج الدجال في امتي فيمكث اربعين لا ادري اربعين يوما او اربعين شهرا او
اربعين عاما فيبعث الله عيسى ابن مريم كانه عروة بن مسعود فيطلبه فيهلكه
ثم يمكث الناس سبع سنين ليس بين اثنين عداوة ثم يرسل الله ريحا باردة
من قبل الشام فلا يبقى على وجه الارض احد في قلبه مثقال ذرة من خير او
ايمان الا قبضته حتى لو ان احدكم دخل في كبد جبل لدخلته عليه حتى
تقبضه قال سمعتها من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فيبقى شرار الناس في خفة
الطير واحلام السباع لا يعرفون معروفا ولا ينكرون منكرا فيتمثل لهم الشيطان
فيقول الا تستجيبون فيقولون فما تامرنا فيامرهم بعبادة الاوثان وهم في ذلك دارّ

رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا قَالَ وَاَوَّلُ
مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ قَالَ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اَوْ قَالَ يُنْزِلُ
اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ اَوِ الظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ
فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوْهُمْ
اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ
تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ قَالَ فَذٰلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ
عَنْ سَاقٍ **ترجمہ** یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن عمرو رضی سے سُنا
اون کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یہ حدیث کیا ہے جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اتنی مدت مین ہوگی
اونہون نے کہا تعجب سے سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اور کوئی کلمہ مانند اون کے پہر کہا میرا قصد ہے
کہ اب کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کرون کیونکہ لوگ کچہ کا کچہ کہتے ہین اور مجہکو بدنام کرتے ہین مین نے
تو یہ کہا تہا تم تہوڑے دنون بعد ایک بڑا حادثہ دیکہوگے جو گہر کو جلا دے گا اور وہ ہوگا ضرور ہوگا
پہر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال میری امت مین نکلیگا اور چالیس تک رہیگا مین نہین
جانتا کہ چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس پہر اللہ تعالی حضرت عیسی بن مریم کو بہیجے گا انکی
شکل عروہ بن مسعود کی سی ہے وہ دجال کو ڈہونڈہین گے اور اوسکو مارین گے پہر سات برس تک لوگ
ایسے رہین گے کہ دو شخصون مین کوئی دشمنی نہ ہوگی پہر اللہ تعالے ایک ٹہنڈی ہوا بہیجے گا شام
کیطرف سے تو زمین پر کوئی ایسا شخص نہ رہے گا جس کے دل مین رتی برابر ایمان یا بہلائی ہو مگر یہ ہوا
اوس کی جان نکال لے گی یہانتک کہ اگر کوئی تم مین سے پہاڑ کے کلیجہ مین گہس جاوے تو وہان بہی یہ
ہوا پہنچکر اوس کی جان نکال لیگی عبد اللہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تہے پہر برے لوگ دنیا مین رہجاوین گے جلد باز چڑیون کیطرح یا بے عقل درندون کیطرح اون کے
اخلاق ہون گے نہ وہ اچہی بات کو اچہا سمجہین گے نہ بری بات کو برا پہر شیطان ایک صورت بناکر
اون کے پاس آوے گا اور کہیگا تم شرم نہین کرتے وہ کہین گے پہر تو کیا حکم دیتا ہے ہمکو شیطان کہیگا
بت پرستی کرو وہ بت پوجین گے اور باوجود اس کے اونکی روزی کشادہ ہوگی نرمی سے زندگی
کرین گے پہر صور پہونکا جاویگا اوسکو کوئی نہ سنیگا مگر ایک طرف سے گردن جہکا دیگا اور دوسری طرف سے

اوٹھالیگا (یعنے بیہوش ہو کر گر پڑے گا) اور سب سے پہلے صور کو وہ سنیگا جو اپنے اونٹوں کے حوض پر گارا کرتا
ہوگا وہ بیہوش ہو جاویگا اور دوسرے لوگ بھی بیہوش ہو جاوینگے پھر اللہ تعالی پانی برساویگا جو نطفہ کیطرح ہوگا
اوس سے لوگوں کے بدن اوگ آوینگے پھر صور پھونکا جاویگا تو سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھتے ہونگے
پھر پکارا جاویگا اے لوگو اپنے مالک کے پاس آؤ اور کھڑا کرو ان کو ان سے سوال ہوگا پھر کہا جاویگا ایک لشکر
نکالو دوزخ کے لیے پوچھا جاویگا کتنے لوگ حکم ہوگا ہزار میں سے نوسو ننانوے نکالو دوزخ کے لیے (اور
ایک ہزار میں جنتی ہوگا) آپ نے فرمایا یہی وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کردیگا (ہیبت اور مصیبت سے یا دہشت
سے) اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کھلے گی یعنے سختی ہوگی عن يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ
مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو إِنَّكَ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا
وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا
عَظِيمًا فَكَانَ حَرِيقُ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَقَالَ فِي
حَدِيثِهِ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مَرَّاتٍ وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَ
خُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى إِثْرِهَا قَرِيبًا
ترجمہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث
یاد رکھی جسکو میں کبھی نہ بھولا آپ فرماتے تھے میں نے سنا سب نشانیوں میں پہلے قیامت کی آفتاب کا
پچھم کی طرف سے نکلنا ہے اور چاشت کے وقت زمین کے جانور کا نکلنا لوگوں پر اور جو نشانی ان دونوں
میں سے پہلے ہو تو دوسری بھی اوسکے بعد جلد ظاہر ہوگی عن أَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَلَسَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ
الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعُوهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ الْآيَاتِ أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجًا
الدَّجَّالُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَلَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

ترجمہ ابوزرعہ سے روایت ہے مدینہ میں مروان کے پاس تین مسلمان بیٹھے تھے وہ قیامت کی نشانیاں بیان کر رہا تھا اور کہتا تھا سب نشانیوں سے پہلے نشانی دجال کا نکلنا ہے۔ عبداللہ بن عمرو نے کہا مروان کی بات کچھ نہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اور میں یہ حدیث نہیں بھولا پھر بیان کیا اسیطرح جیسے اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ قَالَ تَذَاکَرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مِثْلَ حَدِیْثِہِمَا وَلَمْ یَذْکُرْ ضُحًی ترجمہ مروان کے سامنے قیامت کا ذکر ہوا عبداللہ بن عمرو نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پھر ذکر کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا اس میں چاشت کے وقت کا بیان نہیں ہے

بَاب قِصَّۃِ الْجَسَّاسَۃِ دجال کے جاسوس کا بیان

عَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِیْلَ الشَّعْبِیِّ شَعْبِ ھَمْدَانَ اَنَّہٗ سَاَلَ فَاطِمَۃَ بِنْتَ قَیْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاکِ بْنِ قَیْسٍ وَکَانَتْ مِنَ الْمُھَاجِرَاتِ الْاُوَلِ فَقَالَ حَدِّثِیْنِیْ حَدِیْثًا سَمِعْتِیْہِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُسْنِدِیْہِ اِلٰی اَحَدٍ غَیْرِہٖ فَقَالَتْ لَئِنْ شِئْتَ لَاَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَھَا اَجَلْ حَدِّثِیْنِیْ فَقَالَتْ نَکَحْتُ ابْنَ الْمُغِیْرَۃِ وَھُوَ مِنْ خِیَارِ شَبَابِ قُرَیْشٍ یَوْمَئِذٍ فَاُصِیْبَ فِیْ اَوَّلِ الْجِھَادِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا تَاَیَّمْتُ خَطَبَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِیْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَوْلَاہُ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ وَکُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّنِیْ فَلْیُحِبَّ اُسَامَۃَ فَلَمَّا کَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَمْرِیْ بِیَدِکَ فَاَنْکِحْنِیْ مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْتَقِلِیْ اِلٰی اُمِّ شَرِیْکٍ وَاُمُّ شَرِیْکٍ امْرَاَۃٌ غَنِیَّۃٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَظِیْمَۃُ النَّفَقَۃِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَنْزِلُ عَلَیْھَا الضِّیْفَانُ فَقُلْتُ سَاَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلِیْ اِنَّ اُمَّ شَرِیْکٍ امْرَاَۃٌ کَثِیْرَۃُ الضِّیْفَانِ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ یَسْقُطَ عَنْکِ خِمَارُکِ اَوْ یَنْکَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَیْکِ فَیَرَی الْقَوْمُ مِنْکِ بَعْضَ مَا تَکْرَھِیْنَ وَلٰکِنِ انْتَقِلِیْ اِلَی ابْنِ عَمِّکِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ وَھُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ فِھْرٍ فِھْرِ قُرَیْشٍ وَھُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِیْ ھِیَ مِنْہُ فَانْتَقَلْتُ اِلَیْہِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِیْ سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِیْ مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنَادِی الصَّلٰوۃَ جَامِعَۃً فَخَرَجْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَصَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنْتُ فِیْ صَفِّ النِّسَاءِ الَّذِیْ یَلِیْ ظُھُوْرَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ

صلى الله عليه وسلم صلاته جلس على المنبر وهو يضحك فقال ليلزم كل إنسان مصلاه
ثم قال أتدرون لم جمعتكم قالوا الله ورسوله أعلم قال إني والله ما جمعتكم لرغبة و
لا لرهبة ولكن جمعتكم لأن تميما الداري كان رجلا نصرانيا فجاء فبايع وأسلم وحدثني
حديثا وافق الذي كنت أحدثكم عن مسيح الدجال حدثني أنه ركب في سفينة
بحرية مع ثلاثين رجلا من لخم وجذام فلعب بهم الموج شهرا في البحر ثم أرفئوا
إلى جزيرة في البحر حين تغرب حيث مغرب الشمس فجلسوا في أقرب السفينة فدخلوا
الجزيرة فلقيتهم دابة أهلب كثير الشعر لا يدرون ما قبله من دبره من كثرة
الشعر فقالوا ويلك ما أنت قالت أنا الجساسة قالوا وما الجساسة قالت أيها القوم
انطلقوا إلى هذا الرجل في الدير فإنه إلى خبركم بالأشواق قال لما سمت لنا رجلا
فرقنا منها أن تكون شيطانة قال فانطلقنا سراعا حتى دخلنا الدير فإذا فيه أعظم
إنسان رأيناه قط خلقا وأشده وثاقا مجموعة يداه إلى عنقه ما بين ركبتيه إلى
كعبيه بالحديد قلنا ويلك ما أنت قال قد قدرتم على خبري فأخبروني ما أنتم
قالوا نحن أناس من العرب ركبنا في سفينة بحرية فصادفنا البحر حين اغتلم فلعب
بنا الموج شهرا ثم أرفأنا إلى جزيرتك هذه فجلسنا في أقربها فدخلنا الجزيرة فلقيتنا
دابة أهلب كثير الشعر لا يدرى ما قبله من دبره من كثرة الشعر فقلنا ويلك ما
أنت فقالت أنا الجساسة قلنا وما الجساسة قالت اعمدوا إلى هذا الرجل في الدير
فإنه إلى خبركم بالأشواق فأقبلنا إليك سراعا وفزعنا منها ولم نأمن أن تكون شيطانة
فقال أخبروني عن نخل بيسان قلنا عن أي شأنها تستخبر قال أسألكم عن نخلها هل
يثمر قلنا له نعم قال أما إنه يوشك أن لا تثمر قال أخبروني عن بحيرة الطبرية قلنا
عن أي شأنها تستخبر قال هل فيها ماء قالوا هي كثيرة الماء قال أما إن ماءها يوشك
أن يذهب قال أخبروني عن عين زغر قالوا عن أي شأنها تستخبر قال هل في العين
ماء وهل يزرع أهلها بماء العين قلنا له نعم هي كثيرة الماء وأهلها يزرعون من
مائها قال أخبروني عن نبي الأميين ما فعل قالوا قد خرج من مكة ونزل يثرب

قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَاكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عامر بن شراحیل سے روایت ہے اونہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس سے جو بہن تہیں ضحاک بن قیس کی اور اون عورتوں میں سے تہیں جنہوں نے پہلے ہجرت کی تہی کہ بیان کرو مجہ سے ایک حدیث جو تمنے سُنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مت واسطہ کرنا اوس میں اور کسیکا وہ بولیں اچھا اگر تم یہہ چاہتے ہو تو میں بیان کرون گی اونہوں نے کہا ہان بیان کرو فاطمہ نے کہا مین نے نکاح کیا ابن مغیرہ سے اور وہ قریش کے عمدہ جوانون میں سے تہے اون دنون پہر وہ شہید ہوگئے پہلے ہی جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ جب مین بیوہ ہوگئی تو مجہہ سے پیام بہیجا عبد الرحمن بن عوف اور کئی اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی پیام بہیجا اپنے مولی اسامہ بن زید کے لیے اور مین یہ حدیث سُن چکی تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجہسے محبت رکہے اوسکو چاہیے کہ اسامہ سے بہی محبت رکہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے اس باب مین گفتگو کی تو مین نے کہا میرے کام کا اختیار آپکو ہے آپ جس سے چاہیے نکاح کر دیجیے آپنے فرمایا ام شریک کے گہر اوٹہہ جا ام شریک ایک عورت تہی مالدار انصار مین کی بہت خرچ کرنے والی اللہ کی راہ مین اوسکے پاس مہمان اُترتے تہے مین نے عرض کیا بہت اچہا مین ام شریک کے پاس اوٹہہ جاؤن گی پہر آپنے فرمایا ام شریک پاس مت جا اوس کے پاس مہمان بہت

آتے ہیں اور مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہیں تیری اوڑھنی گر جاوے یا تیری پنڈلیوں پر سے کپڑا ہٹ جاوے
اور لوگ تیرے بدن میں سے وہ دیکھیں جو تجھہ کو برا لگے لیکن چلی جا اپنے چچا کے بیٹے عبد اللہ بن عمرو بن
ام مکتوم پاس اور وہ ایک شخص تھا بنی فہر میں سے اور فہر قریش کی ایک شاخ اور وہ اس قبیلے میں سے
تھا جس میں سے فاطمہ بھی تھی پھر فاطمہ نے کہا میں ان کے گھر میں چلی گئی جب میری عدت گذر گئی تو
میں نے پکارنے والے کی آواز سنی وہ پکارنے والا منادی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پکارتا تھا
نماز کے لیے جمع ہو جاؤ میں بھی مسجد کیطرف نکلی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز پڑھی
میں اس صف میں تھی جس میں عورتیں تھیں لوگوں کے پیچھے جب آپ نے نماز پڑھ لی تو منبر پر بیٹھے اور
آپ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہہ پر رہے پھر فرمایا تم جانتے ہو میں نے
تم کو اکٹھا کیا وہ بولے اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں نے تم کو رغبت دلانے
یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا کہ تمیم داری ایک نصرانی تھا وہ آیا اور اس نے
بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھہ سے ایک حدیث بیان کی جو موافق پڑی اس حدیث کے جو میں تم سے
بیان کیا کرتا تھا دجال کے باب میں اس نے بیان کیا کہ وہ شخص یعنے تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز میں
تیس آدمیوں کے ساتھہ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو ان سے ایک مہینہ بھر لہر کھیلا کی سمندر میں یعنے
شدت موج سے جہاز تباہ رہا پھر وے لوگ جا لگے سمندر میں ایک ٹاپو کیطرف سورج ڈوبتے پھر وے جہاز
سے ملوا (یعنے چھوٹی کشتی) میں بیٹھے اور ٹاپو میں داخل ہوئے وہاں انکو ایک جانور بھاری دم بہت بالوں
والا ملا کہ اسکا آگا پیچھا دریافت نہ ہوتا تھا بالوں کے ہجوم سے تو لوگوں نے اس سے کہا اے کمبخت تو
کیا چیز ہے اس نے کہا میں جاسوس ہوں لوگوں نے کہا جاسوس کیا اس نے کہا اس مرد کے پاس چلو
جو دیر میں ہے اسواسطے کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے تمیم نے کہا جب اس نے مرد کا نام لیا تو ہم اس جانور
سے ڈرے کہ کہیں شیطان نہ ہو تمیم نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہانتک کہ دیر میں داخل ہوئے دیکھا
تو وہاں ایک بڑے قد کا آدمی ہے کہ ہمنے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا جکڑے
ہوئے ہیں اس کے دونوں ہاتھہ گردن کے ساتھہ درمیان دونوں زانو کے دونوں ٹخنوں تک لوہے سے ہم نے
کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے اس نے کہا تم قابو پا گئے میری خبر پر یعنے میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جاویگا
تم اپنا حال بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں جو سمندر میں سوار ہوئے تھے جہاز میں لیکن

جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پایا پہر ایک مہینے کی مدت تک لہر ہمسے کہیلتی رہی بعد اوسکے ہم آ لگے اس ٹاپو پر
پہر ہم بیٹہے چہوٹی کشتی میں اور داخل ہوئے ٹاپو میں سو ملا ہم کو ایک بہاری دم کا جانور بہت بالون والا ہم
نہ جانتے تہے اوسکا اگلا پیچہا بالون کی کثرت سے ہمنے اوس سے کہا ارے کمبخت تو کیا چیز ہے سو اوس نے کہا میں
جاسوس ہون ہمنے کہا جاسوس کیا اوس نے کہا چلو اس مرد کے پاس جو دیر میں ہے کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا
مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اوس سے ڈرے کہ کہین بہوت پریت نہ ہو پہر اوس مرد نے
کہا کہ مجہکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہمنے کہا کہ کون سا حال اسکا تو پوچہتا ہے اوس نے کہا کہ مین اوس کے
نخلستان سے پوچہتا ہون کہ پہلتا ہے ہمنے اوس سے کہا کہ ہان پہلتا ہے اوس نے کہا خبردار ہو کہ عنقریب
ہے کہ وہ نہ پہلیگا اوس نے کہا کہ بتلاؤ مجہکو طبرستان کا دریا ہمنے کہا کون سا حال اوس دریا کا تو پوچہتا
ہے وہ بولا اس مین پانی ہے لوگون نے کہا اوس مین بہت پانی ہے اوس نے کہا البتہ اوسکا پانی
عنقریب جاتا رہے گا پہر اوس نے کہا خبر دو مجہکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کیا حال اوسکا پوچہتا
ہے اوس نے کہا اس چشمہ مین پانی ہے اور وہان کے لوگ اوس کے پانی سے کہیتی کرتے ہین ہمنے
اوس سے کہا ہان اوس مین بہت پانی ہے اور وہان کے لوگ کہیتی کرتے ہین اوس کے پانی سے اوس نے
کہا مجہکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے اونہون نے کہا کیا لوگون نے کہا وہ مکے سے نکلے اور مدینے
مین گئے اوس نے کہا کیا عرب کے لوگ اون سے لڑے ہم نے کہا ہان اوس نے کہا کیونکر اونہون نے عرب والوں
کے ساتہہ کیا ہمنے کہا وہ غالب ہوئے اپنے گرد پیش کے عربون پر اور اونہون نے اطاعت کی اونکی
اوس نے کہا یہ بات ہو چکی ہمنے کہا ہان اوس نے کہا خبردار رہو یہ بات اون کے حق مین بہتر ہے کہ پیغمبر
کے تابعدار رہون اور البتہ مین تم سے اپنا حال کہتا ہون کہ مسیح ہون یعنے دجال تمام زمین کا پہرنے
والا اور البتہ وہ زمانہ قریب ہے جب مجہہ کو اجازت ہوگی نکلنے کی سو مین نکلونگا اور سیر کرونگا
اور کسی بستی کو نہ چہوڑونگا جہان نہ جاؤن چالیس رات کے اندر سوا مکہ اور طیبہ کے وہان جانا مجہپر
حرام ہے یعنے منع ہے جب مین جاہونگا ان دو بستیون مین سے کسی کے اندر جانا تو میرے آگے بڑہ
آوے گا ایک فرشتہ اور اوس کے ہاتہہ مین ننگی تلوار ہوگی وہ مجہہ کو وہان جانے سے روک دیگا
اور البتہ اوس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے ہون گے جو اوسکی چوکیداری کرینگے پہر حضرت صلعم نے اپنی
لپشت خار سے منبر پر ٹہوکا دیا اور فرمایا کہ طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے یعنے طیبہ سے مراد مدینہ

منورہ ہی خبردار رہو پہلا مین تم کو اس حال کی خبر دے چکا ہون تو اصحاب نے کہا کہ ہان حضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ مجھ کو اچھی لگی تمیم کی بات جو موافق پڑے اوس چیز کے جو مین تم کو دجال اور مدینہ اور مکہ کے حال سے فرمایا کرتا تھا خبردار ہو کہ البتہ دریائے شام یا دریائے یمن مین ہے نہین بلکہ وہ پورب کیطرف ہے وہ پورب کیطرف ہے وہ پورب کیطرف ہے اور بعض نسخ بحر ہند ہے شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرے مین ہو) اور آپنے اشارہ کیا پورب کیطرف **ف** اول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا مقام دریائے شام یا دریائے یمن فرمایا پھر شاید اوسوقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کیطرف ہے اسواسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اوس کے سوا ایک حدیث مین صاف ہے کہ دجال مشرق سے آویگا بیان اور زنغرو دو شہر مین شام کے ملک مین اور طبرستان شام کے پاس ہی معلوم ہوا کہ دجال موجود ہے بالفعل اور قید ہے قیامت کے قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسے مسیح علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جاویگا (تحفة الاخیار) یہ تو بڑا دجال ہے جو قیامت کے قریب نکلیگا اور جسکا فتنہ عالمگیر ہوگا لیکن اسکے سوا چھوٹے دجال بہت ہیں امت مین ہوئے ہین جنہون نے لوگون کو بہکایا اور راہ راست ڈگمگا دیا ہمارے زمانے مین علیگڈھ مین ایک شخص ظاہر ہوا جو اپنے تئین سید کہتا ہے اوس نے وہ گمراہی پھیلائی کہ معاذ اللہ فرشتون کا اور قیامت کا اور جنت اور دوزخ اور تمام معجزات کا اس نے انکار کیا مسلمانون کو نصاریٰ کے طریق پر چلنے کی ترغیب دی حدیث شریف کا تو بالکل انکار کیا کہ قابل اعتبار نہین ہے اور قرآن کی ایسی تاویل کی جو تحریف سے بدتر ہے خدا اوس کے شر سے سچے مسلمانون کو بچاوے اور راہ راست پر شریعت کے قائم رکھے **ف** فاطمہ بنت قیس نے کہا تو یہ حدیث مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے یاد رکھے

عن الشعبيّ قال دخلنا على فاطمة بنت قيس فاتحفتنا برطب يقال له رطب ابن طاب وسقتنا سويق سلت فسالتها عن المطلقة ثلاثا اين تعتد قالت طلقني بعلي ثلاثا فاذن لي النبي صلى الله عليه وسلم ان اعتد في اهلي قالت فنودي في الناس ان الصلوة جامعة قالت فانطلقت فيمن انطلق من الناس قالت فكنت في الصف المقدم من النساء وهو يلي المؤخر من الرجال قالت فسمعت النبي صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يخطب فقال ان بني عم لتميم الداري ركبوا في البحر وساق الحديث وزاد فيه قالت فكانما انظر الى النبي صلى الله عليه وسلم

دالھوی بمخصرتہ الی الارض وقال ھذہ طیبۃ یعنی المدینۃ ترجمہ شعبی سے روایت ہی ہم فاطمہ
بنت قیس کے پاس گئے اونہون نے ہمکو تحفہ دیا رطب جسکو ابن طاب کہتے ہین (وہ ایک عمدہ قسم مین تر
کھجور کی) اور جو کے ستو ہمکو پلائے پہر مین نے اون سے پوچہا کہ جس عورت کو تین طلاق دیے جاوین وہ
کہان عدت کرے اونہون نے کہا میرے خاوند نے مجہے تین طلاق دیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو
اجازت دی اپنے میکے مین عدت کرنے کی پہر لوگون مین منادی کی گئی نماز کے لیے جمع ہو مین بہی چلی
اون لوگون کے ساتہہ جو جاتے اور عورتون کی پہلے صف مین تہی جو مردون کی آخر صف کے بعد تہی مین نے سنا رسول اللہ صلعم سے
منبر پر خطبہ پڑہتے تہے تو فرمایا کہ تمیم داری کے چچازاد بہائی سمندر مین سوار ہوئے پہر بیان کیا وہی
قصہ جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ فاطمہ نے کہا گویا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہہ رہی ہون آپ نے
اپنا پشت خار زمین پر مارا اور فرمایا طیبہ یہی ہے یعنے مدینہ **عَنْ** فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَا
عَنْہَا قَالَتْ قَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمِیْمُ الدَّارِیُّ فَاَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ رَکِبَ الْبَحْرَ فَتَاھَتْ بِہٖ سَفِیْنَتُہٗ فَسَقَطَ اِلٰی جَزِیْرَۃٍ فَخَرَجَ اِلَیْھَا یَلْتَمِسُ
الْمَاءَ فَلَقِیَ اِنْسَانًا یَجُرُّ شَعْرَہٗ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ وَقَالَ فِیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ لَوْ قَدْ اُذِنَ لِیْ
فِی الْخُرُوْجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ کُلَّھَا غَیْرَ طَیْبَۃَ فَاَخْرَجَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ اِلَی النَّاسِ فَحَدَّثَھُمْ قَالَ ھٰذِہٖ طَیْبَۃُ وَذَاکَ الدَّجَّالُ ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تمیم داری آئے اور آپ کو خبر دی کہ سمندر مین سوار ہوئے تہے انکا
جہاز راہ سے ہٹ گیا اور ایک جزیرہ سے جا لگا وہ اوس کے اندر گئے پانی کی تلاش مین وہان ایک آدمی
دیکہا جو اپنے بال کہینچ رہا تہا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا پہر کہا کہ دجال نے کہا اگر مجہہ کو اجازت
ملتی نکلنے کی تو مین سب شہرون مین ہو آتا سوا طیبہ کے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم کو لوگون
کے سامنے نکالا اونہے سارا قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا طیبہ یہی مدینہ ہے اور دجال وہی شخص ہے
عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَیُّھَا
النَّاسُ حَدَّثَنِیْ تَمِیْمُ الدَّارِیُّ اَنَّ اُنَاسًا مِّنْ قَوْمِہٖ کَانُوْا فِی الْبَحْرِ فِیْ سَفِیْنَۃٍ لَّھُمْ فَانْکَسَرَتْ
بِھِمْ فَرَکِبَ بَعْضُھُمْ عَلٰی لَوْحٍ مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِیْنَۃِ فَخَرَجُوْا اِلٰی جَزِیْرَۃٍ فِی الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ
ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹہے اور فرمایا اے لوگو

مجھسے بیان کیا تمیم داری نے کہ اون کی قوم کے لوگ سمندر مین تھے ایک کشتی مین وہ کشتی ٹوٹ گئی بعض لوگ اون مین کے ایک تختی پر سوار ہو رہے اور ایک جزیرہ مین گئے پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذرا

باب فی بقیۃ من احادیث الدجال دجال کے باب مین باقی حدیثون کا بیان

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس من بلد الا سیطأہ الدجال الا مکۃ والمدینۃ ولیس نقب من انقابھا الا علیہ الملئکۃ صافین تحرسھا فینزل بالسبخۃ فترجف المدینۃ ثلاث رجفات یخرج الیہ منھا کل کافر ومنافق ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہین جس مین دجال نہ جاوے سوا مکہ اور مدینہ کے مدینہ کے ہر رستے پر فرشتے صف باندہے کھڑے ہونگے اور چوکیداری کرینگے پھر دجال اوسر زمین مین اوترے گا (مدینہ کے قریب) اور مدینہ تین بار کانپے گا (یعنے تین بار اوس مین زلزلہ ہوگا) اور جو اوس مین کافر یا منافق ہوگا وہ دجال کے پاس چلا جاویگا

عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فذکر نحوہ غیر انہ قال فیاتی سبخۃ الجرف فیضرب رواقہ وقال فیخرج الیہ کل منافق ومنافقۃ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ دجال اپنا خیمہ جرف کی شور زمین مین لگاوے گا اور ہر منافق مرد اور عورت اوسکے پاس چلے جاوینگے

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ قال یتبع الدجال من یھود اصبھان سبعون الفا علیھم الطیالسۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے ساتھ ہو جاوینگے اصفہان کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادرین اوڑہے ہوئے

عن ام شریک انھا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیفرن الناس من الدجال فی الجبال قالت ام شریک یا رسول اللہ فاین العرب یومئذ قال ھم قلیل ترجمہ ام شریک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ دجال سے بھاگین گے پہاڑون مین ام شریک نے کہا یا رسول اللہ عرب کے لوگ اوسدن کہان ہونگے (یعنے وہ دجال سے مقابلہ کیون نہ کرینگے) آپنے فرمایا عرب اون دنون تہوڑے ہونگے (اور دجال کے ساتھی کروڑون)

عن ابن جریج بھذا الاسناد ترجمہ وہی جو گذرا

عن رھط منھم ابو الدھماء وابو قتادۃ قالوا کنا نمر علی ھشام

ابن عامر ياتي عمران بن حصين فقال ذات يوم انكم لتجاوزون الى رجال ما كانوا باحضر لرسول الله صلى الله عليه وسلم مني ولا اعلم بحديثه مني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما بين خلق آدم الى قيام الساعة خلق اكبر من الدجال **ترجمہ** ابو الدہما اور ابو قتادہ وغیرہ چند لوگ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم ہشام بن عامر کے سامنے سے عمران بن حصین کے پاس جایا کرتے ایک دن ہشام نے کہا تم آگے بڑھ کر ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہیں رہتے تھے نہ آپ کی حدیث کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے لیکر قیامت تک کوئی مخلوق (شر و فساد میں) دجال سے بڑا نہیں (سب سے زیادہ مفسد اور شریر دجال ہی ہے) **عن** ثلاثة رهط من قومه فيهم ابو قتادة قالوا كنا نمر على هشام بن عامر الى عمران بن حصين بمثل حديث عبد العزيز بن مختار غير انه قال امر اكبر من الدجال **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالاعمال ستا طلوع الشمس من مغربها او الدخان او الدجال او الدابة او خاصة احدكم او امر العامة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی کرو نیک اعمال کرنے کی چھ چیزوں سے پہلے ایک دجال دوسرے دھواں تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا پانچویں قیامت چھٹی موت یعنی جب یہ باتیں آجاوینگی تو نیک اعمال کی قابو جاتی رہیگی

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالاعمال ستا الدجال والدخان ودابة الارض وطلوع الشمس من مغربها وامر العامة وخويصة احدكم **عن** قتادة بهذا الاسناد مثله **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب فضل العبادة في الهرج فساد کے وقت عبادت کرنے کی فضیلت **عن** معقل بن يسار عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العبادة في الهرج كهجرة الي **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فساد اور فتنے کے وقت عبادت کریگا اتنا ثواب ہے جیسے میرے پاس ہجرت کرنیکا

عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة الا على شرار الناس **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی

گمراہ اونپر جو بدتر ہون گے **باب قُرْبِ السَّاعَةِ قیامت کا قریب ہونا** عَنْ سَهْلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَهُوَ يَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا **ترجمہ** سہل سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تہے اوس اونگلی سے جو نزدیک ہے انگہوٹھے کے اور بیچ کی اونگلی سے اور فرماتے تہے مین قیامت کے ساتھ اسطرح بہیجا گیا ہون **ف** غرض یہ ہے کہ مجہہ مین اور قیامت مین کسی اور نبی کی شریعت فاصل نہین ہے جیسے بیچ کی اونگلی اور اس اونگلی کے بیچ مین کوئی اور انگلی نہین ہے اسیطرح میری شریعت بہی سب شریعتون سے اخیر ہے اور میرا دین سب دینون کے بعد ہے اوس کے بعد سے قیامت ہی ہے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ كَفَضْلِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَهُ قَتَادَةُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اور قیامت اس طرح بہیجا گیا جیسے یہ دونو انگلیان شعبہ نے کہا مینے قتادہ سے سنا وہ اپنے قصون مین کہتے تہے جتنی ایک اونگلی دوسری اونگلی سے بڑی ہے اب مین نہین جانتا کہ قتادہ نے یہ انس سے سنا یا اپنے دل سے کہا عَنْ أَنَسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا وَقَرَنَ شُعْبَةُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى يَحْكِيهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِهِمْ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ قَالَ وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى **ترجمہ** وہی اس مین یہ ہے کہ آپ نے ملایا کلمہ کی اونگلی اور بیچ کی اونگلی کو عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتَى السَّاعَةُ فَنَظَرَ إِلَى أَحْدَثِ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ فَقَالَ إِنْ يَعِشْ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے گنوار جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاتے تو قیامت کو پوچہتے آپ اون مین سے کم عمر کو دیکہتے اور فرماتے اگر یہ جیئے گا تو بوڑہا نہ ہوگا یہانتک کہ تمہاری قیامت ہو جاویگی کیونکہ تمہاری قیامت یہی ہے کہ تم مرجاؤ مراد قیامت صغریٰ ہے

اور وہ موت ہی ہے عن انس ان رجلا سال رسول الله صلی الله علیه وسلم متی تقوم الساعة
وعنده غلام من الانصار یقال له محمد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یعش
هذا الغلام فعسی ان لا یدرکه الهرم حتی تقوم الساعة ترجمہ انس سے روایت ہے ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آوے گی اوس وقت آپ کے پاس ایک انصاری لڑکا
موجود تھا جس کو محمد کہتے تھے آپ نے فرمایا اگر یہ جیے گا تو شاید بوڑھا نہ ہونے پاوے کہ قیامت آجاوے
ف مراد قیامت سے وہی قیامت صغری ہے یعنے موت کیونکہ قیامت کبرے کا وقت سوا خدا
کے کسیکو معلوم نہیں عن انس بن مالك ان رجلا سال النبی صلی الله علیه وسلم قال متی
تقوم الساعة قال فسکت رسول الله صلی الله علیه وسلم هنیة ثم نظر الی
غلام بین یدیه من ازدشنوءة فقال ان عمر هذا لم یدرکه الهرم حتی تقوم الساعة
قال قال انس ذاك الغلام من اترابی یومئذ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب ہوگی آپ تھوڑی دیر تک خاموش ہو رہے پھر آپ نے
سامنے ایک بچہ بیٹھا تھا قبیلہ ازد کا رجو شنوءہ میں سے ہے اوس کی طرف دیکھا اور فرمایا اگر اس بچہ کو عمر
ہوئی تو بوڑھا ہونے گا یہاں تک کہ تیری قیامت ہو جاویگی انس نے کہا یہ لڑکا میرے ہم سنوں میں سے تھا اوس دن
عن انس قال مر غلام للمغیرة بن شعبة وکان من اقرانی فقال النبی صلی الله
علیه وسلم ان یؤخر هذا فلن یدرکه الهرم حتی تقوم الساعة ترجمہ انس سے روایت
ہے ایک لڑکا نکلا مغیرہ بن شعبہ کا وہ میرے ہمجولیوں میں سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر یہ جیا تو بوڑھا نہ ہوگا کہ قیامت آجاویگی عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه یبلغ
به قال تقوم الساعة والرجل یحلب اللقحة فما یصل الاناء الی فیه حتی تقوم و
الرجلان یتبایعان الثوب فما یتبایعانه حتی تقوم والرجل یلط فی حوضه فما
یصدر حتی تقوم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت
قائم ہو جاوے گی اور حالانکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پہونچا ہوگا برتن اوس کے منہ تک کہ قیامت
آجاویگی اور دو مرد خرید اور فروخت کرتے ہوں گے کپڑے کے سو وے خرید و فروخت نہ کر چکے
ہوں گے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو اسکو درست کر کے نہ پھرا ہوگا

باب مَا بَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ صور کے دونو پہونک مین کتنا فاصلہ ہوگا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین النفختین اربعون قالوا یا اباہریرۃ اربعین یوما قال ابیت قالوا اربعین شہرا قال ابیت قالوا اربعین سنۃ قال ابیت ثم ینزل من السماء ماء فینبتون کما ینبت البقل قال ولیس من الانسان شیء الا یبلی الا عظما واحدا وھو عجب الذنب ومنہ یرکب الخلق یوم القیامۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صور کے دونون پہونکون کے بیچ مین چالیس کا فرق ہوگا لوگون نے کہا اے ابوہریرہ چالیس دن کا اونہون نے کہا مین نہین کہتا پہر لوگون نے کہا چالیس مہینے کا اونہون نے کہا مین نہین کہتا پہر لوگون نے کہا چالیس برس کا اونہون نے کہا مین نہین کہتا (یعنے مجہے اسکا تعین معلوم نہین پہر آسمان سے ایک پانی برسے گا اوس سے لوگ ایسے اوگ آوین گے جیسے سبزہ اوگ آتا ہے انہون نے کہا آدمی کے بدن مین کوئی چیز ایسی نہین جو گل نہ جاوے مگر ایک ہڈی وہ ریڑہ کی ہڈی ہے اسی ہڈی سے قیامت کے دن لوگ پیدا ہون گے (نووی نے کہا اس مین سے پیغمبر مستثنے ہین اون کے بدنون کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ابن ادم یاکلہ التراب الا عجب الذنب منہ خلق وفیہ یرکب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام آدمی کے بدن کو زمین کہا جاتی ہے سوا ے ڈنڈی کی ہڈی کے اس سے آدمی پہلے بنایا گیا ہے اور اسی سے پہر جوڑ اجاوے گا **ف** عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن مین اوسکو ڈنڈی کہتے ہین سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی ہو کر گل جاتا ہے مگر ڈنڈی نہین گلتی آدمی کی پیدائش پیٹ مین اول ڈنڈی سے شروع ہوتی ہی اور قیامت مین بہی اوسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہان متصل ہو کر جیسا بدن تہا ویسا طیار ہو جاوے گا یہ جو فرمایا کہ ڈنڈی نہین گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اوسکے باریک اجزائے اصلیہ نہ گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلے اجزا گل جاوین (تحفۃ الاخیار) **عن** ہمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابوہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فذکر احادیث منہا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الانسان عظما لا تاکلہ الارض ابدا فیہ یرکب یوم القیمۃ قالوا ای عظم یا رسول اللہ قال عجب الذنب ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے بدن میں ایک ہڈی ہے جسکو زمین نہیں کہاتی اوسی سے جوڑا جاویگا قیامت کے دن لوگوں نے عرض کیا وہ کون سی ہڈی ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ڈنڈی کی

کتاب الزھد

کتاب ان حدیثوں کے بیان میں جو دنیا سے نفرت دلاتی ہیں

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا قید خانہ ہے مسلمان کا اور جنت ہے کافر کی ف مسلمان کیسے ہی عیش میں ہو مگر کافر کیطرح عیش نہیں کر سکتا کافر کے نزدیک حرام حلال کچھ نہیں عاقبت کی فکر اوسکو نہیں عبادت کی مشقت اوسکو نہیں مسلمان کو یہ سب محنتیں ہیں اوس پر حشر کا قبر کا دغدغہ ہے یہاں فکر معیشت ہے وہاں دغدغہ حشر البتہ مسلمان جب دنیا سے خلاص پا کر قبر اور حشر سے پار ہو کر جنت میں جاویگا اوسوقت اطمینان حاصل ہوگا اس لیے دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور جبانتک ایمان قوی ہوگا ویسا ہی یاس دنیا کا رہنا برا معلوم ہوگا اور آخرت کا شوق زیادہ ہوگا عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بالسوق داخلا من بعض العالیۃ والناس کنفتیہ فمر بجدی اسک میت فتناولہ فاخذ باذنہ ثم قال ایکم یحب ان ھذا لہ بدرھم فقالوا ما نحب انہ لنا بشیء وما نصنع بہ قال تحبون انہ لکم قالوا واللہ لو کان حیا کان عیبا فیہ لانہ اسک فکیف وھو میت فقال فواللہ للدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں سے گذرے آپ مدینہ میں آرہے تھے کسی عالیہ کیطرف سے (عالیہ وہ گاؤں ہیں جو مدینہ کے باہر بلندی پر واقع ہیں) اور لوگ آپ کے ایک طرف یا دونوں طرف تھے آپنے ایک بھیڑ کا بچہ چھوٹے کان والا

مرده دیکھا اوسکا کان پکڑا پھر فرمایا تم میں سے کون یہ لیتا ہے ایک درم کو لوگوں نے عرض کیا ہم ایک
دمڑی کو بھی اسکو لینا نہیں چاہتے یعنی کسی چیز کے بدلے اور ہم اوسکو کیا کرینگے آپنے فرمایا تم چاہتے
ہو کہ یہ تم کو ملجاوے لوگوں نے کہا قسم خدا کی اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی اس میں عیب تھا کہ کان اسکے
کے بہت چھوٹے ہیں پھر مرے پر اوسکو کون لیگا آپنے فرمایا قسم خدا کی دنیا اللہ جل جلالہ کے نزدیک
اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر ان فی حدیث الثقفی فلو کان حیا کان هذا السک بہ عیبا
ترجمہ وہی جو گذرا **عن** مطرف عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو
یقرأ الهاکم التکاثر قال یقول ابن آدم مالی مالی قال وهل لک یا ابن آدم من مالک
الا ما اکلت فافنیت او لبست فابلیت او تصدقت فامضیت **ترجمہ** مطرف سے روایت
ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ الہکم التکاثر
پڑھتے تھے آپنے فرمایا آدمی کہتا ہے مال میرا مال میرا اور اے آدمی تیرا مال کیا ہے تیرا مال وہی ہے
جو تو نے کھایا اور فنا کیا یا پہنا اور پرانا کیا یا صدقہ دیا اور چھٹی کی **ف** اور جو کچھ چھوڑ او
تیرا مال نہیں ہے بلکہ تیرے وارثوں کا ہے یا اگر وارث نہیں تو الغتوں کا ہے افسوس ہے کہ انسان
مال کماوے اتنی محنت کرے مشقت اٹھاوے اور حظ دوسرے اڑاویں لازم ہے کہ آپ خوب
کھاوے اور پہوے پہنے اور لعد دیوے دوستوں اور عزیزوں کو کھلاوے پھر بھی جو کچھ بچ
رہے وہ اگر وارث لیں تو خیر **عن** مطرف عن ابیہ قال انتهیت الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فذکر بمثل حدیث همام **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالی
عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول العبد مالی مالی انما لہ من مالہ
ثلاث ما اکل فافنی او لبس فابلی او اعطی فاقتنی ما سوی ذلک فهو ذاهب و
تارکہ للناس **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کہتا
ہے مال میرا مال میرا حالانکہ اسکا مال تین چیزیں ہیں جو کھایا اور فنا کیا اور جو پہنا اور پرانا کیا اور
جو خدا کی راہ میں دیا اور جمع کیا اس کے سوا تو وہ جانے والا ہے اور چھوڑ جانے والا ہے لوگوں
کے لیے **عن** العلاء بن عبد الرحمن بهذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبع الميت ثلاثة فيرجع اثنان ويبقى واحد يتبعه اهله وماله وعمله فيرجع اهله وماله ويبقى عمله ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں پھر دو لوٹ آتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے اوس کے ساتھ اس کے گھر والے اور مال اور عمل تو گھر والے اور مال تو لوٹ جاتے ہیں اور عمل اوس کے ساتھ رہجاتا ہے پس رفاقت پوری عمل کرتا ہے اوس کے لیے انسان کو کوشش کرنا چاہیے اور لڑکے بالے بال بچے مال دولت یہ سب جیتے تک کے ساتھ ہیں مرنے کے بعد کچھ کام کے نہیں ان میں دل لگانا بے عقلی ہے

عن عمرو بن عوف وهو حليف بني عامر بن لؤي وكان شهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث ابا عبيدة بن الجراح الى البحرين ياتي بجزيتها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو صالح اهل البحرين وامر عليهم العلاء بن الحضرمي فقدم ابو عبيدة بمال من البحرين فسمعت الانصار بقدوم ابي عبيدة فوافوا صلوة الفجر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف فتعرضوا له فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين راهم ثم قال اظنكم سمعتم ان ابا عبيدة قدم بشيء من البحرين فقالوا اجل يا رسول الله قال فابشروا واملوا ما يسركم فوالله ما الفقر اخشى عليكم ولكني اخشى عليكم ان تبسط الدنيا عليكم كما بسطت على من كان قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها فتهلككم كما اهلكتهم ترجمہ عمرو بن عوف سے روایت ہے وہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بحرین کی طرف بھیجا وہاں کا جزیہ لانے کو اور آپ نے صلح کرلی تھی بحرین والوں سے اور انپر حاکم کیا تھا علا بن حضرمی کو پھر ابو عبیدہ وہ مال لیکر آئے بحرین سے یہ خبر انصار کو پہونچی انہوں نے فجر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپ کے سامنے آئے آپ نے انکو دیکھکر تبسم فرمایا پھر فرمایا میں سمجھتا ہوں تم نے سنا کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ مال لیکر آئے ہیں اور تم اسی خیال سے آج جمع ہوئے کہ مال ملیگا انہوں نے کہا بیشک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا خوش

ہو جاؤ اور امید رکھو اس بات کی جس سے خوش ہو گے تو قسم خدا کی فقیری کا مجھے تم پر ڈر نہیں لیکن مجھے اسکا ڈر ہے کہ کہیں دنیا تم پر کشادہ ہو جاوے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی پھر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو جیسے اگلے لوگوں نے حسد کیا تھا اور ہلاک کر دے تم کو جیسے انکو ہلاک کیا تھا ۔

عن الزهري باسناد يونس ومثل حديثه غير ان في حديث صالح وتلهيكم كما الهتهم **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ غافل کر دے تمکو جیسے اگلے لوگوں کو غافل کر دیا تھا

عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال اذا فتحت عليكم فارس والروم اي قوم انتم قال عبد الرحمن بن عوف نقول كما امرنا الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم او غير ذلك تتنافسون ثم تتحاسدون ثم تتدابرون ثم تتباغضون او نحو ذلك ثم تنطلقون في مساكين المهاجرين فتجعلون بعضهم على رقاب بعض **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فارس اور روم فتح ہو جاویں گے تو تم کیا ہو گے عبدالرحمن بن عوف نے کہا ہم وہی کہیں گے جو اللہ نے ہمکو حکم کیا یعنی اسکا شکر کریں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کچھ نہیں کہتے رشک کرو گے پھر حسد کرو گے پھر بگاڑو گے دوستوں سے پھر دشمنی کرو گے یا ایسا ہی کچھ فرمایا پھر مسکین مہاجرین پاس جاؤ گے اور ایک کو دوسرے کا حاکم بناؤ گے

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا نظر احدكم الى من فضل عليه في المال والخلق فلينظر الى من هو اسفل منه ممن فضل عليه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دوسرے کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو مال اور صورت میں تو اسکو دیکھے جو اپنے سے کم ہو مال اور صورت میں (تاکہ خدا کا شکر پیدا ہو اور علم اور تقوی میں اسکو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو)

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث ابي الزناد سواء **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظروا الى من هو اسفل منكم ولا تنظروا الى من هو فوقكم فهو اجدر ان لا تزدروا نعمة الله قال ابو معاوية عليكم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو دیکھو جو تم سے

کم ہے مال اور دولت میں اور حسن وجمال میں اور بال بچون میں ، اور حکومت دیکھو جو تم سے زیادہ ہے
اگر ایسا کروگے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھوگے اپنے اوپر **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ثلثۃ فی بنی اسرائیل ابرص واقرع
واعمی فاراد اللہ ان یبتلیھم فبعث الیھم ملکا فاتی الابرص فقال ای شیء احب
الیک قال لون حسن وجلد حسن ویذھب عنی الذی قد قذرنی الناس قال فمسحہ
فذھب عنہ قذرہ واعطی لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال احب الیک قال
الابل او قال البقر شک اسحاق الا ان الابرص او الاقرع قال احدھما الابل وقال الآخر
البقر قال فاعطی ناقۃ عشراء فقال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاقرع فقال ای
شیء احب الیک فقال شعر حسن ویذھب عنی ھذا الذی قد قذرنی الناس قال
فمسحہ فذھب عنہ قال واعطی شعرا حسنا قال فای المال احب الیک قال البقر
فاعطی بقرۃ حاملا قال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاعمی فقال ای شیء احب الیک
قال ان یرد اللہ الی بصری فابصر بہ الناس قال فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ قال فای
المال احب الیک قال الغنم فاعطی شاۃ والدا فانتج ھذان وولد ھذا فکان لھذا
واد من الابل ولھذا واد من البقر ولھذا واد من الغنم قال ثم انہ اتی الابرص فی
صورتہ وھیئتہ فقال رجل مسکین قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ
لی الیوم الا باللہ ثم بک اسئلک بالذی اعطاک اللون الحسن والجلد الحسن والمال
بعیرا اتبلغ علیہ فی سفری فقال الحقوق کثیرۃ فقال لہ کانی اعرفک الم تکن ابرص
یقذرک الناس فقیرا فاعطاک اللہ فقال انما ورثت ھذا المال کابرا عن کابر فقال
ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاقرع فی صورتہ فقال لہ مثل ما قال
لھذا ورد علیہ مثل ما رد علی ھذا فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال
واتی الاعمی فی صورتہ وھیئتہ فقال رجل مسکین وابن سبیل انقطعت بی الحبال
فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسئلک بالذی رد علیک بصرک شاۃ
اتبلغ بھا فی سفری فقال قد کنت اعمی فرد اللہ الی بصری فخذ ما شئت ودع ما شئت

ثم اللہ لا اجھدک الیوم شیئا اخذتہ للہ فقال امسک مالک فانما ابتلیتم فقد رضی
عنک وسخط علی صاحبیک ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل
کے لوگوں میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ اون کو
آزماوے تو اون کے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا پھر اوس نے کہا کہ تجھ کو کون چیز بہت
پیاری ہے اوس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھ سے یہ بیماری دور ہو جاوے جس کے سبب لوگ
مجھ سے گھن کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اوس پر ہاتھ ملا سو اوس کی گھن دور ہوئی اور اوسکو
اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا کون مال تجھ کو بہت پسند ہے اوس نے کہا اونٹ یا گائے
اسحاق بن عبداللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گئی کہ اوس نے اونٹ مانگا یا گائے لیکن سفید
داغ والے یا گنجے نے ان میں سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے سو اوسکو دس مہینے کی گابھن
اونٹنی دی پھر کہا خدا تعالی تیرے واسطے اس میں برکت دے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر
فرشتہ گنجے پاس آیا سو کہا کون چیز تجھ کو بہت پسند آتی ہے اوس نے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی
رہی جس کے سبب سے لوگ مجھ سے گھناتے ہیں پھر اوس نے اوس پر ہاتھ ملا سو اوسکی بیماری دور ہو گئی
اور اسکو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجھکو بہت بھاتا ہے اوس نے کہا گائے سو اوس کو
گابھن گائے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال میں برکت دے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ پھر فرشتہ اندھے پاس آیا سو کہا کہ تجھ کو کون چیز بہت پسند ہے اوس نے کہا کہ اللہ تعالی میری
آنکھ میں روشنی دے تو میں اوس کے سبب لوگوں کو دیکھوں حضرت نے فرمایا پھر فرشتے نے اوس پر
ہاتھ ملا سو اوسکو خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کون سا مال تجھ کو بہت پسند ہے اوس نے
کہا بھیڑ بکری تو اوسکو گابھن بکری ملی پھر اونٹنی اور گائے بیائی اور بکری بھی جنی پھر ہوتے ہوتے
سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے جنگل بھر گائے بیل ہو گئے اور اندھے
کی جنگل بھر بکریاں ہو گئیں حضرت نے فرمایا بعد مدت کے وہی فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی
اگلی صورت اور شکل میں آیا سو اوس نے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں سفر میں میرے تمام اسباب
کٹ گئے (یعنی تدبیریں جاتی رہیں اور مال و اسباب نہ رہا) سو آج منزل پر پہنچنا مجھ کو ممکن
نہیں مدد بدون خدا کی مدد کے پھر بدون تیرے کرم کے میں تجھ سے مانگتا ہوں اوسی کے نام پر جس نے

تجہہ کو ستہرا رنگ اور ستہری کہال دی اور مال اونٹ دیا ایک اونٹ جو تیرے سفر مین کام آوے اوس نے کہا
لوگون کے حق مجہہ پر بہت ہین یعنی قرضدار ہون یا گہربار کے خرچ سے مال زیادہ نہین جو تجہہ کو دون پہر فرشتہ
نے کہا البتہ مین تجہہ کو پہچانتا ہون بہلا کیا تو محتاج کوڑہی نہ تہا کہ تجہہ سے لوگ گہناتے تہے پہر خدا نے اپنے
فضل سے تجہہ کو یہ مال دیا اوس نے جواب دیا کہ مین نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا ہے جو کئی پشت سے
بڑے آدمی تہے فرشتے نے کہا اگر تو جہوٹا ہو تو خدا تجہہ کو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تہا حضرت نے فرمایا
پہر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اوسی اپنی صورت اور شکل مین پہر اوس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا
تہا اوس نے بہی وہی جواب دیا جو سفید داغ والے نے دیا تہا فرشتے نے کہا اگر تو جہوٹا ہو تو خدا تجکو
ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تہا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندہے پاس گیا اپنی اسی صورت اور شکل مین
پہر فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون میرے سفر مین سب وسیلے اور تدبیرین کٹ گئین سو
مجہہ کو آج منزل پر پہونچنا بغیر اللہ کی مدد اور تیرے کرم کے مشکل ہے سو مین تجہہ سے اوس خدا کے نام پر جس نے
تجہہ کو آنکہہ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ کام آوے اوس نے کہا کہ بیشک مین اندہا
تہا خدا نے مجہہ کو آنکہہ دی تو لے جا ان بکریون مین سے جتنا تیرا جی چاہے اور چہوڑ جا بکریون مین سے جتنا تیرا
جی چاہے قسم خدا کی آج جو چیز تو خدا کی راہ مین لیوے گا مین تجہہ کو مشکل مین نہین ڈالونگا یعنے
تیرا ہاتہہ نہ پکڑونگا سو فرشتے نے کہا اپنا مال رہنے دو تم تینون آدمی صرف آزمائے گئے تہے سو تجہہ
سے تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونون ساتہیون سے ناخوش ہوا **ف** اس حدیث مین شکرگذار
اور ناحق شناس بندے کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث ساری عالم کے حال مین ہے یعنے ہم سب لوگ
اول کچہ حقیقت نہ تہی جان مال صحت علم حکومت محض اوس کے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی
حقیقت اور خداتعالی کا کرم پوچہکر شکرگذار ہے اور جو احمق ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بہولکر
اپنے سلیقے اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے وہ خدا سے دور ہے (التحفۃ الاخیار) **عن**
عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِيْ اِبِلِهٖ فَجَآءَهُ اِبْنُهٗ عُمَرُ فَلَمَّا رَاٰهُ سَعْدٌ قَالَ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهٗ اَنَزَلْتَ فِيْ اِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُوْنَ
الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِيْ صَدْرِهٖ فَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ **ترجمہ** عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے سعد بن

ابی وقاص اپنے اونٹون مین تہے اتنے مین اون کا بیٹا عمر آیا یہ عمر بن سعد وہی ہے جو امام حسین علیہ السلام
سے لڑا اور جسنے دنیا کے لیے اپنی آخرت برباد کی جب سعد نے اُسکو دیکہا تو کہا پناہ مانگتا ہون مین اللہ
تعالی کی اس سوار کے شر سے پہر وہ اترا اور بولا تم اپنے اونٹون اور بکریون مین اترے ہو اور لوگون کو
چہوڑ دیا وہ سلطنت کے لیے جہگڑ رہے ہین یعنے خلافت اور حکومت کے لیے سعد نے اوسکے سینے
پر مارا اور کہا چپ رہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تہے اللہ دوست رکہتا ہے اوس بندے
کو جو پرہیزگار ہے مالدار ہے چہپا بیٹہا ہے ایک کونے مین (فساد اور فتنے کے وقت اور دنیا کے لیے
اپنا ایمان نہین بگاڑتا) افسوس ہو کہ عمر بن سعد نے اپنے باپ کی نصیحت کو فراموش کیا اور دنیا کے
طمع مین آخرت گوائی نووی نے کہا مالدار سے یہ مراد ہے کہ دل اوسکا غنی ہو اور قاضی نے کہا مالدار
سے ظاہری معنے مراد ہے **عن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ
رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَقَدْ کُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالَنَا طَعَامٌ
نَاْکُلُہٗ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَۃِ وَھٰذَا السَّمُرُ حَتّٰی اِنَّ اَحَدَنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الشَّاۃُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ
اَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَی الدِّیْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِیْ وَلَمْ یَقُلِ ابْنُ نُمَیْرٍ اِذًا **ترجمہ**
سعد بن ابی وقاص کہتے تہے قسم خدا کی مین پہلا وہ شخص ہون جسنے تیر مارا خدا کی راہ مین اور ہم جہاد کرتے
تہے ساتہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے پاس کہانے کو کچہہ نہ ہوتا مگر پتے حبلے اور سمر کے یہ
دونون جنگلی درخت مین یہانتک کہ ہم مین سے کوئی ایسا پاخانہ پہرتا جیسے بکری پہرتی ہے پہر آج بنو اسد
کے لوگ (یعنے زبیر رضہ کی اولاد) مجہکو دین کی باتین سکہلاتے مین یا دین کے لیے تنبیہ کرتے ہین یا سزا
دینا چاہتے ہین ایسا ہو تو مین بالکل ٹوٹے مین پڑا اور میری محنت ضائع ہوگئی **عن** اِسْمٰعِیْلَ بْنِ
اَبِیْ خَالِدٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ حَتّٰی اِنْ کَانَ اَحَدُنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الْعَنْزُ مَا یَخْلِطُہٗ
بِشَیْءٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ یہانتک کہ ہم مین سے کوئی پاخانہ پہرتا جیسے بکری پہرتی ہے اوس مین
کچہہ نہ ملا ہوتا (یعنے خالص مینگنیان ہوتے) **عن** خَالِدِ بْنِ عُمَیْرٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَۃُ بْنُ
غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الدُّنْیَا قَدْ اٰذَنَتْ بِصُرْمٍ وَّوَلَّتْ حَذَّاءَ
وَلَمْ یَبْقَ مِنْهَا اِلَّا صُبَابَۃٌ کَصُبَابَۃِ الْاِنَاءِ یَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا وَاِنَّکُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْهَا اِلٰی
دَارٍ لَّا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوْا بِخَیْرِ مَا بِحَضْرَتِکُمْ فَاِنَّہٗ قَدْ ذُکِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ یُلْقٰی مِنْ

شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَوَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ أَفَعَجِبْتُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللّٰهِ صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتَّى تَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسَتَخْبُرُونَ وَتُجَرِّبُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا **ترجمہ** خالد بن عمیر عدوی سے روایت ہے عتبہ بن غزوان نے (جو امیر تھے بصرے کے) ہمکو خطبہ سنایا تو اللہ تعالی کی تعریف کی اور ثنا کی پھر کہا بعد حمد و صلوۃ کے معلوم ہو کہ دنیا نے خبر دی ختم ہونے کی اور دنیا میں سے کچھ باقی نہ رہا مگر جیسے برتن میں کچھ بچا ہوا پانی رہجاتا ہے جس کو اوسکا صاحب بچا رکھتا ہے اور تم دنیا سے ایسے گھر کو جانے والے ہو جسکو زوال نہیں تو اپنے سامنے نیک کام کرکے جاؤ اس لیے کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ پتھر ایک کنارے سے جہنم کے ڈالا جاویگا اور ستر برس تک اوس میں اوترتا جاوے گا اور اس کی تہ کو نہ پہونچیگا قسم خدا کی جہنم بھر جاوے گا کیا تم تعجب کرتے ہو اور ہم سے بیان کیا گیا کہ جنت کے ایک کنارے سے لیکر دوسرے کنارے تک چالیس برس کی راہ ہے اور ایک دن ایسا آویگا کہ جنت لوگوں کے ہجوم سے بھرا ہوگا اور تو نے دیکھا ہوتا میں ساتواں تھا سات شخصوں میں سے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سوا درخت کے پتوں کے یہانتک کہ ہماری گل پھڑے زخمی ہوگئے (بوجہ پتوں کی حرارت اور سختی کی) میں نے ایک چادر پائی اور اسکو پھاڑکر دو ٹکڑے کیے ایک ٹکڑے کی میں نے تہبند باندھی اور دوسرے ٹکڑے کی سعد بن مالک نے اب آج کے روز کوئی ہم میں سے ایسا نہیں ہے کہ کسی شہر کا حاکم نہ ہو (دنیا کی یہ ترقی ہوئی سعد یعنی) اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اس بات سے کہ میں اپنے تئیں بڑا سمجھوں اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہوں اور بیشک کسی پیغمبر کی نبوت (دنیا میں) ہمیشہ نہیں رہی بلکہ نبوت کا اثر (تھوڑی مدت میں) جاتا رہا یہانتک کہ آخری انجام اسکا یہ ہوا کہ وہ سلطنت ہوگئی تو تم قریب خبر پاؤگے اور تجربہ کروگے اون امیروں کا جو ہمارے بعد آوینگے (کہ کہ اون میں دین کی باتیں جو نبوت کا اثر ہے نہ رہینگے اور وہ بالکل دنیادار ہوجاوینگے)

ع

خالد بن عمیر وقد ادرک الجاهلیة قال خطب عتبة بن غزوان وکان امیرا علی البصرة فذکر نحو حدیث شیبان ترجمہ خالد بن عمیر سے روایت ہے اونہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور وہ حاکم تھے بصرے کے پھر بیان کیا اسیطرح جیسے اوپر گذرا عن خالد بن عمیر قال سمعت عتبة ابن غزوان یقول لقد رایتنی سابع سبعة مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ما طعامنا الا ورق الحبلة حتی قرحت اشداقنا ترجمہ خالد بن عمیر سے روایت ہے میں نے سنا عتبہ بن غزوان سے وہ کہتے تھے تو مجھے دیکھتا میں ساتوان شخص تھا سات آدمیون کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سوا حبلہ (ایک درخت ہے) کے پتون کے عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال قالوا یا رسول الله هل نری ربنا یوم القیامة قال هل تضارون فی رؤیة الشمس فی الظهیرة لیست فی سحابة قالوا لا قال فهل تضارون فی رؤیة القمر لیلة البدر لیس فی سحابة قالوا لا قال فو الذی نفسی بیده لا تضارون فی رؤیة ربکم الا کما تضارون فی رؤیة احدهما قال فیلقی العبد فیقول ای فل الم اکرمک و اسودک و ازوجک و اسخر لک الخیل والابل و اذرک ترأس و تربع فیقول بلی قال فیقول افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی انساک کما نسیتنی ثم یلقی الثانی فیقول ای فل الم اکرمک و اسودک و ازوجک و اسخر لک الخیل والابل و اذرک ترأس و تربع فیقول بلی یا رب فیقول افظننت انک ملاقی قال فیقول لا فیقول انی انساک کما نسیتنی ثم یلقی الثالث فیقول له مثل ذلک فیقول یا رب امنت بک وبکتابک و برسلک وصلیت وصمت وتصدقت ویثنی بخیر ما استطاع فیقول ههنا اذا قال ثم یقال له الان نبعث شاهدنا علیک ویتفکر فی نفسه من ذا الذی یشهد علی فیختم علی فیه ویقال لفخذه ولحمه وعظامه انطقی فتنطق فخذه ولحمه وعظامه بعمله وذلک لیعذر من نفسه وذلک المنافق وذلک الذی یسخط الله علیه ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم اپنے پروردگار کو دیکھین گے قیامت کے دن آپنے فرمایا کیا تم کو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے مین ٹھیک دوپہر کو جب کہ بدلی نہ ہو اصحاب نے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا سو کیا تمکو تردد ہوتا ہے چاند کے دیکھنے مین چودہوین رات کو جب کہ بدلی نہ ہو

اصحاب نے کہا کہ نہین آپ نے فرمایا سو قسم ہے اوسکی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہی کہ تم کو اپنے رب کے دیدار مین کچہہ شبہ
اور اختلاف نہ ہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکہنے مین یعنے جیسی چاند سورج کی رویت مین اشتباہ نہین
ویسے ہی خدا تعالی کی رویت مین اشتباہ نہ ہوگا پہر حقتعالی حساب کریگا بندے سے سو کہیگا اے فلانے
بندے بہلا مین نے تجہہ کو عزت نہین دی اور تجہکو سردار نہین بنایا اور تجہہ کو تیرا جوڑا نہین دیا اور گہوڑون اور
اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجہکو چہوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تہا اور چوتہہ لیتا تہا تو بندہ کہیگا
کہ سچ ہے آپ نے فرمایا تو حقتعالے فرماوے گا بہلا تجہہ معلوم تہا کہ تو مجہہ سے ملے گا سو بندہ کہیگا کہ نہین تو
حقتعالی فرماوے گا کہ اب ہم بہی تجہہ کو بہولتے ہین یعنے تیری خبر نہ لین گے اور تجہکو عذاب سے نہ بچاوینگے
جیسے تو ہم کو بہولا پہر خدا تعالی دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہے گا اے فلانے بہلا مین نے تجہہ کو عزت
نہین دی اور تجہکو سردار نہین بنایا اور تجہکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گہوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع
نہین کیا اور تجہہ کو چہوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تہا اور چوتہہ لیتا تہا تو بندہ کہے گا کہ سچ ہے اے
میرے رب پہر خدا تعالی فرماوے گا بہلا تجہہ کو معلوم تہا کہ تو مجہہ سے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہین پہر خدا تعالی
فرماوے گا سو مقرر مین بہی اب تجہے بہلا دیتا ہون جیسے تو مجہہ کو دنیا مین بہولا تہا پہر تیسرے بندے
سے حساب کریگا اوس سے بہی اسیطرح کہیگا بندہ کہیگا اے رب مین تجہہ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر
اور تیرے رسولون پر اور مین نے نماز پڑہی روزہ رکہا صدقہ دیا اسیطرح اپنی تعریف کرے گا جہانتک
اوس سے ہو سکے گی حقتعالی فرماوے گا دیکہہ یہین تیرا جہوٹ کہلا جاتا ہے حضرت صلعم نے فرمایا پہر حکم
ہوگا اب ہم تیرے اوپر گواہ کہڑا کرتے ہین بندہ اپنے جی مین سوچیگا کہ کون مجہپر گواہی دیگا پہر اوس کے
منہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ بول تو اوسکی ران اسکا گوشت اور اوسکی ہڈیان اوس کے
اعمال کی گواہی دینگی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نہ رہے اوسی کی ذات کی گواہی
سے اور یہ شخص منافق یعنے جہوٹا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا تعالی غصہ کریگا اور پہلے دونون کافر
تہے معاذ اللہ جب تک دل سے خالص خدا کے لیے عبادت نہ ہو تو کچہہ فائدہ نہین لوگون کو دکہانے کی نیت
سے نماز یا روزہ کرنا اور وبال ہی اس سے نہ کرنا بہتر ہے ۱۱ عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه
قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فضحك فقال هل تدرون مما اضحك قال
قلنا الله ورسوله اعلم قال من مخاطبة العبد ربه فيقول الم تجرني من الظلم قال يقول بلى قال فيقول لا اجيز على نفسي الا

شَاهِدًا مِنِّیْ قَالَ فَیَقُوْلُ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ شَهِیْدًا وَبِالْکِرَامِ الْکَاتِبِیْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْهِ فَیُقَالُ لِاَرْکَانِهٖ انْطِقِیْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ قَالَ ثُمَّ یُخَلّٰی بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْکَلَامِ قَالَ فَیَقُوْلُ بُعْدًا لَّکُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْکُنَّ کُنْتُ اُنَاضِلُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھے تھے اتنے مین آپ ہنسے آپ نے فرمایا تم جانتے ہو مین کس واسطے ہنستا ہون ہم نے کہا کہ اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا مین ہنستا ہون بندے کی گفتگو پر جو وہ اپنے مالک سے کرے گا بندہ کہیگا اے مالک میرے کیا تو مجھ کو پناہ نہین دے چکا ہے ظلم سے یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نکرونگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالی جواب دیگا کہ ہان ہم ظلم نہین کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر بندہ کہے گا کہ مین جائز نہین رکھتا کسی کی گواہی اپنے اوپر سوا اپنی ذات کی گواہی کے پروردگار فرماوے گا اچھا تیری ہی ذات کی گواہی تجھپر آج کے دن کفایت کرتی ہے اور کرام کاتبین کی گواہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مہر کیجاویگی بندے کے منہ پر اور اس کے ہاتھہ پاؤن کو حکم ہوگا بولو وہ اوس کے سارے اعمال بول دین گے پھر بندے کو بات کرنے کی اجازت دیجاوے گی بندہ اپنے ہاتھہ پاؤن سے کہیگا چلو دور ہو جاؤ خدا کی مار تمپر مین تو تمہارے لیے جھگڑا کرتا تھا یعنے تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجھکو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کر چکے اب دوزخ مین جاؤ) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ محمد کی آل کو بقدر کفاف روزی دے یعنے بہت زیادہ دنیا ندے ضرورت کے موافق دے تاکہ تیری یاد سے غافل نہو جاوین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِیْ رِوَایَةِ عَمْرٍو اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ **عَنْ** عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ کَفَافًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَیَالٍ تِبَاعًا حَتّٰی قُبِضَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل جب سے آپ مدینہ مین تشریف لائے کبھی تین

دن برابر گیہون کی روٹی سے سیر نہین ہوئے یہانتک کہ آپنے وفات پائی باوجود اسکے کہ دین اور دنیا کی بادشاہت آپ کو حاصل تھی اگر خدا سے چاہتے تو تمام دنیا کی دولت آپ کو مل جاتی عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت ما شبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ ایام تباعا من خبز بر حتی مضی لسبیلہ عن عائشۃ انہا قالت ما شبع ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز شعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ وہی دوسری روایت مین یہ ہو کہ دو دن تک برابر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت ما شبع ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز بر فوق ثلاث ترجمہ تین دن سے زیادہ گیہون کی روٹی سے سیر نہ ہوئے عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ما شبع ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز البر ثلاثا حتی مضی لسبیلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت ما شبع ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم یومین من خبز بر الا واحدہما تمر ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل دو دن تک گیہون کی روٹی سے سیر نہین ہوئی مگر ایک دن صرف کھجور ملی عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت انا کنا ال محمد صلی اللہ علیہ وسلم لنمکث شہرا ما نستوقد بنار ان ہو الا التمر والماء ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا ہم آل محمد کا یہ حال تھا کہ مہینہ مہینہ بھر تک انگار نہ سلگاتے صرف کھجور اور پانی پر گذارہ کرتے عن ہشام بن عروۃ بہذا الاسناد ان کنا لنمکث ولم یذکر ال محمد وزاد ابو کریب فی حدیثہ عن ابن نمیر الا ان یاتینا اللحیم ترجمہ وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے مگر جب گوشت ہمارے پاس آتا تو انگار سلگاتے عن عائشۃ رضی اللہ تعالے عنہا قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما فی رفی من شیء یاکلہ ذو کبد الا شطر شعیر فی رف لی فاکلت منہ حتی طال علی فکلتہ ففنی ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور میرے طاقون کے برتن مین تھوڑی جو تھی مین اوسی مین سے کہا یا کی یہانتک کہ بہت دن گذر گئے مین نے انکو ماپا تو وہ ختم ہو گئے (معلوم ہوا کہ مجہول اور مبہم شے مین برکت زیادہ ہوتی ہے) عن عروۃ عن

عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھا کانت تقول واللہ یا ابن اختی ان کنا لننظر الی الھلال ثم الھلال ثم الھلال ثلاثۃ اھلۃ فی شھرین وما اوقد فی ابیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نار قال قلت یا خالۃ فما کان یعیشکم قالت الاسودان التمر والماء الا انہ قد کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیران من الانصار وکانت لھم منائح فکانوا یرسلون الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من البانھا فیسقیناہ **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں قسم خدا کی اے بھانجے میرے ہم ایک چاند دیکھتے دوسرا دیکھتے تیسرا دیکھتے دو مہینے میں تین چاند دیکھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں اس مدت تک آگ نہ جلتی میں نے کہا اے خالہ پھر تم کیا کھاتیں اونہوں نے کہا کھجور اور پانی البتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کچھ ہمسائے تھے اون کے جانور تھے دودھ والے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ بھیجتے تو آپ ہمکو وہ دودھ پلاتے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لقد مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما شبع من خبز وزیت فی یوم واحد مرتین **ترجمہ** ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور آپ سیر نہیں ہوئے روٹی اور زیتون کے تیل سے ایک دن میں دوبار یعنے صبح اور شام دونوں وقت سیر ہو کر نہیں کھایا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین شبع الناس من الاسودین التمر والماء **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ہم سیر ہوتے تھے پانی اور کھجور سے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد شبعنا من الاسودین الماء والتمر **ترجمہ** وہی ہے جو گذرا **عن** سفیان بھذا الاسناد غیر ان فی حدیثھما عن سفیان وما شبعنا من الاسودین **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ہم سیر نہیں ہوتے کھجور اور پانی سے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال والذی نفسی بیدہ وقال ابن عباد والذی نفس ابی ھریرۃ بیدہ ما اشبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھلہ ثلاثۃ ایام تباعا من خبز حنطۃ حتی فارق الدنیا **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ

کی جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والون کو سیر نہین کیا تین دن پے در پے گیہون کی روٹی
سے یہانتک کہ آپ تشریف لے گئے دنیا سے عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی
عَنْهُ یُشِیْرُ بِاِصْبَعِهٖ مِرَارًا یَقُوْلُ وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِهٖ مَا شَبِعَ نَبِیُّ اللهِ صَلَّی
اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ تِبَاعًا مِّنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا ترجمہ
ابو حازم سے روایت ہے مین نے ابو ہریرہ کو دیکھا وہ اپنی دونون انگلیون سے اشارہ کرتے بار بار اور کہتے
قسم اوس کی جس کے ہاتھ مین ابو ہریرہ کی جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے گھر والے کبھی
تین دن پے در پے گیہون کی روٹی سے سیر نہین ہوے یہانتک کہ آپ تشریف لے گئے دنیا سے
عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّکُمْ
صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ وَقُتَیْبَةُ لَمْ یَذْکُرْ بِهٖ ترجمہ
نعمان بن بشیر کہتے تھے تم نہین کھاتے اور پیتے جو چاہتے ہو مین نے تمہارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا ہے انکو خراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہین ملتی تھی عَنْ سِمَاکٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ
فِیْ حَدِیْثِ زُهَیْرٍ وَمَا تَرْضَوْنَ دُوْنَ اَلْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبْدِ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین یہ ہے
کہ تم بغیر کھجور اور مسکہ کے طرح طرح کے کھانون کے رضی نہین ہوتے عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ
قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ یَخْطُبُ قَالَ ذَکَرَ عُمَرُ مَا اَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْیَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ
اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَظَلُّ الْیَوْمَ یَلْتَوِیْ مَا یَجِدُ دَقَلًا یَمْلَاُ بِهٖ بَطْنَهٗ ترجمہ سماک بن حرب
سے روایت ہے مین نے سنا نعمان کو خطبہ پڑہتے ہوے وہ کہتے تھے حضرت عمر نے ذکر کیا دنیا کا جو لوگون نے حاصل
کی پھر کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سارا دن بیقرار رہتے بھوک سے آپ کو خراب کھجور
نملتی جس سے اپنا پیٹ بہرتے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اَلَسْنَا
مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللهِ اَلَکَ امْرَاَةٌ تَاْوِیْ اِلَیْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَکَ
مَسْکَنٌ تَسْکُنُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِیَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِیْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ
الْمُلُوْکِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ اِلٰی عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاَنَا عِنْدَهٗ
فَقَالُوْا لَهٗ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَاللهِ مَا نَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَّلَا دَابَّةٍ وَّلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ
مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَیْنَا فَاَعْطَیْنَاکُمْ مَا یَسَّرَ اللهُ لَکُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَکَرْنَا

أَمْرُكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَالُوا فَإِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن عاص سے ایک شخص نے پوچھا کیا ہم مہاجرین فقیروں مین سے نہین عبداللہ نے کہا تیری جورو ہے جس کے پاس تو رہتا ہے وہ بولا ہان عبداللہ نے کہا تیرا گھر ہے جس مین تو رہتا ہے وہ بولا ہان ہی عبداللہ نے کہا تو تو امیرون مین سے وہ بولا میرے پاس ایک خادم بھی ہے عبداللہ نے کہا پھر تو تو بادشاہون مین سے ہے۔ ابو عبدالرحمان نے کہا تین آدمی عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس آئے مین اون کے پاس موجود تھا وہ کہنے لگے اے ابا محمد قسم خدا کی ہمکو کوئی چیز میسر نہین نہ خرچ ہے نہ سواری نہ اسباب عبداللہ نے کہا تم جو چاہو مین کرون اگر چاہتے ہو تو ہمارے پاس چلے آؤ ہم تمکو وہ دینگے جو اللہ نے تمہاری تقدیر مین لکھا ہے اور اگر کہو تو ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے کرین اور جو چاہو تو صبر کرو اس لیے کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مہاجرین محتاج مالدارون سے چالیس برس آگے جنت مین جاوینگے وہ بولے ہم صبر کرتے ہین اور کچھ نہین مانگتے

باب النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى أَهْلِ الْحِجْرِ إِلَّا مَنْ يَدْخُلُ بَاكِيًا
قوم ثمود کے گھرون مین جانے سے ممانعت مگر جو روتا ہوا جاوے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب حجر (یعنے ثمود کے لوگ جو سب کے سب اونٹنی کے خونکار سے ہلاک ہوگئے) کی شان مین فرمایا (غزوہ تبوک مین یہ قوم کے گھر اودھر ہی تھی) مت جاؤ ان عذاب والے لوگون پر (یعنے ان کے گھرون مین) مگر روتے ہوئے (خدا کے خوف سے اور پناہ مانگتے ہوئے اوس کے عذاب سے) اگر تم روتے نہ ہو تو مت جاؤ ایسا نہو تم کو وہ عذاب آلگے جو اون پر آیا تھا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَذَرًا أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ زَجَرَ فَأَسْرَعَ حَتَّى خَلَّفَهَا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجر پر سے گذرے آپ نے فرمایا مت جاؤ ظالموں کے گھروں میں مگر روتے ہوئے اور بچو کہیں تم کو بھی وہ عذاب نہ ہو جو اون کو ہوا تھا پھر آپ نے اپنی سواری کو ڈانٹا اور جلدی چلایا یہاں تک کہ حجر پیچھے رہ گیا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ اَرْضِ ثَمُوْدَ فَاسْتَقَوْا مِنْ اٰبَارِهَا وَعَجَنُوْا بِهِ الْعَجِيْنَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُهْرِيْقُوْا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْاِبِلَ الْعَجِيْنَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَسْتَقُوْا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوترے حجر میں (یعنے ثمود کے ملک میں) اونہوں نے وہاں کے کنوؤں کا پانی لیا پینے کے لیے اور اس پانی سے آٹا گوندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا اوس پانی کے بہا دینے کا جو پینے کے لیے لیا تھا اور آٹے کو حکم دیا کہ اونٹوں کو کھلا دیں اور حکم دیا کہ پینے کا پانی اوس کنوئے سے لیں جس پر اونٹنی آتی تھی صالح ؑ کی **ف** نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ظالمین کے دیار میں خضوع اور مراقبہ سے جاوے اور بہتر یہ ہے کہ جلد وہاں سے نکل جاوے اور وہاں کا کھانا اور پانی استعمال نہ کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کھانا آدمی نہ کھا سکے وہ جانور کو کھلا دینا چاہیے (انتہیٰ) **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئَارِهَا وَاعْتَجَنُوْا بِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ وَالْيَتِيْمِ

بیوہ اور یتیم اور مسکین سے سلوک کرنے کی فضیلت

عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیوؤں کے لیے کماوے اور محنت کرے یا مسکین کے لیے اوسکا درجہ ایسا ہی جیسے جہاد کرنے والے کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور میں سمجھتا ہوں یہ بھی فرمایا جیسے اوسکا جو نماز کے لیے کھڑا رہے اور نہ تھکے اور جیسے اوس روزہ دار کا جو روزہ ناغہ نہ کرے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَاَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور

یتیم کی خبرگیری کرنیوالا خواہ اوسکا عزیز ہو یا غیر ہو جنت مین اس طرح سے ساتھ ہونگے جیسے یہ دو انگلیان اور مالک نے اشارہ کیا کلمہ کی اونگلی اور بیچ کی اونگلی سے

باب فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ مسجد بنانیکی فضیلت

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيِّ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ بَنَى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ وَفِي رِوَايَةِ هَارُونَ بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** عبید اللہ خولانی سے روایت ہے جب حضرت عثمان نے مسجد نبوی کو توڑ کر بنایا تو لوگون نے اونکے حق مین باتین کین حضرت عثمان نے کہا تمنے بہت باتین بنائین اور مین نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص بناوے ایک مسجد خالص خدا تعالے کے لیے (نہ نام کے لیے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اپنا نام اوسپر کندہ نہ کراوے اور اگر پرانی مسجد موجود ہو تو اوسی کی تعمیر کرے نئی نہ بناوے کہ دونون مسجدین اوجاڑ ہون) اللہ اوس کے لیے ویسا ہی ایک گھر بناوے گا جنت مین

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذٰلِكَ وَأَحَبُّوا أَنْ يَدَعَهُ عَلَى هَيْئَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ **ترجمہ** محمود بن لبید سے روایت ہے حضرت عثمان نے مسجد نبوی کے بنانے کا ارادہ کیا لوگون نے اوسکو برا جانا اور پسند کیا کہ وہ مسجد اوسی شکل مین رہے جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تھی انہون نے کہا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ تعالے کے لیے ایک مسجد بناوے اللہ تعالے اوس کے لیے جنت مین ایک گھر بناوے گا

عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب فَضْلِ الْإِنْفَاقِ عَلَى الْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ

فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِی حَدِیْقَتِهٖ یُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهٖ فَقَالَ لَهٗ یَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِیْ سَمِعَ فِی السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ یَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ سَاَلْتَنِیْ عَنِ اسْمِیْ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیْ هٰذَا مَاءُهٗ یَقُوْلُ اسْقِ حَدِیْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِیْهَا قَالَ اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مَا یَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَ اٰکُلُ اَنَا وَعِیَالِیْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِیْهَا ثُلُثَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار ایک مرد تھا میدان مین اوس نے بادل مین ایک آواز سُنی فلانے باغ کو سینچ دے اس آواز کے بعد سے بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین مین پانی برسایا ایک نالی وہان کی نالیون مین سے بالکل لبالب ہوگئی سو وہ شخص بہتے پانی کے پیچھے پیچھے گیا ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ مین کھڑا پانی کو اپنے پہاوڑے سے ادہر اودہر کرتا ہے سو اوس نے باغ والے مرد سے کہا اے خدا کی بندے تیرا کیا نام ہے اوس نے کہا فلانا نام ہے وہی نام جو بادل مین سُنا تہا پھر باغ والے نے اس شخص سے کہا اے خدا کے بندے تونے میرا نام کیون پوچھا وہ بولا مین نے بادل مین ایک آواز سنی جس کا یہ پانی ہے کوئی کہتا ہے فلانے کے باغ کو سینچ دے تیرا نام لیکر سو تو اس باغ مین خدا کے احسان کی کیا شکر گذاری کرے گا باغ والے نے کہا جب کہ تو نے یہ کہا تو اب مین البتہ دیکھتا رہون گا اسکو جو اس باغ سے پیدا ہوگا ایک تہائی اوسکی خیرات کرون گا اور ایک تہائی مین اور میرے بال بچے کہا وینگے اور ایک تہائی اس باغ کی مرمت مین خرچ کرونگا حدیث سے معلوم ہوا کہ مال کا تہائی حصہ خدا کی راہ مین صرف کرنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے خدا تعالی کے حکم موافق پانی برساتے ہین ایک ہی مقام مین ایک جگہہ زیادہ اور ایک جگہہ کم برستا ہے **عن** وَهْبِ بْنِ کَیْسَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَاَجْعَلُ ثُلُثَهٗ فِی الْمَسٰکِیْنِ وَالسَّائِلِیْنَ وَابْنِ السَّبِیْلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا مگر اسمین یہ ہے کہ ایک تہائی مین مسکینون اور سائلون اور مسافرون مین صرف کرون گا **باب** تَحْرِیْمِ الرِّیَاءِ ریا اور نمایش کی حرمت **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِیْهِ مَعِیَ غَیْرِیْ تَرَکْتُهٗ وَشِرْکَهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے مین بہ نسبت اور شریکون کے محض بے پرواہ ہون سا جھی

جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس مین سمیر ساتہہ میرے سوا غیر کو ملایا اور ساجہی کیا تو مین اوسکو اور اوس کے ساجہی
کے کام کو چہوڑ دیتا ہون (یعنی جو عبادت اور عمل دکہانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک
مقبول نہین مردود ہی خدا اوسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے
کا اوس مین کچہ بہی لگاؤ نہ ہو) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ رَايَا رَايَا اللّٰهُ بِهٖ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رض
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگون کو سنانے کے لیے نیک کام کریگا
اللہ تعالیٰ بہی قیامت کے دن اوس کی ذلت لوگون کو سنا دے گا اور جو شخص ریا کرے گا اللہ تعالیٰ
بہی سب کا دکہلا دیگا (یعنی صرف ثواب دکہلا دیگا پر ملیگا کچہ نہین تاکہ صرف حسرت ہی حسرت ہو) عَنْ جُنْدُبِ الْعَلَقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم
مَنْ يُّسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِ اللّٰهُ بِهٖ ترجمہ جندب علقی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگونکو
اپنی نیکی سنانا چاہیگا اللہ اوسکی برائی یا اسکا عذاب لوگونکو سنا دیگا اور جو شخص دکہانیکے لیے عبادت کریگا خدا بہی اسکو دکہا دیگا (یعنی
قیامت کے دن اسکی عیب لوگونکو دکہا دیگا یا صرف ثواب لوگونکو دکہلا دیگا اور ملیگا کچہ نہین خاک) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
وَزَادَ وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا غَيْرَهٗ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُوْلُ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم غَيْرَهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ الْوَلِيْدِ بْنِ حَرْبٍ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا

بَاب حِفْظِ اللِّسَانِ زبان کو روکنے کا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي
النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا بندہ ایسی بات کہہ بیٹہتا ہے جس کی وجہ سے انگار مین اتنا اوتر جاتا ہے جیسے مشرق
سے مغرب تک (جیسے کسی مسلمان کی شکایت یا مخبری حاکم وقت کے سامنے یا تہمت یا گالی یا کفر کا
کلمہ بے ادبی کا کلمہ خدا یا رسول خدا یا قرآن یا شریعت کے ساتہہ پس انسان کو چاہیے کہ زبان کو قابو
مین رکہے بے ضرورت بات نکرے) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ مَا فِيْهَا يَهْوِيْ بِهَا
فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ترجمہ بندہ ایک بات کہتا ہے اور نہین جانتا اوسمین
کتنا نقصان ہی اوس کے سبب سے انگار مین گرے گا اتنی دور تک جیسے مشرق سے مغرب باب

من یامر ولا یفعل وینہی ولا ینتہی جو شخص اوروں کو نصیحت کرے اور خود عمل نہ کرے اوسکا عذاب عن اسامۃ بن زید قال قیل لہ الا تدخل علی عثمان فتکلمہ فقال اترون انی لا اکلمہ الا اسمعکم واللہ لقد کلمتہ فیما بینی وبینہ مادون ان افتتح امرا لا احب ان اکون اول من فتحہ ولا اقول لاحد یکون علی امیرا انہ خیر الناس بعد ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یؤتی بالرجل یوم القیمۃ فیلقی فی النار فتندلق اقتاب بطنہ فیدور بہا کما یدور الحمار بالرحی فیجتمع الیہ اہل النار فیقولون یا فلان مالک الم تکن تامر بالمعروف وتنہی عن المنکر فیقول بلی قد کنت امر بالمعروف ولا اتیہ وانہی عن المنکر واتیہ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہو اون سے کہا گیا تم حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس نہین جاتے اور اون سے گفتگو نہین کرتے انہون نے کہا کیا تم سمجہتے ہو کہ مین اون سے گفتگو نہین کرتا مین تمکو سناؤن قسم خدا کی مین ان سے باتین کرچکا جو مجہکو اپنے اور اون کے بیچ مین کرنا تہین البتہ مین نے یہ نہین چاہا کہ وہ بات کہولون جسکا کہولنے والا پہلے مین ہی ہون اور مین کسیکو جو مجہہ پر حاکم ہو یہ نہین کہتا کہ وہ سب لوگون مین بہتر ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے قیامت کے دن ایک شخص لایا جاویگا پہروہ جہنم مین ڈالا جاوے گا اوسکے پیٹ کی آنتین باہر نکل آدین گی وہ انکو لیے ہوے گدہے کیطرح جو چکی پیستا ہے چکر لگادے گا اور جہنم والے اوسکے پاس اکہٹا ہونگے اوس سے پوچہین گے ای فلانے کیا تو اچہی بات کا حکم نہین کرتا تہا اور بری بات سے منع نہین کرتا تہا وہ کہیگا مین تو ایسا کرتا تہا لیکن مین دوسرون کو اچہی بات کا حکم کرتا اور خود نہ کرتا اور دوسرون کو بری بات سے منع کرتا اور خود اوس سے باز نہ رہتا عن ابی وائل قال کنا عند اسامۃ بن زید فقال رجل ما یمنعک ان تدخل علی عثمان فتکلمہ فیما یصنع وساق الحدیث بمثلہ ترجمہ وہی جو گذرا

باب النہی عن ہتک الانسان ستر نفسہ انسان کو اپنا پردہ کہولنا منع ہے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل امتی معافاۃ الا المجاہرین وان من الاجہار ان یعمل العبد باللیل عملا ثم یصبح قد سترہ ربہ فیقول یا فلان قد عملت البارحۃ کذا

وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ قَالَ زُهَيْرٌ فَإِنَّ مِنَ الْجِهَارِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری تمام امت کے گناہ بخشے جاوینگے مگر ان لوگون کے جو اپنے گناہون کو فاش کرتے ہین اور وہ یہ ہے کہ آدمی رات کو ایک گناہ کا کام کرے پھر صبح ہو اور پروردگار نے اسکا گناہ پوشیدہ رکھا ہو وہ دوسرے سے کہے اے فلانے مین نے گذشتہ رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو تو پروردگار نے اسکو چھپایا اور رات بھر چھپاتا رہا صبح کو اوس نے پردہ کھولدیا **ف** پوشیدہ گناہون کو لوگون سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہے کہ معاف نہ ہوگا اسواسطے کہ اس مین گناہ پر جرات اور بے پرواہی ثابت ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا خدا تعالے سے نہین ڈرتا اور یہ جو بعضے نادان کہتے ہین اور صاحب جسکا خدا سے پردہ نہین اوسکا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور سو غلط سمجھے ہین کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نہ کرتا تو البتہ خدا تعالے اوسکی پردہ پوشی کرتا اور جب کہ اوس نے بیحیا ہو کر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نہ رہا اور حدیث مین آیا ہے کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرو اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہو کر اوسکی توبہ کے گواہ ہون یا اور گنہگار اوسکو دیکھکر توبہ پر مستعد ہون (تحفۃ الاخیار) **باب** تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَكَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ چھینکنے والے کا جواب اور جمائی کی کراہت **عَنْ** أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهُ وَعَطَسْتُ أَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیون نے چھینکا آپ نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا جس کو جواب نہ دیا وہ بولا کہ اس نے چھینکا اور آپ نے جواب دیا لیکن مین نے چھینکا اور آپ نے جواب نہ دیا آپ نے فرمایا اوس نے (یعنے جسکا جواب دیا) اللہ کا شکر کیا اور تو نے خدا تعالیٰ کا شکر نہ کیا **ف** نووی نے کہا کتاب السلام مین اوسکی بحث گذر چکی اور اہل ظاہر کے نزدیک چھینک کا جواب دینا واجب ہے اور امام مالک کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک سنت ہے **عَنْ** أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا

عن ابی بردة قال دخلت علی ابی موسیٰ وھو فی بیت ابنة الفضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فعطست فلم یشمتنی وعطست فشمتھا فرجعت الی امی فاخبرتھا فلما جاءھا قالت عطس عندک ابنی فلم تشمتہ وعطست فشمتھا فقال ان ابنک عطس فلم یحمد اللہ فلم اشمتہ وعطست فحمدت اللہ فشمتتھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ فان لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ ترجمہ ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین ابو موسیٰ کے پاس گیا وہ فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر مین تھے (ام کلثوم اون کا نام تھا پہلے امام حسن علیہ السلام کے نکاح مین تھین جب اونھون نے طلاق دیدیا تو ابو موسیٰ نے اون سے نکاح کر لیا) مین چھینکا تو ابو موسیٰ نے جواب نہ دیا (یعنے یرحمک اللہ نہ کہا) پھر وہ چھینکین تو اون کو جواب دیا مین اپنی مان کے پاس گیا اور اون سے یہ حال بیان کیا جب ابو موسیٰ اون کے پاس آئے تو میری مان نے اون سے کہا میرا بیٹا چھینکا تو تمنے جواب نہ دیا اور وہ عورت چھینکی تو تم نے جواب دیا ابو موسیٰ نے کہا تیرا بیٹا چھینکا تو اوس نے الحمد للہ نہین کہا اس لیے مین نے جواب نہین دیا اور وہ عورت چھینکی اوس نے الحمد للہ کہا تو مین نے جواب دیا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب تم مین سے کوئی چھینکے پھر اللہ کا شکر کرے (یعنے الحمد للہ کہے) تو اوسکو جواب دو اور جو الحمد للہ نہ کہے تو اوسکو جواب مت دو عن سلمة بن الاکوع انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعطس رجل عندہ فقال لہ یرحمک اللہ ثم عطس اخری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل مزکوم ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینکا آپنے فرمایا یرحمک اللہ پھر وہ چھینکا آپنے فرمایا اوسکو زکام ہوگیا عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال التثاؤب من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیکظم ما استطاع ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمائی شیطان کیطرف سے ہے (کیونکہ وہ سستی اور ثقل کی نشانی ہے اور امتلاء بدن کی) پھر جب تم مین سے کسی کو جمائی آوے تو اسکو روکے جہانتک ہوسکو (یعنے منہ پر ہاتھ رکھے) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاءب احدکم فلیمسک بیدہ علی فمہ فان الشیطان یدخل

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جماہی لیوے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اس لیے کہ شیطان (مکھی یا کیڑا وغیرہ بعض وقت) اندر گھس جاتا ہے (یا درحقیقت شیطان گھستا ہے اور یہی صحیح ہے) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیُمْسِکْ بِیَدِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ ترجمہ جب تم میں سے کسیکو نماز میں جماہی آوے تو اس کو روکے جہانتک ہو سکے اس لیے کہ شیطان اندر گھستا ہے (دل میں وسوسہ ڈالنے کے لیے اور نماز بھلانے کے لیے) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ بِشْرٍ وَّعَبْدِ الْعَزِیْزِ ترجمہ وہی جو گذرا

بَابٌ فِیْ اَحَادِیْثَ مُتَفَرِّقَۃٍ متفرق حدیثوں کے بیان میں

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَکُمْ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی لو سے اور حضرت آدم اس سے جو قرآن میں بیان ہوا یعنے مٹی سے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فُقِدَتْ اُمَّۃٌ مِّنْ بَنِیْۤ اِسْرَآئِیْلَ لَا یُدْرٰی مَا فَعَلَتْ وَلَا اُرَاھَا اِلَّا الْفَارَ اَلَا تَرَوْنَھَا اِذَا وُضِعَ لَھَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْہُ وَاِذَا وُضِعَ لَھَا اَلْبَانُ الشَّآءِ شَرِبَتْہُ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَحَدَّثْتُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ کَعْبًا فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذٰلِکَ مِرَارًا قُلْتُ اَقْرَاُ التَّوْرٰۃَ قَالَ اِسْحٰقُ فِیْ رِوَایَتِہٖ لَا نَدْرِیْ مَا فَعَلَتْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا معلوم نہ ہوا وہ کہاں گیا میں سمجھتا ہوں وہ گروہ چوہے ہیں (مسخ ہو گئے) کیا تم نہیں دیکھتے جب چوہوں کے لیے اونٹ کا دودھ رکھو تو وہ نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتے ہیں (گویا یہ قرینہ ہے کہ چوہے وہ بنی اسرائیل کے لوگ ہو گئے جو مسخ ہوئے تھے اگرچہ وہ زندہ نہ رہے ہوں اس لیے کہ

بنی اسرائیل کی شریعت مین اونٹ کا گوشت اور اونٹ کا دودہ حرام تہا) ابوہریرہ نے کہا یہ حدیث
مین نے کعب سے بیان کی انہون نے کہا تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین نے کہا ہان پہر انہون
نے پوچہا پہر پوچہا کئی بار پوچہا مین نے کہا کیا مین توراۃ پڑہتا ہون (جو اس مین دیکہکر یہ روایت مین نے حاصل کی
ہوگی یہہ تو سارا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال الفارۃ مسخ وآیۃ ذلک انہ یوضع بین یدیھا لبن الغنم فتشربہ ویوضع بین یدیھا لبن
الابل فلا تذوقہ فقال لہ کعب اسمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال افانزلت
علی التوراۃ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا چوہا آدمی ہے جو مسخ ہوگیا اور اسکی دلیل یہ ہے کہ چوہے کے سامنے بکری کا
دودہ رکہو تو پی لیتا ہے اور اونٹ کا رکہو تو چکہتا تک نہین کعب نے کہا کیا تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے ابوہریرہ نے کہا پہر نہین تو کیا مجہپر توراۃ اوتری تہی عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لایلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مومن کو ایک سوراخ سے دوبارہ ڈنک نہین لگتا یعنے مومن کو ہوشیاری لازم ہے اور وہ یہ ہے کہ جب
کسی معاملہ مین ایکبار خطا اوٹہا وے تو دوبارہ اوسکو نہ کرے من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ کا یہی مضمون
ہے اور بعضون نے کہا یہ حدیث آخرت کے کامون مین ہے اور یہ حدیث آپنے اسوقت فرمائی جب ایک شاعر کو جو آپ
کی ہجو کیا کرتا تہا قید کیا پہر احسان کہکر اوسکو مفت چہوڑ دیا اس شرط سے کہ دوبارہ آپ کو نہ ستاوے لیکن
اوسنے چہوٹنے کے بعد پہر وہی شرارت شروع کی پہر پکڑا گیا اوسنے پہر درخواست کی مفت چہوڑ دینے کی تب آپنے
یہ حدیث فرمائی۔ اس شاعر کا نام ابا غرہ تہا عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ
ترجمہ وہی جو گذرا عن صھیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبا لامر المؤمن ان
امرہ کلہ لہ خیر ولیس ذالک لاحد الا للمؤمن ان اصابتہ سراء شکر فکان خیرا لہ وان
اصابتہ ضراء صبر فکان خیرا لہ ترجمہ صہیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مومن کا بہی عجب حال ہے اوسکا ثواب کہین نہین گیا یہ بات کسی کو حاصل نہین ہے اگر اسکو خوشی ہوئی تو وہ شکر
کرتا ہے اسمین بہی ثواب ہے اور جو اسکو نقصان پہنچا تو صبر کرتا ہے اسمین بہی ثواب ہے باب النھی عن المدح
اذا کان فیہ افراط وخیف فتنۃ علی الممدوح بہت تعریف کرنیکی ممانعت عن ابی بکرۃ قال
مدح رجل رجلا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال ویحک قطعت عنق صاحبک قطعت عنق صاحبہ مرارا

إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللَّهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ كَذَا وَكَذَا۔ **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے فرمایا ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی اپنے بھائی کی گردن کاٹی کئی بار آپ نے یہ فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی خواہ مخواہ تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے میں سمجھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور میں دل کا حال نہیں جانتا یا عاقبت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا ہے ایسا ہے اگر اس بات کو جانتا ہو **ف** نووی نے کہا امام مسلم نے اس باب میں کئی حدیثیں بیان کیں ہیں جن سے تعریف کرنے کی ممانعت نکلتی ہے اور صحیحین میں بہت سی حدیثیں ہیں جن سے منہ پر تعریف کرنیکا جواز معلوم ہوتا ہے اور جمع یوں ہے کہ ممانعت جب ہے جب تعریف میں مبالغہ اور افراط کرے یا جس کی تعریف کرے اوسکے غرور اور تکبر میں آجانے کا ڈر ہو تو گویا اس کو تباہ کیا اور یہی مراد ہے گردن کاٹنے سے البتہ جو شخص دیندار اور پرہیزگار ہو اور یہ ڈر نہ ہو کہ تعریف سے اوسکو غرور پیدا ہو جاویگا اوسکی تعریف کرنا منع نہیں بشرطیکہ مبالغہ نہ ہو بلکہ اگر اس نیت سے تعریف کرے کہ وہ نیکی زیادہ کرے یا اوروں کو ایسے کام کرنیکی ترغیب ہو تو مستحب ہے انتہی **مترجم** کہتا ہے کہ ہمارے زمانے میں کوئی تعریف کرنیوالا ایسا نہیں الا ماشاء اللہ جس کی منہ پر خاک نہ ڈالی جاوے یہ لوگ تعریف میں اتنا مبالغہ کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جھوٹ کا طومار باندھتے ہیں ایک ایک گاؤں کے حاکم کو جس کی کوئی وقعت نہیں بادشاہ اور ظل اللہ اور سلطان اور مرجع عالم اور جہان پناہ اور معلوم نہیں کیا کیا لغویات کہتے ہیں اور بادشاہ کو تو نہ پوچھیے شہنشاہ گیتی پناہ وہ وہ القاب کہتے ہیں اور لکھتے ہیں جو سوا خدا تعالیٰ کے کسیکو لائق نہیں ہیں اونکی زبان پر خدا کی پھٹکار اسیطرح وہ لوگ بھی ہیں جو خط خطوط اور عرائض میں مکتوب الیہ کے بعد القاب لکھتے ہیں وہ بھی جھوٹے اور گنہگار ہیں اور قیامت کے دن اون سے اس جھوٹ پر مواخذہ ہوگا۔

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْهُ فِي كَذَا وَكَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا يَقُولُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا۔ **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا ایک شخص بولا یا رسول اللہ آنحضرت رسول کے بعد کوئی شخص اس سے بہتر نہیں فلاں فلاں کام میں رسول اللہ صلے

اسد علیہ وسلم نے فرمایا ہائے تو نے اپنے صاحب کی گردن کاٹی کہی بار یہ فرمایا پہر فرمایا اگر تم مین سے کوئی اپنے بہائی کی تعریف
کرنا چاہے ضرور بالضرور تو یون کہے مین خیال کرتا ہون اگر وہ وقعی ایسا ہو کہ وہ ایسا ہی اسپر بہی مین اللہ
کے سامنے کسی کو اچہا نہین کہتا یعنے معلوم نہین کہ وہ خدا کے نزدیک کیا ہو کیونکہ علم سوا خدا کے کسی کو نہین
یا حسبکو خدا بتلادے عن شعبۃ بھذا الاسناد نحو حدیث یزید بن زریع لیس فی حدیثھما فقال
رجل ما من رجل بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل منہ ترجمہ وہی جو گذرا اسمین
یہ نہین ہے کہ اسد تعالی کے رسول کے بعد اوس سے کوئی بہتر نہین عن ابی موسی قال سمع النبی صلی
اللہ علیہ وسلم رجلا یثنی علی رجل ویطریہ فی المدحۃ فقال لقد اھلکتم او قطعتم ظہر
الرجل ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اسد علیہ وسلم نے سنا ایک شخص تعریف کرتے ہوئے ایک
شخص کی جو مبالغہ کرتا تہا اوسکی تعریف مین آپ نے فرمایا تمنے ہلاک کیا یا کاٹا اوس شخص کی پیٹہہ کو عن
ابی معمر قال قام رجل یثنی علی امیر من الامراء فجعل المقداد یحثی علیہ التراب وقال امرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نحثی فی وجوہ المداحین التراب ترجمہ ابو معمر سے روایت
ہے ایک شخص کسی امیر کی امیرون مین سے تعریف کرتا تہا مقداد بن الاسود نے اوسپر مٹی ڈالنا شروع کی اور
کہا حکم کیا ہم کو رسول اسد صلے اسد علیہ وسلم نے کہ تعریف کرنے والون کے منہ پر مٹی ڈالو امراد حقیقۃ مٹی ڈالنا
ہے جیسے مقداد سمجہے یا ناامید کرنا ہے یا کچہ نہ دینا یا مطلب یہ ہے کہ تم اون کے سامنے اپنے منہ پر مٹی ڈالو یعنی اپنی
عاجزی اور ذلت بیان کرو مغرور نہو عن ھمام بن الحارث ان رجلا جعل یمدح عثمان
فعمد المقداد فجثا علی رکبتیہ وکان رجلا ضخما فجعل یحثو فی وجھہ الحصا فقال لہ
عثمان ما شانک فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رأیتم المداحین فاحثوا فی
وجوھھم التراب ترجمہ ہمام بن حارث سے روایت ہے ایک شخص حضرت عثمانؓ کی تعریف کرنے لگا مقداد
اپنے گہٹنون کے بل بیٹہے اور وہ موٹے آدمی تہے اور تعریف کرنیوالے کے منہ پر کنکریان ڈالنے لگے حضرت عثمان
نے کہا ای مقداد تمکو کیا ہوا وہ بولے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تعریف کرنیوالون کو دیکہو تو اون کے
موہون مین خاک ڈالو عن المقداد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ عن عبد اللہ بن عمر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ارانی فی المنام اتسوک بسواک فجذبنی رجلان احدھما اکبر
من الآخر فناولت السواک الاصغر منھما فقیل لی کبر فدفعتہ الی الاکبر ترجمہ عبداسد بن عمر سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں مسواک کر رہا ہوں تو دو شخص نے مجھکو کھینچا ایک بڑا تہا اور دوسرا چہوٹا میں نے چھوٹے کو مسواک دی مجھسے کہا گیا بڑے کو دے معلوم ہوا کہ بڑے کی عظمت کرنا چاہیے اور یہ ادب میں داخل ہے)

باب التثبت في الحديث وحكم كتابة العلم بات سمجھکر کہنا اور علم کو لکہنا

عن عروة قال كان ابو هريرة رض يحدث ويقول اسمعي يا ربة الحجرة اسمعي يا ربة الحجرة وعائشة تصلي فلما قضت صلوتها قالت لعروة الا تسمع الى هذا ومقالته انفا انما كان النبي صلى الله عليه وسلم يحدث حديثا لو عده العاد لاحصاه **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے ابوہریرہ حدیث بیان کرتے تہے اور کہتے تہے سن اے حجرے والی سن اے حجرے والی اور حضرت عائشہ نماز پڑہتی تہیں جب نماز پڑہ چکیں تو انہوں نے عروہ سے کہا تم نے ابوہریرہ کی باتیں سنیں ابھی دیر میں انہوں نے کتنی حدیثیں بیان کر دیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح سے بات کرتے تہے کہ گننے والا اوسکو چاہتا تو گن لیتا (یعنے ٹہیر ٹہیر کر آہستہ سے اور یہی تہذیب ہے جٹر پٹر اور جلدی جلدی باتیں کرنا عقلمندی اور دانائی کا شیوہ نہیں

عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تكتبوا عني ومن كتب عني غير القران فليمحه وحدثوا عني ولا حرج ومن كذب علي قال همام احسبه قال متعمدا فليتبوا مقعده من النار **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لکہو میرا کلام اور جس نے لکہا مجھسے سنکر تو وہ اوسکو میٹ ڈالے مگر قرآن کو نہ میٹے البتہ میری حدیث بیان کرو اس میں کچھ حرج نہیں اور جو شخص قصداً میرے اوپر جہوٹ باندہے وہ اپنا ٹہکانا جہنم میں بنالے **ف** قاضی عیاض نے کہا سلف صحابہ اور تابعین میں بڑا اختلاف تہا علم کے لکہنے میں بہتوں نے اوسکو مکروہ رکہا لیکن اکثر نے جائز رکہا ہے اور اسکے بعد اجماع ہو گیا اوسکے جواز پر اور خلاف جاتا رہا اور اس حدیث میں جو ممانعت ہے وہ محمول ہے اوس شخص پر جو اچہا حافظہ رکہتا ہو لیکن لکہنے میں اوسکو ڈر ہو کتابت پر اعتماد کر لیگا اور جسکا حافظہ اچہا نہ ہو اوسکو لکہنے کی اجازت ہے اور حکم دیا حضرت نے ابوشاہ کے لیے لکہنے کا اور اسی قسم میں سے صحیفہ حضرت علی کا اور کتاب عمرو بن حزم کی اور کتاب صدقہ کی اور زکوۃ کی اور ابوہریرہ نے روایت کیا کہ عبداللہ بن عمرو لکہتے تہے اور میں لکہتا نہ تہا اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ان حدیثوں سے اور یہ اوس وقت کی حدیث ہے جب آپکو ڈر تہا کہ کہیں قرآن اور حدیث نہ ملجاوے جب اس سے اطمینان ہو گیا تو آپ نے اجازت دی کتابت کی اور بعضوں نے کہا مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ قرآن اور میری حدیث ایک کتاب میں ملا کر نہ لکہو تا کہ پڑہنے والے کو شبہ نہ ہو اور لکہ

باب قصة اصحاب الاخدود (اصحاب الاخدود کا قصہ) اخدود کے معنے خندق اور اس کی جمع اخادید
قرآن میں سورہ بروج میں ان خندق والوں کا ذکر ہے فرمایا اللہ تعالی نے قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ
الْوَقُوْدِ۔ اس حدیث میں انکا سارا قصہ مذکور ہو عن صهيب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان
ملك فيمن كان قبلكم وكان له ساحر فلما كبر قال للملك اني قد كبرت فابعث الي غلاما اعلمه
السحر فبعث اليه غلاما يعلمه فكان في طريقه اذا سلك راهب فقعد اليه وسمع كلامه فاعجبه
فكان اذا اتى الساحر مر بالراهب وقعد اليه فاذا اتى الساحر ضربه فشكا ذلك الى الراهب فقال اذا خشيت
الساحر فقل حبسني اهلي واذا خشيت اهلك فقل حبسني الساحر فبينما هو كذلك اذ اتى على
دابة عظيمة قد حبست الناس فقال اليوم اعلم الساحر افضل ام الراهب افضل فاخذ حجرا فقال
اللهم ان كان امر الراهب احب اليك من امر الساحر فاقتل هذه الدابة حتى يمضي الناس
فرماها فقتلها ومضى الناس فاتى الراهب فاخبره فقال له الراهب اي بني انت اليوم افضل
مني قد بلغ من امرك ما ارى وانك ستبتلى فان ابتليت فلا تدل علي وكان الغلام يبرئ الاكمه
والابرص ويداوي الناس سائر الادواء فسمع جليس للملك كان قد عمي فاتاه بهدايا كثيرة
فقال ما ههنا لك اجمع ان انت شفيتني قال اني لا اشفي احدا انما يشفي الله فان امنت
بالله دعوت الله فشفاك فامن بالله فشفاه الله فاتى الملك فجلس اليه كما كان يجلس فقال
له الملك من رد عليك بصرك قال ربي قال ولك رب غيري قال ربي وربك الله فاخذه فلم
يزل يعذبه حتى دل على الغلام فجيء بالغلام فقال له الملك اي بني قد بلغ من سحرك ما تبرئ
الاكمه والابرص وتفعل وتفعل فقال اني لا اشفي احدا انما يشفي الله فاخذه فلم يزل يعذبه
حتى دل على الراهب فجيء بالراهب فقيل له ارجع عن دينك فابى فدعا بالمئشار فوضع المئشار في
مفرق راسه فشقه حتى وقع شقاه ثم جيء بجليس الملك فقيل له ارجع عن دينك فابى فوضع
المئشار في مفرق راسه فشقه به حتى وقع شقاه ثم جيء بالغلام فقيل له ارجع عن دينك
فابى فدفعه الى نفر من اصحابه فقال اذهبوا به الى جبل كذا وكذا فاصعدوا به الجبل فاذا
بلغتم ذروته فان رجع عن دينه والا فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم
اكفنيهم بما شئت فرجف بهم الجبل فسقطوا وجاء يمشي الى الملك فقال له الملك ما فعل

اصحابك قال كفانيهم الله فدفعه الى نفر من اصحابه فقال اذهبوا به فاحملوه في قرقور فتوسطوا به
البحر فان رجع عن دينه والا فاقذفوه فذهبوا به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فانكفأت
بهم السفينة فغرقوا وجاء يمشي الى الملك فقال له الملك ما فعل اصحابك فقال كفانيهم الله
فقال للملك انك لست بقاتلي حتى تفعل ما امرك به قال وما هو قال تجمع الناس في
صعيد واحد وتصلبني على جذع ثم خذ سهما من كنانتي ثم ضع السهم في كبد القوس
ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارمني فانك اذا فعلت ذلك قتلتني فجمع الناس في
صعيد واحد وصلبه على جذع ثم اخذ سهما من كنانته ثم وضع السهم في كبد
القوس ثم قال بسم الله رب الغلام ثم رماه فوقع السهم في صدغه فوضع يده
في صدغه في موضع السهم فمات فقال الناس امنا برب الغلام امنا برب الغلام فاتي
الملك فقيل له ارأيت ما كنت تحذر قد والله نزل بك حذرك قد امن الناس فامر
بالاخدود بافواه السكك فخدت واضرم النيران وقال من لم يرجع عن دينه فاقحموه
او قيل له اقتحم ففعلوا حتى جاءت امراة ومعها صبي لها فتقاعست ان تقع
فيها فقال لها الغلام يا امه اصبري فانك على الحق ترجمہ صہیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اسکا ایک جادوگر تھا جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو بادشاہ
سے بولا میں بڈھا ہو گیا ہوں میرے پاس کوئی لڑکا بھیج میں اوسکو جادو سکھلاؤں بادشاہ نے اوس کے پاس
ایک لڑکا بھیجا وہ اسکو جادو سکھلاتا تھا اوس لڑکے کی آمد و رفت کی راہ میں ایک راہب تھا (نصرانی درویش
یعنے پادری تارک الدنیا) وہ لڑکا اوس کے پاس بیٹھتا اور اسکا کلام سنتا اوسکو بھلا معلوم ہوتا جب جادوگر پاس
جاتا تو راہب کیطرف ہو کر نکلتا اور اسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اوسکو مارتا آخر لڑکے نے
جادوگر کے مارنیکا راہب سے گلہ کیا راہب نے کہا جب تو جادوگر سے ڈرے تو یہ کہدیا کر کہ میرے گھر والوں نے مجھکو
روک رکھا تھا اور جب تو اپنے گھر والوں سے ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر نے مجھکو روک رکھا تھا اسی حالت میں وہ
لڑکا رہا کہ ناگاہ ایک بڑے قد کے جانور پر گذرا جسنے لوگوں کو آمد و رفت سے روک دیا تھا لڑکے نے کہا کہ
آج میں دریافت کرتا ہوں جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے اوس نے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر راہب کا طریقہ
تجھکو پسند ہو جادوگر کے طریقہ سے تو اس جانور کو قتل کر تاکہ لوگ چلیں پھریں پھر اوسکو مارا اس پتھر سے وہ

وہ جانور مر گیا اور لوگ چلنے پہرنے لگے پہر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اوس سے یہ حال کہا وہ بولا بیٹا تو مجہہ سے بڑہ گیا مقرر تیرا
رتبہ یہانتک پہنچا جو میں دیکہتا ہون اور تو قریب آزمایا جاویگا پہر اگر تو آزمایا جاوے تو میرا نام نہ بتلانا اوس لڑکے
کا یہ حال تہا کہ اندہے اور کوڑہی کو چنگا کرتا اور ہر قسم کی بیماری کا علاج کرتا یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے
سنا وہ اندہا ہوگیا تہا وہ بہت سے تحفے لیکر لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا یہ سب مال تیرا ہے اگر تو مجہکو چنگا کردیوے
لڑکے نے کہا میں کسیکو چنگا نہیں کرتا چنگا کرنا تو خدا تعالی کا کام ہے اگر تو خدا پر ایمان لاوے تو میں خدا
سے دعا کرون وہ تجہکو چنگا کردیوے گا وہ مصاحب خدا پر ایمان لایا اللہ نے اوسکو چنگا کردیا وہ بادشاہ کے
پاس گیا اور اوسکے پاس بیٹہا جیسا کہ بیٹہا کرتا تہا بادشاہ نے کہا تیری آنکہ کس نے روشن کی مصاحب بولا میرے
مالک نے بادشاہ نے کہا میرے سوا تیرا کون مالک ہے مصاحب نے کہا میرا اور تیرا دونوکا مالک اللہ ہے بادشاہ نے
اوسکو پکڑا اور مارنا شروع کیا اور مارتا رہا یہانتک کہ اوس نے لڑکے کا نام لیا وہ لڑکا بلایا گیا بادشاہ نے اوس سے
کہا اے بیٹا تو جادو میں اس درجہ پر پہنچا کہ اندہے اور کوڑہی کو چنگا کرتا ہے اور بڑے بڑے کام کرتا ہے وہ بولا میں
تو کسی کو چنگا نہیں کرتا خدا چنگا کرتا ہے بادشاہ نے اوسکو پکڑا اور مارتا رہا یہانتک کہ اوس نے راہب کا نام بتلایا
وہ راہب پکڑا ہوا آیا اوس سے کہا گیا اپنے دین سے پہر جا اوس نے نہ مانا بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور راہب کی چندیا پر رکہا
اور اوسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہوکر گرا پہر وہ مصاحب بلایا گیا اوس سے کہا تو اپنے دین سے پہر جا اوس نے بہی نہ مانا
اوسکی چندیا پر بہی آرہ رکہا اور چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہوکر گرا پہر وہ لڑکا بلایا گیا اوس سے کہا اپنے دین سے پلٹ جا
اوس نے بہی نہ مانا بادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اوسکو فلانے پہاڑ پر لیجا کر چوٹی پر چڑہاؤ
جب تم چوٹی پر پہونچو تو اس لڑکے سے پوچہو اگر وہ اپنے دین سے پہر جاوے تو خیر نہیں تو اوسکو دہکیل دو وے اوسکو لے گئے
اور پہاڑ پر چڑہایا لڑکے نے دعا کی الہی تو جس طرح سے چاہے مجہے ان کے شر سے بچا پہاڑ ہلا اور وے لوگ گر پڑے پہر وہ
لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا بادشاہ نے پوچہا تیرے ساتہی کدہر گئے اوس نے کہا خدا نے مجہکو اون کے شر سے بچایا پہر بادشاہ
نے اوسکو چند اپنے مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجاؤ ایک ناؤ پر چڑہاؤ اور دریا کے اندر لیجاؤ اگر اپنے دین سے
پہر جاوے تو خیر ورنہ اوسکو دریا میں دہکیل دو وے لوگ اوسکو لیگئے لڑکے نے کہا الہی تو مجہکو جس طرح چاہے انکے
شر سے بچا وہ ناؤ اوندہی ہوگئی اور لڑکے کے ساتہی سب ڈوب گئے اور لڑکا زندہ بچکر بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ
نے اس سے پوچہا تیرے ساتہی کہان گئے وہ بولا اللہ تعالی نے ان سے مجہکو بچایا پہر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجہہ کو نہ مار سکیگا
یہانتک کہ میں جو بتلاؤں وہ کرے بادشاہ نے کہا وہ کیا اس نے کہا تو سب لوگون کو ایک میدان میں جمع کر اور ایک

لکڑی پر مجھ کو سولی دو پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے اور کمان کے اندر رکھ پھر خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہوں پھر تیر مار اگر تو ایسا کریگا تو مجھ کو قتل کرسکے گا۔ بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک لکڑی پر سولی دیا پھر اوس کی ترکش میں سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کے اندر رکھکر کہا خدا کے نام سے مارتا ہوں جو اس لڑکے کا مالک ہے اور تیر مارا وہ لڑکے کی کنپٹی پر لگا اوس نے اپنا ہاتھ تیر کے مقام پر رکھا اور مرگیا لوگوں نے یہ حال دیکھکر کہا ہم تو اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے کسی نے بادشاہ سے کہا جو تو ڈرتا تھا خدا کی قسم وہی ہوا یعنی لوگ ایمان لے آئے بادشاہ نے حکم دیا راہوں کے ناکوں پر خندقیں کھودنیکا پھر خندقیں کھودی گئیں اور انکے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا جو شخص اس دین سے (یعنی لڑکے کے دین سے) نہ پھرے اوسکو ان خندقوں میں ڈھکیل دو یا اوس سے کہو کہ ان خندقوں میں گرے لوگوں نے ویسا ہی کیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی اوس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا وہ عورت انگاروں میں گرنے سے جھجکی اور پیچھے ہٹی اس بچے نے کہا اے ماں صبر کر تو سچے دین پر ہے پھر تو مرنے کے بعد پھر چین ہی چین ہے پھر دنیا کی مصیبت سے کیوں ڈرتی ہے نووی نے کہا اس حدیث سے اولیا کی کرامات ثابت ہوتی ہیں اور یہ بھی نکلتا ہے کہ ضرورت کے وقت جھوٹ بولنا درست ہے اسی طرح مصلحت کے لیے

باب قصۃ ابی الیسر وحدیث جابر الطویل

قصۂ ابی الیسر کا بیان اور جابر کی لمبی حدیث

عن عبادة بن الولید بن عبادة بن الصامت قال خرجت انا وابی نطلب العلم فی هذا الحی من الانصار قبل ان یهلکوا فکان اول من لقینا ابا الیسر صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم ومعه غلام له معه ضمامة من صحف وعلی ابی الیسر بردة ومعافری وعلی غلامه بردة ومعافری فقال له ابی یا عم انی اری فی وجهك سفعة من غضب قال اجل كان لی علی فلان بن فلان الحرامی مال فاتیت اهله فسلمت فقلت ثم هو قالوا لا فخرج علی ابن له جفر فقلت له این ابوك قال سمع صوتك فدخل اریكة امی فقلت اخرج الی فقد علمت این انت فخرج فقلت ما حملك علی ان اختبأت منی قال انا والله احدثك ثم لا اكذبك خشیت والله ان احدثك فاكذبك وان اعدك فاخلفك وكنت صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم وكنت والله معسرا قال قلت آلله قال آلله قلت آلله قال آلله قال فاتی بصحیفته فمحاها بیده قال فان وجدت قضاء فاقضنی والا انت فی حل فاشهد بصر عینی هاتین ووضع اصبعیه علی عینیه وسمع اذنی هاتین ووعاه قلبی هذا واشار الی مناط قلبه رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یقول من انظر معسرا او وضع عنه اظله الله فی ظله قال فقلت له انا یا عم لو انك اخذت بردة غلامك واعطیته معافریك

وأخذت معافريه وأعطيته بردتك فكانت عليك حلة وعليه حلة فمسح رأسي وقال اللهم
بارك فيه يا ابن أخي بصر عيني هاتين وسمع أذني هاتين ووعاه قلبي هذا وأشار إلى مناط
قلبه رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول أطعموهم مما تأكلون وألبسوهم مما تلبسون
وكان أن أعطيته من متاع الدنيا أهون علي من أن يأخذ من حسناتي يوم القيامة ثم مضينا
حتى أتينا جابر بن عبد الله في مسجده وهو يصلي في ثوب واحد مشتملا به فتخطيت القوم
حتى جلست بينه وبين القبلة فقلت يرحمك الله أتصلي في ثوب واحد ورداؤك إلى جنبك
قال فقال بيده في صدري هكذا وفرق بين أصابعه وقوسها أردت أن يدخل علي الأحمق
مثلك فيراني كيف أصنع فيصنع مثله أتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم في مسجدنا هذا
وفي يده عرجون ابن طاب فرأى في قبلة المسجد نخامة فحكها بالعرجون ثم أقبل علينا
فقال أيكم يحب أن يعرض الله عنه قال فخشعنا ثم قال أيكم يحب أن يعرض الله عنه قال
فخشعنا ثم قال أيكم يحب أن يعرض الله عنه قلنا لا أينا يا رسول الله قال فإن أحدكم إذا
قام يصلي فإن الله تبارك وتعالى قبل وجهه فلا يبصقن قبل وجهه ولا عن يمينه وليبصق عن
يساره تحت رجله اليسرى فإن عجلت به بادرة فليقل بثوبه هكذا ثم طوى ثوبه بعضه
على بعض فقال أروني عبيرا فقام فتى من الحي يشتد إلى أهله فجاء بخلوق في راحته فأخذه
رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعله على رأس العرجون ثم لطخ به على أثر النخامة فقال
جابر فمن هناك جعلتم الخلوق في مساجدكم سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في
غزوة بطن بواط وهو يطلب المجدي بن عمرو الجهني وكان الناضح يعتقبه منا الخمسة و
الستة والسبعة فدارت عقبة رجل من الأنصار على ناضح له فأناخه فركبه ثم بعثه
فتلدن عليه بعض التلدن فقال له شأ لعنك الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من هذا اللاعن بعيره قال أنا يا رسول الله قال انزل عنه فلا تصحبنا بملعون لا تدعوا على
أنفسكم ولا تدعوا على أولادكم ولا تدعوا على أموالكم لا توافقوا من الله ساعة يسأل
فيها عطاء فيستجيب لكم سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا كانت عشيشية
ودنونا ماء من مياه العرب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رجل يتقدمنا فيمدر الحوض

فيشرب ويسقينا قال جابر فقمت فقلت هذا رجل يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم أي رجل مع جابر فقام جبار بن صخر فانطلقنا إلى البئر فنزعنا في الحوض سجلا أو سجلين
ثم مدرناه ثم نزعنا فيه حتى أفهقناه فكان أول طالع علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال أتأذنان قلنا نعم يا رسول الله فأشرع ناقته فشربت شنق لها فشجت فبالت ثم عدل
بها فأناخها ثم جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الحوض فتوضأ منه ثم قمت فتوضأت
من متوضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهب جبار بن صخر يقضي حاجته فقام رسول الله
صلى الله عليه وسلم ليصلي وكانت علي بردة ذهبت أن أخالف بين طرفيها فلم تبلغ لي
وكانت لها ذباذب فنكستها ثم خالفت بين طرفيها ثم تواقصت عليها ثم جئت حتى
قمت عن يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذ بيدي فأدارني حتى أقامني عن يمينه ثم
جاء جبار بن صخر فتوضأ ثم جاء فقام عن يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذ رسول
الله صلى الله عليه وسلم بيدينا جميعا فدفعنا حتى أقامنا خلفه فجعل رسول الله صلى الله
عليه وسلم يرمقني وأنا لا أشعر ثم فطنت به فقال هكذا بيده يعني شد وسطك فلما فرغ
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا جابر قلت لبيك يا رسول الله قال إذا كان واسعا فخالف
بين طرفيه وإذا كان ضيقا فاشدده على حقوك سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
وكان قوت كل رجل منا في كل يوم تمرة فكان يمصها ثم يصرها في ثوبه وكنا نختبط بقسينا
ونأكل حتى قرحت أشداقنا فأقسم أخطئها رجل منا يوما فانطلقنا به ننعشه فشهدنا له
أنه لم يعطها فأعطيها فقام فأخذها سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى نزلنا واديا
أفيح فذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقضي حاجته فاتبعته بإداوة من ماء فنظر
رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ير شيئا يستتر به وإذا شجرتان بشاطئ الوادي فانطلق رسول
الله صلى الله عليه وسلم إلى إحداهما فأخذ بغصن من أغصانها فقال انقادي علي بإذن الله
فانقادت معه كالبعير المخشوش الذي يصانع قائده حتى أتى الشجرة الأخرى فأخذ بغصن
من أغصانها فقال انقادي علي بإذن الله فانقادت معه كذلك حتى إذا كان بالمنصف مما
بينهما لأم بينهما يعني جمعهما فقال التئما علي بإذن الله فالتأمتا قال جابر فخرجت أحضر مخافة

أن يحس رسول الله صلى الله عليه وسلم بقربي فيتبعد قال ابن عباد فيتباعد فجلست أحدث
نفسي فحانت مني لفتة فإذا أنا برسول الله صلى الله عليه وسلم مقبلا وإذا الشجرتان قد افترقتا
فقامت كل واحدة منهما على ساق فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وقف وقفة فقال برأسه
هكذا وأشار أبو إسمعيل برأسه يمينا وشمالا ثم أقبل فلما انتهى إلي قال يا جابر هل رأيت
مقامي قلت نعم يا رسول الله قال فانطلق إلى الشجرتين فاقطع من كل واحدة منهما غصنا
فأقبل بهما حتى إذا قمت مقامي فأرسل غصنا عن يمينك وغصنا عن يسارك قال جابر فقمت
فأخذت حجرا فكسرته وحسرته فانذلق لي فأتيت الشجرتين فقطعت من كل واحدة
منهما غصنا ثم أقبلت أجرهما حتى قمت مقام رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسلت غصنا
عن يميني وغصنا عن يساري ثم لحقته فقلت قد فعلت يا رسول الله فعم ذاك قال
إني مررت بقبرين يعذبان فأحببت بشفاعتي أن يرفه عنهما ما دام الغصنان رطبين
قال فأتينا العسكر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا جابر ناد بوضوء فقلت ألا
وضوء ألا وضوء ألا وضوء قال قلت يا رسول الله ما وجدت في الركب من قطرة وكان رجل
من الأنصار يبرد لرسول الله صلى الله عليه وسلم الماء في أشجاب له على حمارة من جريد
قال فقال لي انطلق إلى فلان بن فلان الأنصاري فانظر هل في أشجابه من شيء قال فانطلقت
إليه فنظرت فيها فلم أجد فيها إلا قطرة في عزلاء شجب منها لو أني أفرغه لشربه يابسه
فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله لم أجد فيها إلا قطرة في عزلاء
شجب منها لو أني أفرغه لشربه يابسه قال اذهب فأتني به فأتيته به فأخذه بيده فجعل
يتكلم بشيء لا أدري ما هو ويغمزه بيده ثم أعطانيه فقال يا جابر ناد بجفنة فقلت
يا جفنة الركب فأتيت بها تحمل فوضعتها بين يديه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
بيده في الجفنة هكذا فبسطها وفرق بين أصابعه ثم وضعها في قعر الجفنة وقال خذ يا
جابر فصب علي وقل بسم الله فصببت عليه وقلت بسم الله فرأيت الماء يتفور من بين أصابع
رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم فارت الجفنة ودارت حتى امتلأت فقال يا جابر ناد
من كان له حاجة بماء قال فأتى الناس فاستقوا حتى رووا قال فقلت هل بقي أحد له حاجة

فَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلْأَى وَشَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ فَقَالَ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يُطْعِمَكُمْ فَأَتَيْنَا سِيْفَ الْبَحْرِ فَزَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَةً فَأَلْقَى دَابَّةً فَأَوْرَيْنَا عَلَى شِقِّهَا النَّارَ فَاطَّبَخْنَا وَاشْتَوَيْنَا وَأَكَلْنَا وَشَبِعْنَا قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلْتُ أَنَا وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ حَتَّى عَدَّ خَمْسَةً فِي حِجَاجِ عَيْنِهَا مَا يَرَانَا أَحَدٌ حَتَّى خَرَجْنَا فَأَخَذْنَا ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِأَعْظَمِ رَجُلٍ فِي الرَّكْبِ وَأَعْظَمِ جَمَلٍ فِي الرَّكْبِ وَأَعْظَمِ كِفْلٍ فِي الرَّكْبِ فَدَخَلَ تَحْتَهُ مَا يُطَأْطِئُ رَأْسَهُ۔ ترجمہ عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے میں اور میرا باپ دونو نکلے دین کا علم حاصل کرنے کے لیے انصار کے قبیلے میں قبل اس کے کہ وہ مر جاویں (یعنے انصار سے صحابہ کی حدیث سننے کے لیے) تو سب سے پہلے ہم ابو الیسر سے ملے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون کے ساتھہ اُنکا ایک غلام بھی تھا جو کتابوں کا (خطوں کا) ایک گٹھہ لیے ہوئے تھا اور ابو الیسر کے بدن پر ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (معافر ایک گاؤں ہے وہاں کا کپڑا اوسکو معافری کہتے ہیں یا معافر ایک قبیلہ ہے) اونکے غلام پر بھی ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (یعنے میاں اور غلام دونوں ایک ہی طرح کا لباس پہنے تھے) میں نے اون سے کہا اے چچا تمہارے چہرے پر رنج کا نشان معلوم ہوتا ہے وہ بولے ہاں میرا قرض آتا تھا فلانے پر جو فلانے کا بیٹا ہے بنی حرام کے قبیلے میں سے میں اوس کے گھر والوں پاس گیا اور سلام کیا اور پوچھا وہ شخص کہاں ہے اوسکا ایک بیٹا جو جوانی کے قریب تھا باہر نکلا میں نے اُس سے پوچھا تیرا باپ کہاں ہے وہ بولا تمہاری آواز سن کر میری ماں کی چھپرکھٹ میں گھس گیا تب تو میں نے آواز دی اور کہا اے فلانے باہر نکل میں نے جان لیا تو جہاں ہے یہ سن کر وہ نکلا میں نے کہا تو مجھسے چھپ کیوں رہا وہ بولا قسم خدا کی میں جو تجھ سے کہونگا جھوٹ نہیں کہونگا میں ڈرا قسم خدا کی کہ تجھ سے جھوٹ بات کروں یا تم سے وعدہ کر لوں اور خلاف کروں اور تم صحابی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں قسم خدا کی محتاج ہوں میں نے کہا سچ قسم خدا کی تو محتاج ہے وہ بولا قسم خدا کی میں نے کہا قسم خدا کی وہ بولا قسم خدا کی میں نے کہا قسم خدا کی وہ بولا قسم خدا کی پھر اُسکا تمسک لایا گیا ابو الیسر نے اوسکو اپنے ہاتھہ سے مٹا دیا اور کہا اگر تیرے پاس روپیہ آوے تو ادا کرنا نہیں تو تو آزاد ہے تو میری ان دونوں آنکھوں کی بصارت نے دیکھا اور ابو الیسر نے اپنی دونو انگلیاں اپنی آنکھوں پر رکھیں اور میرے ان دونو کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا اور ابو الیسر نے اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دیوے یا اوس کو

معاف کردیگا اللہ تعالیٰ اسکو اپنے سایہ مین کہیگا عبادہ نے کہا مین نے اون سے کہا ای چچا تم اگر اپنے غلام کی چادر لے لو اور
اپنا معافری اوسکو دیدو تو تمہارے پاس بہی ایک جوڑا پورا ہو جاویگا اور اسکے پاس بہی ایک جوڑا ہو جاویگا
ابو الیسر نے میرے سر پر ہاتھ پہیرا اور کہا یا اللہ برکت دے اس لڑکے کو اے بہتیجے میرے میری ان دونوں آنکھون نے
دیکھا اور میرے ان دونوں کانون نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکہا اور اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کیطرف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے لونڈی اور غلام کو کہلاؤ جو تم کہاتے ہو اور پہناؤ جو تم پہنتے
ہو پہر اگر مین اوسکو دنیا کا سامان دیدون تو وہ آسان ہے میرے نزدیک اس سے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیان
لے لیوے عبادہ نے کہا پہر ہم چلے یہانتک کہ جابر بن عبد اللہ انصاری پاس آئے اونکی مسجد میں وہ ایک کپڑے
کو لپیٹے ہوئے نماز پڑہ رہے تہے مین پہاندا لوگون پر سے یہانتک کہ اون کے اور قبلہ کے بیچ مین بیٹہا مین نے کہا
خدا تمپر رحم کرے کیا تم ایک کپڑے مین نماز پڑہتے ہو اور تمہاری چادر پہلو مین رکہی ہے اونہون نے اپنے
ہاتہہ سے میرے سینے پر اس طرح سے اشارہ کیا اور انگلیون کو کشادہ رکہا اور انکو کمان کیطرح خم کیا اور کہا مین
یہ چاہا کہ تیری مانند کوئی احمق میرے پاس آوے پہر وہ مجہکو دیکہے جو مین کرتا ہون اور ویسا ہی کرے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اس مسجد مین آئے اور آپ کے ہاتہہ مین ایک ڈالی تہی ابن طاب کی (جو ایک کہجور
ہے) آپ نے مسجد مین قبلہ کیطرف بلغم دیکہا (کسینے تہوکا تہا) آپنے اوسکو لکڑی سے کہرچ ڈالا پہر ہماری طرف
متوجہ ہوئے اور فرمایا تم مین سے کون یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اوس کیطرف سے منہ پہیر لیوے ہم یہ سنکر ڈر
گئے پہر آپ نے فرمایا تم مین سے یہ کون چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اوس کیطرف سے منہ پہیر لیوے ہم یہ سنکر ڈر گئے پہر آپ نے
فرمایا تم مین سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اوس کیطرف سے منہ پہیر لیوے ہم نے کہا کوئی نہین یہ چاہتا یا رسول
اللہ آپنے فرمایا جب تم مین سے کوئی کہڑا ہو نماز مین تو اللہ تبارک وتعالیٰ اوس کے منہ کے سامنے ہے۔
(نووی نے کہا یعنے جہت جسکو اللہ نے عظمت دی یا کعبہ) تو اپنے منہ کے سامنے نہ تہوکے اور نہ داہنی طرف
بلکہ بائین طرف یا پاؤن کے تلے اگر بلغم جلدی نکلنا چاہے تو اپنے کپڑے مین تہوک کر ایسا کر لیوے پہر اپنے
کپڑے کو تہ بتہ لپیٹا بعد اوس کے فرمایا میرے پاس خوشبو لاؤ ایک جوان ہمارے قبیلے مین سے لپکا اور اپنے گہر والون
مین دوڑا گیا اور اپنی ہتہیلی مین خوشبو لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس خوشبو کو لکڑی کی نوک
پر لگایا اور جہان اوس بلغم کا نشان مسجد پر تہا وہان خوشبو لگا دی۔ جابر نے کہا اس حدیث سے تم اپنی مسجدون
مین خوشبو رکہتے ہو جابر نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ چلے لڑائی مین بطن بواط کی لڑائی مین وہ

ایک پہاڑ ہی جہینہ کے پہاڑون مین سے) اور آپ تلاش مین تہے مجدی بن عمرو جہنی کے (جو ایک
کافر تہا) اور ہم لوگون کا یہ حال تہا کہ پانچ اور چہہ اور سات آدمیون مین ایک اونٹ تہا
جسپر باری باری سوار ہوتے تو ایک انصاری کے باری آئی چڑہنے کی اوسنے اونٹ کو
بٹہایا اوسپر چڑہا پہر اوسکو اوٹہایا تو وہ کچہ اڑا وہ انصاری بولا شار (یہ کلمہ ہو اونٹ کو
ڈانٹنے کا) خدا تجہپر لعنت کرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے جو لعنت
کرتا ہے اپنے اونٹ پر وہ انصاری بولا مین ہون یا رسول اللہ آپنے فرمایا اس اونٹ پرسے
اوتر جا اور ہمارے ساتہ وہ نرہے جسپر لعنت کی گئی ہو مت بد دعا کرو اپنی جانون کے لیے اور مت بد دعا کرو
اپنی اولاد کے لیے اور مت بد دعا کرو اپنے مالون کے لیے ایسا نہو یہ بد دعا اوس ساعت مین نکلی جب خدا سے
کچہ مانگا جاتا ہے اور وہ قبول کرتا ہے (تو تمہاری بد دعا بہی قبول ہو جاوے اور تمپر آفت آوے) جابر نے کہا ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ چلے جب شام ہوئی اور عرب کے ایک پانی سے قریب ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کون شخص ہم لوگون سے آگے بڑہکر حوض کو درست کر رکہیگا آپ بہی پیے اور ہمکو بہی پلاویگا جابر
نے کہا مین کہڑا ہوا اور عرض کیا یہ شخص آگے جاویگا یا رسول اللہ آپنے فرمایا اور کون شخص جابر کے ساتہ جاتا
ہے تو جبار بن صخر اوٹہے خیر ہم دونون آدمی کنوے کیطرف چلے اور حوض مین ایک یا دو ڈول ڈالے پہر اوسپر
مٹی لگائی بعد اوسکے اوس مین پانی بہرنا شروع کیا یہانتک کہ لبالب بہر دیا سب سے پہلے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دکہلائی دیے آپنے فرمایا تم دونون شخص اجازت دیتے ہو مجہکو پانی پلانے کی اپنے جانور کو) ہمنے عرض
کیا ہان یا رسول اللہ آپنے اپنی اونٹنی کو چہوڑا اوسنے پانی پیا پہر آپنے اوسکی باگ کہینچی اوسنے پانی پینا موقوف
کیا اور پیشاب کیا پہر آپ اوسکو الگ لے گئے اور بٹہا دیا بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوض کیطرف
آئے اور وضو کیا اس حوض سے مین بہی کہڑا ہوا اور جہان سے آپنے وضو کیا تہا مینے بہی وضو کیا جبار بن صخر
حاجت کے لیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہنے کے لیے کہڑے ہو میرے بدن پر ایک چادر تہی مین اوسکے
دونون کنارون کو اولٹنے لگا وہ چہوٹی ہوئی اوس مین پہوندنے لگے تہے آخر مینے اوسکو اوندہا کیا پہر اوسکی
دونون کنارے اولٹے پہر اوسکو باندہا اپنے گردن سے بعد اوسکے مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بائین طرف کہڑا ہوا آپنے میرا ہاتہ پکڑا اور گہمایا اور داہنی طرف کہڑا کیا پہر جبار بن صخر آئے انہون نے
بہی وضو کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائین طرف کہڑے ہوے آپنے ہم دونون کے ہاتہ پکڑے اور

پیچھے ہٹایا یہانتک کہ ہم کو کہڑا کیا اپنے پیچھے (معلوم ہوا کہ اتنا عمل نماز مین درست ہے) پہر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجکو گہورنا شروع کیا اور مجھکو خبر نہین لعبداوس کے خبر ہوئی تو آپ نے اشارہ کیا اپنے ہاتہہ سے
کہ اپنی کمر باندہ لے (تاکہ ستر نہ کہلے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوے تو کہا ای جابر مین نے
عرض کیا حاضر ہون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اوس کے دونون کنارے الٹ لے اور جب
تنگ ہو تو اوسکو کمر پر باندہ لے جابر نے کہا پہر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ چلے اور ہم مین سے ہر ایک
شخص کو خوراک کے لیے ہر روز ایک کھجور ملتی تہی وہ اوسکو چوس لیتا پہر اوس کو پہراتا اپنے دانتون مین اور ہم
اپنی کمانون سے درخت کے پتے جہاڑتے اور اونکو کہاتے یہانتک کہ ہمارے کلپھڑے زخمی ہوگئی (پتے کہاتے
کہاتے اوسکی گرمی اور خشکی سے) پہر کھجور کا بانٹنے والا ایک دن ہم مین سے ایک شخص کو بہول گیا ہم اوس
شخص کو اوٹہا کر لے گئے اور گواہی دی کہ اوسکو کھجور نہین ملی بانٹنے والے نے اوسکو کھجور دی وہ کہڑا ہوگیا
اور کھجور لے لی پہر ہم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ یہانتک کہ ایک کشادہ وادی مین اوترے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے چلے مین آپکے پیچھے ہوا ایک ڈول پانی کا لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کچھ آڑ نہ پائی دیکھا تو دو درخت وادی کے کنارے پر لگے تہے آپ ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی
ڈالی پکڑی پہر فرمایا میرا تابعدار ہوجا اللہ تعالی کے حکم سے وہ آپ کا تابعدار ہوگیا جیسے وہ اونٹ جسکی
ناک مین نکیل دی جاتی ہے تابعدار ہو جاتا ہے اپنے کھینچنے والے کا یہانتک کہ آپ دوسرے درخت کے
پاس آئے اور اسکی بہی ایک ڈالی پکڑی پہر فرمایا میرا تابعدار ہوجا اللہ تعالی کے حکم سے وہ بہی آپکے ساتہ
ہوا اسی طرح یہانتک کہ جب آپ بیچا بیچ مین اون درختون کے پہونچے تو انکو ایک ساتہہ رکہدیا اور فرمایا
(دونو جڑ جاؤ میرے سامنے اللہ تعالے کے حکم سے وہ دونون درخت جڑ گئے جابر نے کہا مین نکلا دوڑتا ہوا
اس ڈر سے کہ کہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو نزدیک دیکھین اور اور دور تشریف لیجاوین مین بیٹہا
اپنے دل مین باتین کرتا ہوا ایک ہی بار جو مین نے دیکہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے تشریف
لا رہے ہین اور وہ دونو درخت جدا ہوکر اپنی اپنی جڑ پر کہڑے ہوگئے مین دیکہا آپ تہوڑی دیر کہڑے
ہوئے اور سر سے اشارہ کیا اس طرح داہنے اور بائین پہر سامنے آئے جب میرے پاس پہونچے تو فرمایا اے
جابر مین جہان کہڑا ہوا تہا تو نے دیکہا جابر نے کہا ہان یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو ان دونون
درختون کے پاس جا اور ہر ایک مین سے ایک ڈالی کاٹ اور انکو لیکر آ جب اس جگہہ پہونچے جہان مین

کہڑا ہوا تہا تو ایک ڈالی اپنے داہنے طرف ڈالدی اور ایک ڈالی بائین طرف جابر نے کہا مین کہڑا ہوا اور
ایک پتہر لیا اوسکو توڑا اور تیز کیا وہ تیز ہوگیا پہر اون دونون درختون کے پاس آیا اور پہر ایک مین سے ایک
ایک ڈالی کاٹی پہر مین اون ڈالیون کو کہینچتا ہوا آیا اوس جگہہ پر جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹہیرے
تہے اور ایک ڈالی داہنی طرف ڈالدی اور ایک بائین طرف پہر آپسے جا کر مل گیا اور عرض کیا جو آپ نے
فرمایا تہا وہ مین نے کیا لیکن اوس کی وجہ کیا ہے آپنے فرمایا مین نے دیکہا وہان دو قبرین ہین اون قبر والون کو
عذاب ہو رہا ہے تو مین نے چاہا اونکی سفارش کرون شاید اون کے عذاب مین تخفیف ہو جبتک یہ شاخین
ہری رہین جابر نے کہا پہر ہم لشکر مین آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر لوگون کو پکار وضو
کرین مین نے آواز دی وضو کرو وضو کرو وضو کرو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ قافلہ مین ایک قطرہ پانی کا نہین
ہے اور ایک انصاری مرد تہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی ٹہنڈا کیا کرتا تہا ایک پرانی
مشک مین جو لکڑی کی شاخون پر لٹکتی آپنے فرمایا اوس مرد انصاری پاس جا اور دیکہہ اوسکی مشک مین کچہہ پانی ہے مین گیا
تو مشک مین پانی نہین ہے صرف ایک قطرہ ہے اوس کے منہ مین اگر اوسکو اونڈیلون تو سوکہی مشک اوسکو بہی پی
لے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اوس مشک مین تو پانی نہین ہے صرف
ایک قطرہ ہے اوس کے منہ مین اگر مین اسکو اونڈیلون تو سوکہی مشک اوسکو بہی پی جاوے آپ نے فرمایا جا اور
اس مشک کو میرے پاس لے آ مین اس مشک کو لے آیا آپنے اوسکو اپنے ہاتہہ مین لیا پہر کچہہ زبان سے فرمانے
لگے جسکو مین نہ سمجہا اور مشک کو اپنے ہاتہہ سے دباتے جاتے تہے پہر وہ مشک مجہے دیدی اور فرمایا اے
جابر آواز دے کہ قافلہ کا کٹرہ لاؤ (یعنی بڑا ظرف پانی کا) مین نے آواز دی وہ لایا گیا لوگ اوسکو اوٹہا
لائے مین نے آپ کے سامنے اوسکو رکہدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہہ اوس کٹرے مین پہرایا
اس طرح سے پہیلا کر اور انگلیون کو کشادہ کیا پہر اپنا ہاتہہ اوس کے تہہ مین رکہدیا اور فرمایا اے جابر
وہ مشک لے اور میرے ہاتہہ پر ڈالدے اور بسم اللہ کہہ کے ڈال مین نے بسم اللہ کہہ کے وہ پانی ڈالدیا پہر
مین نے دیکہا تو آپ کی انگلیون کے درمیان سے پانی جوش مار رہا تہا یہانتک کہ کٹرے نے جوش مارا اور
گہوما اور بہر گیا آپنے فرمایا اے جابر آواز دے جسکو پانی کی حاجت ہو وہ آوے جابر نے کہا لوگ آئے
اور پانی لیا یہانتک کہ سب سیر ہوگئے مین نے کہا کوئی ایسا بہی رہا جسکو پانی کی احتیاج ہو پہر آپنے اپنا
ہاتہہ کٹرے مین سے اوٹہا لیا اور وہ پانی سے بہرا ہوا تہا اور لوگون نے شکایت کی آپ سے بہوک کی آپنے

فرمایا قریب ہی کہ اللہ تمکو کہلادی پہر ہم دریا کے کنارہ پر آئے (یعنی سمندر کے) اور دریا نی موج ماری اور ایک جانور باہر
ڈالا ہمنے اوس کے کنارہ انکار سلگائی اور اس جانور کا گوشت لیکایا اور بہونا اور کہایا اور سیر ہوئے جابر نے کہا
پہر مین اور فلان اور فلان پانچ آدمی اوسکی آنکہہ کے گولے مین گہس گئے ہمکو کوئی نہ دیکہتا تہا یہانتک کہ ہم
باہر نکلے اتنا بڑا جانور تہا پہر ہمنے اوسکی ایک پسلی لی پسلیون مین سے اور قافلہ مین سے اس شخص کو بلایا جو
سب مین بڑا تہا اور سب سے بڑے اونٹ پر سوار تہا اور سب سے بڑا زین اوس پر تہا وہ اس پسلی کے نیچے سے
چلا گیا اپنا سر نہین جہکایا (اتنی اونچی اوس جانور کی پسلی تہی) **ف** اس حدیث مین رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے کئی معجزے مذکور ہین درختون کا رام ہو جانا آپ کے ساتہہ چلنا قبر والون کا عذاب معلوم کرنا
پانی کا بڑہا دینا اس حدیث سے یہ بہی نکلا کہ دریا کا جانور کہانا درست ہے اور یہی صحیح ہے کہ دریا کا ہر جانور
حلال ہے

باب فی حدیث الھجرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی حدیث

عن البراء بن عازب یقول جاء ابو بکر رضی اللہ عنہ الی ابی فی منزلہ فاشتری منہ رحلا فقال لعازب
ابعث معی ابنک یحملہ معی الی منزلی فقال لی ابی احملہ فحملتہ وخرج ابی معہ ینتقد ثمنہ
فقال لہ ابی یا ابا بکر حدثنی کیف صنعتما لیلۃ سریت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
نعم اسرینا لیلتنا کلھا حتی قام قائم الظھیرۃ وخلا الطریق فلا یمر فیہ احد حتی رفعت
لنا صخرۃ طویلۃ لھا ظل لم یات علیہ الشمس بعد فنزلنا عندھا فاتیت الصخرۃ فسویت
بیدی مکانا ینام فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ظلھا ثم بسطت علیہ فروۃ ثم قلت
یا رسول اللہ نم وانا انفض لک ما حولک فنام وخرجت انفض ما حولہ فاذا انا براعی غنم
مقبل بغنمہ الی الصخرۃ یرید منھا الذی اردنا فلقیتہ فقلت لمن انت یا غلام قال لرجل
من اھل المدینۃ قلت افی غنمک لبن قال نعم قلت افتحلب لی قال نعم فاخذ شاۃ فقلت
لہ انفض الضرع من الشعر والتراب والقذی قال فرایت البراء یضرب بیدہ علی الاخری
ینفض فحلب لی فی قعب معہ کثبۃ من لبن قال ومعی اداوۃ ارتوی فیھا للنبی صلی اللہ
علیہ وسلم لیشرب منھا ویتوضا قال فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکرھت ان اوقظہ
من نومہ فوافقتہ استیقظ فصببت علی اللبن من الماء حتی برد اسفلہ فقلت یا رسول اللہ
اشرب من ھذا اللبن قال فشرب حتی رضیت ثم قال الم یان للرحیل قلت بلی قال فارتحلنا

بَعْدَ مَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ وَنَحْنُ فِي جَلَدٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اُتِيْنَا فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ
فَرَسُهٗ اِلٰی بَطْنِهَا اُرٰی فَقَالَ اِنِّیْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَیَّ فَادْعُوَا لِیْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ
اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا اللّٰهَ فَنَجَا فَرَجَعَ لَا يَلْقٰی اَحَدًا اِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقٰی
اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ قَالَ وَوَفٰی لَنَا ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے ابوبکر میرے باپ (عازب کے) مکان پر
آئے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا اور عازب سے بولے تم اپنے بیٹے سے کہو یہ کجاوہ اٹھا کر میرے ساتھ چلے میرے
مکان تک میرے باپ نے مجھ سے کہا یہ کجاوہ اٹھا لے میں نے اٹھا لیا اور میرا باپ بھی نکلے حضرت ابوبکر صدیق
کے ساتھ اوسکی قیمت لینے کو میرے باپ نے کہا اے ابوبکر مجھ سے بیان کرو تم نے کیا کیا اس رات کو جب تم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے (یعنے مدینہ کیطرف بھاگے مکہ سے) ابوبکر نے کہا ہاں ہم ساری
رات چلے یہانتک کہ دن ہو گیا اور ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا اور راہ میں کوئی چلنے والا نہ رہا ہم کو سامنے ایک
لنبا پتھر دکھلائی دیا اوسکا سایہ تھا زمین پر اور اب تک وہاں دھوپ نہ آئی تھی ہم اوس کے پاس اترے میں
پتھر کے پاس گیا اور اپنے ہاتھ سے جگہ برابر کی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماویں اوس کے سائے
میں پھر میں نے وہاں کملی بچھائی بعد اوس کے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سو رہیے اور میں آپکے گرد سب طرف
دشمن کا کھوج لیتا ہوں (کہ کوئی ہماری تلاش میں تو نہیں آیا) پھر میں نے ایک چرواہا دیکھا بکریوں کا جو
اپنی بکریاں لیے ہوے اوسی پتھر کیطرف آرہا ہے اور وہی چاہتا ہے جو ہمنے چاہا (یعنے اوس کے سایہ میں ٹھیرنا
اور آرام کرنا) میں اس سے ملا اور پوچھا اے لڑکے تو کس کا غلام ہے وہ بولا میں مدینہ والوں میں سے ایک شخص
کا غلام ہوں (مراد مدینہ سے شہر ہے یعنے مکہ والوں میں سے) میں نے کہا تیری بکریوں میں دودھ ہے وہ بولا ہاں
ہے میں نے کہا تو دودھ دیگا ہمکو وہ بولا ہاں پھر اوس نے ایک بکری کو پکڑا میں نے کہا اوسکا تھن
صاف کرے بالوں اور مٹی اور کوڑے سے تاکہ دودھ میں یہ چیزیں نہ پڑیں (راوی نے کہا میں نے براء بن عازب
کو دیکھا وہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارتے تھے جھاڑتے تھے) خیر اوس لڑکے نے دودھ دوہا لکڑی کے ایک پیالہ
میں تھوڑا دودھ اور میرے ساتھ ایک ڈول تھا جس میں میں پانی رکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے
اور وضو کرنے کے لیے ابوبکر نے کہا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مجھے برا معلوم ہوا آپ
کو نیند سے جگانا لیکن میں نے دیکھا تو آپ خود بخود جاگ اوٹھے ہیں میں نے دودھ پر پانی ڈالا یہانتک کہ وہ

ٹھنڈا ہوگیا پہر مین نے کہا یا رسول اللہ یہ دودہ پیجیو آپنے پیا یہانتک کہ مین خوش ہوگیا پہر آپنے فرمایا کیا کوچ کا وقت نہین آیا مین نے کہا آگیا پہر ہم چلے آفتاب ڈہلنے کے بعد اور ہمارا پیچہا کیا سراقہ بن مالک نے (وہ کافر تہا) اوس زمین پر ہم تہے جو سخت تہی مین نے کہا یا رسول اللہ ہمکو تو کافرون نے پالیا آپنے فرمایا مت فکر کر اللہ تعالی ہمارے ساتہہ ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ پر بد دعا کی اوسکا گھوڑا پیٹ تک زمین مین دہنس گیا (حالانکہ وہان کی زمین سخت تہی) وہ بولا مین جانتا ہون تم دونون نے میرے لیے بد دعا کی ہے اب مین اللہ کی قسم کہاتا ہون کہ مین تم دونون کی تلاش مین جو آویگا اسکو پہیر دونگا تم میرے لیے دعا کرو کہ خدا تعالی مجہکو اس عذاب سے چہڑا دے آپنے اسکے لیے دعا کی وہ چہٹ گیا اور لوٹ گیا جو کوئی کافر اوسکو ملتا تو وہ کہدیتا ادہر مین سب دیکھ آیا ہون غرض جو کوئی ملتا سراقہ اسکو پہیر دیتا ابوبکر نے کہا سراقہ نے اپنی بات پوری کی **ف** نووی نے کہا ہی آپنے اوس لڑکے کے ہاتہہ سے دودہ پیا حالانکہ وہ اوس دودہ کا مالک نہ تہا اسکی چار توجیہین کی ہین ایک یہ کہ مالک کیطرف سے مسافرون اور مہمانون کو پلانے کی اجازت تہی دوسرے یہ کہ وہ جانور کسی دوست کے ہون گے جسکے مال مین تصرف کر سکتے ہونگے تیسرے یہ کہ وہ حربی کا مال تہا جسکو امان نہین ملی اور ایسا مال لینا جائز ہے چوتہی یہ کہ وہ مضطر تہے اور اول کی دو توجیہین عمدہ ہین

عن البَرَاءِ قَالَ اشْتَرَى اَبُوْبَكْرٍ مِنْ اَبِيْ رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنَى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ مِنْ رِوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا دَنَا دَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَ فَرَسُهٗ فِي الْاَرْضِ اِلٰى بَطْنِهٖ وَوَثَبَ عَنْهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ هٰذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّخَلِّصَنِيْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ وَلَكَ عَلَيَّ لَاُعَمِّيَنَّ عَلٰى مَنْ وَّرَائِيْ وَهٰذِهٖ كِنَانَتِيْ فَخُذْ سَهْمًا مِّنْهَا فَاِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلٰى اِبِلِيْ وَغِلْمَانِيْ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْ اِبِلِكَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوْا اَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فَقَالَ اَنْزِلُ عَلٰى بَنِي النَّجَّارِ اَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اُكْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ جب سراقہ بن مالک نزدیک آن پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے لیے بد دعا کی اسکا گہوڑا پیٹ تک زمین مین دہنس گیا وہ اس سے کود گیا اور کہنے لگا اے محمد مین جانتا ہون یہ تمہارا کام ہے تو اللہ سے دعا کرو وہ مجہکو نجات دے اس آفت سے اور مین آپ سے یہ اقرار کرتا ہون کہ مین آپکا حال چہپا دونگا ان لوگون سے

جو تیر پیچھے آتے ہین اور یہ میرا ترکش ہے اس مین سے ایک تیر آپ لیتے جائیے اور آپ کو تہوڑی دور پر بیر ملینگے اور غلام تہوڑی دور ملین گے آپ کو جو حاجت ہو اون میں بہیجے آپ نے فرمایا مجہے تیرا اونٹون کی احتیاج نہیں ہے ابوبکر نے کہا پہر رات کو ہم مدینہ مین پہونچے لوگ جہگڑنے لگے کہ آپ کہان اوترین ہر ایک قبیلہ چاہتا تہا کہ آپ ہمارے پاس اوترین آپنے فرمایا مین بنی نجار کے پاس اوترون گا وہ عبد المطلب کے ننہیال کے لوگ تہے آپنے اون کو عزت دی اونکے پاس اوتر کر پہر مرد چڑہے اور عورتین گہرون پر آپ کو دیکہنے کے لیے اور لڑکے اور غلام رستہ مین جدا جدا ہو گئے پکارتے جاتے تہے یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ ف یہ پکارنا اون کا خوشی سے تہا نووی نے کہا اس حدیث مین آپ کا ایک کہلا معجزا ہے دوسرے فضیلت ہے حضرت ابوبکر صدیق کی تیسری خدمت ہے تابع کی متبوع کے لیے چوتہی استحباب ہے ڈولچی یا مشکیزہ رکہنے کا سفر مین طہارت اور پینے کے لیے پانچوین فضیلت ہے اللہ تعالی پر بہروسا کرنے کی اور فضیلت ہے انصار کی اور فضیلت ہے صلہ رحم کی چہٹی استحباب ہے اوترنے کا اپنے عزیزون کے پاس

كتاب التفسير

کتاب قرآن شریف کی آیتون کی تفسیر مین

عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قيل لبني اسرائيل ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة نغفر لكم خطاياكم فبدلوا فدخلوا الباب يزحفون على استاههم وقالوا حبة في شعرة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل سے کہا گیا تہا تم بیت المقدس کے دروازے مین رکوع کرتے ہوئے جاؤ اور کہو حطۃ یعنی بخشش گناہونکی ہم تمہارے گناہ بخشدین گے لیکن بنی اسرائیل نے حکم کے خلاف کیا دروازے مین گہسے سرین کے بل گہسٹتے ہوئے اور حطۃ کے بدلے کہنے لگے حبۃ فی شعرۃ یعنے دانہ بالی مین ایک روایت میں ہے حنطۃ فی شعرۃ کہنے لگے عن انس بن مالك ان الله عز وجل تابع الوحي على رسوله صلى الله عليه وسلم قبل وفاته حتى توفي واكثر ما كان الوحي يوم توفي رسول الله

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے پے در پے وحی
بھیجی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وفات سے پہلے یہانتک کہ وفات ہوئی آپ کی اور جسدن آپ کی وفات
ہوئی اوسدن بہت وحی آئی عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْيَهُوْدَ قَالُوْا لِعُمَرَ إِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ
آيَةً لَوْ أُنْزِلَتْ فِيْنَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ وَأَيَّ
يَوْمٍ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ أَشُكُّ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَمْ لَا يَعْنِيْ
اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت
ہے یہود نے حضرت عمر سے کہا تم ایک آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم لوگوں میں اترتی تو ہم اوس دن
کو عید کر لیتے (خوشی سے) وہ آیت یہ ہے اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ
الْإِسْلَامَ دِيْنًا سورہ مائدہ میں یعنی آج میں نے تمہارا دین پورا کیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کی اور اسلام
کا دین تمہارے لیے پسند کیا) حضرت عمر نے کہا میں جانتا ہوں یہ آیت جہاں اوتری اور کس دن اوتری
اور جسوقت اوتری اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے یہ آیت عرفات میں اوتری اور آپ
ٹھیرے ہوئے تھے عرفات میں (تو عرفہ کا روز عید ہے مسلمانوں کی دوسری روایت میں ہے کہ اوسدن
جمعہ تھا جمعہ بھی عید ہے) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ الْيَهُوْدُ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ
يَهُوْدَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ
الْإِسْلَامَ دِيْنًا نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِيْ أُنْزِلَتْ فِيْهِ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ
فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِيْ أُنْزِلَتْ فِيْهِ وَالسَّاعَةَ وَأَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ
أُنْزِلَتْ نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ ترجمہ وہی
جو گذرا اسمیں یہ ہے کہ یہ آیت مزدلفہ کی رات کو اوتری (یعنے نویں تاریخ شام کو گویا دسویں شب کا
وقت آگیا کیونکہ مزدلفہ کی رات دسویں رات ہے) اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
عرفات میں عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ إِلٰى عُمَرَ فَقَالَ يَا أَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ آيَةٌ فِيْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ
عِيْدًا قَالَ وَأَيُّ آيَةٍ قَالَ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ

للإسلام عيدا فقال عمر إني لأعلم اليوم الذي نزلت فيه والمكان الذي نزلت فيه نزلت على رسول
الله صلى الله عليه وسلم بعرفات في يوم جمعة **ترجمہ** ایک شخص یہودی حضرت عمرؓ پاس آیا اور کہنے لگا
اے امیر المؤمنین ایک آیت ہے تمہاری کتاب میں جسکو تم پڑھتے ہو اگر وہ ہم یہودیوں پر اترتی تو ہم اس دن
کو عید کر لیتے حضرت عمرؓ نے کہا کون سی آیت وہ یہودی بولا الیوم اکملت لکم دینکم اخیر تک حضرت عمر رضی
اللہ عنہ نے کہا میں جانتا ہوں اس دن کو جس دن یہ آیت اتری اور اس جگہ کو جہاں اتری یہ آیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات میں اتری جمعہ کے دن اور وہ دن عید ہے مسلمانوں کی ؎ **عن** عروة
بن الزبير أنه سأل عائشة رضي الله تعالى عنها عن قول الله عز وجل وإن خفتم ألا تقسطوا
في اليتامى فانكحوا ما طاب لكم من النساء مثنى وثلاث ورباع قال يا ابن أختي هي اليتيمة
تكون في حجر وليها تشاركه في ماله فيعجبه مالها وجمالها فيريد وليها أن يتزوجها
بغير أن يقسط في صداقها فيعطيها مثل ما يعطيها غيره فنهوا أن ينكحوهن إلا أن يقسطوا
لهن ويبلغوا بهن أعلى سنتهن من الصداق وأمروا أن ينكحوا ما طاب لهم من النساء
سواهن قال عروة قالت عائشة ثم إن الناس استفتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد
هذه الآية فيهن فأنزل الله عز وجل يستفتونك في النساء قل الله يفتيكم فيهن وما يتلى
عليكم في الكتاب في يتامى النساء اللاتي لا تؤتونهن ما كتب لهن وترغبون أن تنكحوهن
قالت والذي ذكر الله أنه يتلى عليكم في الكتاب الآية الأولى التي قال الله فيها وإن
خفتم أن لا تقسطوا في اليتامى فانكحوا ما طاب لكم من النساء قالت عائشة وقول الله
تعالى في الآية الأخرى وترغبون أن تنكحوهن رغبة أحدكم عن يتيمته التي تكون في
حجره حين تكون قليلة المال والجمال فنهوا أن ينكحوا ما رغبوا في مالها وجمالها من
يتامى النساء إلا بالقسط من أجل رغبتهم عنهن **ترجمہ** عروہ بن الزبیر نے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے اس آیت کا مطلب پوچھا (سورہ نساء کے شروع میں) وان خفتم الا تقسطوا
فی الیتامی یعنے اگر تم ڈرو کہ انصاف نہ کر سکوگے یتیم لڑکیوں میں تو نکاح کرو ان عورتوں سے جو پسند
آویں تم کو دو دو تین تین چار چار حضرت عائشہ بولیں مراد اس آیت سے اے میرے بھانجے یہ ہے کہ ایک یتیم
لڑکی اپنے ولی کی گود میں ہو یعنے پرورش میں جیسے چچا کی لڑکی بھتیجے کے پاس ہو اور شریک ہو

اوس کے مال ہین امثلاً چچا کے مال ہین اپہر اوس لڑکی کو اوسکا حسن او جمال پسند آوے وہ اوس سے نکاح کرنا چاہے
لیکن اوس کے مہر مین انصاف نہ کرے اور اتنا مہر نہ دے جو اور لوگ دینے کو مستعد ہون تو منع کیا اللہ نے
ایسی لڑکیون کے ساتھہ نکاح کرنے سے مگر اُس صورت مین جب انصاف کرین اور پورا مہر دینے پر راضی
ہون اور حکم کیا اونکو کہ نکاح کرلین اور عورتون سے جو پسند آوین انکو حضرت عائشہ نے کہا لوگون نے یہ
آیت اوترنے کے بعد پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون لڑکیون کے باب مین پوچہا تب اللہ تعالی نے
یہ آیت اُتاری وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ آخیر تک (اسی سورہ نسا مین) یعنے پوچہتے ہین تجہہ سے عورتون کے
باب مین تو کہہ اللہ تمکو حکم دیتا ہے اون کے باب مین اور جو پڑہا جاتا ہے کتاب مین اون یتیمون عورتون کے
باب مین جنکا تم مقرر مہر نہین دیتے اور اون سے نکاح کرنا نہین چاہتے ہو۔ تو کتاب مین پڑہے جانے
سے مراد پہلی آیت ہے اور یہ آیت اوس یتیم لڑکی کے باب مین ہے جو حسن اور مال مین کم ہو تو منع ہوا انکو اوس
یتیم لڑکی سے نکاح کرنا جس کے مال و جمال مین رغبت کرین مگر اُس صورت مین جب انصاف کرین **عَنْ**
عُرْوَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى وَسَاقَ
الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فِي آخِرِهِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ
قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي قَوْلِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْيَتِيمَةُ هُوَ
وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَلَيْسَ لَهَا أَحَدٌ يُخَاصِمُ دُونَهَا فَلَا يُنْكِحُهَا لِمَالِهَا فَيَضُرُّ بِهَا وَ
يُسِيءُ صُحْبَتَهَا فَقَالَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ
يَقُولُ مَا أَحْلَلْتُ لَكُمْ وَدَعْ هَذِهِ الَّتِي تَضُرُّ بِهَا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے
جو اللہ تعالی نے فرمایا اگر تم ڈرو یتیم لڑکیون کے باب مین انصاف کرنے سے یہ آیت اُس شخص کے باب مین
اوتری جس کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو وہی اسکا ولی اور وارث ہو اور اسکا مال بہی ہو اور کوئی اس کی طرف سے جہگڑنے
والا سوا اوسکی ذات کے نہ ہو پہر وہ مال کے خیال سے اس سے نکاح نہ کرے (کہ مہر دینا پڑے گا) اور اُسکو
تکلیف دے اور بری طرح اوس سے صحبت رکہے تو فرمایا اگر ڈرو یتیم لڑکیون مین انصاف کرنے سے تو نکاح
کرلو اور عورتون سے جو پسند آوین تم کو مطلب یہ ہے کہ جو عورتین حلال کین مین نے تمہارے لیے اور چہوڑ دو
اس لڑکی کو جس کو تم تکلیف دیتے ہو (وہ اپنا نکاح اور کسی سے کرلیگی اوسکا مال دیدو) **عَنْ** عَائِشَةَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی قولہ عز وجل وما یتلی علیکم فی الکتاب فی یتامی النساء اللاتی لا تؤتونهن ما کتب لهن وترغبون ان تنکحوهن قالت انزلت فی الیتیمۃ تکون عند الرجل فتشرکہ فی مالہ فیرغب عنها ان یتزوجها ویکرہ ان یزوجها غیرہ فیشرکہ فی مالہ فیعضلها فلا یتزوجها ولا یزوجها غیرہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے جو اللہ نے فرمایا جو تمپر پڑھا جاتا ہے اسکی کتاب مین یہ آیت اتری اوس یتیم لڑکی کے باب مین جو کسی شخص کے پاس ہو اور اس کے مال مین شریک ہو (ترکے کے روسے) پہر وہ نفرت کرے اوس سے نکاح کرنے سے اور دوسرے سے بہی اوسکا نکاح پسند نکرے اس خیال سے کہ وہ مال مین سے حصہ لیگا آخر اس لڑکی کو یون ہی ڈال رکہے نہ آپ نکاح کرے نہ اور کسی سے کرنے دے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی قولہ عز وجل یستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیهن الآیۃ قالت هذه فی الیتیمۃ التی تکون عند الرجل لعلها ان تکون قد شرکتہ فی مالہ حتی فی العذق فیرغب یعنی ان ینکحها ویکرہ ان ینکحها رجلا فیشرکہ فی مالہ فیعضلها **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یستفتونک فی النساء آخیر تک یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب مین ہے جو ایک شخص کے پاس ہو اور شریک ہو اس کے مال مین یہان تک کہ کہجور کے درختون مین بہی پہر وہ اس سے نکاح کرنا نہ چاہے اور نہ یہ چاہے کہ اوس کا نکاح دوسرے سے کردے وہ اسکے مال مین شریک ہو پہر اس کو یون ہی ڈال رکہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی قولہ عز وجل ومن کان فقیرا فلیأکل بالمعروف قالت انزلت فی والی مال الیتیم الذی یقوم علیہ ویصلحہ اذا کان محتاجا ان یأکل منہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ آیت ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیأکل بالمعروف (سورہ نساء کے شروع مین) یعنے جو شخص مالدار ہو وہ بچارہے اور جو محتاج ہو وہ اپنی محنت کے موافق کہاوے اتری ہے اس شخص کے باب مین جو یتیم کے مال کا متولی ہو اوسکو درست کرے اور اسکو سنوارے وہ اگر محتاج ہو تو دستور کے موافق کہاوے (اور جو مالدار ہو تو کچہ نہ کہاوے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی قولہ عز وجل ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیأکل بالمعروف قالت انزلت فی ولی الیتیم ان یصیب من مالہ اذا کان محتاجا بقدر مالہ بالمعروف

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جوگذرا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَتْ كَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا (سورہ احزاب مین) جب وہ آئے تیر اوپر سے اور نیچے سے تمہارے اور جب پہر گئین آنکھین اور دل حلق تک آ گئے اخیر تک خندق کے دن اوتری (اوس دن مسلمانون پر نہایت سختی تہی اللہ تعالے نے فرمایا کہ ہمنے اوسدن ایک لشکر بہیجا اور ہوا کافرون پر جن کو تمنے نہین دیکہا) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا وَّاِعْرَاضًا الْاٰيَةَ قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُوْلُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيْدُ طَلَاقَهَا فَتَقُوْلُ لَا تُطَلِّقْنِيْ وَاَمْسِكْنِيْ وَاَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنِّيْ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی یہ آیت (سورہ نسا مین) وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا اخیر تک (یعنی اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند سے شرارت سے یا اوس کی بے پروائی سے تو کچہ گناہ نہین دونون پر اگر وہ صلح کر لین آپس مین) اوس عورت کے باب مین اوتری جو ایک شخص کے پاس ہو پہر وہ مدت تک اوس کے پاس رہی اب خاوند اوسکو طلاق دینا چاہے (اوس سے بیزار ہو کر) وہ عورت کہے مجہکو طلاق نہ دے اور رہنے دے اور مین نے تجہکو اجازت دی (دوسری عورت پاس رہنے کی اور میرے پاس نہ رہنے کی) اوسپر یہ آیت اوتری عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُوْنُ لَهَا صُحْبَةٌ وَّوَلَدٌ فَتَكْرَهُ اَنْ يُّفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ لَهٗ اَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنْ شَانِيْ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اسی آیت کے باب مین وان امراۃ خافت اخیر تک کہا یہ آیت اوس عورت کے باب مین اوتری جو ایک شخص کے پاس ہو اب وہ زیادہ اوس کے پاس نہ رہنا چاہے لیکن اوس عورت کو اولاد ہو اور صحبت ہو اپنے خاوند سے وہ اپنے خاوند کو چہوڑنا برا جانے تو اجازت دیوے اوسکو اپنے باب مین عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا يَا ابْنَ اُخْتِيْ اُمِرُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِاَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبُّوْهُمْ ترجمہ عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے مجہ سے کہا اے بہانجے میرے حکم ہوا تہا لوگون کو کہ بخشش مانگین صحابہ

کے لیے اونہون نے انکو برا کہا اور وہ بخشش مانگنے کا حکم اس آیت مین ہی رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِيْمَانِ مراد اہل مصر ہین جو حضرت عثمان کو برا کہتے تہے یا اہل شام اور حضرت علی کو برا کہتے تہے اور
حروریہ خارجی جو دونون کو برا کہتے تہے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو گزرا
عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ
وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۤؤُهٗ جَهَنَّمُ فَرَحَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْهَا فَقَالَ
لَقَدْ اُنْزِلَتْ اٰخِرَ مَا اُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی کوفہ والون نے خلاف
کیا اس آیت مین جو کوئی قتل کرے مومن کو قصدًا اسکا بدلہ جہنم ہے اخیر تک (یہ آیت سورہ نساء مین ہی)
مین ابن عباس پاس گیا اون سے پوچہا اونہون نے کہا یہ آیت اخیر مین اوتری اور اسکو منسوخ نہین کیا کسی
آیت نے (اوپر گذر چکا کہ ابن عباس کا مذہب یہی ہے کہ جو کوئی مومن کو قصدًا قتل کرے اوس کی توبہ قبول
نہوگی اور وہ ہمیشہ جہنم مین رہے گا اور جمہور علماء اوس کے خلاف مین ہین وہ کہتے ہین آیت سے یہ نکلتا ہی
کہ بدلہ اوسکا یہی کہ ہمیشہ جہنم مین رہے سو یہ ضرور نہین کہ یہ بدلہ خواہ مخواہ دیا جاوے بلکہ اللہ تعالی معاف
کر سکتا ہے) عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ نَزَلَتْ فِيْ اٰخِرِ مَا اُنْزِلَ وَفِيْ
حَدِيْثِ النَّضْرِ اِنَّهَا لَمِنْ اٰخِرِ مَا اُنْزِلَتْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰى اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ
الْاٰيَتَيْنِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۤؤُهٗ جَهَنَّمُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ
هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا
بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ ترجمہ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی مجھ سے
عبد الرحمن بن ابزی نے کہا ابن عباس سے پوچھو ان دونون آیتون کو وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا اخیر تک
مین نے پوچہا اونہون نے کہا یہ آیت منسوخ نہین ہے اور وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ
لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ (یعنے جو لوگ اللہ تعالے کے ساتھ اور کسی معبود کو نہین پکارتے
اور جو جان اللہ تعالے نے حرام کی ہے اوسکو نہین مارتے مگر حق سے اس کے بعد یہ
ہے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا یعنے مگر جو توبہ کرے اور ایمان لاوے اور نیک کام کرے
یہ آیت سورہ فرقان مین ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کی توبہ مقبول ہے تو بظاہر پہلی آیت کی مخالف

ٹھیری) ابن عباس نے کہا یہ آیت مشرکوں کے حق میں اتری ہے (اور پہلی آیت مومنوں کے حق میں ہے
تو مومن جب مومن کو قصداً مارے اوسکی توبہ قبول نہ ہوگی البتہ اگر مشرک حالت شرک میں مارے پھر ایمان
لاوے اور توبہ کرے تو اوسکی توبہ قبول ہوگی اس صورت میں دونوں آیتوں میں مخالفت نہ رہی) **عن**
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نزلت ھذہ الایۃ بمکۃ والذین لا یدعون مع اللہ
الٰھا اخر الی قولہ مھانا فقال المشرکون وما یغنی عنا الاسلام وقد عدلنا باللہ و
قد قتلنا النفس التی حرم اللہ واتینا الفواحش فانزل اللہ تعالیٰ الا من تاب وامن و
عمل عملا صالحا الی اخر الایۃ قال فاما من دخل فی الاسلام وعقلہ ثم قتل فلا توبۃ
لہ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا یہ آیت والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا اخر مھانا تک مکہ میں اتری مشرکوں
نے کہا پھر ہم کو مسلمان ہونے سے کیا فائدہ ہمنے تو اللہ کے ساتھ دوسرے کو برابر کیا اور ناحق خون بھی
کیا اور برے کام بھی کیے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری الا من تاب وامن اخیر تک یعنی جو ایمان
لاویگا اور توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اوسکی برائیاں نیکیوں سے بدل دیگا۔ ابن عباس نے کہا جو کوئی مسلمان
ہو جاوے اور اسلام کے احکام کو سمجھ لیوے پھر ناحق خون کرے تو اوسکی توبہ قبول نہ ہوگی **عن**
سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما المن قتل مؤمنا متعمدا من
توبۃ قال لا فتلوت علیہ ھذہ الایۃ التی فی الفرقان والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا
اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق الی اخر الایۃ قال ھذہ ایۃ مکیۃ
نسختھا ایۃ مدنیۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم وفی روایۃ ابن ھاشم فتلوت
علیہ ھذہ الایۃ التی فی الفرقان الا من تاب **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے ابن عباس
سے کہا جو کوئی مومن کو قصداً قتل کرے اوسکی توبہ ہو سکتی ہے ابن عباس نے کہا نہیں میں نے انکو یہ آیتہ
سنائی جو سورہ فرقان میں ہے والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا آخر اخیر تک جس کے بعد یہ ہے الا من
تاب وامن کیونکہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ ناحق خون کے بعد توبہ کر سکتا ہے) ابن عباس نے کہا آیتہ
مکی ہے اور اسکو منسوخ کر دیا اس آیت نے جو مدینہ میں اتری ومن یقتل مومنا متعمدا اخیر تک جس سے
معلوم ہوتا ہے کہ عمداً قتل کرے اوسکا بدلہ ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے **عن** عبید اللہ بن عبد اللہ
بن عتبۃ قال قال لی ابن عباس تعلم وقال ھارون تدری اخر سورۃ نزلت من القران

نزلت جمیعا قلت نعم اذا جاء نصر اللہ والفتح قال صدقت وفی روایۃ ابن ابی شیبۃ تعلم
ای سورۃ ولم یقل اخر ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس نے کہا تو جانتا
ہے کہ اخیر سورت جو قرآن کی ایک ہی بار اتری وہ کون سی ہے میں نے کہا ہاں اذا جاء نصر اللہ ہے ابن عباس نے
کہا تو نے سچ کہا عن ابی عمیس بھذا الاسناد مثلہ وقال اخر سورۃ وقال عبد المجید ولم
یقل ابن سھیل ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لقی ناس من
المسلمین رجلا فی غنیمۃ لہ فقال السلام علیکم فاخذوہ فقتلوہ واخذوا تلک الغنیمۃ
فنزلت ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم وقرأھا ابن عباس السلام ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے مسلمانوں کے کچھ لوگوں نے ایک شخص کو دیکھا تھوڑی بکریوں میں وہ بولا السلام علیکم
مسلمانوں نے اسکو پکڑا اور قتل کیا اور وہ بکریاں لے لیں تب یہ آیت اتری مت کہو اسکو جو سلام
کرے تمکو یہ کہکر کہ تو مسلمان نہیں ہے (اپنی جان بچانے کے لیے سلام کرتا ہے) ابن عباس نے اس
آیت میں سلام پڑھا ہے اور بعضوں نے سلم پڑھا ہے تو معنے یہ ہونگے جو تم سے صلح سے پیش آوے عن
البراء رضی اللہ عنہ یقول کانت الانصار اذا حجوا فرجعوا لم یدخلوا البیوت الا من ظھورھا
قال فجاء رجل من الانصار فدخل من بابہ فقیل لہ فی ذلک فنزلت ھذہ الایۃ
لیس البر بان تاتوا البیوت من ظھورھا ترجمہ براء سے روایت ہے انصار جب حج کرکے لوٹ
کر آتے تو گھر میں (دروازے سے) نہ گھستے بلکہ پیچھے سے (دیوار پر چڑھکر) ایک انصاری آیا اور دروازے سے گھسا
لوگوں نے اس باب میں اُس سے گفتگو کی تب یہ آیت اتری (سورہ بقر میں) یہ نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں پیچھے
سے آؤ بلکہ نیکی یہ ہے کہ پرہیزگاری کرو اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اخیر تک عن ابن مسعود
قال ما کان بین اسلامنا وبین ان عاتبنا اللہ بھذہ الایۃ الم یان للذین امنوا ان تخشع
قلوبھم لذکر اللہ الا اربع سنین ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے جب سے ہم مسلمان ہوئے اس وقت سے
لیکر اس آیت کے اترنے کے وقت تک الم یان للذین امنوا اخیر تک یعنی کیا وہ وقت نہیں آیا جب مسلمانوں
کے دل لرز جاویں اللہ تعالی کا نام لیتے ہی جس میں اللہ تعالی نے عتاب کیا ہم پر چار برس کا عرصہ گذرا یہ
آیت سورہ حدید میں ہے اور وہ مدنی ہے عن ابن عباس قال کانت المرأۃ تطوف بالبیت وھی
عریانۃ فتقول من یعیرنی تطوافا تجعلہ علی فرجھا وتقول الیوم یبدو بعضہ او کلہ فما

بَدَا مِنْهُ فَلَا أُحِلُّهُ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے عورت (جاہلیت کے زمانہ میں) خانہ کعبہ کا طواف ننگی ہو کر کرتی اور کہتی کون دیتا ہے مجھکو ایک کپڑا (تا کہ) ڈالتی اسکو اپنی شرمگاہ پر اور کہتی آج کھل جاویگا سب یا بعض پھر جو کھل جاویگا اسکو کبھی حلال نہ کرونگی (یعنے دیکھنے کے لیے حرام ہو گیا یہ واہی رسم اسلام نے موقوف کر دی) تب یہ آیت اتری خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ یعنے ہر مسجد کے پاس اپنے کپڑے پہنکر جاؤ حَدَّثَنِي جَابِرٌ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولَ يَقُولُ لِجَارِيَةٍ لَهُ اذْهَبِي فَابْغِينَا شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافقوں کا سردار) اپنی لونڈی سے کہتا جا اور خرچی کما کر لا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری مت جبر کرو اپنی لونڈیوں پر زنا کے لیے اگر وہ بچنا چاہیں زنا سے اس لیے کہ دنیا کا مال کماؤ اور جو کوئی لونڈیوں پر زبردستی کرے (حرام کاری کے لیے) تو اللہ تعالی زبردستی کے بعد لونڈیوں کے گناہ کا بخشنے والا مہربان ہے (یعنے جب مالک اپنی لونڈی سے جبراً حرامکاری کراوے تو گناہ مالک پر ہوگا اور لونڈی اگر توبہ کرے تو اللہ تعالی اسکو بخشدیگا) حَدَّثَنِي جَابِرٍ أَنَّ جَارِيَةً لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ يُقَالُ لَهَا مُسَيْكَةُ وَأُخْرَى يُقَالُ لَهَا أُمَيْمَةُ فَكَانَ يُرِيدُهُمَا عَلَى الزِّنَا فَشَكَتَا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے عبد اللہ بن ابی کی دو لونڈیاں تہیں ایک کا نام مسیکہ تہا دوسری کا نام امیمہ وہ دونوں سے جبراً زنا کراتا انہوں نے اسکی شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تب یہ آیت اتری وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ ف نووی نے کہا اس آیت میں یہ جو شرط ہے اگر وہ بچنا چاہیں تو یہ غالب احوال ہے اس لیے کہ جبر اوسی پر ہوتا ہے جو زنا سے بچنا چاہے اور جو نہ بچنا چاہے وہ تو بلا جبر زنا کراتی ہے اور مقصود یہ ہے کہ زنا کے لیے لونڈی پر جبر کرنا حرام ہے خواہ وہ زنا سے بچنا چاہیں یا نہ چاہیں اور جس صورت میں وہ زنا سے نہ بچنا چاہیں تب بھی جبر ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ وہ ایک شخص خاص سے زنا کرانا چاہیں اور مالک دوسرے شخص سے کرانے پر جبر کرے اور یہ سب صورتیں حرام ہیں ایک روایت میں ہے کہ عبد اللہ بن ابی کی چھ لونڈیاں تہیں معاذہ اور مسیکہ اور امیمہ اور عمرہ اور اروی اور قتیلہ اور وہ ان سبھوں کو جبراً خرچی پر چلاتا حَدَّثَنِي عَبْدِ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ

وَثَلَاثَةٌ أَشْيَاءَ وَدِدْتُ أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ إِلَيْنَا فِي الْجَدِّ وَالْكَلَالَةِ وَأَبْوَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا۔ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنا کی پھر فرمایا بعد حمد و ثنا کے جان رکھو کہ شراب جب حرام ہوئی تھی تو پانچ چیزوں سے بنا کرتی تھی گیہوں اور جو اور کھجور اور انگور اور شہد سے اور شراب وہ ہے جو عقل میں فتور ڈالے (خواہ کسی چیز کی ہو اس سے رد ہوگیا امام ابو حنیفہ کا قول کہ شراب خاص ہے انگور سے کیونکہ یہ حضرت عمرؓ نے اپنے منبر پر فرمایا اور تمام صحابہؓ نے قبول کیا کسی نے اعتراض نہیں کیا تو گویا اجماع ہوگیا) اور میں یہ چاہتا تھا کہ اے لوگو کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے (مفصل) بیان فرماتے دادا کا (یعنی اس کے ترکے کا) اور کلالہ کا اور سود کے چند ابواب کا۔ حَدَّثَنَا ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ أَيُّهَا النَّاسُ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ إِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي إِلَيْهِ الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا۔ حَدَّثَنَا أَبِي حَيَّانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ أَنَّ ابْنَ عُلَيَّةَ فِي حَدِيثِهِ الْعِنَبِ كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى الزَّبِيبِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُسْهِرٍ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ حَدَّثَنَا أَبِي ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا إِنَّ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ۔ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے وہ قسم کھاتے تھے یہ آیت (سورہ حج میں) ہذان خصمان اختصموا فی ربہم یعنی یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں جو لڑتے ہیں اپنے اپنے رب کے لیے اتری ہے ان لوگوں کے حق میں جو بدر کے دن (صف سے) باہر نکلے تھے لڑنے کے لیے مسلمانوں کی طرف سے سید الشہداء حضرت حمزہ اور حیدر کرار اسد اللہ حضرت علی مرتضیٰ اور عبیدہ بن الحارث اور کافروں کی طرف سے عتبہ اور شیبہ دونوں ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ۔ حَدَّثَنَا أَبِي ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

تمّ الكتاب بعون الملك الوهاب

یا اللہ میں تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں اگر ساری بدن کے رونگٹے زبان ہو جاویں تب بھی تیری عطا نہ ادا ہوگی اور تیرا

نعمتون کا شکر مین ادا نہین کر سکتا تو نے مجہکو دنیا کی تمام نعمتین مال اور اولاد اور صحت اور عافیت عطا فرمائی اور سب بڑی نعمت یہ ہی کہ تو نے مجہ ضعیف ناتوان سے تیرہویں اس کتاب عظیم الشان کا ترجمہ ختم کرایا یہ وہ کتاب ہے جسکی ساری حدیثین صحیح ہین اور جسپر سب مسلمان بے کہٹکے عمل کر سکتے ہین یا اللہ اس کتاب کے ترجمہ کو قبول فرمالے اور میری بہول چوک کو معاف فرما دے اور میری عمر اور صحت مین برکت دے تاکہ مین اسیطرح تیری مدد سے صحیح بخاری کا بہی ترجمہ ختم کرون یا اللہ مجہکو بخشدے اور میرے والدین اور میری بہائیون اور میرے عزیزون اور استادون اور مشائخین کو یا اللہ مدد کر اُس اپنے بندے کی جس کی اعانت سے حدیث کی کتابون کا ترجمہ ہو رہا ہے اور جو رات دن مصروف ہے تیرے اور تیرے رسول کی کتاب مین یا اللہ برکت دے اوسکی عمر اور اقبال مین اور برکت دے اوسکے مال اور اولاد مین یا اللہ بخشدے اوسکو جس نے اس کتاب کو لکہا اور جس نے چہاپا اور تمام مومنین اور مومنات کو اور مسلمین اور مسلمات کو آمین یارب العلمین وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِينُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ

خاتمۃ الطبع

شائقین حدیث نبویہ و طالبان طریق احمدیہ کو واضح ہو کہ اس سے پہلے جناب معلی القاب امام المفسرین زبدۃ المحدثین ناصر حدیث سید المرسلین حضرت نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر سلمہ اللہ المنان نے اپنی عالی ہمتی سے زر کثیر خرچ کر کے موطا امام مالک اور سنن ابی داؤد اور سنن نسائی کا ترجمہ اردو نہایت عمدہ بامحاورہ جناب جامع دین مولانا مولوی وحید الزمان صاحب سے اور جامع ترمذی کا ترجمہ اردو انکے چہوٹے بہائی مولوی بدیع الزمان صاحب مرحوم سے کروایا ہے اور وہ چارون کتابین چہاپی گئی ہین اور اکثر شائقین حدیث نبویہ نے خرید فرمائی ہین اب کتاب مستطاب صحیح مسلم شریف کا ترجمہ اردو بہی انہین کی ذات بابرکات کے فیض اور عالی ہمتی سے جناب مولوی وحید الزمان صاحب ہی کی زبان اور قلم مبارک سے ایسا عمدہ بامحاورہ ہوا ہے جسکو دیکہنے سے ہر ایک اہل علم کی زبان مرحبا مرحبا پکار رہی ہے اس مسکین محی الدین تاجر کتب لاہور کے اہتمام سے مطبع صدیقی لاہور مین ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۳۰۶ ہجری مقدس مین بہت ہی خوشنمائی کے ساتھ یہ ترجمہ چہپ چکا ہے پروردگار اپنے فضل و کرم سے اسکو قبول فرماوے اور سب بہائی مسلمانون کو اسپر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور جناب معلی القاب نواب صاحب اور انکی اہل اور ذریت کو جو کہ بانی اسکے ہین جنت الماوی عنایت فرماوے

آمین یا اللہ العلمین وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العلمین